سُنن ابنِ ماجہ

اِمام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابنِ ماجہ القزوینی رحمہ اللہ

المتوفی ۲۷۳ھ

ترجمہ

پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

تحقیق

علامہ ناصر الدین البانی

نظرثانی

شیخ الحدیث ابو محمد عبدالستار الحماد

مراجعت

حافظ زبیر علی زئی

تخریج تنقیح و تصحیح

حافظ ندیم ظہیر

مکتبہ اسلامیہ

احادیث: ۱۰-۱۴۳۲

سنن ابن ماجہ

امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمہ اللہ

المتوفی ۲۷۳ھ

ترجمہ

پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

تحقیق

علامہ ناصر الدین البانی

نظر ثانی

شیخ الحدیث ابو محمد عبدالستار الحماد

مراجعت

حافظ زبیر علی زئی

تخریج تنقیح و تصحیح

حافظ ندیم ظہیر

تصدیر

حافظ صلاح الدین یوسف

مکتبہ اسلامیہ

سُنَن ابنِ مَاجہ

امام ابوُعبداللہ محمدُبن یزیدابنِ ماجہ القزوینی

پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

ناشر ---------------- محمد سرور عاصم

اشاعت ---------------- 2015ء
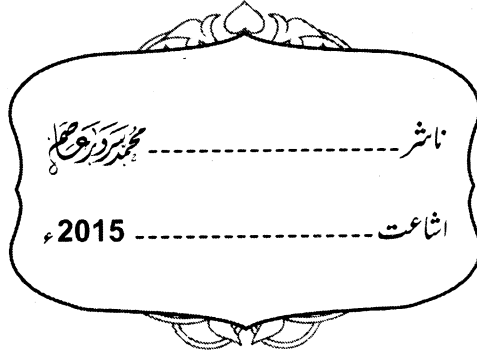
ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

لاہور: ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

0300-8661763
/maktabaislamia1
www.maktabaislamiapk.com
maktabaislamiapk@gmail.com

فہرست

عرض ناشر

الحمد لله رب العٰلمين والصلوٰة والسلام علىٰ أشرف الأنبياء والمرسلين، أمابعد:

قرآن وحدیث شریعت اسلامیہ کے بنیادی ماخذ ہیں، ان کے ذریعے سے انسان فکر ونظر کے اس اعتدال وتوازن سے ہمکنار ہوتا ہے جس سے ذہنی وقلبی سکون میسر آتا ہے اور اس کی انفرادی واجتماعی زندگی اسلامی تعلیمات سے معطر ہو جاتی ہے۔ اہل ایمان میں سے ہر ایک کو رسول اللہ ﷺ کے ارشادات وفرمودات سے قلبی لگاؤ اور گہری وابستگی ہوتی ہے، کیونکہ محبت رسول ایمان کی شرط عظیم ہے اور اس محبت کی تکمیل اتباع رسول ﷺ کے بغیر ممکن نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (۳/ آل عمران:۳۱)

''آپ کہہ دیجیے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع (پیروی) کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

اور یہ حقیقت مسلّم ہے کہ عہد نبوت کے بعد اتباع رسول احادیث کے ذریعے سے ہی ممکن ہے، لہٰذا قال رسول اللہ ﷺ کی صدا کو عام کرنے اور اسے ہر گھر کی زینت بنانے کے لیے کتب احادیث کے جدید تراجم، ان کی شروحات اور علمی وتحقیقی معیار روزِ اول سے مکتبہ اسلامیہ کے نصب العین میں شامل ہے۔

تفسیر ابن کثیر، صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی اشاعت کے بعد میرے ذہن میں یہ سوچ مسلسل گردش کرتی رہی کہ اب سنن اربعہ کو جدید اور بہترین طرز پر شائع کرنا چاہیے۔ اللہ رب العزت کا بے حد شکر ہے کہ اس کی مدد وتوفیق سے میں اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنانے کے قابل ہوا، اور آج سنن ابن ماجہ آپ کے ہاتھوں میں ہے جو اس سوچ کی پہلی کڑی ہے۔ (وللہ الحمد)

زیر نظر کتاب کا اردو ترجمہ پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ کا ہے جس کی نظر ثانی شیخ الحدیث حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ نے فرمائی ہے۔ یاد رہے کہ سعیدی صاحب کے قلم سے سنن ابن ماجہ کی مکمل شرح وفوائد طباعت کے آخری مراحل میں ہے۔ بعض احباب کے پُر زور اصرار پر اسے دو ایڈیشن میں، یعنی ترجمہ مع شرح اور بغیر شرح کے شائع کیا جا رہا ہے۔ تحقیق الاحادیث محدث العصر علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اور مراجعۃ الاحادیث محقق دوراں حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے فرمائی ہے جس سے یہ کتاب اہل تحقیق کے لیے کسی انمول تحفے سے کم نہیں۔

مکمل کتاب کی تخریج، تنقیح وتصحیح حافظ ندیم ظہیر حفظہ اللہ نے بڑی محنت سے کی ہے، لہٰذا اب یہ امید کی جاسکتی ہے کہ یہ کتاب ہر قسم کے سقم سے پاک ہے۔ ایک انسان ہونے کے ناطے سے خطا کا احتمال بہر صورت رہتا ہے، چنانچہ اگر اہل علم کسی غلطی کی نشاندہی کریں گے تو اس کا ازالہ ضرور کیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

میں اپنے ان قابل قدر شیوخ کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے اس عظیم کام کی تکمیل میں میرے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا۔ (جزاهم الله خيرًا)

اسی طرح پروف ریڈنگ میں معاونت پر مولانا عمر دراز حفظہ اللہ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے جنہوں نے بھرپور محنت سے یہ امر سرانجام دیا۔

اللہ تعالیٰ ہماری کمی کوتاہیوں سے درگزر فرمائے اور ہماری اس کاوش کو قبول فرما کر ہمارے لیے اسے ذریعۂ نجات بنائے۔ (آمین)

محمد سرور عاصم

حرف اول

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الأمین، أمابعد:

دین اسلام کے دو بنیادی ماخذ ومصادر ہیں جن سے انسان کی رہنمائی کے لیے اوامر ونواہی، احکام وفرائض، توحید وسنت اور حقوق ومعاملات کے شیریں ومصفی چشمے پھوٹتے ہیں، یعنی قرآن مجید اور حدیثِ رسول ﷺ۔

قرآن اور حدیث باہم مترادف ہیں، ان میں سے ایک کا اقرار اور دوسرے کا انکار صریح گمراہی ہے بلکہ قرآن وسنت میں تفریق کو منافقانہ وکافرانہ روش قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡفُرُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ وَ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّفَرِّقُوۡا بَیۡنَ اللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ...... ﴾ (٤/ النسآء:١٥٠)

''بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق (کرنا) چاہتے ہیں۔''

نیز فرمایا:

﴿ وَ اِذَا قِیۡلَ لَہُمۡ تَعَالَوۡا اِلٰی مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ وَ اِلَی الرَّسُوۡلِ رَاَیۡتَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ یَصُدُّوۡنَ عَنۡکَ صُدُوۡدًا ﴿ؕ۶۱﴾ ﴾

(٤/ النسآء:٦١)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے، آؤ اس کی طرف جو اللہ نے نازل کیا اور آؤ رسول کی طرف تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ سے اعراض کرتے ہوئے رکتے (بدکتے) ہیں۔''

اس آیت کی تفسیر میں مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اہل نفاق کا خیال تھا کہ خدا اور رسول میں بلحاظ اطاعت تفریق قائم رہے۔ رسول کے ارشادات کو جب حجت اور اطاعت کے مقام سے گرا دیا جائے گا، تو سنت کی تفصیلات سے نجات میسر آجائے گی اور زندگی کی آوارگیوں کے لیے گنجائش نکل آئے گی مگر قرآن فرماتا ہے: یہ قطعی کفر کی راہ ہے۔ سنت کا مقام، اطاعت میں قطعاً مستقل ہے جس طرح قرآن کی تصریحات واجب الاطاعت ہیں۔ اسی طرح قرآن عزیز کے علاوہ جو تصریحات پیغمبر اسلام سے منقول ہوں گی اگر قرآنی نصوص میں بصراحت موجود نہ ہوں تو بھی ان کی اطاعت بہ نصِ قرآن فرض ہے اور انکار کفر۔'' (حجیت حدیث ص، ١٩، ٢٠)

حدیث فہم قرآن کی تکمیل اور قرآن کے اجمال کی تفصیل پیش کرتی ہے، اسی طرح قرآن مجید کے جملہ احکام ومسائل کی عملی تصویر بھی حدیث ہی متعین کرتی ہے۔ مثلاً مناسک حج اور نماز کی ادائیگی وغیرہ۔

قرآن مجید کی طرح حدیث بھی دین میں مستقل حجت ہے اور امت کے درمیان اس کی تشریعی حیثیت ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴾ (۳/ آل عمران:۱٦٤)

''یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان فرمایا، جو بھیجا ان میں ایک رسول انہی میں سے، وہ ان پر اس کی آیتیں تلاوت کرتا ہے، انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔ بلاشبہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''وَيَعْنِي بِالْحِكْمَةِ: السُّنَّة'' یعنی حکمت سے مراد سنت ہے۔''

(تفسیر طبری، ۳/ ۵۱۹)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''لأَنَّ الْقُرْآنَ ذُكِرَ وَ أُتْبِعَتْهُ الْحِكْمَةُ، وَ ذَكَرَ اللّٰهُ مَنَّهُ عَلٰى خَلْقِهِ بِتَعْلِيْمِهِم الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ، فَلَمْ يَجُزْ۔ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔ أَنْ يُقَالَ الْحِكْمَةُ هَاهنَا إِلَّا سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ. وَذٰلِكَ أَنَّها مَقْرُوْنَةٌ مَعَ كِتَابِ اللّٰهِ، وَ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ طَاعَةَ رَسُوْلِهِ وَ حَتَّمَ عَلَى النَّاسِ اتِّبَاعَ أَمْرِهِ۔ فَلَا يَجُوْزُ أَنْ يُقَالَ لِقَوْلٍ: فَرْضٌ، إِلَّا لِكِتَابِ اللّٰهِ ثُمَّ سُنَّةِ رَسُوْلِهِ'' (الرسالة للشافعی، ص:۷۸)

''قرآن کے بعد حکمت کا ذکر کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مخلوق پر اپنا یہ احسان (بھی) ذکر کیا ہے کہ انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دی، لہٰذا اس مقام پر حکمت کی تفسیر ''سنت رسول اللہ'' سے کرنا ضروری ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حکمت کو کتاب اللہ کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اپنے رسول کی اطاعت فرض کی ہے، نیز لوگوں کے لیے اپنے حکم کی اتباع کو لازم قرار دیا ہے۔ پس کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے علاوہ کسی قول کو فرض کہنا جائز نہیں ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس اہتمام سے قرآن سیکھا کرتے تھے اسی اہتمام سے سنت بھی سیکھتے تھے، چنانچہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمْنَا مِنَ الْقُرْآنِ وَ عَلِمْنَا مِنَ السُّنَّةِ''

(سنن ابن ماجه:۴۰۵۳ واللفظ له، نیز دیکھئے صحیح بخاری: ۷۰۸٦، ۷۲۷٦)

''اور قرآن نازل ہوا، ہم نے قرآن مجید بھی سیکھا اور سنت بھی سیکھی۔''

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''مَنْ رَدَّ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) فَهُوَ عَلٰى شَفَا هَلَكَةٍ''

(مناقب الامام احمد لا بن الجوزی، ص:۱۸۲، وسنده حسن)

''جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث رد کر دی وہ ہلاکت کے کنارے پر ہے۔''

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی گروہ انکار حدیث کرتا ہے تو بعض لوگ اس انکار کو حدیث کی تنقیص سمجھتے ہیں اور حدیث کے بارے میں متزلزل ہو جاتے ہیں۔ اللہ گواہ ہے کہ جب کوئی گروہ انکار حدیث کرتا ہے تو ہمارے نزدیک حدیث کی عظمت مزید بڑھ جاتی ہے اور اس بارے میں ایمان پہلے سے زیادہ پختہ ہو جاتا ہے..... کیوں؟ اس لیے کہ صدیوں پہلے صادق والمصدوق

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اس کی پیشین گوئی فرمائی تھی، اور ہمارا اس پر ایمان ہے کہ ایسا ہو کر رہنا ہے، بلکہ ہو بھی چکا ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يُوشِكُ الرَّجُلُ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يُحَدَّثُ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِي فَيَقُولُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ، وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ، أَلَا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ))

(سنن الترمذي:٢٦٦٤؛ سنن ابن ماجه: ١٢ و سنده حسن و صححه الحاكم، ١/ ١٠٩)

''عنقریب (ایسا وقت آنے والا ہے کہ) آدمی اپنے تخت پر ٹیک لگائے بیٹھا ہو گا، اسے میری کوئی حدیث سنائی جائے گی تو وہ کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ عزوجل کی کتاب ہے۔ ہمیں اس میں جو چیز حلال ملے گی، اسے حلال سمجھیں گے اور جو چیز اس میں حرام ملے گی اسے حرام جانیں گے۔ آگاہ رہو! جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام فرمایا، وہ اسی طرح حرام ہے جس طرح اللہ کا حرام کردہ ہے۔''

ہماری ان چند گزارشات سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ قرآن مجید اور حدیث رسول دونوں حجت ہیں اور ان دونوں پر عمل پیرا ہو کر ہی دنیا و آخرت میں سرخرو ہوا جا سکتا ہے۔ (ان شاء اللہ)

اس تمہید کے بعد عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو ان صحابہ کرام سے جنھوں نے نبی کریم ﷺ کے اقوال سنے اور آپ کے افعال و احوال کا مشاہدہ کرتے رہے، پھر انھیں تحریف و تبدل کے عیوب سے پاک، اس طرح مسلمانوں تک پہنچا دیا جس طرح سنا، یا دیکھا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت ہو ان سلف صالحین، تابعین، تبع تابعین، ائمہ دین اور محدثین کے لیے جنھوں نے آلام و مصائب جھیل کر نبی کریم ﷺ کی احادیث کو (لکھ اور یاد کر کے) بالکل محفوظ کر دیا۔

انھیں محدثین میں سے ایک امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی (متوفی ۲۷۳ھ) رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جنھوں نے ذخیرۂ احادیث میں سے ایک ضخیم کتاب مرتب کی، اللہ تعالیٰ نے اسے اتنی پذیرائی عطا فرمائی کہ مشہور و معروف چھ کتابوں میں سے ایک ''سنن ابن ماجہ'' بھی ہے۔ اسی کتاب کو ہم نئی اور منفرد کاوش کے ساتھ ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔

کاوش کا اسلوب:

☆ عربی متن کے لیے نسخۂ ہندیہ (درسی) کو اصل بنایا گیا ہے۔
☆ درسی نسخے میں موجود غلطیوں کی اصلاح [ ] بریکٹ کی صورت میں کی گئی ہے۔
☆ راویانِ حدیث کے ناموں میں اختلاف یا خطا کی صورت میں کتب اسماء الرجال سے تصحیح کر دی ہے۔
☆ کتاب سے حتی الامکان سقم دور کرنے کے لیے مزید درج ذیل نسخے بھی پیشِ نظر رہے ہیں:
① سنن ابن ماجہ، تحقیق ڈاکٹر بشار عواد معروف، طبع دار الجیل بیروت۔

② سنن ابن ماجہ، تحقیق الشیخ خلیل مامون شیحا، دارالمعرفۃ بیروت۔

③ سنن ابن ماجہ، تعلیق وتحقیق علامہ ناصرالدین البانی رحمۃ اللہ علیہ، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، الریاض۔

④ سنن ابن ماجہ، تحقیق محمد فواد عبدالباقی، داراحیاء الکتب العربیہ۔

⑤ سنن ابن ماجہ، طبع دارالسلام، الریاض۔

⑥ سنن ابن ماجہ، تحقیق شعیب ارنؤوط، عادل مرشد وغیرہ، دارالرسالۃ العالمیۃ۔

☆ ہر حدیث کی مکمل تخریج کی ہے، لیکن طوالت کے خوف سے رقم الحدیث یا جلد وصفحہ نمبر لکھنے پر ہی اکتفا کیا ہے۔

☆ آیات قرآنیہ کا حوالہ مع سورت نقل کر دیا ہے۔

☆ ہر حدیث پر صحت وسقم کے اعتبار سے محدث العصر علامہ محمد ناصرالدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کا حکم ہے جو درج بالا کتاب سے لیا گیا ہے، نیز آپ کے تراجعات کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔

☆ مراجعۃ الاحادیث کا فریضہ محدث دوراں حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے سرانجام دیا ہے۔

تنبیہ: اگر کسی مقام پر ان دونوں علماء میں روایت کی تحقیق میں اختلاف ہو گیا ہے تو عام لوگوں کو ذہنی انتشار سے بچانے کے لیے صرف حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ کی تصریح ہی درج کی ہے اور علامہ محمد ناصرالدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کو حذف کر دیا ہے۔ اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ متن کے متصل بعد حسن، صحیح یا ضعیف وغیرہ کا نمایاں حکم علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اگر حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ کی رائے اس حکم کے برعکس ہے تو اسے حذف کر کے تخریج کے بعد حاشیے میں اس کی صراحت کر دی ہے۔

☆ ترجمے کو عام فہم اور عبارت کے قریب تر کرنے کے لیے بھرپور کوشش کی گئی ہے۔

قارئین کرام! یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان جتنی بھی محنت واحتیاط سے کام سرانجام دے غلطی کا احتمال بہرحال رہتا ہے اور مجھے تو اپنی کم علمی وکم مائیگی کا شدت سے احساس ہے، لہٰذا اہل علم سے التماس ہے کہ اگر وہ کسی خامی کو محسوس کریں تو اس سے آگاہ کر کے شکریے کا موقع ضرور دیں۔ میں محترم مولانا محمد سرور عاصم حفظہ اللہ کا بے حد ممنون ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک صبر آزما عرصہ انتہائی خندہ پیشانی سے برداشت کیا بلکہ تخریج، تنقیح وتصحیح اور نظرثانی کے دوران میں خلوص ومحبت سے دلجوئی کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو شرف قبولیت بخشے اور اسے ہمارے والدین، اساتذہ، ناشر اور تمام معاونین کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

حافظ ندیم ظہیر

نائب مدیر ماہنامہ الحدیث حضرو ضلع اٹک

۸/۵/۲۰۱۲ء

مقدمۃ التحقیق: سنن ابن ماجہ

الحمدلله ربّ العالمين والصّلوة والسّلام على رسوله الأمين وخاتم النبيين أي آخر النبيين و رضي الله عن أزواجه و ذريته وآله و أصحابه أجمعين و رحمة الله على التابعين وأتباع التابعين والسلف الصالحين و من تبعهم باحسان إلى يوم الدين . أما بعد:

اہل اسلام وایمان کے نزدیک قرآن مجید کے بعد صحیحین (صحیح بخاری اور صحیح مسلم) کوسب سے بڑا مقام حاصل ہے۔ صحیحین کی تمام مسند متصل مرفوع روایات یقیناً صحیح ومقبول ہیں اور انھیں تلقی بالقبول حاصل ہے۔ صحیحین کے بعد کتبِ ستہ کے لحاظ سے سنن اربعہ کا درجہ ہے:

① سنن ابی داود

② جامع ترمذی

③ سنن نسائی

④ سنن ابن ماجہ

انہیں کتبِ ستہ اور اصولِ ستہ بھی کہا جاتا ہے۔

کتبِ سنن میں سنن ابن ماجہ کا چوتھا درجہ ہے اور یہ مذکورہ تمام کتابیں صدیوں سے علماء وطلباء کے درمیان متداول ہیں، پڑھی پڑھائی جارہی ہیں اور ان شاءاللہ ان کتابوں کی تدریس، تعلیم اور پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔

مکتبہ اسلامیہ کے مدیر محترم مولانا محمد سرور عاصم حفظہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ انھوں نے قرآن، حدیث، تفاسیر اور کتب مفیدہ کی اشاعت کا بیڑا اٹھالیا اور بہت اچھی، مفید اور علمی کتابیں شائع کر کے اردو جاننے والے عوام وخواص میں پھیلا دیا، جو کہ اشاعتِ دین کے لیے بہترین کوشش بلکہ جہاد عظیم ہے۔ جزاہ اللہ خیراً

اسی سلسلے کی ایک کڑی سنن ابن ماجہ کے ترجمہ اور تحقیق کی اشاعت ہے، جو کہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اور اس کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

ترجمہ: پروفیسر مولانا سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ نے سنن ابن ماجہ کا اردو ترجمہ لکھا ہے۔

تصحیح: حافظ ندیم ظہیر حفظہ اللہ نے خوب محنت کر کے اس ترجمے کی تصحیح کا کام سرانجام دیا ہے اور اب سارا ترجمہ سونے پر سہاگا ہے۔ والحمدللہ۔

ترقیم: سنن ابن ماجہ کے اس نسخے کی احادیث پر محمد فواد عبدالباقی (مصری) والے انٹرنیشنل نمبر لگا دیئے گئے ہیں تا کہ حدیث تلاش کرنے میں آسانی رہے۔

تحقیق: شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق کو درج کیا گیا ہے، لیکن جس مقام پر راقم الحروف اور شیخ البانی رحمہ اللہ کا اختلاف تھا، وہاں شیخ صاحب کی تحقیق کو ختم کر کے صرف راقم الحروف کی تحقیق کو ترجیح دی گئی ہے۔

مراجعتِ احادیث: راقم الحروف نے تمام روایات پر جرح وتعدیل کے احکام کی مراجعت کی ہے اور اب جو کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے، میں اس کے تمام احکامِ جرح وتعدیل سے متفق ہوں اور انھیں میری ہی تحقیق سمجھنا چاہئے۔

حافظ ندیم ظہیر حفظہ اللہ نے حرفِ اول میں اپنا منہج بیان کر دیا ہے اور اپنی محنت، خدمات وعمل کی بھی وضاحت کر دی ہے۔ جزاہ اللہ خیراً

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول فرمائے اور محترم محمد سرور عاصم، مولانا سعید مجتبیٰ سعیدی، محترم حافظ ندیم ظہیر حفظہم اللہ اور راقم الحروف کو اس عملِ عظیم کی دنیا وآخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

کچھ امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی کتاب (سنن) کے بارے میں

نام ونسب: ابو عبداللہ محمد بن یزید، ابن ماجہ القزوینی الربعی الحافظ رحمہ اللہ

آپ کے والد یزید کا لقب ماجہ تھا۔ (دیکھئے التدوین فی اخبار قزوین للخلیلی ۲/ ۴۹)

آپ بنو ربیعہ کے موالی میں سے ہونے کی وجہ سے ربعی کہلائے۔

ولادت: ۲۰۹ھ

اساتذہ: ابو الحسن علی بن محمد الطنافسی، مصعب بن عبداللہ الزبیری، ابراہیم بن المنذر الحزامی، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خیثمہ زہیر بن حرب، ابو مصعب الزہری، عثمان بن ابی شیبہ، ہشام بن عمار اور عبدالرحمٰن بن ابراہیم: دحیم وغیرہم۔ رحمہم اللہ

تلامذہ: احمد بن ابراہیم القزوینی، ابو الطیب احمد بن روح الشعرانی البغدادی، جعفر بن ادریس اور ابو الحسن علی بن ابراہیم بن سلمہ القزوینی القطان وغیرہم۔ رحمہم اللہ

ابو الحسن ابن القطان القزوینی رحمہ اللہ (متوفی ۳۴۵ھ) سنن ابن ماجہ کے راوی ہیں اور آپ کے بارے میں حافظ ابن ناصر الدین الدمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۴۲ھ) نے فرمایا: "وهو حافظ ثقة مأمون، إمام علّامة في فنون من التفسير والحديث والفقه والنحو ولغة العرب . . . " آپ حافظ ثقہ مامون ہیں اور تفسیر، حدیث، فقہ، نحو اور عربی لغت میں امام وعلامہ ہیں۔ (التبیان لبدیعۃ البیان ۲/ ۹۷۱ ت ۸۰۲)

تصانیف: سنن ابن ماجہ، التفسیر، التاریخ

علمی مقام وتوثیق: آپ کی امامت اور توثیق پر اتفاق ہے۔

① حافظ ابو یعلیٰ الخلیلی رحمہ اللہ نے فرمایا: "وهو إمام من أئمة المسلمين، كبير متقن، مقبول بالاتفاق" اور آپ مسلمانوں کے اماموں میں سے ایک امام، بڑے ثقہ، بالاتفاق مقبول تھے۔ (التدوین فی اخبار قزوین ج ۲ ص ۴۹)

② ابن الجوزی نے فرمایا: "وكان عارفًا بهذا الشأن" اور آپ اس علم (حدیث) کے ماہر تھے۔

(المنتظم فی تاریخ الملوک والامم ج ۱۲ ص ۲۵۸ ت ۱۷۹۲)

③ حافظ ذہبی نے فرمایا:"کان ابن ماجه حافظًا صدوقًا ثقة فی نفسه، و إنما نقص کتابه بروایته أحادیث منکرة فیه" ابن ماجہ حافظ صدوق (اور) بذاتِ خود ثقہ تھے، ان کی کتاب میں نقص تو منکر روایات درج کرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔

(تاریخ الاسلام ج ۲۰ ص ۴۶۸)

④ حافظ ابن ناصر الدین نے فرمایا:"وهو حافظ نبیل، ثقة کبیر"

اور آپ حافظ شریف، عظیم ثقہ ہیں۔ (التبیان لبدیعة البیان ج ۲ ص ۸۱۶ ت: ٦٣٠)

⑤ حافظ ابن حجر العسقلانی نے فرمایا:"أحد الأئمة ، حافظ" (تقریب التهذیب: ٦٤٠٩)

آپ نے علمِ حدیث کے لئے بصرہ، کوفہ، بغداد، مکہ، شام، مصر اور رَے کے سفر کئے۔ (دیکھئے تهذیب الکمال ٦/ ٥٦٨)

سنن ابن ماجہ: آپ کی کتاب سنن ابن ماجہ کتبِ ستہ میں شامل ہے اور محمد فواد عبدالباقی کی ترقیم کے مطابق اس میں ۴۳۴۱ روایات موجود ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ امام ابن ماجہ نے امام ابوزرعہ الرازی کے سامنے سنن ابن ماجہ پیش کی تو انہوں نے اس کتاب کی بہت تعریف کی۔

(دیکھئے شروط الائمة الستة لمحمد بن طاهر المقدسی ص ٥٤، تاریخ دمشق لابن عساکر ٥٦/ ٢٧٢، التقیید لابن نقطه ١/ ١٢٦)

یہ روایت ابوحاتم احمد بن الحسن بن محمد بن خاموش الرازی سے منقول ہے، لیکن ابن خاموش کی امام ابوزرعہ سے ملاقات نہیں، لہٰذا یہ روایت منقطع اور غیر ثابت ہے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ ابن ماجہ نے فرمایا: میں نے اس سنن کو جب امام ابوزرعہ کے سامنے پیش کیا تو وہ اس کو دیکھ کر فرمانے لگے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں آ گئی تو یہ (حدیث کی موجودہ) تصانیف یا ان میں سے اکثر معطل ہو کر رہ جائیں گی۔

(محمد عبدالرشید نعمانی تقلیدی کی کتاب: امام ابن ماجہ اور علم حدیث ص ١٢٧-١٢٨، تذکرة الحفاظ ٢/ ٦٣٦)

یہ روایت علی بن عبداللہ بن الحسن الرازی (؟) نے کسی غیر کے خط سے نقل کی ہے۔

(دیکھئے تاریخ دمشق لابن عساکر ٥٦/ ٢٧١-٢٧٢)

اور یہ "غیر" مجہول ہے، لہٰذا یہ روایت بھی ثابت نہیں اور حافظ ذہبی نے بھی "إن صحّ" کہہ کر اس قول کے غیر ثابت ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (دیکھئے سیر اعلام النبلاء ١٣/ ٢٧٩)

نعمانی جیسے لوگ بغیر کسی تحقیق کے طومار کے طومار نقل کر کے بڑی بڑی کتابیں لکھ دیتے ہیں مگر اس بات کی تکلیف گوارا نہیں کرتے کہ اپنے مذکورہ حوالوں کی تحقیق ہی کر لیں۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:"قلت: قد کان ابن ماجه حافظًا ناقدًا صادقًا واسع العلم، وإنما غضّ من رتبة سننه مافی الکتاب من المناکیر وقلیل من الموضوعات.." میں نے کہا: ابن ماجہ حافظ ناقد صادق (اور) وسیع علم والے تھے، ان کی کتاب السنن کا رتبہ تو صرف اس چیز نے گھٹا دیا کہ ان کی کتاب میں مناکیر روایتیں اور تھوڑی سی موضوع روایتیں (بھی) ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء ١٣/ ٢٧٧-٢٧٩)

حافظ ذہبی نے مزید لکھا ہے:"قلت: سنن أبي عبد الله كتاب حسن ، لولا ماكدره أحاديث واهية ليست بالكثيرة ." میں نے کہا: ابوعبداللہ (ابن ماجہ) کی سنن اچھی کتاب ہے، اگر وہ سخت ضعیف روایات سے اسے گدلا نہ کرتے (اور وہ) زیادہ نہیں ہیں۔(تذکرۃ الحفاظ ۲/ ٦٣٦ت ٦٥٩)

راقم الحروف کی تحقیق میں سنن ابن ماجہ میں بہت سی موضوع روایات موجود ہیں۔

مثلاً دیکھئے: انوار الصحیفہ ص ۳۷٦ (ح ۳۹، ۵۵، ٦۵) ص ۳۸۰ (ح ۱۴۱) ص ۳۸۴ (ح ۲۴۸) وغیر ذلك

لہٰذا مؤرخ ابن خلکان کا سنن ابن ماجہ کے بارے میں یہ قول: "كتابه في الحديث أحد الصحاح الستة" اور حدیث میں آپ کی کتاب صحاح ستہ میں سے ایک ہے۔(تاريخ ابن خلكان ٤/ ٢٧٩ت ٦١٤)

تساہل پر محمول ہے یا اس سے مراد یہ ہے کہ سنن ابن ماجہ کی اکثر روایات صحیح و حسن ہیں، یعنی یہ قول "تغلیب" پر محمول ہے۔ واللہ اعلم۔

محدث خلیلی کے قول "ويقرن سننه بالصحيحين وسنن أبي داود [و] النسائی وجامع الترمذی" [اور آپ کی کتاب کو صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داود، سنن نسائی اور سنن ترمذی کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔]

(التدوين فی أخبار قزوين ٢/ ٤٩)

کا یہ مطلب ہے کہ یہ کتاب کتبِ ستہ میں شامل ہے اور یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سنن ابن ماجہ کی تمام روایات صحیح یا حسن ہیں۔

سنن ابن ماجہ میں حسن ترتیب و اسانید نادرہ کی وجہ سے یہ بڑی خوبی ہے کہ ایک ہی مقام پر ایک عنوان کی بہت سی روایات مل جاتی ہیں اور اس طرح سے مافی الباب والی روایات کی تلاش آسان ہو جاتی ہے۔

شروحِ سنن ابن ماجہ: سنن ابن ماجہ کی بہت سی شروح لکھی گئی ہیں، جن میں بعض کے نام درج ذیل ہیں:

۱: شرح سنن ابن ماجہ، تصنیف: مغلطائی حنفی (متوفی ۷٦۲ھ) یہ کتاب مطبوع ہے۔

۲: ماتمس الیہ الحاجۃ، تصنیف: ابن الملقن (متوفی ۸۰۴ھ)

۳: الدیباجہ فی شرح سنن ابن ماجہ، تصنیف: محمد بن موسی الدمیری (متوفی ۸۰۸ھ)

۴: مصباح الزجاجہ، تصنیف: جلال الدین السیوطی (متوفی ۹۱۱ھ)

۵: شرح سنن ابن ماجہ، تصنیف: ابوالحسن محمد بن عبدالہادی السندھی (متوفی ۱۱۳۸ھ) یہ مطبوع ہے۔

٦: انجاز الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ، تصنیف: مولانا محمد علی جانباز (متوفی ۱۴۲۹ھ)

یہ شرح بارہ (۱۲) جلدوں میں مطبوع ہے، نیز مذکورہ تمام شروح عربی زبان میں ہیں۔

اس کتاب (انجاز الحاجہ) کا اب جدید ایڈیشن نو (۹) جلدوں میں بھی مطبوع ہے۔

سنن ابن ماجہ کے کئی حواشی بھی لکھے گئے ہیں، جن میں سے بعض کا تذکرہ عبدالرشید نعمانی نے بھی لکھا ہے۔

(دیکھئے امام ابن ماجہ اور علم حدیث ص ٢٤٦)

عبدالغنی دہلوی (متوفی ۱۲۹۵ھ) نے انجاح الحاجہ کے نام سے سنن ابن ماجہ کا ایک حاشیہ لکھا ہے، جو کہ مطبوع ہے اور عبدالرشید نعمانی نے آلِ تقلید کی وکالت کرتے ہوئے "ماتمس إلیه الحاجة لمن یطالع سنن ابن ماجه" کے نام سے ایک رسالہ بھی لکھا ہے، جو کہ مطبوع ہے۔

شہاب الدین احمد بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن اسماعیل الکنانی البوصیری القاہری (متوفی ۸۴۰ھ) نے زوائد سنن ابن ماجہ (مصباح الزجاجہ) کو ایک مجلد میں مرتب کیا ہے اور روایات پر جرح وتعدیل کے لحاظ سے کلام بھی کیا ہے۔ یہ مجلد مطبوع ہے۔

حافظ ذہبی نے "المجرد فی اسماء رجال سنن ابن ماجہ" کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے، جس میں صحیحین کے علاوہ سنن ابن ماجہ کے باقی راویوں کو جمع کیا ہے اور بعض پر جرح وتعدیل کے لحاظ سے کلام بھی کیا ہے اور یہ رسالہ چھپ چکا ہے۔ سنن ابن ماجہ کے کئی اردو تراجم (وفوائد) بھی لکھے گئے ہیں، جن میں سے دو کا تذکرہ درج ذیل ہے:

۱: فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی صوفی نقشبندی کے مرید وحید الزمان حیدرآبادی نقشبندی نے "رفع العجاجہ" کے نام سے سنن ابن ماجہ کا ترجمہ وفوائد لکھے، لیکن یہ فوائد وحید الزمان اور اس کے شاذ تفردات کی وجہ سے قابلِ اعتماد نہیں۔

۲: مولانا عطاء اللہ ساجد کے ترجمہ وفوائد کے ساتھ دارالسلام کی "سنن ابن ماجہ (مترجم)"

اس کتاب کے حاشیے میں بعض مقامات پر صحیح احادیث کو ضعیف اور ضعیف روایات کو صحیح قرار دینے کی بلا دلیل کوشش کی گئی ہے، نیز کئی مقامات پر یہ کتاب چوں چوں کا مربہ ہے۔

چونکہ راقم الحروف سے اس کتاب کے ہر ایڈیشن کی نظر ثانی کروا کر دستخط نہیں لئے گئے، لہٰذا میں اس مطبوعہ نسخے کا ذمہ دار نہیں۔

وفات: امام ابن ماجہ ۲۲/ رمضان ۲۷۳ھ کو بروز سوموار، چونسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور ان کے بھائی ابوبکر نے بروز منگل ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور تدفین فرمائی۔ [رحمه الله رحمةً واسعةً]

(دیکھئے شروط الائمۃ الستۃ ص ۲۴۔۲۵)

حافظ زبیر علی زئی

۱۳ شعبان ۱۴۳۳ھ

تقدیم

الحمد لله رب العالمين، والصلوة والسلام على سيد المرسلين، محمد وآله واصحابه واتباعه واخوانه اجمعين وبعد:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کا منصب بایں الفاظ بیان کیا ہے:

﴿ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ ﴾ (١٦/ النحل: ٤٤)

''اور ہم نے آپ کی طرف یہ ذکر اس لیے نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کے سامنے وہ باتیں وضاحت سے بیان کر دیں جو ان کی طرف اتاری گئی ہیں۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن اور اس کا بیان دونوں الگ الگ حیثیت رکھتے ہیں، نیز اس حقیقت سے بھی آگاہی ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث وسنن قرآن کریم کا ہی بیان ہیں، پھر قرآن اور اس کا بیان دونوں اللہ کی طرف سے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴾

''پھر ہمارے ذمے اس کا بیان ہے۔'' (٧٥/ القيامة: ١٩)

اللہ تعالیٰ نے قرآن اور اس کے بیان دونوں کی حفاظت اپنے ذمے لی ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴾

''ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' (١٥/ الحجر: ٩)

اللہ تعالیٰ نے جس انداز سے ان کی حفاظت کی ہے اسے ہم تین مراحل میں تقسیم کرتے ہیں:

☆ الفاظ قرآن اور بیان قرآن کو اپنی حفاظت کے ساتھ سینہ نبوت میں اتار کر انہیں محفوظ کیا۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے اس حفاظت الٰہیہ کی مدد سے قرآنی الفاظ کو تلاوت کے ذریعے سے اور اس کے بیان کو اپنے افعال واقوال اور تقریرات کے ذریعے سے اپنے صحابہ کو منتقل فرما دیا۔

☆ اس کے بعد قرآن اور اس کا بیان دونوں صحابہ کرام سے تابعین، تبع تابعین تک پھر سینہ بہ سینہ اور سفینہ در سفینہ ہم تک پہنچے۔

اللہ تعالیٰ نے بیان قرآن کی حفاظت کے لیے مندرجہ ذیل تین ذرائع پیدا فرمائے:

۱۔ تعامل امت: قرآن کریم کے احکام کی تعمیل جس طرح رسول اللہ ﷺ کرتے تھے، صحابہ کرام بھی آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ کی اتباع کرتے، شریعت کے احکام کی بجا آوری کا دوسرا نام تعامل امت ہے، اس کے ذریعے سے احادیث وسنن کو محفوظ کیا گیا۔

۲۔ حفظ وسماع: حفاظت حدیث کا دوسرا ذریعہ احادیث کا سننا، انہیں یاد رکھنا اور دوسروں تک پہنچانا تھا، اس کے متعلق کتب

حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی ایک خاص دعا مروی ہے، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے، جس نے میری بات سنی، اسے یاد رکھا۔ پھر اسے دوسروں تک پہنچایا۔ کیونکہ جن لوگوں کو بات پہنچائی جاتی ہے، ان میں سے بہت سے ایسے ہو سکتے ہیں جو براہ راست سننے والوں سے زیادہ یاد رکھتے ہوں۔'' (ترمذی، العلم: ۲۶۵۷)

صحابہ کرام نے اس نبوی دعا کا مصداق بننے کی خاطر حفاظت حدیث کے لیے ایک مثالی کردار ادا کیا۔

۳۔ کتابت حدیث: حفاظت حدیث کا تیسرا ذریعہ اس کی کتابت وتحریر ہے، یہ ذریعہ بھی رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اختیار کیا گیا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر ایک خطبہ ارشاد فرمایا، پھر حکم دیا کہ ''ابوشاہ یمنی کو میرا یہ خطبہ لکھ دو۔'' (صحیح بخاری، العلم: ۱۱۲) اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو بطور خاص کتابت حدیث کی اجازت دی تھی۔ (مسند امام احمد، ص: ۱۶۲، ج ۲) گویا رسول اللہ ﷺ نے احادیث مبارکہ لکھنے کا خود حکم دیا جو زمانہ نبوت سے لے کر آج تک جاری ہے۔ کتابت حدیث کو ہم تین ادوار میں تقسیم کرتے ہیں:

☆ دور رسالت اور عہد صحابہ میں احادیث کا بہت سا تحریری سرمایہ وجود میں آ گیا تھا، تاہم یہ انفرادی مجموعے تھے، ان کا مقصد صرف احادیث کو قلمبند کرنا تھا اور ان میں کوئی خاص ترتیب پیش نظر نہ تھی۔

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور خلافت (۹۹ تا ۱۰۱ ھ) میں سرکاری طور پر اس پر توجہ دی گئی، انہوں نے اپنے دور خلافت میں امام محمد بن مسلم زہری کو احادیث کی جمع وتدوین کا حکم دیا جو اپنے دور کے بہت بڑے حافظ حدیث تھے، تاہم زیادہ کام انفرادی کاوشوں پر ہی مشتمل تھا۔

☆ تدوین حدیث کا سنہری دور تیسری صدی ہجری ہے جو چوتھی صدی کے خاتمے تک پھیلا ہوا ہے، اس دور میں مسند نویسی کا آغاز ہوا، ان مسانید میں محدثین کرام نے صحیح وضعیف روایات کو بلا امتیاز جمع کیا، اسی دور میں کتب ستہ مرتب ہوئیں، جنہیں صحاح ستہ بھی کہا جاتا ہے، انہی کتب ستہ میں سنن ابن ماجہ بھی ہے، جس کا اردو ترجمہ ہدیہ قارئین ہے، اس کے متعلق ہماری گزارشات دو حصوں پر مشتمل ہیں، پہلے حصے میں امام ابن ماجہ کے متعلق کچھ بیان ہوگا، جبکہ دوسرے حصے میں سنن ابن ماجہ کے بارے میں تحریر کیا جائے گا۔ وما توفیقی إلا باللہ

حالات امام ابن ماجہ

پس منظر: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، اس دوران میں سورۃ الجمعہ نازل ہوئی، جب رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ ''اور انہیں میں سے کچھ دوسرے لوگ ہیں جو ابھی ان سے نہیں ملے۔'' (۶۲/ الجمعۃ: ۳)

یہ آیت سننے کے بعد حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ابھی تک ہم سے نہیں ملے؟ رسول اللہ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی اور اسے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے اپنا دست مبارک ان پر رکھ کر فرمایا:

''اگر ایمان ثریا ستارے کے پاس بھی ہوا تو بھی ان لوگوں میں کئی خوش قسمت وہاں تک پہنچ کر اسے حاصل کر لیں گے۔'' (جامع ترمذی، التفسیر: ۳۳۱۰)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر علم ثریا کے پاس بھی ہوا تو نسل فارس کے کچھ لوگ اس کو حاصل کر لیں گے۔''

(مسند امام احمد، ص: ٤٢٤، ج ٢)

ایک روایت کے مطابق سائل نے مکرر سہ کرر دریافت کیا تو آپ نے مذکورہ جواب دیا۔(صحیح مسلم، الفضائل: ٦٤٩٨) ایک دوسری روایت کے مطابق سوال کرنے والے خود راوئ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تھے۔

(صحیح بخاری، التفسیر: ٤٨٩٧)

رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کا مصداق ابناء فارس کو ٹھہرایا کہ یہ لوگ دوسروں سے بڑھ کر دین اسلام کی خدمت کریں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ صحابہ کرام کے بعد اسلام کی نشر و اشاعت کا جتنا کام اہل فارس نے سرانجام دیا یہ سعادت دوسروں کو نصیب نہ ہو سکی، محدثین کرام اور فقہاء عظام کی اکثریت اسی علاقے سے تعلق رکھتی ہے۔ امام ابن ماجہ کا عجمی النسل ہونا قطعی ہے۔ ماجہ کا لفظ فارسی ''ماہچہ'' کا معرب ہے۔ اس لیے قیاس اسی کا متقاضی ہے کہ آپ نسل فارس سے ہوں، بہر حال آپ کی قدر و منزلت اور شرف ومنقبت کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ دیگر محدثین اور فقہاء عجم کے ساتھ اس حدیث کے عموم میں داخل ہیں۔

نام ونسب

ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ ابن ماجہ الربعی القزوینی رحمۃ اللہ علیہ

ربعی: ربیعہ کی طرف منسوب ہے۔ یہ نسب نسلی نہیں بلکہ عہد و پیمان کی نسبت ہے، اس زمانے میں اسلامی دستور یہ تھا کہ جب کوئی شخص کسی کے ذریعے سے مسلمان ہوتا تو اس کے ساتھ دوستی کا عہد کرتا اور اسی قبیلے کی طرف منسوب ہو جاتا، ممکن ہے کہ آپ کے پدر بزرگوار یزید یا دادا نامدار عبداللہ نے جو ماجہ کے لقب سے مشہور ہیں ربیعہ نامی قبیلے کے کسی فرد سے دوستانہ تعلقات قائم کر کے عہد ولاء کیا ہو جس کی بنا پر امام ابن ماجہ ربعی کہلائے۔ واللہ اعلم

قزوینی: قزوین کی طرف نسبت ہے۔ یہ عراق عجم کا ایک مشہور شہر ہے جو ایران کے صوبہ آذر بائجان میں واقع ہے، قزوین کے فضائل ومناقب میں متعدد احادیث بیان کی جاتی ہیں۔ جو محدثین کے قائم کردہ معیار صحت پر پوری نہیں اترتیں۔ خود امام ابن ماجہ نے بھی اپنی سنن میں اس کی فضیلت کے متعلق ایک حدیث بیان کی ہے، جس کی استنادی حیثیت ہم آیندہ صفحات میں بیان کریں گے۔ باذن اللہ تعالیٰ

امام ابن ماجہ اسی شہر میں پیدا ہوئے اور یہیں پرورش پائی۔ اس بنا پر آپ کو قزوینی کہا جاتا ہے۔

تاریخ ومقام پیدائش: امام ابن ماجہ قزوین میں ۲۰۹ھ کو پیدا ہوئے جو ۸۲۴عیسوی کے مطابق ہے۔ یہ تاریخ پیدائش خود ان کی زبانی ان کے شاگرد جعفر بن ادریس نے اپنی تاریخ میں نقل کی ہے، اس اعتبار سے امام یحییٰ بن معین، امام احمد بن حنبل اور دیگر

مؤلفین کتب ستہ سے آپ کی معاصرت کا حساب حسب ذیل ہے:

- امام یحییٰ بن معین (المتوفی ۲۳۳ھ) کی وفات کے وقت امام ابن ماجہ ۲۴ سال کے تھے۔
- امام احمد بن حنبل (المتوفی ۲۴۱ھ) کے انتقال کے وقت ان کی عمر ۳۲ سال تھی۔
- امام محمد بن اسماعیل بخاری (المتوفی ۲۵۶ھ) کی رحلت کے وقت آپ اپنی عمر کی ۴۷ بہاریں دیکھ چکے تھے۔
- امام مسلم بن حجاج (المتوفی ۲۶۱ھ) جب فوت ہوئے تو امام ابن ماجہ ۵۲ برس کے تھے۔
- امام ابوداود (المتوفی ۲۷۵ھ) کی وفات سے دوسال پہلے آپ نے اس دنیا فانی سے کوچ کیا۔
- امام ترمذی (المتوفی ۲۷۹ھ) کی وفات امام ابن ماجہ سے چھ سال بعد ہوئی۔
- امام نسائی (المتوفی ۳۰۳ھ) امام ابن ماجہ کے تیس سال بعد فوت ہوئے۔

عہد طفولیت: امام ابن ماجہ کے بچپن کے متعلق تاریخ خاموش ہے، تاہم اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ آپ کے بچپن کا زمانہ علوم وفنون کے لیے باغ وبہار کا زمانہ تھا، کیونکہ اس وقت بنو عباس کا آفتاب نصف النہار پر تھا اور مامون عباسی سریر آراء خلافت تھے جو خود بڑے عالم اور علماء کے قدر شناس تھے، ان کے دور میں قزوین علم حدیث کی عظیم درسگاہ بن چکا تھا، بڑے بڑے علماء یہاں مسند درس وافتاء پر متمکن تھے، معلوم ہوتا ہے کہ امام موصوف نے علم حدیث کی تحصیل کا آغاز اپنے مولد ومسکن اور وطن مالوف ہی سے کیا ہوگا، چنانچہ آپ کی مایہ ناز تالیف ''السنن'' میں قزوین کے جن مشائخ سے احادیث منقول ہیں۔ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

- حافظ علی بن محمد ابوالحسن طنافسی المتوفی ۲۳۳ھ۔
- حافظ عمرو بن رافع ابومحمد بجلی المتوفی ۲۳۷ھ۔
- حافظ اسماعیل بن توبہ ابوسہل قزوینی المتوفی ۲۴۷ھ۔
- حافظ ہارون بن موسیٰ بن حیان تمیمی المتوفی ۲۴۸ھ۔

اس میں شک نہیں کہ ان بزرگوں کی درسگاہوں سے امام ابن ماجہ کو حدیث کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آیا، ان سے بے شمار روایات اپنی سنن میں بیان کی ہیں۔ان کے علاوہ بھی ارضِ قزوین پر بڑے بڑے محدثین اور نامور فقہاء پیدا ہوئے، جن کے ذکر سے تاریخ قزوین مالا مال ہے، امام ابن ماجہ ان سے خوب فیض یاب ہوئے۔

طلب حدیث کے لیے رحلت

محدثین کی اصطلاح میں ''رحلت'' وہ مقدس سفر ہے جو علم دین کی تحصیل کے لیے کیا جاتا ہے۔علم دین کے لیے گھر بار چھوڑنا اور دور دراز ممالک کا سفر کرنا ہمارے اسلاف کا ایک خصوصی شعار تھا۔کتاب وسنت میں اس مبارک سفر کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق مذکور ہے کہ انہوں نے طلب علم کے لیے ''مجمع البحرین'' تک سفر کیا تھا، نیز دینی تفقہ کے حصول کے لیے بھی خصوصی تاکید وارد ہے۔(۹/ التوبہ: ۱۲۲)

امام ابن ماجہ نے بھی جب فن حدیث کی طرف توجہ دی تو سب سے پہلے اپنے شہر قزوین اور اس کے گردونواح کے شیوخ سے

کسب فیض کیا، پھر دوسرے ممالک کا سفر اختیار کیا، مورخین کی تصریح کے مطابق آپ نے ۲۳۱ھ کے بعد رحلت علمیہ کی ہے۔
(خلاصه تهذيب الكمال، ص: ٣٤ طبع مصر)

اس صراحت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابن ماجہ نے عمر عزیز کے تیسویں سال حصول علم کے لیے وطن مالوف سے باہر قدم رکھا، یہ وہ زمانہ ہے کہ محدثین عظام اطراف عالم میں پھیل چکے تھے اور جگہ جگہ اسناد و روایت کے دفتر کھل چکے تھے، تمام بلاد اسلامیہ میں ہزاروں درسگاہیں قائم تھیں، امام ابن ماجہ نے طلب حدیث کے لیے کن کن ممالک کا سفر کیا، مورخین نے حسب ذیل ممالک کا صراحت سے ذکر کیا ہے خراسان، عراق، حجاز، مصر اور شام۔ چنانچہ ابن جوزی لکھتے ہیں:

امام ابن ماجہ نے خراسان، مصر، شام، عراق اور حجاز کا سفر کیا اور محدثین کی مجالس میں شریک ہوتے رہے۔
(المنتظم، ص: ٩٠، ج٥)

نیز درج ذیل شہروں کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے:

رے، بصرہ، کوفہ، بغداد، مکہ اور دمشق (وفيات الاعيان تذكره ابن ماجه)

اس سلسلے میں حافظ ابن حجر کہتے ہیں:

امام ابن ماجہ نے خراسان، عراق، حجاز، مصر، شام اور دیگر بلاد میں سماع حدیث کیا۔ (تهذيب التهذيب، ص: ٤٦٨، ج٩)

حافظ ابن حجر کے الفاظ ''وغیرھا فی البلاد'' سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے رحلات علمیہ صرف ان ملکوں اور شہروں تک محدود نہیں تھے بلکہ آپ کے حدود سفر میں ان کے علاوہ بہت سے ممالک اور شہر شامل ہیں، چنانچہ سنن ابن ماجہ میں آپ کے شیوخ واساتذہ کے اوطان پر نظر ڈالنے سے اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے کہ وہ درج ذیل مقامات کے رہنے والے تھے، ان کی تعداد تیس سے متجاوز ہے۔

اصفہان، اہواز، ایلہ، باکسایا، بالس، بغداد، بصرہ، بلخ، بیت المقدس، تنیس، جرجرایا، حران، حدیثہ، حمص، دمشق، دامغان، رقہ، رملہ، رے، سامرا، سمنان، عسقلان، کوفہ، مدینہ، مکہ، مرو، مصر، نیساپور، ہمدان اور واسط وغیرہ۔

اس تفصیل سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ امام ابن ماجہ نے حدیث نبوی کے حصول کے لیے کتنی تگ ودو کی اور احادیث کو جمع کرنے کے لیے اپنے دور کے تقریباً تمام علمی مراکز تک رسائی حاصل کی اور اکابر محدثین کی مجالس میں حاضر ہو کر علمی استفادہ کیا بالخصوص حرمین، کوفہ، بصرہ اور شام تو وہ مقامات ہیں جہاں سے علم نبوت کے چشمے ابل ابل کر تمام عالم اسلام کو سیراب کرتے تھے، چنانچہ حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

یہ پانچ شہر مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ اور شام تو وہ ہیں جہاں سے علوم نبوت یعنی ایمانی، قرآنی اور شرعی علوم کے چشمے پھوٹتے تھے
(منهاج السنة، ص: ١٤٢، ج٤)

آپ کے شیوخ واساتذہ

امام ابن ماجہ نے اپنے وقت کے بڑے بڑے محدثین کرام سے کسب فیض کیا، صرف سنن ابن ماجہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا

ہے کہ ان کی تعداد تین سو سے متجاوز ہے جن سے آپ نے اس کتاب میں احادیث نقل کی ہیں، اختصار کے پیش نظر ہم صرف مکی اور مدنی اساتذہ کا ذکر کرتے ہیں مدینہ طیبہ میں آپ کے اساتذہ حافظ ابومصعب احمد بن ابی بکر العوفی المدنی (المتوفی ۲۴۲ھ) حافظ ابواسحاق ابراہیم بن منذر الاسدی المدنی (المتوفی ۲۳۶ھ) اور حافظ ابوموسیٰ اسحاق بن موسیٰ انصاری المدنی (المتوفی ۲۴۴ھ) ان تینوں کا شمار تو حفاظ حدیث میں ہوتا ہے، ان کے علاوہ باقی مدنی شیوخ بکر بن عبدالوہاب، حسن بن داود اور محمد بن عبید بن میمون ہیں۔

مکہ مکرمہ میں آپ کے شیوخ امام ابومحمد بن علی بن محمد الخلال الحلوانی (المتوفی ۲۴۲ھ) حافظ ابوعبداللہ زبیر بن بکار الاسدی (المتوفی ۲۵۶ھ) حافظ ابوعبدالرحمٰن سلمہ بن شبیب الحجری (المتوفی ۲۴۶ھ) حافظ ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ عدنی (المتوفی ۲۴۳ھ) اور حافظ یعقوب بن حمید (المتوفی ۲۴۱ھ) ہیں۔ یہ پانچ حضرات تو حفاظ حدیث سے ہیں، ان کے علاوہ بقیہ مکی شیوخ جن سے امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں احادیث بیان کیں وہ حسب ذیل ہیں:

❁ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن العباس المکی (المتوفی ۲۳۷ھ) ❁ حسین بن حسن بن حرب السلمی (المتوفی ۲۴۶ھ)
❁ ابویحییٰ محمد بن عبداللہ بن یزید المقری المکی (المتوفی ۲۵۶ھ) ❁ ابومروان محمد بن عثمان بن خالد الاموی العثمانی (المتوفی ۲۴۱ھ)
❁ ابوعبداللہ محمد بن میمون الخیاط (المتوفی ۲۵۲ھ) ❁ محرز بن سلمہ المکی (المتوفی ۲۳۴ھ) ❁ ابومحمد یزید بن عبداللہ بن یزید الیمامی (المتوفی ۲۴۰ھ)

مکہ مکرمہ کے ان تمام شیوخ میں امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں سب سے زیادہ حافظ حلوانی اور ابومروان العثمانی سے روایات نقل کی ہیں۔

سنن ابن ماجہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے وہ شیوخ جن سے انہوں نے اپنی سنن میں روایات نقل کی ہیں ان کی تعداد تین صد سے متجاوز ہے، اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابن ماجہ نے رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال اور تقریرات کو جمع کرنے میں کس قدر محنت اور جانفشانی سے کام لیا ہے۔ رحمة الله عليه رحمة واسعة

امام ابن ماجہ کے تلامذہ

امام ابن ماجہ سے کسب فیض کرنے والوں کی فہرست بھی خاصی طویل ہے۔ حافظ جمال الدین مزی نے اپنی کتاب ''تہذیب الکمال'' میں درج ذیل اصحاب وتلامذہ کی نشاندہی کی ہے:

❁ علی بن سعید بن عبداللہ عسکری ❁ ابراہیم بن دینار ہمدانی ❁ احمد بن ابراہیم قزوینی ❁ ابوالطیب احمد بن روح شعرانی ❁ اسحاق بن محمد قزوینی ❁ جعفر بن ادریس ❁ حسن بن علی ❁ سلیمان بن یزید قزوینی ❁ ابوالحسن علی بن ابراہیم قزوینی ❁ محمد بن عیسیٰ صفار ❁ ابوعمرو واحد بن محمد بن حکیم مدنی وغیرہم۔

اس فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے تلامذہ صرف قزوین ہی میں نہیں تھے بلکہ ہمدان، اصفہان، بغداد اور دنیا کے دیگر علمی مراکز تک پھیلے ہوئے تھے۔

راویانِ ابن ماجہ

امام ابن ماجہ کے وہ شاگردان خاص جنہیں آپ کی سنن روایت کرنے کا شرف حاصل ہوا، وہ حسب ذیل ہیں، انہیں امام رافعی نے تاریخ قزوین میں بیان کیا ہے۔

✿ابوالحسن القطان ✿ سلیمان بن یزید ✿ ابوجعفر محمد بن عیسی ✿ ابوبکر حامد ابہری

حافظ ابن حجر نے سعدون اور ابراہیم بن دینار کا نام بھی ذکر کیا ہے۔(تهذيب، ص: ج۹)

ان تلامذہ میں سے جس کی روایت کو قبول عام حاصل ہوا وہ حافظ ابوالحسن القطان ہیں، سنن ابن ماجہ کے مطبوعہ نسخے میں جہاں قال ابوالحسن آتا ہے، اس سے یہی القطان مراد ہیں۔

امام ابن ماجہ کی وفات حسرت آیات

امام ابن ماجہ کی وفات عباسی خاندان کے خلیفہ معتمد علی اللہ کے عہد میں ہوئی، امام نسائی کے علاوہ باقی مؤلفین کتب ستہ بھی اسی کے دور حکومت میں فوت ہوئے۔ چنانچہ آپ نے ۲۲ رمضان ۲۷۳ ہجری بمطابق ۸۸۷ عیسوی ۶۴ سال کی عمر میں بروز سوموار داعی اجل کو لبیک کہا اور اس دار فانی سے رحلت کر کے دار بقاء میں تشریف فرما ہوئے۔ آپ کے بھائی ابوبکر عبداللہ نے نماز جنازہ پڑھائی، تجہیز وتکفین اور تدفین میں آپ کے دونوں بھائی ابوبکر اور ابوعبداللہ، نیز آپ کے صاحبزادے عبداللہ پیش پیش تھے، امام ابوقاسم رافعی نے تاریخ قزوین میں لکھا ہے کہ محمد بن علی قرمان اور ابراہیم بن دینار وراق نے آپ کو غسل دیا تھا۔ واللہ اعلم

خراج عقیدت

امام ابن ماجہ کے فضل وکمال، جلالت شان، وسعت نظر، حفظ حدیث اور ثقاہت کے تمام علماء وقت معترف ہیں، واقعی آپ اپنے دور کے عظیم محدث اور بہت بڑے مفسر ومؤرخ تھے، ہر دور کے تذکرہ نویس نے آپ کی قدر ومنزلت کو نمایاں طور پر بیان کیا ہے۔ چنانچہ ابویعلیٰ خلیلی لکھتے ہیں:

''ابن ماجہ بڑے ثقہ، قابل حجت اور علوم حدیث کی معرفت رکھنے والے تھے۔'' (تهذيب، ص: ٤٦٨، ج۹)

آپ کے متعلق علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

''امام ابن ماجہ حافظ حدیث ناقد فن، راست باز اور وسیع علم رکھنے والے تھے۔'' (سير اعلام النبلاء)

حافظ ابن جوزی نے بایں الفاظ آپ کی عظمت کا اعتراف کیا:

''امام ابن ماجہ نے بہت سے شیوخ سے سماع حدیث کیا، سنن، تاریخ اور تفسیر میں کتابیں لکھیں، آپ ان سب علوم کے ماہر تھے۔'' (المنتظم فی تاريخ الملوك والامم)

علامہ ابوالقاسم رافعی کہتے ہیں:

''امام ابن ماجہ ائمۃ المسلمین میں سے بلند مرتبہ، پرہیزگار اور بالاتفاق ثقہ امام تھے۔'' (تاریخ قزوین)

حافظ ابن حجر کہتے ہیں: ''آپ حافظ حدیث اور ائمۃ المسلمین میں سے ایک امام تھے۔'' (تقريب، ص: ٣٢٤)

باقیات صالحات

امام ابن ماجہ نے تحصیل کے بعد تالیف وتصنیف میں بھی بھر پور حصہ لیا اور علمی وراثت کے طور پر تین کتابیں چھوڑیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

☆ التفسیر: امام ابن ماجہ کی تفسیر قرآن تفسیری مواد سے بھر پور ہے۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر نے اس کتاب کا تعارف ''تفسیر حافل'' کے الفاظ سے کرایا ہے۔ (البدایہ والنہایہ) اس میں امام ابن ماجہ نے قرآن پاک کی تفسیر کے سلسلے میں جس قدر احادیث وآثار ملے ہیں ان سب کو بالاسناد بیان کیا ہے۔ حافظ جمال الدین المزی نے تہذیب الکمال میں ان تمام راویوں کے حالات لکھے ہیں جن کا ذکر ان کی تفسیر اور سنن میں آیا ہے۔

☆ التاریخ: امام ابن ماجہ کی یہ تالیف بھی بڑی گرانقدر ہے۔ یہ صحابہ کرام سے لے کر مصنف کے عہد تک کی تاریخ ہے جس میں بلاد اسلامیہ اور راویانِ حدیث کے حالات ہیں، مشہور مورخ ابن خلکان نے اسے تاریخ ملیح اور امام ابن کثیر نے تاریخ کامل کہا ہے۔ لیکن افسوس کہ آج امام موصوف کی تفسیر اور تاریخ دونوں ناپید ہیں۔ متداول کتب میں ان کے حوالے بھی نہیں ملتے۔ واللہ المستعان

☆ السنن: امام ابن ماجہ کی یہی مایہ ناز اور شہرہ آفاق تالیف ہے جس نے آپ کی جلالتِ علمی کا سکہ بٹھایا۔ ہم آئندہ صفحات میں تفصیل کے ساتھ اس کا تعارف پیش کریں گے۔ باذن اللہ تعالیٰ

تعارف سنن ابن ماجہ

فارسی زبان کا ایک محاورہ ہے کہ ''عطر آں باشد کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید'' یعنی عطر وہ ہے جو اپنی مہک سے شام کو معطر کرے عطر وہ نہیں جس کی عطر فروش خود تعریف کرے۔ یہ محاورہ سنن ابن ماجہ پر صادق آتا ہے، کیونکہ اس کتاب نے ہر دور میں اپنی حیثیت کو خود منوایا ہے، حالانکہ صحت وقوت کے اعتبار سے صحیح ابن حبان، سنن دار قطنی، سنن دارمی اور دوسری کئی کتب سنن ابن ماجہ سے برتر ہیں، لیکن ان کتب کو وہ قبول عام نصیب نہیں ہوا جو سنن ابن ماجہ کو ہوا ہے، اس کا شمار کتب ستہ میں آخری کتاب کی حیثیت سے کیا جاتا ہے۔

سنن ابن ماجہ کی اہمیت

سنن ابن ماجہ کی اہمیت وافادیت مسلم ہے اور کسی صاحبِ علم سے مخفی نہیں، حافظ ابن حجر نے اس کتاب پر بایں الفاظ تبصرہ کیا ہے:

''کتاب فی السنن جامع جید'' (تہذیب التہذیب، ص: ۵۳۱، ج۹)

یعنی ان کی کتاب ''السنن'' جامع اور نہایت عمدہ ہے۔

سنن ابن ماجہ کا زمانہ تالیف

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ امام ابن ماجہ نے ۲۳۰ ہجری کے بعد تلاش حدیث کے لیے اپنے وطن مالوف کو خیر باد کہا اور رحلت علمیہ کا آغاز کیا، اسی دوران میں انہوں نے اپنی ''السنن'' کو تالیف کیا اور اسے امام ابوزرعہ رازی کے سامنے پیش کیا، امام ابوزرعہ کی وفات ۲۶۴ ہجری میں ہوئی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سنن ابن ماجہ کی تالیف ۲۳۰ ہجری سے ۲۶۰ ہجری کے درمیانی عرصے میں ہوئی ہے۔

سنن ابن ماجہ کا مقام

علماء امت نے پہلے صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داود اور سنن النسائی کو حدیث کی چار بنیادی کتابیں قرار دیا تھا اور انہیں اصولِ اربعہ کہا جاتا تھا، اس کے بعد سنن ترمذی کو ان میں شامل کر لیا گیا تو اصول خمسہ کی اصطلاح وضع ہوئی، پھر سنن ابن ماجہ کی خصوصیات کے پیش نظر اسے اصول خمسہ کے ساتھ شامل کر کے کتب ستہ یا اصول ستہ کہا جانے لگا، یعنی حدیث کی چھ بنیادی کتابیں ہیں، اگرچہ بعض علماء نے مؤطا امام مالک کو اس کی جگہ کتب ستہ میں شامل کیا ہے اور کچھ اہل علم اس کے بجائے سنن دارمی کو شامل کرتے ہیں، لیکن راجح بات یہ ہے کہ کتب ستہ میں سنن ابن ماجہ کا چھٹا درجہ ہے، حافظ ابن حجر اور حافظ ابن کثیر نے اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ واللہ اعلم

سنن ابن ماجہ کی امتیازی خصوصیات

سنن ابن ماجہ کی کچھ امتیازی خصوصیات ہیں، جن کی بنا پر یہ دوسری کتب حدیث سے ممتاز نظر آتی ہے اور ہر دور کے علماء نے اس پر خصوصی توجہ دی ہے۔ وہ امتیازی خصوصیات حسب ذیل ہیں:

☆ سنن ابن ماجہ کا انداز نگارش انتہائی شاندار ہے اور اس کے قائم کردہ عنوانات کی احادیث سے مطابقت بھی واضح ہے، اس میں کوئی الجھن نہیں پائی جاتی اور نہ ہی ترتیب احادیث سے استنباط مسائل میں کوئی دقت ہوتی ہے، اس میں احادیث کا تکرار بھی نہیں نیز مختصر ہونے کے باوجود احکام و مسائل میں انتہائی جامع ہے۔

☆ غریب احادیث کی نشاندہی کرنے میں امام ترمذی مشہور ہیں، لیکن امام ابن ماجہ نے بڑی عرق ریزی سے کام لے کر متعدد مقامات پر غریب احادیث کی تفصیل پیش کی ہے، آپ نے جن احادیث پر غریب ہونے کا حکم لگایا ہے وہ دوسری کتب حدیث میں نہیں ملتا۔ مثال کے طور پر چند ایک مقام حسب ذیل ہیں:

- کتاب اقامۃ الصلوات، باب سجود القرآن، حدیث: ۱۰۵۹
- کتاب اقامۃ الصلوات، باب الخطبۃ یوم الجمعۃ، حدیث: ۱۱۰۸
- کتاب اقامۃ الصلوات، باب من فاتتہ الاربع قبل الظہر، حدیث: ۱۱۵۸
- کتاب اقامۃ الصلوات، باب فی صلوٰۃ رسول اللہ ﷺ فی مرضہ، حدیث: ۱۲۳۴
- کتاب النکاح، باب الولیمہ، حدیث: ۱۹۱۰
- کتاب التجارات، باب الاقتصاد، حدیث: ۲۱۴۳
- کتاب التجارات، باب کسب الحجام، حدیث: ۲۱۶۲

☆ کچھ احادیث مخصوص شہروں کے محدثین کے ساتھ خاص ہوتی ہیں، دوسرے شہروں میں انہیں بیان کرنے والے نہیں ہوتے، امام ابن ماجہ اس قسم کی روایات کی بھی نشاندہی کر دیتے ہیں۔ مثلاً

سنن ابن ماجہ، کتاب الدیات، باب العفو عن القاتل کے تحت حدیث نمبر ۲۶۹۱ کے بعد فرماتے ہیں: ''یہ رملہ والوں کی حدیث ہے جو ان کے علاوہ دوسروں کے پاس نہیں ہے۔''

سنن ابن ماجہ، کتاب الاشربہ، باب کل مسکر حرام حدیث نمبر ۳۳۸۸ کے بعد فرماتے ہیں: ''یہ حدیث اہل مصر سے مروی ہے۔''

سنن ابن ماجہ کتاب الاشربۃ، باب کل مسکر حرام، حدیث نمبر ۳۳۹۸ کے بعد امام ابن ماجہ فرماتے ہیں: ''یہ رقہ والوں کی حدیث ہے۔''

اس انداز کی نشاندہی دوسری کتب میں نہیں ملتی۔ واللہ اعلم

☆ امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں کچھ احادیث بھی بیان کی ہیں جو باقی کتب خمسہ میں نہیں ملتی، ان کی تعداد ۱۳۳۹ ہے اور انہیں الزوائد کہا جاتا ہے، امام شہاب الدین بوصیری نے ان احادیث کو الگ اپنی تالیف میں جمع کیا ہے جو ''مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجہ'' کے نام سے مشہور ہے، اس کتاب میں امام بوصیری نے ان کی فنی حیثیت بھی واضح کر دی ہے، سنن ابن ماجہ کے اس امتیازی وصف کی وجہ سے اسے سادس ستہ ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

☆ سنن ابن ماجہ میں ۳۰۰۲ احادیث ایسی ہیں جو باقی کتب خمسہ میں بھی موجود ہیں، لیکن امام ابن ماجہ نے ان احادیث کو دوسری اسانید سے بیان کیا ہے، اس طرح آپ نے ان احادیث میں کثرت طرق کی وجہ سے مزید قوت پیدا کر دی ہے، سنن ابن ماجہ کا یہ وصف دوسری کتب حدیث کو حاصل نہیں ہو سکا، نیز اس میں ۴۸۲ ایسی صحیح احادیث ہیں جو باقی کتب خمسہ میں نہیں ہیں۔

☆ ثلاثیات سنن ابن ماجہ: محدثین کے ہاں علو اسناد کو ہمیشہ قابل فخر خیال کیا گیا ہے، کیونکہ روایت حدیث میں جس قدر واسطے کم ہوں گے، اسی قدر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرب زیادہ ہوگا، نیز روایت میں اگر راوی کم ہوں گے تو ان کی جانچ پڑتال کرنا آسان ہوتی ہے اور خطا و نسیان کا احتمال بھی کم ہوتا ہے اس بنا پر محدثین کرام نے اپنی تالیفات میں علو اسناد کا خاص اہتمام کیا ہے، مؤلفین کتب ستہ میں سے کسی کی ملاقات تابعی سے نہیں ہوتی۔ اس لیے ان کی عالی روایات کو ثلاثیات کہا جاتا ہے، چنانچہ امام بخاری، امام ابوداود، امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی بعض تبع تابعین سے ملاقات کی ہے اور ان سے احادیث بیان کی ہیں، ان سے مروی ثلاثیات کی تفصیل اس طرح ہے کہ صحیح بخاری میں بائیس، سنن ابن ماجہ میں پانچ، سنن ابی داود میں ایک اور سنن الترمذی میں بھی ایک ثلاثی حدیث مروی ہے، امام مسلم اور امام نسائی کو کسی تبع تابعی کی کوئی روایت نہیں مل سکی اس لیے ان کی تالیفات میں کوئی ثلاثی حدیث مروی نہیں ہے، امام بخاری کے بعد امام ابن ماجہ کی ثلاثیات تعداد میں سب سے زیادہ ہیں، حالانکہ وہ عمر کے اعتبار سے امام مسلم سے پانچ سال اور امام ابوداود سے سات سال چھوٹے ہیں۔ سنن ابن ماجہ میں مروی ثلاثیات حسب ذیل ہیں:

✿ سنن ابن ماجہ، الاطعمہ: ۳۲۶۰، باب الوضوء عند الطعام ✿ سنن ابن ماجہ، الاطعمہ: ۳۳۱۰ باب الشواء ✿ سنن ابن ماجہ، الاطعمہ: ۳۳۵۶ باب الضیافۃ ✿ سنن ابن ماجہ، الطب: ۳۴۷۹ باب الحجامۃ ✿ سنن ابن ماجہ، الزہد: ۴۲۹۲ باب صفۃ امۃ محمد ﷺ

یہ پانچوں ثلاثیات ''جبارہ بن مغلس عن کثیر بن سلیم عن انس رضی اللہ عنہ'' ایک ہی سند سے مروی ہیں اور یہ احادیث امام ابن ماجہ کے طبقہ کے اعتبار سے بہت عالی ہیں مگر افسوس کہ صحت سند کے لحاظ سے ان کا کچھ زیادہ وزن نہیں ہے، کیونکہ امام ابن ماجہ کے شیخ

جبارہ بن مغلس اور ان کے شیخ الشیخ کثیر بن سلیم پر محدثین کرام جرح کرتے آئے ہیں۔

شرائط سنن ابن ماجہ

امام ابن ماجہ رواۃ حدیث کے سلسلے میں بہت فراخ دل واقع ہوئے ہیں اور ہر قسم کے راویوں کی روایت قبول کر لیتے ہیں اور ہر قسم کی حدیث پر عنوان قائم کر کے مسائل کا استنباط کرتے ہیں، جبکہ احادیث کی دیگر کتب خمسہ کا یہ اسلوب نہیں ہے، امام بخاری کا مقصد صحیح احادیث کو جمع کرنا ہے اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں حسن احادیث کو بطور شواہد و متابعات ذکر کیا ہے، امام نسائی نے اپنی سنن میں صحیح اور حسن احادیث کو جمع کرنے کا ہدف اختیار کیا ہے، کبھی کبھی وہ ایسی ضعیف حدیث ذکر کر دیتے ہیں جو تائید کے لیے قابل اعتبار ہوتی ہے، لیکن اس کی علت اور کمزوری کی طرف بڑے مخفی انداز سے اشارہ کر دیتے ہیں، امام ترمذی اور امام ابوداود کا مقصد حسن احادیث کو جمع کرنا ہے، وہ ضعیف بلکہ منکر روایات کو بھی لے آتے ہیں، لیکن اس کی علت اور وجہ ضعف کو ذکر کر دیا جاتا ہے، لیکن امام ابن ماجہ کا انداز ان سب محدثین سے یکسر مختلف ہے۔ یہ اپنی سنن میں ضعیف بلکہ منکر و موضوع روایات بیان کرتے ہیں، پھر ان کی وضاحت کرنے کے بجائے ان پر سکوت اختیار کرتے ہیں، شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی سنن میں ایسی روایات لانا چاہتے تھے جو دوسری کتب اصول میں نہیں اور اسی وجہ سے انہوں نے راویوں کے ضعف کو بھی برداشت کر لیا ہے۔ بطور مثال ہم ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہیں، امام ابن ماجہ نے اپنے شہر قزوین کی فضیلت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ”تمہارے لیے علاقے فتح ہوں گے، تم ایک شہر کو فتح کرو گے جس کا نام قزوین ہوگا جو شخص اس کو فتح کرنے کے لیے چالیس دن یا چالیس رات محاذ پر موجود رہا اسے جنت میں سونے کا ایک ستون ملے گا، اس پر ایک سبز زمرد ہوگا، جس پر سرخ یاقوت کا ایک خیمہ ہوگا، اس کے ستر ہزار دروازے ہوں گے جو سونے کے ہوں گے، ہر دروازے پر خوبصورت آنکھوں والی حوروں میں سے اس جنتی کی ایک بیوی ہوگی۔“

(ابن ماجہ، الجہاد: ۲۷۸۰، باب ذکر الدیلم وفضل قزوین)

یہ حدیث بالکل موضوع ہے جیسا کہ امام ابن جوزی نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے۔ (الموضوعات، ص: ۵۵ ج ۲)

اس میں بہت ضعیف اور منکر روایات ہیں غالباً اسی وجہ سے اس کا درجہ کتب ستہ میں سب سے فروتر ہے۔ چنانچہ علامہ ابن الوزیر یمانی لکھتے ہیں:

> ”اس کتاب میں بیان کردہ احادیث کی جانچ پڑتال ضروری ہے، اس میں فضائل کے سلسلے میں ایک موضوع روایت بھی ہے۔ (تنقیح الانظار، ص: ۲۲۲، ج ۱)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

حافظ ابوالحجاج مزی نے لکھا ہے:

> ”ہر وہ روایت جو صرف ابن ماجہ میں ہو اور کتب ستہ کی کسی دوسری کتاب میں نہ ہو وہ ضعیف ہوتی ہے۔“

(تهذيب التهذيب، ص: ٤٦٩، ج٩)

لیکن یہ ضابطہ عقل ونقل کے خلاف ہے، کیونکہ سنن ابن ماجہ کی متعدد مرویات ایسی ہیں جنہیں بیان کرنے میں امام ابن ماجہ منفرد ہیں اور وہ کتب خمسہ میں نہیں پائی جاتی، وہ صحیح یا حسن ہیں، امام بوصیری کی تالیف مصباح الزجاجہ کے مطالعہ سے بکثرت اس کی مثالیں مل سکتی ہیں۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: ''میرے تتبع کے مطابق مطلق طور پر یہ ضابطہ صحیح نہیں ہے، اگرچہ اس میں بہت سی احادیث منکر ہیں، ہاں حافظ مزی کی تصریح کو رجال پر محمول کرنا اولی ہے، احادیث پر محمول کرنا صحیح نہیں ہے۔'' (تهذيب التهذيب، ص: ٤٦٩ ج٩) لیکن ہمارے رجحان کے مطابق رجال کے متعلق بھی یہ ضابطہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ سنن ابن ماجہ میں بے شمار ایسی صحیح یا حسن احادیث مروی ہیں جنہیں بیان کرنے والے صرف سنن ابن ماجہ کے راوی ہیں، دوسری کتب حدیث کے راوی انہیں بیان نہیں کرتے۔ ہم بطور مثال چند ایک ذکر کر دیتے ہیں:

☆ سنن ابن ماجہ کی ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کرنے کے بعد اپنے اونی جبہ سے اپنے چہرے کو صاف کیا جو آپ نے زیب تن کر رکھا تھا۔ (الطهارة: ٤٦٨ باب المنديل بعد الوضوء)

اس روایت کو صرف یزید بن سمط بیان کرتے ہیں، سنن ابن ماجہ کے علاوہ کتب خمسہ کی کسی کتاب میں اس سے مروی کوئی روایت نہیں ہے، گویا ابن ماجہ کا یہ راوی مذکورہ روایت کو بیان کرنے میں منفرد ہے، اس کے متعلق امام بوصیری بیان کرتے ہیں: ''اس کی سند صحیح ہے اور اس کی راوی ثقہ ہیں۔''

☆ حضرت زینب بنت جحش بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس پیتل کا ایک بڑا برتن تھا۔ میں اس میں پانی ڈال کر رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی۔ (ابن ماجه، الطهارة: ٤٧٢ باب الوضوء بالصفر) اسے بیان کرنے میں سنن ابن ماجہ کا ایک ابراہیم بن محمد نامی راوی منفرد ہے۔ بقیہ کتب خمسہ کے مؤلفین نے اس سے کوئی روایت نہیں لی، اس کے باوجود علامہ بوصیری لکھتے ہیں: اس کی سند صحیح اور راوی ثقہ ہیں۔''

☆ حضرت مغیث بن سمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا: یہ کونسی نماز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تو ہماری نماز اسی طرح ہوتی تھی، لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو گھائل کر دیا گیا تو حضرت عثمان اسے روشنی میں پڑھنے لگے۔ (ابن ماجه، الصلوٰة: ٦٧١ باب وقت صلاة الفجر)

اس روایت کو بیان کرنے میں نہیک بن یریم منفرد ہیں جو صرف ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ یہ روایت بھی صحیح ہے اور اس کے متعلق کسی محدث نے کوئی کلام نہیں کیا۔

ان احادیث کے پیش نظر سنن ابن ماجہ کے متعلق بیان کردہ مذکورہ ضابطہ محل نظر ہے، ہاں اکثریت کے اعتبار سے یہ ضابطہ درست ہے بلکہ سنن ابن ماجہ کی بہت سی احادیث ایسی ہیں جو صحت کے اعتبار سے صحیح بخاری کی احادیث سے بھی بڑھ کر ہیں، ہم صرف ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے، جبکہ نماز صبح کی اقامت ہو چکی تھی اور وہ شخص نماز پڑھ رہا تھا، آپ نے اس سے کچھ بات کی جسے میں نہ سمجھ سکا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم سب نے اسے گھیر لیا اور پوچھنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا فرمایا تھا، اس نے بتایا کہ آپ نے فرمایا تھا:

''تم میں سے کوئی نماز فجر کی چار رکعات بھی پڑھنے لگے گا۔'' (ابن ماجه، اقامة الصلوٰة: ١١٥٣)

صحیح بخاری میں شعبہ سے مروی یہ روایت بایں سند بیان ہوئی ہے:

حدثنی عبدالرحمن قال حدثنا بهز بن اسد قال حدثنا شعبه قال اخبرنی سعد بن ابراهيم قال سمعت حفص بن عاصم قال سمعت رجلاً من الازد يقال له مالك بن بحينه ان رسول الله ﷺ رای رجلاً...... (صحيح بخاری، الاذان: ٦٦٣)

لیکن شعبہ کی اس روایت میں دو غلطیاں ہیں:

- اس میں بحینہ کو مالک کی والدہ ظاہر کیا گیا ہے جبکہ وہ عبداللہ کی والدہ ہیں۔
- یہ حدیث مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن مالک سے مروی ہے نہ کہ ان کے باپ مالک سے، جیسا کہ شعبہ سے بیان کردہ روایت سے معلوم ہو رہا ہے۔ واللہ اعلم

سنن ابن ماجہ کی مرویات کی تعداد

سنن ابن ماجہ کے مشہور راوی ابوالحسن القطان کے بقول سنن ابن ماجہ میں ۳۲ کتب، ۱۵۱۰ ابواب اور ۴۰۰۰ احادیث مروی ہیں، جبکہ محمد فواد عبدالباقی کی تحقیق کے مطابق اس میں ۳۷ کتب ۱۵۶۰ ابواب اور ۴۳۴۱ احادیث ہیں۔ ہمارے نزدیک یہی مقدار راجح ہے۔

ان میں سے تین ہزار دو احادیث دیگر کتب خمسہ میں بھی موجود ہیں اور ۱۳۳۹ احادیث زوائد ہیں جو کتب خمسہ میں نہیں ہیں۔ ان زوائد احادیث میں ۴۲۸ صحیح ۱۹۹ حسن، ۶۱۳ ضعیف اور ۹۹ احادیث سخت ضعیف ہیں۔

محدث العصر علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ابن ماجہ کی احادیث کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے، ایک حصہ صحیح ابن ماجہ جو ۳۵۰۳ احادیث پر مشتمل ہے اور دوسرا حصہ جس میں ضعیف احادیث جمع کی ہیں جن کی تعداد ۹۴۸ ہے، اسے ضعیف ابن ماجہ کا نام دیا ہے۔ یہ دونوں حصے مطبوع اور متداول ہیں، نیز اب دونوں حصے یکجا بھی مطبوع ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ اپنی رحمت سے نوازے۔ (آمین)

شروحات سنن ابن ماجہ

سنن ابن ماجہ کی افادیت واہمیت اور شہرت وقبولیت کی وجہ سے بڑے بڑے حفاظ اور اہل فن حضرات نے اس کی شروح وتعلیقات لکھی ہیں ان میں سے کچھ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

☆ شرح سنن ابن ماجہ: حافظ علاؤ الدین فلیح مغلطائی (المتوفی ۷۶۲) نے اس کی سب سے پہلے اور جامع شرح لکھی، لیکن یہ

پوری نہ ہوسکی، صرف ایک حصے کی شرح ہے جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔

☆ شرح سنن ابن ماجہ: علامہ ابن رجب زبیری نے سنن ابن ماجہ کی شرح لکھی ہے جو بہت جامع اور مختصر ہے۔ یہ وہ ابن رجب نہیں جو امام ابن تیمیہ کے شاگرد ہیں اور حنبلی کی نسبت سے معروف ہیں بلکہ یہ کوئی اور ابن رجب ہیں جو زبیری کی نسبت سے مشہور ہیں۔

☆ ماتمس الیہ الحاجۃ: یہ شرح سراج الدین عمر بن علی بن الملقن نے ۸۰۱ھ میں لکھی یہ زوائد ابن ماجہ کی شرح ہے، اس میں غریب الفاظ کی وضاحت اور مشکل اسماء اور کنی کا ضبط ہے، یہ شرح آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔

☆ الدیباجہ علی سنن ابن ماجہ: یہ شرح شیخ کمال الدین ابراہیم بن محمد بن موسیٰ الدمیری (المتوفی ۸۰۸ھ) کی ہے جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔

☆ شرح سنن ابن ماجہ: یہ شیخ برہان الدین حلبی (المتوفی ۸۴۱ھ) کی مختصر سی تعلیق ہے، یہ بہت ہی لطیف حاشیہ ہے۔

☆ مصباح الزجاجہ: علامہ جلال الدین سیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ) کا مختصر حاشیہ ہے۔

☆ نور مصباح الزجاجہ: اسے شیخ علی بن سلیمان مالکی مغربی نے لکھا جو علامہ سیوطی کے حاشیے کا اختصار ہے۔

☆ کفایۃ الحاجۃ فی شرح ابن ماجہ: یہ ایک حاشیہ ہے جسے ابوالحسن محمد بن عبدالہادی (المتوفی ۱۱۳۸ھ) نے لکھا، اس میں ضبط الفاظ، حل غریب اور بیان اعراب کا زیادہ اہتمام کیا گیا ہے۔

☆ رفع العجاجہ شرح سنن ابن ماجہ: مولانا وحید الزمان کا اردو ترجمہ اور حواشی پر مشتمل ہے۔

☆ انجاح الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ: شیخ عبدالغنی بن ابی سعید مجددی (المتوفی ۱۲۹۵ھ) کی مختصر مگر جامع شرح ہے۔

☆ مفتاح الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ: ابوالفضل محمد بن عبداللہ العلوی کا عربی میں مختصر حاشیہ ہے۔ یہ مفید شرح ابن ماجہ کے حاشیہ پر ایک ہی جلد میں مطبوع ہے۔ یہ پہلی بار مصنف کی زندگی میں شائع ہوئی اور دوسری بار مولانا محمد صدیق سرگودھوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنے ادارہ احیاء السنۃ النبویہ سرگودھا سے ۱۳۹۴ھ میں شائع کیا۔

☆ انجاز الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ: یہ شرح پاکستان کے نامور عالم دین محمد علی جانباز رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے جو عربی زبان میں سنن ابن ماجہ کی انتہائی مفید اور جامع شرح ہے، نیز اس میں ہر فقیہ کے دلائل کا غیر جانبداری کے ساتھ تجزیہ کرنے کے بعد قرآن وحدیث کی رو سے راجح موقف کی نشاندہی کی گئی ہے، یہ شرح نو جلدوں پر مشتمل ہے۔

کچھ اس اردو ترجمہ کے بارے میں

مکتبہ اسلامیہ کے مدیر عزیزم محمد سرور عاصم سلمہ اللہ نے مجھے سنن ابن ماجہ کے اس اردو ترجمہ کے متعلق کچھ لکھنے کو کہا، برخوردار کی خواہش کے پیش نظر جو ممکن ہو سکا لکھ دیا ہے، اس کتاب کے مترجم پروفیسر ابوحمزہ سعید مجتبیٰ سعیدی ہیں جو مولانا عبدالعزیز سعیدی کے صاحبزادے ہیں۔ مولانا عبدالعزیز مرحوم منکیرہ ضلع بھکر کے رہنے والے تہجد گزار، عالی کردار اور بلند اخلاق بزرگ تھے، ان کے دو بیٹے انتہائی سادہ مزاج اور صاحب علم اور اہل علم سے گہرا تعلق رکھنے والے، ان میں سے ایک ہمارے ساتھی مولانا عمر فاروق

سعیدی اور دوسرے ہمارے ممدوح پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی ہیں جنھوں نے سنن ابن ماجہ کی احادیث کو اردو کے قالب میں ڈھالا ہے، میں نے اس ترجمہ کو بغور پڑھا ہے، لفظی ترجمے کے بجائے سلیس اور رواں اردو میں احادیث کی ترجمانی کی گئی ہے تاکہ عام اردو خواں طبقہ کو اس کے پڑھنے میں دقت کا احساس نہ ہو۔ انہوں نے ترجمہ کے ساتھ ساتھ مفید فوائد اور حواشی بھی لکھے ہیں۔ جنہیں دوسرے ایڈیشن میں شائع کیا جائے گا، دراصل قارئین کی قوت خرید اور بازار میں اس کی طلب کے پیش نظر سنن ابن ماجہ کے ترجمہ کو دو مراحل میں شائع کیا جائے گا۔ پہلے مرحلے میں صرف اردو ترجمہ ہے جواب قارئین کے ہاتھوں میں ہے، اس میں عربی متن کے ساتھ احادیث کی استنادی حیثیت بھی ذکر کردی گئی ہے، دوسرے مرحلے میں ترجمہ کے ساتھ اس کے فوائد و حواشی شائع ہوں گے۔

عزیزم محمد سرور عاصم سلمہ اللہ چونکہ اشاعت حدیث کے متعلق بہت ستھرا ذوق رکھتے ہیں، اس لیے وہ احادیث کی کتب ستہ کو اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کرنے کا پروگرام رکھتے ہیں، اس سلسلے میں صحیح بخاری، صحیح مسلم اور مشکوٰۃ المصابیح کا اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے اور سنن ابی داود پر کام ہو رہا ہے، امید ہے کہ وہ بھی جلد ہی قارئین کے ہاتھوں میں ہوگا۔ (ان شاء اللہ) قرآن کی تفسیر اور صحیح مسلم پر فوائد و حواشی لکھنے کی ذمہ داری انہوں نے میرے ناتواں کندھوں پر ڈالی ہے، قارئین کرام سے استدعا ہے کہ وہ اس کام سے سبکدوش ہونے کے لیے دعا کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسے ساتھی دے رکھے ہیں جو کتب حدیث کی نشر و اشاعت اور ان کی خوبصورت طباعت سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مکتبہ اسلامیہ سے وابستہ حضرات کو صحت و سلامتی عطا فرمائے اور ایمان و اخلاص کے ساتھ حیات مستعار کے ایام گزارنے کی توفیق دے۔ (آمین)

وصلی اللہ علی نبیہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

طالب الدعوات

ابو محمد عبدالستار الحماد

مرکز الدراسات الاسلامیہ میاں چنوں

0300-4178626

تصدیر

ائمۂ حدیث نے، جن کو محدثین کرام کہا جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو جمع اور مدون فرمایا اور ان کو فقہی ابواب پر مرتب فرمایا یا ان کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماء گرامی کے حساب سے جمع فرمایا۔

ان میں سے کئی محدثین نے اپنی سعی وکاوش کے مطابق صرف صحیح احادیث کے مجموعے مرتب فرمائے، جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، مستدرک حاکم وغیرہ۔ علاوہ ازیں سنن اربعہ، سنن ابی داود، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی اور جامع ترمذی، جن کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی، ان کا شمار بھی مذکورہ قسم ہی میں ہوتا ہے۔

ان کے علاوہ کئی محدثین نے احادیث کے ایسے مجموعے مرتب کیے جن میں صحت حدیث کا خصوصی اہتمام نہیں کیا بلکہ صحیح وضعیف دونوں قسم کی روایات جمع کر دیں، جیسے السنن الکبریٰ للبیہقی وغیرہ ہیں۔

لیکن علماء ومحققین نے نقد وتحقیق اور تنقیح وتوضیح کے بعد یہ فیصلہ فرمایا کہ اولی الذکر مجموعہ ہائے احادیث میں صرف صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو یہ حیثیت حاصل ہے کہ ان کی تمام احادیث کی بابت پورے جزم ویقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ وہ صحیح ہیں۔ اس بات پر پوری امت کے علماء ومحققین حدیث کا اتفاق ہے۔ ان کے علاوہ دوسرے مجموعہ ہائے احادیث میں، گو ان کے بعض مؤلفین نے ان کے صحیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ کچھ ضعیف حدیثیں بھی آ گئی ہیں۔

انہی مجموعہ ہائے حدیث میں سنن اربعہ ابوداود، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ بھی شامل ہیں، جن کو صحیحین (بخاری ومسلم) سمیت ''صحاح ستہ'' کہا جاتا ہے یعنی احادیث کے چھ صحیح مجموعے۔ اس اصطلاح سے عوام میں یہ تأثر عام ہو گیا کہ سنن اربعہ بھی صحیح احادیث کے مجموعے ہیں، اس لیے ان میں درج احادیث کے لیے ان کا حوالہ دے دینا ہی ان کی صحت کے لیے کافی سمجھا جاتا ہے جب کہ واقعہ یہ ہے کہ ان کی ساری احادیث صحیح نہیں ہیں بلکہ ان میں کچھ احادیث ضعیف اور موضوع بھی ہیں۔

یہ غلط فہمی یا غلط تأثر عرصۂ دراز سے چلا آ رہا ہے اور اس کی ایک خاص وجہ بھی ہے، جو یہ ہے کہ مدونین احادیث کے بعد تحقیق حدیث کا ذوق کم ہوتے ہوتے نہایت ہی کم یاب ہو گیا، بنا بریں سنن اربعہ کی ضعیف روایات بھی صحیح سمجھ کر قبول کر لی جاتی رہیں اور کچھ عرصہ قبل تک یہی صورت حال برقرار رہی، تا آنکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۲۰ھ) کی شخصیت پیدا فرمائی جنہوں نے اپنے پیش رو محدثین رحمۃ اللہ علیہ کی طرز پر وسیع پیمانے پر تحقیق حدیث کا کام کیا جس کی تفصیل سے اہل علم وتحقیق آگاہ ہیں۔

منجملہ ان کے تحقیقی کام میں سنن اربعہ کی احادیث کی تحقیق وتنقیح بھی ہے۔ انہیں اللہ نے یہ توفیق ارزانی فرمائی کہ سنن اربعہ کی احادیث کی تحقیق کے بعد ان میں سے ہر ایک کتاب کی احادیث کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا، مثلاً: صحیح سنن ابی داود، ضعیف سنن ابی داود۔ صحیح سنن الترمذی، ضعیف سنن الترمذی وھلم جراً۔ اس کا یہ فائدہ ہوا کہ دینی علوم کی بالخصوص فن اسماء الرجال اور علوم حدیث میں زیادہ درک نہ رکھنے والوں کے لیے بھی سنن اربعہ کی ضعیف احادیث سے شناسائی حاصل کرنا آسان ہو گیا، جب کہ اس سے پہلے

عام علماء کے لیے بھی یہ شناسائی بہت مشکل تھی۔

انہی سنن اربعہ میں سے ایک کتاب سنن ابن ماجہ ہے جس کا نیا اردو ترجمہ چھاپنے کی سعادت مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور کو حاصل ہو رہی ہے۔ اب الحمدللہ تحقیق حدیث کا ذوق عام ہو رہا ہے، اس لیے محمد سرور عاصم صاحب مینجنگ ڈائریکٹر مکتبہ اسلامیہ نے شیخ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق بھی شامل کر دی ہے۔ علاوہ ازیں احادیث کی تخریج کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

ترجمہ، نظر ثانی اور مراجعت، یہ سارے کام بھی جماعت کے بلند پایہ علما و محققین نے سرانجام دیے ہیں جس بنا پر یہ امید کی جا سکتی ہے کہ ابن ماجہ کا یہ اردو ایڈیشن ہر لحاظ سے بہتر اور عوام و خواص کے لیے مفید تر ہوگا۔

حافظ صلاح الدین یوسف
مدیر: شعبۂ تحقیق و تالیف دار السلام لاہور
جنوری ۲۰۱۲ء

بسم الله الرحمن الرحیم

پیش گفتار

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول محمد ﷺ کو رہتی دنیا تک کے لیے رسول اور نبی بنا کر مبعوث کیا۔ آپ کی رسالت اور نبوت کی طرح آپ کی دعوت (یعنی قرآن وسنت) بھی ابدی اور دائمی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے۔ چنانچہ عہدِ رسالت ہی سے اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے افراد کے دلوں میں یہ بات ڈال دی اور خوش نصیب افراد نے ان دونوں کو اپنے سینوں اور سفینوں (تحریری صورت) میں محفوظ رکھنا شروع کیا اور قرآن مجید کے حفظ کے ساتھ بہت سے صحابہ کرام احادیث رسول کو بھی حفظ کیا کرتے اور ان میں سے بعض لکھ لیا کرتے تھے۔ امت کے اولین حافظِ حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رات کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ ایک حصے میں آرام کرتا ہوں۔ دوسرے حصے میں قیام کرتا ہوں اور تیسرے حصے میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو دہراتا ہوں۔

(سنن دارمی، باب العمل بالعلم وحسن النية فيه، ج۱، ص: ۹۴، حدیث: ۲٦٤)

نیز عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے جو احادیث سنتا، انہیں لکھ لیا کرتا تھا تاکہ انہیں حفظ کرسکوں۔ قریش کے لوگوں نے مجھے اس سے روک دیا اور کہا: تم اللہ کے رسول ﷺ سے جو کچھ سنتے ہو لکھ لیتے ہو، حالانکہ رسول اللہ ﷺ ایک انسان ہیں۔ آپ کبھی غصے کے عالم میں ہوتے ہیں اور کبھی خوش تو میں نے احادیث لکھنی چھوڑ دیں۔ میں نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے انگشت مبارک سے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ”تم ہر حال میں احادیث لکھ لیا کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرے منہ سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا۔“ (سنن دارمی، حدیث؛ ٤٩٠)

الصحيفة الصادقة: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے مرتب کردہ اس صحیفے میں ایک ہزار کے قریب احادیث تھیں اور وہ اسے ”الصحيفة الصادقة“ کا نام دیتے تھے۔ (الطبقات الکبری، لابن سعد، ج۲، ص: ۳۷۳، ص: ۲٦۲)

الصحيفة الصحيحة: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہمام بن منبہ ہیں۔ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسموعہ احادیث کو یکجا مرتب کرلیا تھا۔ اس کا نام ”الصحيفة الصحيحة“ تھا۔ آج کل یہ ”صحیفہ ہمام بن منبہ“ کے نام سے معروف ہے اور دستیاب ہے۔ ان کے علاوہ صحیفہ عمرو بن حزم، صحیفہ سیدنا ابی بکر الصدیق، صحیفہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ، مجامیع احادیث ابن عباس، صحیفہ انس بن مالک، مجموعہ احادیث عبداللہ بن مسعود اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم کی حدیث کی کتاب کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔

تدوین حدیث کا دور ثانی

بہرحال یہ ایک واقعہ ہے کہ پہلی صدی ہجری میں تدوین حدیث کا آغاز ہوا، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ عام طور پر اہل

عرب جو ہر چیز کو زبانی یاد رکھنے کے عادی تھے، انہیں لکھنا بڑا گراں گزرتا تھا۔ جس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ عربوں کا حافظہ فطرتاً نہایت قوی تھا اور وہ جو کچھ لکھتے تھے اس سے مقصود صرف اس کو ازبر کرنا ہوتا تھا۔ ابھی پہلی صدی ختم نہ ہونے پائی تھی کہ اکثر صحابہ کرام اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے، اور جو لوگ اس وقت موجود تھے وہ چراغ سحر تھے۔ چنانچہ ۹۹ھ میں جب امیر المومنین سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ جلیل القدر صحابہ کرام سے دنیا خالی ہو رہی ہے تو انہیں اندیشہ ہوا کہ کہیں ان حفاظِ حدیث کے اٹھ جانے سے علومِ حدیث معدوم نہ ہو جائے، چنانچہ آپ نے تمام ممالک کے اہلِ علم کے نام فرمان بھیجا کہ احادیث نبویہ کو تلاش کر کے جمع کر لیا جائے۔ پس اس حکم کی تعمیل میں کبار ائمہ تابعین نے جمع و تدوین حدیث میں بھرپور حصہ لیا اور اس سلسلے کو اس قدر ترقی ملی کہ احادیث نبویہ کے پہلو بہ پہلو جملہ صحابہ کرام و اہل بیت کے آثار اور تابعین کے اقوال و فتاوی تک ایک ایک کر کے اس عہد کی بابرکت تصانیف میں مرتب و مدوّن کر لیے گئے۔

تدوین حدیث کا دورِ ثالث

تیسری صدی ہجری میں علم حدیث کا ایک شعبہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ محدثین نے طلبِ حدیث میں دنیائے اسلام کا گوشہ گوشہ چھان مارا، اور تمام منتشر احادیث و روایات جمع کیں۔ مسند احادیث علیحدہ کی گئیں۔ صحت سند کا التزام کیا گیا۔ اسماء الرجال کی تدوین ہوئی۔ جرح و تعدیل ایک مستقل فن بن گیا، اور کتب ستہ یعنی صحاح ستہ جیسی بیش بہا کتب منصہ شہود پر آئیں۔ جن کے اسماء درج ذیل ہیں:

۱۔ صحیح بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ (ف ۲۵۶ھ)

۲۔ صحیح مسلم، امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری رحمۃ اللہ علیہ (ف ۲۶۱ھ)

۳۔ جامع ترمذی، امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی (ف ۲۷۱ھ)

۴۔ سنن ابی داؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (ف ۲۷۵ھ)

۵۔ سنن النسائی، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی النسائی (ف ۳۰۳ھ)

۶۔ سنن ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی (ف ۲۷۳ھ)

میں اللہ تعالیٰ کا حد درجہ شکر گزار ہوں جس کے خصوصی فضل و احسان کی بدولت بندۂ ناچیز اس سنن ابن ماجہ کا اردو ترجمہ مع فوائد و مسائل مکمل کر سکا۔ الحمدللہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

؎ روز محشر ہر کسے دردست گرد نامۂ
من نیز حاضرے شوم سنن ابن ماجہ دربغل

میں مکتبہ اسلامیہ کے مدیر محترم محبّ مکرم مولانا محمد سرور عاصم حفظہ اللہ کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ ان کے اعتماد، پیہم اصرار اور حوصلہ افزائی کے نتیجے میں بندہ اس عظیم الشان منصوبے کی تکمیل کر سکا۔ ورنہ مجھے اپنی تہی دامنی اور علمی کم مائیگی کا شدت سے احساس ہے۔ اگر یہ عظیم علمی خدمت کسی بزرگ صاحبِ علم و عمل شخصیت کے ہاتھوں تکمیل پذیر ہوتی تو یقیناً زیادہ مناسب ہوتا۔

یہاں پر مجھے اس بات کا اعتراف کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں ہوتا کہ میں نے کتاب کے ترجمے یا فوائد ومسائل تحریر کرتے ہوئے جو کچھ بھی لکھا ہے وہ سب میرے لائق تکریم ان اساتذہ کرام کا مرہون منت ہے جن سے میں نے براہِ راست یا بالواسطہ ان کی تحریرات وتصنیفات سے استفادہ کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم میرے والدین اور جملہ اساتذہ کرام پر رحمت فرمائے اور جنت الفردوس میں ان سب کو اعلیٰ درجات سے نوازے۔ (آمین)

احادیث رسول اللہ ﷺ کے ترجمے میں لفظی ترجمے کی بجائے سلیس اور رواں اردو میں ترجمانی کی کوشش کی گئی ہے، تاکہ عام اردو خواں حضرات کو اس کے پڑھنے میں دقت یا اجنبیت کا احساس نہ ہو۔

اس علمی خدمت میں اگر کوئی خوبی ہے تو وہ محض اللہ رب العرش العظیم کا فضل واحسان ہے اور اگر اس میں کوئی بھی کمی یا کوتاہی ہے تو وہ بندۂ ناکارہ کی کم فہمی اور علمی کم مائیگی کی وجہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ (آمین)

ع خاک میں مل جائے گا جب میری ہستی کا نشاں
یادگارِ پست تازہ ہو گی اس تحریر سے

طالب الدعوات

ابوحمزہ سعید مجتبیٰ السعیدی

بن عبدالعزیز السعیدی السّلفی

دارالسعادۃ، منکیرہ ضلع بھکر

مترجم کی صاحبِ کتاب کے واسطے سے نبی کریم ﷺ تک سندِ حدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی نعمہ الظاهرة والباطنة قدیماً وحدیثاً والصلوٰة والسلام علی نبیه ورسوله محمد وعلی آله وصحبه الذین ساروافی نصرة دینهٖ سیرًا حثیثًا وعلی اتباعهم الذین ورثوا علمهم والعلماء ورثة الانبیاء اکرم بهم وارثًا وموروثًا،

اما بعد! فان الاسناد خصیصة فاضلة من خصائص هذه الأمة وسنة بالغة من السنن المؤکدة والمتداولة بین اهل الحدیث۔

☆ وقال الامام عبداللہ بن المبارك: "الإسناد من الدین، لو لا الاسناد لقال من شاء ما شاء۔" (مقدمة صحیح الامام مسلم)

☆ وقال سفیان الثوری: "الإسناد سلاح المؤمن، ان لم یکن له سلاح فبأی شئ یقاتل۔" (المدخل الی کتاب الإکلیل للحاکم)

☆ وقال محمد بن سیرین: "إن هذا العلم دین فانظروا عمن تأخذون دینکم۔" (مقدمة صحیح الامام مسلم)

☆ وقال الحاکم: "لولا الإسناد وطلب هذه الطائفة (اهل الحدیث) له وکثرة مواظبتهم لدرس منارالاسلام۔" (معرفة علوم الحدیث)

وبعد، فیقول العبد الضعیف المفتقر إلی رحمة ربه المقتدر، أبو حمزة سعید مجتبٰی السعیدي بن أبي سعید عبدالعزیز السعیدي الحدیثي، عفا اللہ عنهما، فإني قرأت هذا السفر الجلیل، السنن للامام محمد بن یزید ابن ماجه علی الشیخ الوالد المکرم أبي لقمان اللہ یار خان، وهو قرأ هذا الکتاب علی الاستاذ الشیخ أبي الشفیق محمد رفیق الأثری، وهو قرأ هذا السنن علی شیخهٖ الأستاذ أبي یحیٰی سلطان محمود الکسراني، سقی اللہ ثراہ وجعل الجنة مثواہ وهؤلاء الثلاثة المذکورون آنفاً کلهم اساتذتي ومشائخي فی الحدیث وقد أجازلي الأستاذ اللہ یار خان مشافهةً والأستاذ محمد رفیق الأثري والأستاذ أبو یحیٰی سلطان محمود مشافهةً وکتابةً، وکتب الأستاذ أبو یحیٰی سلطان محمود الکسراني في إجازة الروایة الّتی منحهالي، فاني قرأت علی الشیخ أبي محمد عبدالحق بن عبدالواحد، العمري، الهاشمي، الریاستي، نزیل مکة المکرمة والمدرس بالمسجد الحرام، قال: أخبرنا به أبو سعید حسین بن عبدالرحیم البتّالوي، وأبوالوفاء ثناء اللہ أمرتسري وأبوالحسن محمد

بـن الحسين الدهلوى ، وأبواسماعيل إبراهيم بن عبدالله وأبو محمد ابن محمود الطنافسي وأبو تراب عبـدالتـواب الـملتاني وأبوعبدالله ، أبو الطيب شمس الحق العظيم آبادى صاحب عون المعبود لحلّ مشكـلات سنـن أبـي داود وأبواليسار محمد بن عبدالله الخيطى كلهم عن المحدث الشهير ، الإمام الـمشتهـر فـي الـخـافـقيـن ، شيخ الكل فى الكل ، الحافظ السيد نذير حسين المحدث الدهلوي عن عبـدالـرحمن بن سليمان الزبيدي ، الاهدل اليماني ، عن محمد بن محمد بن سنة العمري ، القلاني ، الـمـغـربـى ، عـن أبى الوفاء أحمد بن محمد بن العجل اليماني ، عن يحيى بن مكرم الطبري عن زين الـدين زكريا الانصاري وشمس الدين عن الحافظ أبي الفضل شهاب الدين أحمد بن حجر العسقلانى صـاحب فتح البارى شرح صحيح البخارى عن أبى الحسن على بن أبى المجد الدمشقي ، تلميذ شيخ الإسلام ، الإمام ابن تيمية ، عن أبى العباس الحجار عن أبي محمد انجب بن أبى السادات البغدادى ، الـحـمـامـي عـن أبـي زرعة طـاهـر بن محمد بن طاهر أبي الفضل المقدسى الهمدانى عن الفقيه أبى الـمـنـصـور محمد بن الحسن المقدسى ، عن القاسم أبي طلحة بن أبى المنذر الخطيب القزوينى عن أبـى الـحـسـن عـلي بن إبراهيم بن سلمة بن بحر ، القطّان ، عن الإمام أبي عبدالله محمد بن يزيد ابن مـاجة ، الربعي ، القزويني ، صاحب السنن ، فبيني وبين الإمام ابن ماجه تسعة عشر شيخًا وهو المنمّم لـلـعشـرين۔ رحم الله الجميع۔ ويقول الإمام ابن ماجه حدثنا جبارة بن المغلّس ، حدثنا كثير بن سُليم عن أنس بن مالك صاحب رسول الله وهو يروى عن سيدنا أبى القاسم محمد بن عبدالله ﷺ۔

بَابُ اتِّبَاعِ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

باب: اتباعِ سنت رسول اللہ ﷺ

١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوْهُ، وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا)).

[**صحيح**، مسند احمد، ٢/ ٣٥٥، رقم: ٨٦٦٤]

(۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں جس کام کا حکم دوں، اسے بجالاؤ اور جس کام سے منع کروں، اس سے باز رہو۔''

٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ، أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَخُذُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَانْتَهُوْا)). [صحيح بخاري: ٧٢٨٨؛ صحيح مسلم: ١٣٣٧ (٣٢٥٧)]

(۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں کسی امر میں جہاں چھوڑ دوں، تم مجھے وہیں رہنے دیا کرو، (میں جس قدر بیان کردوں اسی پر اکتفا کیا کرو، مزید پوچھ گچھ نہ کیا کرو) کیونکہ تم سے پہلی امتوں کے لوگ اپنے انبیاء سے (خواہ مخواہ) سوالات کرنے اور ان سے اختلاف کرنے کے سبب ہی ہلاک ہوئے، لہٰذا جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو اسے حسب استطاعت بجالایا کرو اور جب میں تمہیں کسی کام سے منع کروں تو اس سے باز رہا کرو۔''

٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ)).

[صحيح بخاري: ٢٩٥٧، ٧١٣٧؛ صحيح مسلم: ١٨٣٥ (٤٧٤٩)؛ سنن النسائي: ٤١٩٨؛ مسند احمد، ٢/ ٢٥٢، ٢٥٣، رقم: ٧٤٣٤]

(۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی، اس نے (درحقیقت) اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔''

٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا لَمْ يَعْدُهُ وَلَمْ يُقَصِّرْ دُوْنَهُ. [**صحيح**، مسند احمد، ٢/ ٨٢ رقم: ٥٥٤٦؛ صحيح ابن حبان: ٢٦٤]

(۴) ابوجعفر محمد بن علی باقر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا معمول تھا کہ وہ جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتے تو روایت کرتے وقت اس میں کمی بیشی بالکل نہ کرتے تھے۔

٥ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ سُمَيْعٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَفْطَسُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَذْكُرُ الْفَقْرَ وَنَتَخَوَّفُهُ فَقَالَ: ((**آلْفَقْرَ تَخَافُوْنَ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُصَبَّنَّ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبًّا حَتّٰى لَا يُزِيْغَ قَلْبَ أَحَدِكُمْ إِزَاغَةً إِلَّا هِيَهْ. وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلٰى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا وَنَهَارُهَا سَوَاءٌ**)).

(۵) ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم فقر و تنگ دستی کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے اس کے اندیشے کا اظہار کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو آپ نے (ہماری باتیں سن کر) فرمایا: ''کیا تم فقر و فاقہ سے ڈرتے ہو؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم پر مال و دولت کی اس قدر فراوانی کر دی جائے گی کہ ہر شخص دل دادہ ہو کر رہ جائے گا۔ اللہ کی قسم! میں تمہیں ایسی واضح شاہراہِ شریعت پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات اور دن برابر ہیں۔''

قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ صَدَقَ وَاللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَنَا وَاللّٰهِ عَلٰى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا وَنَهَارُهَا سَوَاءٌ. [**حسن**، السنة لابن ابي عاصم، ١/ ٦٦، رقم: ٤٧؛ المعجم الكبير للطبراني، ١٨/ ٢٤٧]

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا، واللہ! آپ ہمیں ایسے واضح جادۂ شریعت پر چھوڑ کر گئے ہیں جس کی راتیں اور دن برابر ہیں۔

٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢١٩٢؛ مسند احمد، ٥/ ٣٤، رقم: ٢٠٣٦١؛ صحيح ابن حبان: ٦١]

(٦) قُرّہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے ایک گروہ کو قیامت تک اللہ کی نصرت حاصل رہے گی، ان کی مخالفت کرنے والا انہیں کسی بھی قسم کا نقصان یا ضرر نہ پہنچا سکے گا۔''

٧ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَلْقَمَةَ نَصْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الْأَسْوَدِ،

(۷) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے ایک گروہ قیامت تک اللہ کے دین پر قائم رہے گا، اس کی مخالفت کرنے والا (کوئی بھی شخص یا

وَكَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَوَّامَةً عَلَى أَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهَا مَنْ خَالَفَهَا**)).

[**حسن صحيح**، مسند احمد، ۲/ ۳۲۱، رقم: ۸۲۷۴؛ صحيح ابن حبان: ۶۸۳۵]

گروہ) اسے کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔"

۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ زُرْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيَّ، وَكَانَ قَدْ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**لَا يَزَالُ اللَّهُ يَغْرِسُ فِي هَذَا الدِّينِ غَرْسًا يَسْتَعْمِلُهُمْ فِي طَاعَتِهِ**)). [**حسن**، مسند احمد، ۴/ ۲۰۰، رقم:۱۷۷۸۷؛ صحيح ابن حبان: ۳۲۶]

(۸) بکر بن زرعہ کا بیان ہے کہ میں نے ابو عنبہ خولانی رضی اللہ عنہ سے سنا، یہ وہ صحابی ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں قبلہ اول اور قبلہ دوم کی طرف رخ کر کے نمازیں ادا کرنے کی سعادت حاصل رہی، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "اللہ تعالیٰ ہمیشہ دین کی اس کھیتی میں (نئے نئے) پودے اگاتا رہے گا، یعنی ایسے افراد پیدا کرتا رہے گا، جن سے وہ اپنی اطاعت کے کام لیتا رہے گا۔"

۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَامَ مُعَاوِيَةُ خَطِيبًا فَقَالَ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا وَطَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ، لَا يُبَالُونَ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ نَصَرَهُمْ**)). [**صحيح**، شواہد کے لیے دیکھئے: صحيح بخاري: ۳۶۴۱، ۷۴۶۰؛ صحيح مسلم: ۱۰۳۷ (۴۹۵۵)]

(۹) عمرو بن شعیب اپنے والد شعیب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے اسی دوران میں انہوں نے فرمایا: لوگو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ کہاں ہیں تمہارے علماء؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "قیامت بپا ہوگی تو اس وقت بھی میری امت کا ایک گروہ (حق اور دلائل کی قوت سے عام) لوگوں پر غالب ہوگا، کوئی ان کا ساتھ دے یا نہ دے، انہیں کسی کی کچھ پروا نہ ہوگی۔"

۱۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُورِينَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ**)). [صحيح مسلم: ۱۹۲۰ (۴۹۵۰)؛ سنن الترمذي: ۲۲۲۹]

(۱۰) ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں سے ایک جماعت قیامت تک حق پر رہے گی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی مدد کی جاتی رہے گی، ان کے مخالفین ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے، تا آنکہ اللہ تعالیٰ کا امرِ قیامت پورا ہو جائے گا۔"

۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ [عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ] حَدَّثَنَا

(۱۱) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت

أَبُوْخَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَالِدًا يَذْكُرُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَخَطَّ خَطًّا وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَسَارِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْخَطِّ الْأَوْسَطِ فَقَالَ: ((هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ)) ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾. (٦/ الأنعام:١٥٣)

[مسند احمد، ٣/ ٣٩٧، رقم: ١٥٢٧٧؛ ابن حبان (موارد): ١٧٤١؛ السنة لابن ابي عاصم، ١/ ٤٧، رقم: ١٦ یہ روایت مجالد بن سعید کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔ وحديث احمد، ١/ ٤٣٥ و سنده حسن يغني عنده]

میں حاضر تھے، آپ نے ایک لکیر کھینچی اور پھر اس کی دائیں اور بائیں جانب بھی دو دو لکیریں کھینچیں۔ پھر آپ نے درمیان والی سیدھی لکیر پر اپنا ہاتھ (انگلی) رکھ کر فرمایا: ''یہ (سیدھی لکیر) اللہ کا راستہ ہے۔'' پھر آپ نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت کی: ''اور یہ سیدھا راستہ میرا راستہ ہے، تم اسی پر چلو اور دوسرے (ٹیڑھے) راستوں پر مت چلو، وہ تمہیں اللہ کے راستے سے کسی دوسری طرف لے جائیں گے۔''

بَابُ تَعْظِيْمِ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالتَّغْلِيْظِ عَلَى مَنْ عَارَضَهُ.

باب: حدیث رسول ﷺ کی اہمیت اور اس کی مخالفت کرنے والے پر سختی کا بیان

١٢ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ الْكِنْدِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُوشِكُ الرَّجُلُ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يُحَدَّثُ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِي فَيَقُولُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. مَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ، وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ، أَلَا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٦٦٤ نیز دیکھیے سنن ابي داود: ٤٦٠٤؛ مسند احمد، ٤/ ١٣٠؛ ابن حبان: ١٢؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٠٩]

(۱۲) مقدام بن معدی کرب کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب ایک آدمی اپنے تخت پر ٹیک لگائے ہوئے ہوگا، اس کے سامنے میری ایک حدیث بیان کی جائے گی تو وہ کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کن چیز اللہ کی کتاب ہے، ہم اس میں جس چیز کو حلال پائیں گے، اسی کو حلال سمجھیں گے اور ہم اس میں جس چیز کو حرام پائیں گے، اسی کو حرام سمجھیں گے، آگاہ ہو جاؤ! اللہ کے رسول ﷺ نے جس چیز کو حرام قرار دیا، اس کی حرمت اسی طرح ہے جس طرح اسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہو۔''

١٣ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، فِي بَيْتِهِ، أَنَا سَأَلْتُهُ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، ثُمَّ مَرَّ فِي الْحَدِيثِ قَالَ: أَوْ زَيْدِ بْنِ

(۱۳) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے پلنگ پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اور اس کے پاس میرا کوئی حکم یا نہی

أَسْلَمَ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ، يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ، فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَاهُ**)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٦٠٥؛ سنن الترمذی: ٢٦٦٣؛ صحيح ابن حبان: ١٣]

پہنچے تو وہ کہے کہ میں اسے نہیں جانتا، یعنی میرے نزدیک اس کی کچھ بھی حیثیت نہیں ہے۔ ہم تو اللہ کی کتاب میں جو کچھ پائیں گے، اسی کی پیروی کریں گے۔''

١٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ**)). [صحيح بخاری: ٢٦٩٧؛ صحيح مسلم: ١٧١٨ (٤٤٩٢)؛ سنن ابي داود: ٤٦٠٦]

(۱۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہمارے دین میں کوئی ایسی بات جاری کرے جو (بنیادی طور پر) اس دین میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔''

١٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ. فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ. فَأَبَى عَلَيْهِ. فَاخْتَصَمَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**اسْقِ يَا زُبَيْرُ. ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ**)) فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((**يَا زُبَيْرُ، اسْقِ. ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ**)) قَالَ: فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللَّهِ، إِنِّي لَأَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ: ﴿**فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**﴾ (٤/ النساء:٦٥). [صحيح بخاری: ٢٣٦٠،٢٣٥٩؛ صحيح مسلم: ٢٣٥٧ (٦١١٢)؛ سنن

(۱۵) عروہ بن زبیر سے روایت ہے، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ ایک انصاری نے زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ برساتی نالے کے پانی کے سلسلے میں رسول ﷺ کی خدمت میں ایک دعویٰ پیش کیا، جس سے وہ اپنے کھجوروں کے باغات سیراب کیا کرتے تھے۔ انصاری نے زبیر رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ پانی کو اپنے طور پر آنے دے، تاکہ وہ زبیر رضی اللہ عنہ کے کھیتوں سے نکل کر اس کے کھیتوں میں پہنچ جائے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار کیا۔ ان دونوں نے اپنا معاملہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زبیر رضی اللہ عنہ! تم اپنے کھیت سیراب کرنے کے بعد پانی اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دیا کرو۔ اس فیصلے پر انصاری نے ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنے فیصلے میں جانب داری کا مظاہرہ کیا ہے، کیونکہ وہ (زبیر رضی اللہ عنہ) آپ کا پھوپھی زاد ہے۔ اس کی بات سے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ (غصے کی وجہ سے) متغیر ہوگیا، پھر آپ نے فرمایا: زبیر! تم باغ خوب سیراب کرلیا کرو، پھر پانی اس حد تک

ابي داود: ٣٦٣٧؛ سنن الترمذي: ١٣٦٣، ٣٠٢٧؛ سنن النسائي: ٥٤٠٩، ٥٤١٨]

روکے رکھو کہ وہ کھیت کی منڈیر (وٹ، بنّے) تک کھڑا ہو جائے، عروہ نے کہا: اس کے بعد زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرا خیال ہے کہ مندرجہ ذیل آیت ہمارے اسی قصے کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ ''آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے، (جب تک) آپس میں رونما ہونے والے اختلافی امور میں یہ لوگ آپ کو منصف تسلیم نہ کر لیں، پھر آپ کے کیے ہوئے فیصلے سے متعلق اپنے دلوں میں ذرہ بھر بھی ناگواری محسوس نہ کریں اور اسے دل و جان سے تسلیم کر لیں۔''

١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ أَنْ يُصَلِّينَ فِي الْمَسْجِدِ**)) فَقَالَ ابْنٌ لَهُ: إِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ، فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَقُولُ: إِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ؟.

[صحيح بخاري: ٨٧٣؛ صحيح مسلم: ٤٤٢ (٩٩٠، ٩٩٥)]

(١٦) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ کی بندیوں (عورتوں) کو مسجد میں نماز ادا کرنے سے منع نہ کیا کرو۔'' ان کے ایک بیٹے نے کہا: ہم تو انہیں مسجد میں آنے سے روکیں گے، بیٹے کی یہ بات سن کر ابن عمر رضی اللہ عنہما شدید غضب ناک ہوئے اور فرمایا: میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم تو انہیں روکیں گے۔

١٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ وَأَبُو عَمْرٍو حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا إِلَى جَنْبِهِ ابْنُ أَخٍ لَهُ، فَخَذَفَ فَنَهَاهُ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا. وَقَالَ: ((**إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكِي عَدُوًّا، وَإِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ**)). قَالَ: فَعَادَ ابْنُ أَخِيهِ يَخْذِفُ، فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا، [ثُمَّ

(١٧) عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا ایک برادرزادہ ان کے پاس بیٹھا تھا، اس نے یونہی ایک کنکر (دور) پھینکا تو انہوں نے اسے اس سے منع کیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس (بے فائدہ) کام سے منع کیا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے نہ تو شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن زخمی ہوتا ہے، البتہ اس سے (نہ چاہتے ہوئے بھی) کسی کا دانت ٹوٹ سکتا ہے، یا یہ کسی کی آنکھ پھوڑ دے گا۔''

راوی کا بیان ہے کہ ان کے بھتیجے نے دوبارہ یہی عمل کیا تو

عُدْتَ تَخْذِفُ؟] لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا. [صحيح بخاري: ٥٤٧٩؛ صحيح مسلم: ١٩٥٤ (٥٠٥٠)]

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں تجھے بتا رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام سے روکا ہے، تم پھر وہی کام کر رہے ہو، میں تم سے کبھی نہیں بولوں گا۔

١٨ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ إِسْحَقَ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيَّ: النَّقِيبَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزَا مَعَ مُعَاوِيَةَ أَرْضَ الرُّومِ. فَنَظَرَ إِلَى النَّاسِ وَهُمْ يَتَبَايَعُونَ كِسَرَ الذَّهَبِ بِالدَّنَانِيرِ، وَكِسَرَ الْفِضَّةِ بِالدَّرَاهِمِ. فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ الرِّبَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **((لَا تَبْتَاعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، لَا زِيَادَةَ بَيْنَهُمَا وَلَا نَظِرَةً))**. فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: يَا أَبَا الْوَلِيدِ! لَا أَرَى الرِّبَا فِي هَذَا إِلَّا مَا كَانَ مِنْ نَظِرَةٍ، فَقَالَ عُبَادَةُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ رَأْيِكَ! لَئِنْ أَخْرَجَنِي اللَّهُ لَا أُسَاكِنُكَ بِأَرْضٍ لَكَ عَلَيَّ فِيهَا إِمْرَةٌ. فَلَمَّا قَفَلَ لَحِقَ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا أَقْدَمَكَ يَا أَبَا الْوَلِيدِ؟ فَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، وَمَا قَالَ مِنْ مُسَاكَنَتِهِ. فَقَالَ: ارْجِعْ يَا أَبَا الْوَلِيدِ! إِلَى أَرْضِكَ، فَقَبَحَ اللَّهُ أَرْضًا لَسْتَ فِيهَا وَأَمْثَالُكَ، وَكَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ: لَا إِمْرَةَ لَكَ عَلَيْهِ وَاحْمِلِ النَّاسَ عَلَى مَا قَالَ، فَإِنَّهُ هُوَ الْأَمْرُ.

[**صحيح**، شواہد کے لیے دیکھئے صحيح مسلم: ١٥٨٧ (٤٠٦١)؛ سنن ابي داود: ٣٣٤٩، ٣٣٥٠؛ سنن الترمذي: ١٢٤٠]

(١٨) عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی، جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد نقیب، یعنی اپنا نمائندہ مقرر فرمایا تھا، وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی معیت میں جہاد کے لیے سرزمین روم گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ لوگ سونے کے ٹکڑوں کا دیناروں کے عوض اور چاندی کے ٹکڑوں کا دراہم کے عوض لین دین کرتے تھے، انہوں نے بتلایا کہ لوگو! تم تو سود کھاتے ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''تم سونے کی سونے کے عوض خرید وفروخت کرو تو دونوں طرف سونا برابر ہو اور کسی ایک طرف زیادہ نہ ہو اور نہ وہ لین دین ادھار ہو۔'' تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ ابوالولید! میرا خیال ہے کہ سود اس صورت میں ہوتا ہے جب ادھار کا لین دین ہو۔ ان کی بات سن کر عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنا رہا ہوں اور آپ مجھے اپنی رائے بتلاتے ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ مجھے یہاں سے صحیح سالم واپس لے گیا تو میں ایسے کسی علاقے میں رہائش نہیں رکھوں گا جہاں مجھ پر آپ کی حکومت ہو۔ جب وہ سرزمین روم سے واپس آئے تو ملک شام جانے کے بجائے مدینہ منورہ چلے آئے۔ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا، ابو الولید! آپ کے یہاں آنے کی وجہ کیا ہوئی؟ تو انہوں نے سارا واقعہ اور اپنی سکونت و رہائش کے متعلق ساری بات ان کے سامنے بیان کر دی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوالولید! آپ اپنے علاقے میں واپس چلے جائیں، اللہ برا کرے اس علاقے کا جس میں آپ اور آپ جیسے لوگ نہ ہوں اور انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ عبادہ رضی اللہ عنہ پر آپ کی کوئی حکومت نہیں

اور عبادہ رضی اللہ عنہ نے جو کہا ہے، لوگوں سے اسی پر عمل کراؤ، کیونکہ ان کی بات ہی حق ہے۔

١٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْخَلَّادِ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، أَنْبَأَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَظُنُّوا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي هُوَ أَهْنَاهُ وَأَهْدَاهُ وَأَتْقَاهُ.

(١٩) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ جب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سناؤں تو تم رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ایسا گمان رکھو جوان کے شایانِ شان اور ہدایت وتقویٰ سے قریب تر ہو۔

[**ضعيف منقطع**، مسند احمد، ١/ ٣٨٥، رقم: ٣٦٤٥، عون بن عبداللہ نے سیدنا عبداللہ بن مسعود سے نہیں سنا۔]

٢٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. قَالَ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا فَظُنُّوا بِهِ الَّذِي هُوَ أَهْنَاهُ وَأَهْدَاهُ وَأَتْقَاهُ.

(٢٠) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سناؤں تو تم رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ایسا گمان رکھو جوان کے شایانِ شان اور ہدایت وتقویٰ سے قریب تر ہو۔

[**صحيح**، مسند احمد، ١/ ١٢٢، رقم: ٩٨٦؛ سنن الدارمي: ٥٩٦۔]

٢١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ: حَدَّثَنَا الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((**لَا أَعْرِفَنَّ مَا يُحَدَّثُ أَحَدُكُمْ عَنِّي الْحَدِيثَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ فَيَقُولُ: اقْرَأْ قُرْآنًا. مَا قِيلَ مِنْ قَوْلٍ حَسَنٍ فَأَنَا قُلْتُهُ**)).

(٢١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو ایسا نہ پاؤں کہ وہ اپنے تخت پر ٹیک لگائے ہو اور اس کے سامنے میری حدیث بیان کی جائے تو وہ کہے کہ (تم اس مسئلے میں حدیث بیان کرنے کے بجائے) قرآن پڑھو۔ یاد رکھو! جو بھی اچھی بات کہی گئی ہے، وہ میں نے ہی کہی ہے۔''

[**ضعيف جدا**، مسند احمد، ٢/ ٣٦٧، ٤٨٣؛ مسند البزار: ١٢٦ من طريق أبي معشر، عبداللہ بن سعید المقبری متروک اور ابومعشر ضعیف ہے۔]

٢٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ آدَمَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: و حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي

(٢٢) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا: برادرزادے! جب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سناؤں تو تم (اسے رد کرنے کے لیے) اس کے مقابلے میں مثالیں نہ بیان کیا کرو۔

سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا ابْنَ أَخِي! إِذَا حَدَّثْتُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ حَدِيْثًا فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْأَمْثَالَ.

قَالَ أَبُوْ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكَرَابِيْسِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ مِثْلَ حَدِيْثِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ. [حسن، سنن الترمذی: ۷۹؛ مسند احمد، ۲/ ۵۰۳]

اس سند سے حدیث علی رضی اللہ عنہ (حدیث: ۲۰) کی طرح بھی مروی ہے۔

بَابُ التَّوَقِّي فِي الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ.

باب: رسول اللہ ﷺ سے روایت حدیث میں احتیاط کا بیان

۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ [بْنُ مُعَاذٍ]، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ. حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْبَطِيْنُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: مَا أَخْطَأَنِي ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَشِيَّةَ خَمِيْسٍ إِلَّا أَتَيْتُهُ فِيْهِ. قَالَ: فَمَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بِشَيْءٍ قَطُّ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ. فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ عَشِيَّةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ. قَالَ، فَنَكَسَ. قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَهُوَ قَائِمٌ مُحَلَّلَةً، أَزْرَارُ قَمِيْصِهِ قَدِ اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ، وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ. قَالَ: أَوْ دُونَ ذَلِكَ. أَوْ فَوْقَ ذَلِكَ. أَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذَلِكَ. أَوْ شَبِيْهًا بِذَلِكَ.

[**صحيح**، مسند احمد، ۱/ ۴۵۲، رقم: ۴۳۲۱؛ المستدرك للحاكم، ۱/ ۱۱۱۔]

(۲۳) عمرو بن میمون کا بیان ہے کہ میں ہر جمعرات کو پچھلے پہر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بلا ناغہ جایا کرتا تھا، میں نے انہیں کبھی یہ کہتے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا، ایک دن اسی طرح پچھلا پہر تھا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد سر جھکا کر خاموش ہو گئے، میں نے انہیں دیکھا تو وہ اس حال میں کھڑے تھے کہ ان کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے، آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں اور ان کی رگیں پھولی ہوئی تھیں (مراد یہ کہ اس سے آگے ان میں حدیث بیان کرنے کی ہمت نہیں تھی) آخر کار حدیث بیان کرنے کے بعد کہا: رسول اللہ ﷺ نے بعینہٖ یہی الفاظ یا ان سے کم وبیش یا ان کے قریب قریب یا ان سے ملتے جلتے الفاظ ارشاد فرمائے تھے۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ حَدِيْثًا فَفَرَغَ مِنْهُ قَالَ: أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ.

[**صحيح**، مسند احمد، ۳/ ۲۰۵، رقم: ۳۱۲۴۔]

(۲۴) محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے تو اس سے فارغ ہونے کے بعد فرماتے: "أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ" یا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،

(۲۵) عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے، ہم نے زید بن

عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: قُلْنَا لِزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: كَبِرْنَا وَنَسِيْنَا وَالْحَدِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ شَدِيْدٌ.

[**صحيح**، مسند احمد، ٤/ ٣٧٠، ٣٧١، رقم: ١٩٣٠٤؛ ابوداود الطيالسي ١/ ٣٧٠ رقم: ٧١١-]

ارقم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی احادیث سنائیں تو انہوں نے فرمایا: ہم اب بوڑھے ہو گئے ہیں اور نسیان ہونے لگا ہے، جب کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کرنا بہت ہی مشکل کام ہے۔

٢٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: جَالَسْتُ ابْنَ عُمَرَ سَنَةً فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا.

[صحيح بخاري: ٧٢٦٧؛ صحيح مسلم: ١٩٤٤ (٥٠٣٢، ٥٠٣٣)]

(٢٦) شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں سال بھر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مجلس میں رہا، میں نے اس دوران میں انہیں کبھی رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات بیان کرتے نہیں سنا۔

٢٧۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: إِنَّا كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيْثَ، وَالْحَدِيْثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. فَأَمَّا إِذَا رَكِبْتُمُ الصَّعْبَ وَالذَّلُوْلَ فَهَيْهَاتَ.

[صحيح مسلم: ٧(٢٠)]

(٢٧) طاوس رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا، وہ کہتے تھے کہ ہم احادیث (خوب) حفظ کیا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث حفظ کی جاتی ہیں۔ مگر جب تم سخت (اڑیل) اور کمزور جانوروں پر سواری کرنا شروع کر دو (صحیح وغلط کی تمیز کئے بغیر بیان کرو) تو تم پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

٢٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: بَعَثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى الْكُوفَةِ وَشَيَّعَنَا. فَمَشَى مَعَنَا إِلَى مَوْضِعٍ يُقَالُ لَهُ صِرَارٌ. فَقَالَ: أَتَدْرُوْنَ لِمَ مَشَيْتُ مَعَكُمْ؟ قَالَ: قُلْنَا: لِحَقِّ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ وَلِحَقِّ الْأَنْصَارِ. قَالَ: لَكِنِّي مَشَيْتُ مَعَكُمْ لِحَدِيْثٍ أَرَدْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ بِهِ، فَأَرَدْتُ أَنْ تَحْفَظُوهُ لِمَمْشَايَ مَعَكُمْ إِنَّكُمْ تَقْدَمُوْنَ عَلَى قَوْمٍ، لِلْقُرْآنِ فِي صُدُورِهِمْ هَزِيْزٌ كَهَزِيْزِ الْمِرْجَلِ. فَإِذَا رَأَوْكُمْ مَدُّوا إِلَيْكُمْ أَعْنَاقَهُمْ

(٢٨) قرظہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں کوفہ کی طرف روانہ کیا، وہ ہمیں رخصت کرنے کے لیے ہمارے ساتھ چلتے چلتے مقام ''صرار'' تک پہنچ گئے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ چل کر کیوں آیا ہوں؟ ہم نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہونے اور انصاری ہونے کی وجہ سے، انہوں نے فرمایا: لیکن میں تم سے ایک اہم بات کرنے کے لیے آیا ہوں۔ میں نے چاہا کہ تمہارے ساتھ یہاں تک چل کر آنے کی وجہ سے تم اسے خوب یاد رکھو! تم ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہو جن کے سینے قرآن کی وجہ سے اس

وَقَالُوْا: أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ. فَأَقِلُّوا الرِّوَايَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ أَنَا شَرِيْكُكُمْ. [یہ روایت مجالد بن سعید کی وجہ سے ضعیف ہے۔ المستدرك للحاكم، ۱/ ۱۰۲ میں بھی ایک سند ہے جو سفیان بن عیینہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

قدر پُر جوش ہیں جس طرح ہنڈیا ابلتی ہے۔ جب وہ گردنیں اٹھا اٹھا کر تمہاری طرف دیکھیں گے اور کہیں گے یہ محمد ﷺ کے صحابہ ہیں۔ (اور وہ تم سے احادیث سننے کے خواہش مند ہوں گے، خیال رکھنا) تم رسول اللہ ﷺ کی احادیث بہت کم بیان کرنا (تم اس بات کا خیال رکھو گے تو) پھر میں بھی اجر و ثواب میں تمہارے ساتھ شریک ہوں گا۔

۲۹۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: صَحِبْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدِيْثٍ وَاحِدٍ. [صحيح بخاري: ۲۸۲٤، ٤٠٦٢-]

(۲۹) سائب بن یزید کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کا ہم سفر رہا، میں نے اس دوران میں انہیں نبی ﷺ کی ایک بھی حدیث بیان کرتے نہیں سنا۔

بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَعَمُّدِ الْكَذِبِ عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ

باب: رسول اللہ ﷺ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولنے کی شدت کا بیان

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ وَإِسْمَعِيْلُ بْنُ مُوْسَى قَالُوْا: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))**. [**صحيح**، سنن الترمذي: ۲۲۵۷؛ مسند احمد، ۱/ ۸۹، رقم: ۳٦۹٤-]

(۳۰) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔''

۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، وَإِسْمَعِيْلُ بْنُ مُوْسَى قَالَا: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَإِنَّ الْكَذِبَ عَلَيَّ يُوْلِجُ النَّارَ))**. [صحيح بخاري: ۱۰٦؛ صحيح مسلم: ۱(۲)؛ سنن الترمذي: ۲٦٦۰]

(۳۱) علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر جھوٹ نہ باندھو، یا میری طرف جھوٹی بات کی نسبت نہ کرو۔ بلاشبہ میری طرف جھوٹ کی نسبت کرنا جہنم میں لے جاتا ہے۔''

۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

(۳۲) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ** حَسِبْتُهُ قَالَ: **مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ**)). [**صحيح**، سنن الترمذی: ٢٦٦١؛ مسند احمد، ٣/ ١١٦، رقم: ١٢١٥٤۔]

فرمایا: ''جس نے مجھ پر......راوی کا گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا: جان بوجھ کر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

٣٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ**)). [**صحيح**، مسند احمد، ٣/ ٣٠٣، رقم: ١٤٢٥٥؛ مسند ابي يعلىٰ: ١٨٤٢، ١٨٤٧؛ سنن الدارمی: ٢٣٧۔]

(٣٣) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا، یا میری طرف جھوٹی بات منسوب کی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

٣٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ**)). [**حسن صحيح**، مسند احمد، ٢/ ٥٠١، رقم: ١٠٥١٣؛ صحيح ابن حبان: ٢٨۔]

(٣٤) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری طرف ایسی بات کی نسبت کی جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

٣٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى هٰذَا الْمِنْبَرِ: ((**إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيْثِ عَنِّيْ، فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ فَلْيَقُلْ حَقًّا أَوْ صِدْقًا. وَمَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ**)). [**حسن**، مسند احمد، ٥/ ٢٩٧، رقم: ٢٢٥٣٨؛ سنن الدارمی: ٢٤٣؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١١١، *محمد بن اسحاق نے سماع کی تصریح کررکھی ہے۔*]

(٣٥) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میری حدیثیں بکثرت بیان نہ کیا کرو، جو شخص میری طرف نسبت کرکے کوئی بات کرے تو وہ صرف حق سچ بات کرے اور جس نے میری طرف کوئی ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

٣٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي صَخْرَةَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ:

(٣٦) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے اپنے والد زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو رسول اللہ ﷺ سے اس طرح احادیث بیان کرتے نہیں سنتا جس طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور فلاں اور فلاں کو سنتا ہوں تو زبیر رضی اللہ عنہ

مَا لِي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَمَا أَسْمَعُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَفُلَانًا وَفُلَانًا؟ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أُفَارِقْهُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ [مِنْهُ] كَلِمَةً يَقُوْلُ: ((**مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ**)).

[صحيح بخاري: ١٠٧؛ سنن ابي داود: ٣٦٥١]

نے فرمایا: میں قبول اسلام سے رسول اللہ ﷺ کی وفات تک آپ سے جدا نہیں ہوا، لیکن میں نے آپ سے ایک بات سنی ہے، آپ فرماتے تھے: ''جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا، یا میری طرف جھوٹ کی نسبت کی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

٣٧- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ**)). [**صحيح**، مسند احمد، ٣/ ٣٩، رقم: ١١٣٥٠؛ مشكل الآثار للطحاوی، ١/ ١١٨، رقم: ٣٨٦، یہ حدیث متواتر صحیح ہے۔]

(٣٧) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا، یا میری طرف جھوٹی بات منسوب کی، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

بَابُ مَنْ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ [حَدِيْثًا] وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ.

باب: جس حدیث کے متعلق راوی کو علم ہو کہ یہ جھوٹ ہے، اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر کے بیان کرنا ممنوع ہے

٣٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ**)). [**صحيح**، مسند احمد (زوائد)، ١/ ١١٣، رقم: ٩٠٣؛ مشكل الآثار، ١/ ١٢٤، رقم: ٤٠٨؛ المصنف لابن ابي شيبة، ٨/ ٥٩٥، رقم: ٢٥٦٠٧-]

(٣٨) علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری طرف نسبت کر کے کوئی حدیث بیان کی اور اسے علم ہو کہ یہ بات جھوٹ ہے تو وہ بھی جھوٹے لوگوں میں سے ایک ہے۔''

٣٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

(٣٩) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری طرف نسبت کر کے کوئی حدیث بیان کی جس کے متعلق وہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ بھی جھوٹے لوگوں میں سے ایک ہے۔''

قَالَ: ((مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ)). [صحيح مسلم: (مقدمه):١؛ مسند احمد، ٥/ ٢٠، رقم: ٢٠٢٢١؛ صحيح ابن حبان: ٢٩؛ مشكل الآثار، ١/ ١٢٣، رقم:٤٠٩۔]

٤٠۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَوَى عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ))

(۴۰) علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری طرف نسبت کر کے کوئی حدیث بیان کی جس کے متعلق وہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ بھی جھوٹے لوگوں میں سے ایک ہے۔“

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ [عَبْدِ اللّٰهِ]: أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ عَنْ شُعْبَةَ. مِثْلَ حَدِيثِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ.

[**صحیح**، دیکھئے حدیث:۳۸۔]

محمد بن عبداللہ نے بیان کیا، ہمیں حسن بن موسیٰ اشیب نے شعبہ سے، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ جیسی (حدیث: ۳۹) حدیث بیان کی۔

٤١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ)). [صحيح مسلم، (مقدمه):١؛ سنن الترمذي: ٢٦٦٢؛ مسند احمد، ٤/ ٢٥٢، رقم: ١٨٢١١؛ مشكل الآثار، ١/ ١٢٣، رقم: ٤١٣۔]

(۴۱) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری طرف نسبت کر کے کوئی حدیث بیان کی جس کے متعلق اسے علم ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ بھی جھوٹے لوگوں میں سے ایک ہے۔“

بَابُ اتِّبَاعِ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ.

باب: ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی اتباع کا بیان

٤٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ يعني: ابن زَبْرٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي الْمُطَاعِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ يَقُولُ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ، فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا

(۴۲) عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ہمیں ایک بلیغ ترین وعظ فرمایا، جسے سن کر دل (خشیت الٰہی سے) لرز گئے اور آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسے وعظ فرمایا ہے جیسے کوئی الوداع کہہ کر جانے والا وعظ ونصیحت کیا کرتا ہے، لہٰذا آپ ہم سے کوئی عہد لے لیں۔

الْعُيُونُ . فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَعَظْتَ مَوْعِظَةَ مُوَدِّعٍ ، فَاعْهَدْ إِلَيْنَا بِعَهْدٍ. فَقَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا. وَسَتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِي اخْتِلَافًا شَدِيدًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْأُمُورَ الْمُحْدَثَاتِ، فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)).

[**صحيح**، المستدرك للحاكم، ١/ ٩٧، ٩٨؛ مسند احمد، ٤/ ١٢٦، رقم:١٧١٤٤؛ المعجم الكبير للطبراني، ١٨/ ٢٤٨]

آپ نے فرمایا: ''تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اور دین کا حکم سن کر اسے بجالاؤ، خواہ تم پر کسی سیاہ فام غلام کو حاکم مقرر کردیا جائے، اور تم میرے بعد عنقریب شدید اختلاف دیکھو گے۔ پس تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے پر چلنا اور اسے ڈاڑھوں سے قابو رکھنا اور تم دین میں جاری کیے جانے والے نئے نئے کاموں سے بچ کر رہنا (کیونکہ ایسے کام بدعت ہیں اور) بلاشبہ ہر بدعت گمراہی ہے۔''

٤٣ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ، وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّوَّاقُ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ يَقُولُ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ . فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هَذِهِ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ. فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ: ((قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ ، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا. لَا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ، مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا . فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ. وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا. فَإِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ، حَيْثُمَا قِيدَ انْقَادَ))

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٦٠٧؛ سنن الترمذي: ٢٨٦ ـ]

(۴۳) عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول ﷺ نے ہمیں ایک ایسا وعظ فرمایا جسے سن کر آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل لرز کر رہ گئے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو ایسا وعظ ہے جیسے کوئی چھوڑ کر جانے والا شخص وعظ و نصیحت کیا کرتا ہے۔ آپ ہم سے کس چیز کا عہد لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں تمہیں ایک روشن اور واضح شاہراہ ہدایت پر چھوڑ کر جارہا ہوں جس کی رات بھی دن کی مانند واضح اور روشن ہے، کوئی ہلاک ہونے والا ہی میرے بعد کج روی اختیار کرے گا۔ تم میں سے جو کوئی زندہ رہا وہ عنقریب بہت سے اختلافات دیکھے گا، تمہیں میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کا جو طریقہ معلوم ہو اسی کو اختیار کرنا۔ اسے ڈاڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے تھامے رہنا اور تم اپنے حاکم کی اطاعت کرنا، اگرچہ وہ حبشی غلام ہی ہو۔ مومن تو اس اونٹ کی مانند ہے جسے نکیل ڈالی گئی ہو، جدھر بھی لے جایا جائے، ادھر ہی چلا جاتا ہے۔''

٤٤ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ

(۴۴) عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، بعد ازاں ہماری طرف متوجہ ہو کر ایک بلیغ ترین وعظ فرمایا...... پھر راوی نے اسی طرح بیان کیا جس طرح قبل ازیں ذکر ہو چکا ہے۔

ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[صحيح، سنن ابي داود: ٤٦٠٧ ، نیز دیکھیے حدیث:۴۳۔]

بَابُ اجْتِنَابِ الْبِدَعِ وَالْجَدَلِ.

باب: بدعات اور بحث مباحثہ سے اجتناب کا بیان

٤٥ ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ: ((صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ)). وَيَقُولُ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ)). وَيَقْرِنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى. ثُمَّ يَقُولُ: ((أَمَّا بَعْدُ. فَإِنَّ خَيْرَ الْأُمُورِ كِتَابُ اللَّهِ. وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)). وَكَانَ يَقُولُ: ((مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَعَلَيَّ وَإِلَيَّ)).

[صحيح مسلم: ٨٦٧(٢٠٠٥)؛ سنن النسائى: ١٥٧٩]

(۴۵) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آپ کی آواز بلند اور غصہ شدید تر ہو جاتا، گویا آپ (کسی حملہ آور دشمن کے) لشکر سے ڈراتے ہوئے کہہ رہے ہیں: ”وہ صبح کے وقت آ پہنچے گا یا شام تک حملہ آور ہو جائے گا۔“ اور آپ اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر فرماتے: ”(جس طرح یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ متصل ہیں) میں اور قیامت بھی اسی طرح متصل ہیں۔“ پھر فرماتے: ”امابعد! بہترین چیز اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور بدترین کام وہ ہیں جنہیں دین میں ازخود جاری اور اختیار کر لیا جائے (ایسا عمل بدعت ہے) اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“ نیز آپ فرمایا کرتے تھے: ”جو آدمی بوقت وفات مال چھوڑ جائے وہ اس کے اہل خانہ (ورثاء) کا ہے اور جو شخص اپنے ذمے قرض چھوڑ جائے یا (بے سہارا) بیوی بچے چھوڑ جائے تو (اس قرض کی ادائیگی اور اس کے بے سہارا بیوی بچوں کی کفالت) میرے ذمے ہے۔“

٤٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ الْمَدَنِيُّ، أَبُو عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا هُمَا اثْنَتَانِ: الْكَلَامُ وَالْهَدْيُ، فَأَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ، وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، أَلَا وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ شَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، أَلَا

(۴۶) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اصل چیزیں تو صرف دو ہیں، کلام اور طریقہ پس بہترین کلام اللہ کا کلام ہے اور بہترین طریقہ محمد ﷺ کا ہے۔ خبردار! دین میں جاری کیے جانے والے نئے نئے کاموں سے بچو، دین میں جاری کیا گیا نیا عمل سب سے برا عمل ہے اور ہر ایسا نیا عمل بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ خبردار! تمہارے دلوں میں طویل العمری کی خواہش نہ آئے۔ نتیجتاً تمہارے قلوب سخت ہو جائیں گے۔ خبردار! جو چیز (موت) آنے والی

لَا يَطُولَنَّ عَلَيْكُمُ الْأَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوبُكُمْ، أَلَا إِنَّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ، وَإِنَّمَا الْبَعِيدُ مَا لَيْسَ بِآتٍ. أَلَا أَنَّمَا الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ: أَلَا إِنَّ قِتَالَ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوقٌ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ. أَلَا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ لَا يَصْلُحُ بِالْجِدِّ وَلَا بِالْهَزْلِ، وَلَا يَعِدُ الرَّجُلُ صَبِيَّهُ ثُمَّ لَا يَفِي لَهُ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّهُ يُقَالُ لِلصَّادِقِ: صَدَقَ وَبَرَّ. وَيُقَالُ لِلْكَاذِبِ: كَذَبَ وَفَجَرَ. أَلَا وَإِنَّ الْعَبْدَ يَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا)). [ضعيف، المصنف لعبدالرزاق، ١٠/ ١٤٩، رقم: ٢٠٠٧٦، السنة لابن ابي عاصم، ١/ ٥٤، رقم: ٢٥ (مختصراً) ابواسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

ہے وہ تو قریب ہی ہے۔ دور تو وہ چیز ہے جس نے آنا نہیں۔ آگاہ رہو! اصل بدنصیب وہ ہے جو ابھی شکم مادر میں ہی تھا کہ بد نصیب قرار پایا اور خوش نصیب وہ ہے جس نے دوسروں (کے برے انجام) سے نصیحت پائی۔ خبردار! مومن سے لڑائی کرنا کفر کا کام اور اسے گالی دینا گناہ ہے۔ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے قطع تعلق رکھے۔ خبردار! جھوٹ سے بچو، جھوٹ نہ تو سنجیدگی سے بولنا جائز ہے اور نہ مخول (مذاق) میں اور کوئی آدمی اپنے بچے سے کوئی وعدہ کر کے اس کی خلاف ورزی نہ کرے۔ بلاشبہ جھوٹ گناہ کی طرف اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور سچ نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ سچ بولنے والے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے سچ بولا اور نیکی کا کام کیا اور جھوٹ بولنے والے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا اور گناہ کا ارتکاب کیا۔ خبردار! جو بندہ (مسلسل) جھوٹ بولتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب (دروغ گو) لکھ دیا جاتا ہے۔

٤٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ط﴾۔ إِلَى قَوْلِهِ۔: ﴿وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾ (٣/ آل عمران: ٧) فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيهِ، فَهُمُ الَّذِينَ عَنَاهُمُ اللّٰهُ، فَاحْذَرُوهُمْ)).

[صحيح، مسند احمد، ٦/ ٤٨، رقم: ٢٤٢١٠، نیز دیکھیے صحیح بخاری: ٤٥٤٧؛ صحيح مسلم: ٢٦٦٥ (٦٧٧٥)]

(٤٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت: ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ط﴾ سے ﴿وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾ تک تلاوت فرمائی۔ ''وہی اللہ ہے جس نے آپ پر کتاب نازل کی، جس میں کچھ محکم (واضح) آیات ہیں، وہی کتاب کی اصل ہیں اور کچھ دوسری متشابہات (غیر واضح) ہیں۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کی متشابہ (غیر واضح) آیات کے پیچھے لگتے ہیں فتنے کی طلب اور ان کی حقیقی مراد کی جستجو کے لیے، حالانکہ ان آیات کی حقیقی مراد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ پختہ علم والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ پر ایمان لا چکے۔ یہ تمام آیات متشابہ اور غیر متشابہ ہمارے رب کی طرف سے ہی

ہیں اور صرف عقل مند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کے بعد فرمایا: ''اے عائشہ! جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیات کے بارے میں جھگڑتے ہیں تو (جان لو!) یہی وہ لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے یہاں ذکر کیا ہے، لہٰذا تم ایسے لوگوں سے بچ کر رہو۔''

٤٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ؛ ح: و حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ))**. ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿**بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ**﴾. (٤٣/ الزخرف: ٥٨)

[**حسن**، سنن الترمذي: ٣٢٥٣؛ مسند احمد، ٥/ ٢٥٢، رقم: ٢٢١٦٤؛ المستدرك للحاكم، ٢/ ٤٤٧، ٤٤٨ـ]

(۴۸) ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد گمراہ نہیں ہوئی مگر جب وہ جدل (بحث ومباحثہ) میں مبتلا کردی گئی۔'' پھر نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ﴾ ''بلکہ یہی لوگ جھگڑالو ہیں۔''

٤٩ـ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو هَاشِمِ ابْنِ أَبِي خِدَاشٍ الْمَوْصِلِيُّ. قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِحْصَنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلَاةً، وَلَا صَدَقَةً، وَلَا حَجًّا، وَلَا عُمْرَةً، وَلَا جِهَادًا، وَلَا صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا. يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِينِ))**.

[**موضوع**، السلسلة الضعيفة: ١٤٩٣ محمد بن محصن کذاب ہے۔]

(۴۹) حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بدعتی آدمی کا روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز، نہ صدقہ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، کوئی نفل اور نہ کوئی فرض۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔''

٥٠ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ الْحَنَّاطُ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((أَبَى اللّٰهُ أَنْ يَقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتَّى يَدَعَ بِدْعَتَهُ))**. [**ضعيف**، السنة لابن ابي عاصم: ٣٩، ابوزید اور ابومغیرہ دونوں مجہول ہیں۔]

(۵۰) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے بدعتی کے اعمال قبول کرنے سے انکار کیا ہے، یہاں تک کہ وہ بدعت ترک کردے۔''

٥١ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ، وَهَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ قَصْرٌ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ، وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِي وَسَطِهَا، وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِي أَعْلَاهَا))**. [**ضعيف**، سنن الترمذى: ١٩٩٣، سلمہ بن وردان ضعیف ہے۔]

(۵۱) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص باطل مؤقف پر ہو اور وہ اسے چھوڑ دے تو اس کے لیے جنت کے کنارے ایک محل تیار کر دیا جاتا ہے اور جو کوئی برحق ہونے کے باوجود (اختلاف ختم کرنے کے لیے) جھگڑا ترک کر دے، اس کے لیے جنت کے وسط میں ایک محل تیار کر دیا جاتا ہے اور جو شخص اپنی عادات (اخلاق) سنوار لے تو اس کے لیے جنت کے بلند ترین مقام پر محل تیار کر دیا جاتا ہے۔''

بَابُ اجْتِنَابِ الرَّأْيِ وَالْقِيَاسِ.

باب: رائے اور قیاس سے اجتناب کا بیان

٥٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَعَبْدَةُ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَعَبْدُاللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ؛ ح: و حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَحَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا، يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، فَإِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا))**.

[صحيح بخارى: ١٠٠؛ صحيح مسلم: ٢٦٧٣ (٦٧٩٦)]

(۵۲) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ دنیا سے علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں کے دلوں سے اچک لے، بلکہ وہ اہل علم کو دنیا سے اٹھا کر علم اٹھائے گا، جب کوئی صاحب علم باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں (بے علم لوگوں) کو اپنا سردار بنا لیں گے۔ ان سے دین کے مسائل پوچھے جائیں گے تو وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے۔ اس طرح وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

٥٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ، حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَنْ أُفْتِيَ بِفُتْيَا غَيْرَ ثَبَتٍ، فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ))**.

[**حسن**، سنن ابي داود: ٣٦٥٧؛ المستدرك للحاكم، ١/١٢٦۔]

(۵۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو شرعی دلیل کے بغیر، یعنی غلط فتویٰ دیا گیا تو اس کا وبال فتویٰ دینے والے (مفتی) پر ہوگا۔''

٥٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنِي

(۵۴) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے

رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ، وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ أَنْعُمٍ، هُوَ الْإِفْرِيْقِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ، فَمَا وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ، آيَةٌ مُحْكَمَةٌ، أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ، أَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ))**.

[**ضعيف**، سنن ابي داود: ۲۸۸۵، عبدالرحمٰن بن زياد بن انعم افریقی ضعیف ہے۔]

فرمایا: ''بنیادی علم تین چیزیں ہیں، اور جو کچھ ان کے علاوہ ہے وہ زائد ہے۔ محکم آیات، ثابت شدہ سنن اور عدل پر مبنی مالی حقوق۔''

۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: **((لَا تَقْضِيَنَّ وَلَا تَفْصِلَنَّ إِلَّا بِمَا تَعْلَمُ، وَ إِنْ أَشْكَلَ عَلَيْكَ أَمْرٌ، فَقِفْ حَتّٰى تَبَيَّنَهُ أَوْ تَكْتُبَ إِلَيَّ فِيْهِ))**. [**موضوع**، السلسلة الضعيفة، ۲/ ۲۷۵، ۲۷۶ محمد بن سعید المصلوب کذاب ہے۔]

(۵۵) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مجھے یمن کی طرف روانہ کیا تو فرمایا: ''تم یقینی علم کے بغیر کبھی فیصلہ نہ کرنا اور اگر کسی معاملے میں مشکل پیش آئے تو اصل صورت حال واضح ہونے تک فیصلہ کرنے سے توقف کرنا یا اس کے متعلق مجھے لکھ بھیجنا۔''

۵۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: **((لَمْ يَزَلْ أَمْرُ بَنِي إِسْرَائِيْلَ مُعْتَدِلًا حَتّٰى نَشَأَ فِيْهِمُ الْمُوَلَّدُوْنَ، أَبْنَاءُ سَبَايَا الْأُمَمِ، فَقَالُوْا بِالرَّأْيِ، فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا))**.

[**ضعيف**، السلسلة الضعيفة: ٤٣٣٦، عبدة بن ابی لبابہ کی ملاقات سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے، جب کہ حارثہ بن ابی الرجال ضعیف ہے۔]

(۵۶) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بنی اسرائیل کا معاملہ صحیح اور درست رہا، تا آنکہ ان میں دوسری اقوام (کفار) کی لونڈیوں کی اولادیں پل کر جوان ہوگئیں۔ انہوں نے اپنی ذاتی آراء سے مسائل بیان کرنا شروع کر دیئے تو وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر دیا۔''

بَابُ فِي الْإِيْمَانِ

باب: ایمان سے متعلق احکام ومسائل کا بیان

۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ

(۵۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان کے ساٹھ یا ستر سے زائد شعبے ہیں۔ ان میں سب سے

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ أَوْ سَبْعُوْنَ بَابًا أَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَأَرْفَعُهَا قَوْلُ - لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ - وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ**)).

کم درجہ عام گزرگاہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور لا الہ الا اللہ پڑھنا بلند ترین درجہ ہے اور حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔''

حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ؛ ح: و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ - جَمِيْعًا - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. [صحيح بخاري:٩؛ صحيح مسلم: ٣٥ (١٥٢)؛ سنن الترمذي: ٢٦١٤؛ سنن النسائي: ٥٠٠٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

٥٨ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ: ((**إِنَّ الْحَيَاءَ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ**)).

[صحيح بخاري: ٢٤؛ صحيح مسلم: ٣٦ (١٥٤)؛ سنن ابي داود: ٤٧٩٥؛ سنن النسائي: ٥٠٣٦-]

(۵۸) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، نبی ﷺ نے ایک آدمی کو سنا وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ''بے شک حیا ایمان کا ایک شعبہ (شاخ) ہے۔''

٥٩ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ**)).

[صحيح مسلم: ٩١ (٢٦٥)؛ سنن ابي داود: ٤٠٩١؛ سنن الترمذي: ١٩٩٩، ١٩٩٨-]

(۵۹) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جا سکے گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہوا وہ (ہمیشہ کے لیے) جہنم میں نہیں جائے گا۔''

٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

(۶۰) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو جہنم سے نجات دے دے گا اور (وہ ادھر سے) بے خوف ہو جائیں گے تو وہ جہنم میں چلے

اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا خَلَّصَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النَّارِ وَأَمِنُوا، فَمَا مُجَادَلَةُ أَحَدِكُمْ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا، أَشَدَّ مُجَادَلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ أُدْخِلُوا النَّارَ، قَالَ: يَقُولُونَ: رَبَّنَا! إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا، وَيَصُومُونَ مَعَنَا، وَيَحُجُّونَ مَعَنَا فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ، فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَأَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ، فَيَأْتُونَهُمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِصُوَرِهِمْ، لَا تَأْكُلُ النَّارُ صُوَرَهُمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبَيْهِ، فَيُخْرِجُونَهُمْ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا! أَخْرَجْنَا مَنْ قَدْ أَمَرْتَنَا، ثُمَّ يَقُولُ: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ دِينَارٍ مِنَ الْإِيمَانِ، ثُمَّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ نِصْفِ دِينَارٍ، ثُمَّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ)). قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ هٰذَا فَلْيَقْرَأْ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (٤/ النساء: ٤٠)

[**صحيح**، سنن النسائي: ٥٠١٣؛ مسند احمد، ٣/ ٩٤، ٩٥، رقم: ١١٨٩٨ نیز دیکھیے صحيح بخاری: ٢٢ وصحيح مسلم: ١٨٤ (٤٥٧)]

جانے والے اپنے بھائیوں کی نجات کے بارے میں اپنے رب سے اس قدر اصرار کریں گے کہ دنیا میں تم میں سے کسی نے اپنے حق کی خاطر بھی اتنا اصرار نہیں کیا ہوگا وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ ہمارے بھائی ہیں، ہمارے ساتھ مل کر نمازیں پڑھا کرتے، روزے رکھا کرتے اور حج ادا کیا کرتے تھے۔ تو نے انہیں جہنم میں داخل کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ! جنہیں تم پہچانتے ہو، انہیں جہنم سے نکال لاؤ، یہ لوگ ان کے پاس جائیں گے اور انہیں ان کی شکلوں سے پہچان لیں گے۔ آگ ان کے چہروں کو نہیں جلائے گی۔ پس جہنم کی آگ نے ان میں سے کسی کو نصف پنڈلی تک جلایا ہوگا، کسی کو ٹخنوں تک جلا دیا ہوگا، تو وہ انہیں جہنم سے نکال لائیں گے اور عرض کریں گے: اے ہمارے رب! جن لوگوں کو جہنم سے نکالنے کی تو نے اجازت دی تھی انہیں ہم نکال لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: جن کے دلوں میں ایک دینار کے برابر ایمان ہے، انہیں بھی نکال لو۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جن کے دلوں میں نصف دینار کے برابر ایمان ہے انہیں بھی نکال لاؤ، پھر (اللہ تعالیٰ فرمائے گا) جن کے دلوں میں رائی بھر ایمان ہے انہیں بھی نکال لاؤ۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جسے اس بات پر یقین نہیں آتا وہ یہ آیت پڑھ لے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ ''بے شک اللہ تعالیٰ کسی پر ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر (کسی کی) ایک بھی نیکی ہوگی تو وہ اسے کئی گنا بڑھا دے گا اور اسے اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرمائے گا۔''

٦١ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ نَجِيحٍ، وَكَانَ ثِقَةً، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِتْيَانٌ حَزَاوِرَةٌ، فَتَعَلَّمْنَا الْإِيمَانَ قَبْلَ أَنْ نَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ،

(٦١) جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمیں بھرپور جوانی میں نبی ﷺ کی معیت کا شرف حاصل ہوا۔ ہم نے قرآن کا علم حاصل کرنے سے پہلے ایمان کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ بعدازاں ہم نے قرآن سیکھا تو اس سے ہمارے ایمان

ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ ، فَازْدَدْنَا بِهِ إِيْمَانًا.

[**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني، ٢/ ١٦٥، رقم: ١٦٧٨-]

میں مزید اضافہ ہوا۔

٦٢ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نِزَارٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**صِنْفَانِ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ: الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ**)).

[**ضعيف**، سنن الترمذي: ٢١٤٩، نزار بن حیان ضعیف راوی ہے۔]

(٦٢) ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں دو جماعتیں ایسی ہوں گی جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، مرجیہ اور قدریہ۔''

٦٣ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ ، شَدِيْدُ سَوَادِ شَعَرِ الرَّأْسِ ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ سَفَرٍ ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ ، قَالَ: فَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَهُ ، إِلَى رُكْبَتِهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: ((**شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ**)) فَقَالَ: صَدَقْتَ ، فَعَجِبْنَا مِنْهُ ، يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: ((**أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ، وَرُسُلِهِ، وَكُتُبِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَالْقَدَرِ، خَيْرِهِ وَشَرِّهِ**)). قَالَ: صَدَقْتَ. فَعَجِبْنَا مِنْهُ ، يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَا الْإِحْسَانُ قَالَ: ((**أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ**)). قَالَ: فَمَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((**مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ**)). قَالَ: فَمَا أَمَارَتُهَا؟ قَالَ: ((**أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا** ـ قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي: تَلِدُ الْعَجَمُ الْعَرَبَ **وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ ، يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبِنَاءِ**)). قَالَ: ثُمَّ قَالَ: فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ثَلَاثٍ ، فَقَالَ: ((**أَتَدْرِي**

(٦٣) عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا جس کا لباس انتہائی سفید اور سر کے بال کالے سیاہ تھے۔ اس پر نہ تو سفر کے آثار دکھائی دیتے تھے اور نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ وہ نبی ﷺ کے قریب اس طرح بیٹھا کہ اس نے اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا دیئے۔ اور اس نے اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لیے، پھر گویا ہوا: اے محمد ﷺ! اسلام کیا ہے؟ (آپ مجھے اسلام اور اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں) آپ نے فرمایا: ''اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور (استطاعت ہو تو) بیت اللہ کا حج کرنا۔'' اس نے کہا: آپ نے درست فرمایا۔ ہمیں اس سے تعجب ہوا کہ وہ (پہلے تو لاعلم کی طرح) سوال کرتا ہے، پھر خود ہی تصدیق کرتا ہے (گویا وہ پہلے سے جانتا ہے)۔ پھر اس نے پوچھا: اے محمد ﷺ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تو اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر، اس کی (نازل کردہ) کتابوں پر، آخرت پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے۔'' (یہ جواب سن کر بھی) اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا، اس کے سوال کرنے اور (جواب کی) تصدیق کرنے پر ہمیں تعجب ہوا۔ پھر اس نے کہا: اے محمد ﷺ! احسان کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''(احسان یہ ہے کہ) تو اللہ تعالیٰ کی

مَنِ الرَّجُلُ؟)) قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((ذَاكَ جِبْرِيْلُ، أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِيْنِكُمْ)).

[صحيح مسلم: ٨(٩٣)؛ سنن ابي داود: ٤٦٩٥؛ سنن الترمذي: ٢٦١٠؛ سنن النسائي: ٤٩٩٣-]

عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، اور اگر یہ مقام حاصل نہ ہو تو (کم از کم) یہ خیال ہو کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔" پھر اس نے پوچھا، قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: "اس کے متعلق مسئول، یعنی میرا علم سائل کے علم سے زیادہ نہیں۔ اس نے کہا: اس کی (کچھ) علامات ہی بیان فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: "یہ کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے گی۔" (راویٔ حدیث) امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یعنی عجم کی عورتوں (لونڈیوں) سے عربوں کی اولاد ہوگی۔ "مزید یہ کہ ننگے پاؤں، برہنہ جسم، مفلس وقلاش، گڈریوں کو تم دیکھو کہ وہ (تنگ دستی کے بعد اس قدر خوش حال ہو جائیں کہ) عمارتوں کی تعمیر میں حد سے تجاوز کرنے لگیں گے۔" عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تین دن بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: "کیا تمھیں معلوم ہے کہ وہ آدمی کون تھا؟" میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "وہ جبریل علیہ السلام تھے جو تمھیں تمہارے دین کے اہم مسائل سکھانے آئے تھے۔"

٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: ((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَلِقَائِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ)). قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: ((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ)). قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: ((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)). قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((مَا

(٦٤) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برسرعام لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر آپ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "(ایمان یہ ہے کہ) تو اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی نازل کردہ کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور اللہ سے ملاقات پر ایمان رکھے اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر بھی تیرا پختہ یقین وایمان ہو۔" اس نے پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "(اسلام یہ ہے کہ) تو صرف اللہ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، فرض نماز قائم کرے، فرض زکوۃ ادا کرے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے۔" اس

الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا . إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا فَذٰلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِي الْبُنْيَانِ فَذٰلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ)). فَتَلَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ (٣١/ لقمان:٣٤)

[صحيح بخاري: ٥٠؛ صحيح مسلم: ٩ (٩٧)]

نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! احسان سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(احسان کا مفہوم یہ ہے کہ) تو اللہ کی عبادت اس طرح بجالائے گویا تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو (کم از کم یہ تصور کرو کہ) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔'' اس نے مزید پوچھا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: ''جس سے اس کے متعلق دریافت کیا جا رہا ہے، اس کا علم پوچھنے والے سے زیادہ نہیں، لیکن میں تمہیں اس کی کچھ علامات بتا دیتا ہوں۔ اس کی ایک علامت تو یہ ہے کہ جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے گی۔ اس کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جب بکریوں کے چرواہے (فخر و مباہات کے طور پر ایک دوسرے کے مقابلے میں) بلند و بالا محلات بنانے لگیں گے۔'' قیامت کے وقوع کا حتمی علم ان پانچ امور میں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ ''بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش نازل کرتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ (مادہ کے) رحموں میں کیا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا، اور نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ اسے موت کہاں آئے گی، یقیناً اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا باخبر ہے۔''

٦٥ـ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَقَوْلٌ

(٦٥) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان نام ہے دل سے اللہ تعالیٰ کی معرفت کا، زبان سے اقرار اور اعضائے جسمانی کے ساتھ اس کے تقاضوں پر عمل کرنے کا۔'' ابو الصلت الہروی نے کہا: اس حدیث کی سند اگر کسی مجنون (پاگل) آدمی پر پڑھی جائے تو وہ تندرست ہو جائے۔

بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ)). قَالَ أَبُو الصَّلْتِ: لَوْ قُرِيءَ هَذَا الْإِسْنَادُ عَلَى مَجْنُونٍ لَبَرَأَ.

[**موضوع**، شعب الايمان للبيهقي: ١/ ٢١؛ الموضوعات لابن جوزی: ١/ ١٢٨، ابوصلت الہروی کذاب ہے۔]

٦٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ ـأَوْ قَالَ لِجَارِهِـ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ))**. [صحيح بخاری: ١٣؛ صحيح مسلم: ٤٥ (١٧٠)]

(٦٦) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے، یا فرمایا: اپنے ہمسائے کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

٦٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ، وَوَالِدِهِ، وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ))**.

[صحيح البخاری: ١٥؛ صحيح مسلم: ٤٤ (١٦٨)]

(٦٧) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اس کی اولاد، والد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔''

٦٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ [بَيْنَكُمْ]))**. [صحيح مسلم: ٥٤(١٩٤)؛ سنن ابي داود: ٥١٩٣؛ سنن الترمذی: ٢٦٨٨۔]

(٦٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکتے جب تک (کامل) مومن نہ بن جاؤ اور تم اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہوسکتے جب تک باہم محبت کرنے والے نہ بن جاؤ۔ کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کی بدولت تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت بیدار ہوجائے؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔''

٦٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: و حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ

(٦٩) عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق (کبیرہ گناہ) اور اس سے لڑائی کرنا کفر کا کام ہے۔''

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)). [صحيح بخاري:٤٨؛ صحيح مسلم: ٦٤(٢٢١)]

٧٠- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْإِخْلَاصِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ، وَعِبَادَتِهِ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، مَاتَ وَاللّٰهُ عَنْهُ رَاضٍ)). قَالَ أَنَسٌ: وَهُوَ دِيْنُ اللّٰهِ الَّذِي جَاءَتْ بِهِ الرُّسُلُ، وَبَلَّغُوْهُ عَنْ رَبِّهِمْ قَبْلَ هَرْجِ الْأَحَادِيْثِ، وَاخْتِلَافِ الْأَهْوَاءِ. وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، فِي آخِرِ مَا نَزَلَ. يَقُوْلُ اللّٰهُ: ﴿فَإِنْ تَابُوْا﴾- قَالَ: خَلْعُ الْأَوْثَانِ وَعِبَادَتِهَا- ﴿وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ﴾. (٩/ التوبة:٥) وَقَالَ فِي آيَةٍ أُخْرَى: ﴿فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ﴾(٩/ التوبة:١١) حَدَّثَنَا أَبُوْ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى الْعَبْسِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ مِثْلَهُ.

[**ضعيف**، المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٣٢- ربیع بن انس حسن الحدیث راوی ہیں، لیکن جب ان سے ابوجعفر الرازی روایت کریں تو وہ روایت مضطرب یعنی ضعیف ہوتی ہے۔]

(٧٠) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی دنیا سے اس حال میں رخصت ہو کہ وہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کی ذات اور اس کی عبادت کرنے میں مخلص ہو، یعنی عقیدۂ توحید پر پختہ ایمان رکھتے ہوئے صرف اسی کی عبادت کرتا رہا، نماز کا پابند اور زکوٰۃ ادا کرتا رہا، تو اسے موت (اس حال میں) آتی ہے کہ اللہ اس سے راضی ہوتا ہے۔“ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی اللہ کا وہ دین ہے جسے رسول لے کر آئے اور انہوں نے اپنے رب کی طرف سے اسے اپنی اپنی امت تک پہنچایا، پھر (وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ) سچی جھوٹی باتیں خلط ملط ہو گئیں اور لوگوں کی خواہشات (بھی دین میں شامل کر دی گئیں)۔ اس کی تصدیق کتاب اللہ کی ان آیات سے ہوتی ہے جو آخری دور میں نازل ہوئیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَإِنْ تَابُوْا......﴾ ”اگر وہ لوگ توبہ کر لیں۔“ (انس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں) فرمایا: یعنی بتوں سے دست کش ہو جائیں اور ان کی پوجا ترک کر دیں۔ ﴿وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ﴾ ”نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔“ اسی طرح ایک دوسری آیت میں فرمایا: ﴿فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ﴾ ”اگر وہ توبہ کر لیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔“ ابوحاتم نے عبید اللہ بن موسیٰ العبسی سے، انہوں نے ابوجعفر رازی سے اور انہوں نے ربیع بن انس سے اسی مفہوم کی ایک (مرسل) روایت بیان کی ہے۔

٧١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ

(٧١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے، تا آنکہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور میں (محمد ﷺ)

أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُوْلُ اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ)).

[صحيح بخاري: ١٣٩٩؛ صحيح مسلم: ٢٠(١٢٤) من طريق آخر]

اللہ کا رسول ہوں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔"

٧٢ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَهْرَامٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُوْلُ اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ)).

[**صحیح**، دیکھیے حدیث سابق:۷۱۔]

(۷۲) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں، تا آنکہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔"

٧٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيْلَ الرَّازِيُّ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا نِزَارُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ: أَهْلُ الْإِرْجَاءِ وَأَهْلُ الْقَدَرِ)). [**ضعيف**، سنن الترمذي: ٢١٤٩؛ السنة لابن ابي عاصم: ٩٤٨، نزار ضعیف راوی ہے۔ نیز دیکھیے حدیث:۶۲۔]

(۷۳) عبداللہ بن عباس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ مرجیہ اور (منکرین تقدیر) قدریہ۔"

٧٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ الْبُخَارِيُّ سَعِيْدُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيْلُ -يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ- عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا: الْإِيْمَانُ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ.

[**ضعيف جدا**، عبدالوہاب بن مجاہد متروک راوی ہے۔]

(۷۴) ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ "ایمان میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔"

٧٥ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ الْبُخَارِيُّ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيْلُ، عَنْ حَرِيْزِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الْحَارِثِ،

(۷۵) ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایمان میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

أَظُنُّه، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: الْإِيْمَانُ يَزْدَادُ وَيَنْتَقِصُ. [**ضعیف**، حارث مجہول ہے۔]

بَابٌ فِي الْقَدَرِ.

باب: تقدیر سے متعلق احکام ومسائل

٧٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ [الرَّقِّيُّ]: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ أَنَّهُ: ((**يُجْمَعُ خَلْقُ أَحَدِكُمْ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ الْمَلَكَ، فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيَقُوْلُ: اُكْتُبْ عَمَلَهُ وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا. وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا**)).

[صحيح بخاري: ٦٥٩٤، ٧٤٥٤؛ صحيح مسلم: ٢٦٤٣، (٦٧٢٣)]

(٧٦) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیث سنائی، وہ خود بھی سچے تھے اور اللہ کی طرف سے بھی انہیں سچی خبر ملی۔ (آپ نے فرمایا:) ”تم میں سے ہر آدمی کا مادۂ تخلیق (نطفہ) اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک اپنی اسی صورت میں رہتا ہے، اس کے بعد اتنے ہی عرصے تک جمے ہوئے خون کی صورت میں، پھر اتنے ہی عرصے تک گوشت کے لوتھڑے کی صورت میں رہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتے کو بھیجتا ہے۔ اسے اس کے متعلق چار باتیں: اس کے اعمال، عمر، رزق اور اس کے شقی (بدبخت) یا سعید (نیک بخت) ہونے کے بارے میں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی شخص اہل جنت والے اعمال کرتا رہتا ہے حتی کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر تحریر (تقدیر) غالب آجاتی ہے اور وہ جہنمیوں والا عمل کر کے جہنم رسید ہو جاتا ہے۔ ایک دوسرا آدمی جہنمیوں والے عمل کرتا رہتا ہے حتی کہ اس کے اور جہنم کے مابین صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس پر تحریر (تقدیر) غالب آجاتی ہے اور وہ جنتیوں والا عمل کر کے جنت میں چلا جاتا ہے۔“

٧٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سِنَانٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ الْحِمْصِيِّ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنْ هٰذَا الْقَدَرِ، خَشِيتُ أَنْ يُفْسِدَ عَلَيَّ دِيْنِي وَأَمْرِي، فَأَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ: أَبَا الْمُنْذِرِ! إِنَّهُ قَدْ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنْ هٰذَا الْقَدَرِ

(٧٧) ابن الدیلمی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ وسوسے پیدا ہو گئے اور مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ وسوسے میرے دین اور میرے سارے کام کو تباہ نہ کر دیں، چنانچہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے عرض کیا: ابوالمنذر! میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ وسوسے پیدا ہو گئے ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ وسوسے میرے دین اور

فَخَشِيْتُ عَلَى دِيْنِي وَأَمْرِي، فَحَدِّثْنِي مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ، لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ، فَقَالَ: لَوْ أَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ، وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ، وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ لَكَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ ذَهَبًا، أَوْ مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ تُنْفِقُهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قُبِلَ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ، فَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ، وَأَنَّكَ إِنْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتَ النَّارَ، وَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَأْتِيَ أَخِيْ، عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَتَسْأَلَهُ، فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ فَسَأَلْتُهُ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا قَالَ أُبَيٌّ، وَقَالَ لِي: وَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَأْتِيَ حُذَيْفَةَ، فَأَتَيْتُ حُذَيْفَةَ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَا: وَقَالَ ائْتِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَاسْأَلْهُ، فَأَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**لَوْ أَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ لَكَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا، أَوْ مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ ذَهَبًا تُنْفِقُهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ، فَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ، وَأَنَّكَ إِنْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتَ النَّارَ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٦٩٩؛ ابن حبان: ١٨١٧۔]

میرے کام کو بگاڑ نہ دیں۔ آپ مجھے اس بارے میں کچھ بتائیں تاکہ اس سے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ بخشے، تو آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں میں رہنے والے سب لوگوں کو عذاب دے تو یہ اس کا ان پر ظلم نہ ہوگا، اور اگر وہ ان پر رحم فرمائے، تو اس کی رحمت ان لوگوں کے حق میں ان کے اعمال سے بہتر ہوگی، اور اگر تمہارے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تم اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دو، تو تمہارا یہ عمل قبول نہ ہوگا جب تک کہ تم تقدیر پر ایمان نہ رکھو اور تمہیں علم (یقین) ہونا چاہیے کہ جو کچھ تمہیں مل گیا ہے تم اس سے محروم نہیں رہ سکتے تھے۔ اور جو چیز تمہیں نہیں ملی، وہ تمہیں کسی بھی صورت مل نہیں سکتی تھی اور اگر تمہیں اس عقیدے کے سوا کسی دوسرے عقیدے پر موت آئی تو جہنم میں جاؤ گے۔ اور اگر تم میرے (دینی) بھائی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں جا کر اس بارے میں مزید دریافت کر لو تو اس میں کوئی حرج نہیں میں ان کی خدمت میں گیا اور ان سے بھی اسی بات کا ذکر کیا تو انہوں نے بھی وہی بات کہی جو اُبی رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔ نیز انہوں نے فرمایا: اگر تم حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہاں جا کر ان سے بھی پوچھ لو تو کوئی حرج نہیں۔ میں حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے بھی اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے بھی وہی کہا جو قبل ازیں دونوں نے کہا تھا، اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ! زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی دریافت کر لو۔ چنانچہ میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے بھی مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اگر اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کی تمام مخلوق کو عذاب دے تو یہ اس کا ان پر ظلم نہ ہوگا، اور اگر وہ ان پر رحمت فرمائے تو اس کی رحمت ان کے حق میں ان کے اعمال سے بہتر ہوگی، اور اگر تمہارے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو جسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کر دو، تو اللہ تمہارے اس

عمل کو اس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک کہ تم مکمل تقدیر پر ایمان نہ لے آؤ اور تمہیں علم (یقین) ہونا چاہیے کہ جو کچھ تمہیں مل گیا ہے تم اس سے محروم نہیں رہ سکتے تھے اور جو چیز تمہیں نہیں ملی، وہ تمہیں مل ہی نہیں سکتی تھی۔ اور اگر تمہیں اس عقیدے کے سوا کسی دوسرے عقیدے پر موت آئی تو تم جہنم میں جاؤ گے۔"

٧٨۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَبِيَدِهِ عُودٌ، فَنَكَتَ فِي الْأَرْضِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ قَالَ: ((لَا، اعْمَلُوا وَلَا تَتَّكِلُوا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى﴾.

(٩٢/ الليل: ٥۔١٠) [صحيح بخاري: ١٣٦٢، ٤٩٤٧؛ صحيح مسلم: ٢٦٤٧ (٦٧٣١)]

(٧٨) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی۔ آپ نے اس سے زمین کو کریدا، پھر آپ نے سر مبارک اوپر اٹھا کر فرمایا: "تم میں سے ہر ایک کا جنت یا جہنم میں ٹھکانہ لکھ دیا گیا ہے۔" عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اسی لکھی ہوئی بات پر توکل نہ کر لیں (اور عمل کرنا چھوڑ دیں) آپ نے فرمایا: "نہیں، تم عمل کرتے رہو اور اس تحریر پر انحصار نہ کرو۔ ہر کسی کو اس کام کی توفیق ملے گی جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔" پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى﴾ "پس جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور وہ اپنے رب سے ڈرا اور اس نے اچھی بات کی تصدیق کی تو ہم اسے آسان راہ پر چلنے کی سہولت دیں گے، لیکن جس نے بخل ولا پروائی کا مظاہرہ کیا اور اچھی بات کی تکذیب کی تو ہم بھی اسے تنگی اور مشکل سے دوچار کر دیں گے۔"

٧٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ. اِحْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ،

(٧٩) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے، تاہم دونوں میں خیر و بھلائی کا پہلو موجود ہے۔ جو چیز تمہارے لیے نفع بخش ہو اس کی رغبت کرو، اور (ہر حال میں) اللہ سے مدد مانگو اور عاجز و لاچار ہو کر نہ بیٹھے رہو۔ تمہیں کوئی پریشانی لاحق ہو تو یوں نہ کہو: اگر میں اس طرح اور اس طرح کر

وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ، فَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا، وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللّٰهُ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ، تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ)).

[صحيح مسلم: ٢٦٦٤ (٦٧٧٤)]

لیتا (تو یہ صورت پیش نہ آتی) بلکہ یوں کہو: اللہ کا یہی فیصلہ تھا اور اس نے جو چاہا کر دیا، کیونکہ لفظ "لَوْ" (اگر) سے شیطانی عمل دخل شروع ہو جاتا ہے۔"

٨٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: يَا آدَمُ! أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: يَا مُوسَى! اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ، أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى)) ثَلَاثًا.

[صحيح بخاري: ٦٦١٤؛ صحيح مسلم: ٢٦٥٢ (٦٧٤٢)]

(٨٠) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "آدم اور موسیٰ علیہما السلام کی آپس میں تکرار ہوگئی تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں۔ آپ نے اپنی لغزش کی وجہ سے ہمیں جنت سے نکلوا دیا اور اس سے محروم کر دیا، تو آدم علیہ السلام نے ان سے فرمایا: اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم کلامی کا شرف بخشا اور آپ کے لیے اس نے اپنے ہاتھ سے تورات لکھی۔ (اس قدر فضیلت کے باوجود) آپ مجھے ایک ایسی بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری تخلیق سے بھی چالیس سال پہلے میرے متعلق لکھ دی تھی؟ چنانچہ اس بحث میں آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔" آپ ﷺ نے یہ (آخری) بات تین مرتبہ کہی۔

٨١- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: بِاللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْقَدَرِ)). [سنن الترمذي: ٢١٤٥؛ ابن حبان: ١٧٨؛ مسند احمد، ١/ ٩٧، رقم: ٧٥٨ ربعی نے یہ روایت رجل من بنی اسد سے سنی ہے اور "رجل" مجہول ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٨١) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ ان چار امور پر ایمان نہ لائے: (١) اللہ پر کہ وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ (٢) بلاشبہ میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں۔ (٣) موت کے بعد (زندہ) اٹھائے جانے پر۔ (٤) اور تقدیر پر۔"

٨٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: دُعِيَ رَسُولُ

(٨٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ کو ایک انصاری لڑکے کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے بلایا گیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس بچے کو مبارک ہو، یہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے۔ اس

اللَّهِ ﷺ إِلَى جِنَازَةِ غُلَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! طُوبَى لِهَذَا، عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ. قَالَ: ((أَوَ غَيْرُ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ؟ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا، خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ، وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا، خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ)).

[صحيح مسلم: ٢٦٦٢(٦٧٦٨)]

نے نہ تو کوئی گناہ کیا اور نہ ثواب وعقاب کی عمر کو پہنچا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! بات یہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو پیدا ہی جنت کے لیے کیا ہے۔ انہیں اس کے لیے پیدا کیا، جب کہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے اور اللہ نے کچھ لوگوں کو پیدا ہی جہنم کے لیے کیا ہے، انہیں اس کے لیے پیدا کیا، جب کہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے۔“

٨٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَعِيلَ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْقَدَرِ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾.

[صحيح مسلم: ٢٦٥٦(٦٧٥٢)]

(۸۳) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مشرکین قریش نے نبی ﷺ کی خدمت میں آ کر تقدیر کے مسئلے میں بحث شروع کردی تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ ”اس (قیامت کے) دن انہیں چہروں کے بل جہنم کی آگ میں گھسیٹا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ اب چکھو جہنم کی لپیٹ کا مزا، بلاشبہ ہم نے ہر چیز ایک اندازے کے مطابق پیدا کی ہے۔“

٨٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا شَيْئًا مِنَ الْقَدَرِ، فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَكَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ سُئِلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ لَمْ يُسْأَلْ عَنْهُ))

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَاهُ حَازِمُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [**ضعيف**، یحییٰ بن عثمان ضعیف اور اس کا شیخ یحییٰ بن عبداللہ لین الحدیث ہے۔]

(۸۴) عبداللہ بن ابی ملیکہ، ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے اور تقدیر کے متعلق ان سے کچھ کہا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جس نے تقدیر کے بارے میں گفتگو کی، اس سے اس کے متعلق قیامت کے دن باز پرس ہوگی اور جس نے اسکے متعلق کوئی بات نہ کی تو اس سے قیامت کے دن اس بارے میں کچھ نہیں پوچھا جائے گا۔“

ابوالحسن القطان نے کہا: ہمیں حازم بن یحییٰ نے انہیں عبدالملک بن سنان نے انہوں نے یحییٰ بن عثمان سے اسی طرح کی حدیث بیان کی۔

٨٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ:

(۸۵) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَصْحَابِهِ وَهُمْ يَخْتَصِمُوْنَ فِي الْقَدَرِ، فَكَأَنَّمَا يُفْقَأُ فِيْ وَجْهِهِ حَبُّ الرُّمَّانِ مِنَ الْغَضَبِ، فَقَالَ: ((**بِهٰذَا أُمِرْتُمْ أَوْ لِهٰذَا خُلِقْتُمْ؟ تَضْرِبُوْنَ الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ، بِهٰذَا هَلَكَتِ الْأُمَمُ قَبْلَكُمْ**))

قَالَ: فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: مَا غَبَطْتُ نَفْسِي بِمَجْلِسٍ تَخَلَّفْتُ فِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا غَبَطْتُ نَفْسِي بِذٰلِكَ الْمَجْلِسِ وَتَخَلُّفِي عَنْهُ.

[**حسن صحيح**، مسند احمد، ۲/ ۱۷۸، رقم: ٦٦٦٨-]

آپس میں تقدیر کے بارے میں بحث و مباحثہ کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ (ان کی باتیں سن کر) غصے کی شدت سے آپ کا چہرہ مبارک انار کے دانوں کی مانند سرخ ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں ایسی باتیں کرنے کا حکم دیا گیا ہے یا تمھیں اسی لیے پیدا کیا گیا ہے؟ تم قرآن کی آیات کو ایک دوسری سے ٹکرا رہے ہو۔ تم سے پہلی امتیں اسی وجہ سے ہلاک ہوئی ہیں۔'' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی کسی محفل سے غیر حاضری پر اتنا رشک نہیں ہوا جتنا اس مجلس میں موجود نہ ہونے پر رشک ہوا تھا۔

٨٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي حَيَّةَ، أَبُوْ جَنَابٍ الْكَلْبِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ**)) فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ الْبَعِيرَ يَكُوْنُ بِهِ الْجَرَبُ فَيُجْرِبُ الْإِبِلَ كُلَّهَا؟ قَالَ: ((**ذٰلِكُمُ الْقَدَرُ، فَمَنْ أَجْرَبَ الْأَوَّلَ؟**)).

[**صحيح**، دون قوله "ذلكم القدر" / مسند احمد، ۲/ ۲٤، ۲٥، رقم: ٤٧٧٥- یہ روایت سنداً ضعیف ہے، تاہم کثیر شواہد کی بنا پر صحیح ہے، دیکھیے صحیح بخاری: ٥٧٧٠-]

(٨٦) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیماری متعدی ہونے کی کوئی حقیقت نہیں۔ نہ بدشگونی ہی کوئی چیز ہے۔ الو والی بات میں بھی کوئی حقیقت نہیں۔'' یہ سن کر ایک اعرابی اٹھ کر آپ کی طرف آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دیکھیے نا (ریوڑ میں) ایک اونٹ خارش زدہ ہوتا ہے تو وہ تمام اونٹوں کو خارش میں مبتلا کر دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ تقدیر ہے۔ (ورنہ) پہلے اونٹ کو خارش کس سے لگی؟''

٨٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى الْجَرَّارُ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلَى بْنِ أَبِي الْمُسَاوِرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَدِيُّ ابْنُ حَاتِمٍ الْكُوْفَةَ، أَتَيْنَاهُ فِي نَفَرٍ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْكُوْفَةِ، فَقُلْنَا لَهُ: حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((**يَا عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ! أَسْلِمْ تَسْلَمْ**)) قُلْتُ: وَمَا الْإِسْلَامُ؟ فَقَالَ: ((**تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ،**

(٨٧) شعبی کا بیان ہے کہ جب عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے تو ہم بھی چند فقہائے کوفہ کی معیت میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے ان سے عرض کیا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ سماعت فرمایا ہے، اس میں سے کچھ ہمیں بھی سنائیں، تو انہوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اے عدی بن حاتم! اسلام قبول کر لو سلامت رہو گے۔'' میں نے دریافت کیا: اسلام (کی

وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَتُؤْمِنُ بِالْأَقْدَارِ كُلِّهَا، خَيْرِهَا وَشَرِّهَا، حُلْوِهَا وَمُرِّهَا)).

[**ضعيف جدا**، السنة لابن ابي عاصم: ۱۳۵، عبدالاعلیٰ بن ابی المساور متروک متہم بالکذب راوی ہے۔]

حقیقت) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں اور تم ہر قسم کی، یعنی بھلی بری، شیریں و تلخ تقدیر پر ایمان لاؤ۔''

۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَثَلُ الْقَلْبِ مَثَلُ الرِّيْشَةِ، تُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ بِفَلَاةٍ**)). [السنة لابن ابي عاصم: ۲۲۸، یہ روایت یزید الرقاشی ضعیف راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۸۸) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دل کی مثال اس پر کی سی ہے جسے ہوائیں وسیع چٹیل میدان میں الٹتی پلٹتی رہتی ہیں۔''

۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا خَالِيْ يَعْلَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِيْ جَارِيَةً، أَعْزِلُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((**سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا**)) فَأَتَاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ: قَدْ حَمَلَتِ الْجَارِيَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**مَا قُدِّرَ لِنَفْسٍ [شَيْءٌ] إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ**)). [**صحيح**، مسند احمد، ۳/ ۳۱۳، رقم: ۱٤۳٦۲؛ صحيح ابن حبان: ٤۱۹٤۔]

(۸۹) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک انصاری نے آ کر نبی ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری ایک لونڈی ہے، کیا میں اس سے عزل کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''اس کی قسمت میں جو لکھا ہے وہ ہو کر ہی رہے گا۔'' بعد ازاں اسی آدمی نے آ کر بتایا کہ لونڈی کو حمل ٹھہر گیا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کے لیے جو کچھ مقدر کیا جا چکا ہے، وہ لامحالہ ہو کر رہتا ہے۔''

۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا يَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ، وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِخَطِيئَةٍ يَعْمَلُهَا**)).

[مسند احمد، ٥/ ۲۷۷، رقم: ۲۲۳۸٦؛ المستدرك للحاكم، ۱/ ٤۹۳۔ اس روایت کی سند سفیان ثوری کی تدلیس یعنی عن کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۹۰) ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف نیکی ہی عمر میں اضافے کا باعث ہوتی ہے اور دعا کے سوا کوئی چیز تقدیر کو نہیں ٹال سکتی، بلاشبہ بعض اوقات انسان کو کسی گناہ کی پاداش میں رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔''

۹۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ

(۹۱) سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے

الْخَفَّافُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْعَمَلُ فِيمَا جَفَّ بِهِ الْقَلَمُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ أَمْ فِي أَمْرٍ مُسْتَقْبَلٍ؟ قَالَ: ((بَلْ فِيمَا جَفَّ بِهِ الْقَلَمُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ، وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ)). [**صحيح**، شواہد کے لیے دیکھئے: صحیح مسلم: ۲٦٤٨ (٦٧٣٥)]

اللہ کے رسول! کیا عمل کا تعلق ان امور سے ہے جنہیں لکھ کر اللہ کا قلم خشک ہو گیا اور ان کے بارے میں تقدیر کا فیصلہ ہو چکا، یا اس کا تعلق مستقبل کے امور سے ہے؟ آپ نے فرمایا: "عمل کا تعلق ان امور سے ہے جنہیں لکھ کر اللہ کا قلم خشک ہو گیا اور ان کے متعلق تقدیر کا فیصلہ جاری ہو چکا ہے، اور ہر ایک کو وہ کام کرنے کی توفیق مل جاتی ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔"

۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مَجُوسَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْمُكَذِّبُونَ بِأَقْدَارِ اللَّهِ، إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ، وَإِنْ لَقِيتُمُوهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ)).

[السنة لابن ابي عاصم: ۳۲۸؛ مسند احمد، ۲/ ۱۲۵، رقم: ٦٦٧٧۔ ابن جریج اور ابوزبیر دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے، دوسری سند میں عمر بن عبداللہ ضعیف راوی ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(۹۲) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی تقدیر کا انکار کرنے والے لوگ اس امت کے مجوسی ہیں۔ وہ بیمار پڑیں تو ان کی بیمار پرسی کے لیے نہ جاؤ، اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں نہ جاؤ اور اگر ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کہو۔"

بَابٌ فِي فَضَائِلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

باب: اصحاب رسول اللہ ﷺ کے فضائل

فَضْلُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ [رضي الله عنه].

امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خُلَّتِهِ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ)) قَالَ: وَكِيعٌ يَعْنِي نَفْسَهُ۔

(۹۳) عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خبردار! میں ہر خلیل کی خُلّت (دوستی) سے براءت کا اظہار کرتا ہوں۔ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دوست بناتا۔ بلاشبہ تمہارا ساتھی اللہ کا خلیل ہے۔" امام وکیع کہتے ہیں کہ ساتھی سے مراد رسول اللہ ﷺ کی اپنی ذات ہے۔

[صحيح مسلم: ٢٣٨٣ (٦١٧٣)؛ سنن الترمذى: ٣٦٥٥۔]

٩٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ، مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ))** قَالَ: فَبَكَى أَبُوْ بَكْرٍ، وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!. [مسند احمد، ٢/ ٢٥٣، رقم: ٧٤٤٦؛ ابن حبان: ٦٨٥٨؛ السنن الكبرىٰ للنسائى: ٨١١٠۔ اعمش مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٩٤) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے جتنا فائدہ ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے مال سے پہنچا ہے، اتنا فائدہ کسی دوسرے کے مال سے نہیں پہنچا۔'' (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اور میرا مال آپ ہی کے لیے ہیں۔

٩٥۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ [فِرَاسٍ]، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((أَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ، وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ! مَا دَامَا حَيَّيْنِ))**. [سنن الترمذى: ٣٦٦٦، حارث اعور کے ضعف کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٩٥) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر اور عمر انبیا اور رسولوں کے علاوہ تمام پہلے پچھلے ادھیڑ عمر اہل جنت کے سردار ہیں۔ اے علی! جب تک یہ دونوں زندہ ہیں انہیں یہ بات نہ بتانا۔''

٩٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى يَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ الطَّالِعُ فِي الْأُفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا))**.

[سنن ابي داود: ٣٩٨٧؛ سنن الترمذى: ٣٦٥٨۔ عطیہ العوفی کے ضعف کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔ البتہ طبرانی (الاوسط، ٦/٧، ح:٦٠٠٣) کی حدیث اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔]

(٩٦) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(جنت میں) کم تر درجات والے لوگ اعلیٰ درجات والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح آسمان کے کنارے پر طلوع ہونے والا ستارہ دکھائی دیتا ہے۔ بلاشبہ ابوبکر اور عمر ان (بلند درجات والوں) میں سے ہی ہیں بلکہ ان سے بھی اعلیٰ ترین ہوں گے۔''

٩٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا

(٩٧) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے معلوم نہیں کہ میں کتنا عرصہ تمہارے درمیان

سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ، فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي**)) وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٣٦٦٢، ٣٦٦٣۔]

(زندہ) رہوں گا، لہٰذا میرے بعد آنے والے (خلیفہ) کی اقتدا کرنا۔" اور آپ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کیا۔"

٩٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمَّا وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ، اكْتَنَفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ، أَوْ قَالَ يُثْنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ، وَأَنَا فِيهِمْ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ قَدْ زَحَمَنِي وَأَخَذَ بِمَنْكِبِي، فَالْتَفَتُّ، فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ، ثُمَّ قَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَأَيْمُ اللّٰهِ، إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ لَيَجْعَلَنَّكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَذَلِكَ أَنِّي كُنْتُ أُكَثِّرُ أَنْ أَسْمَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ**)). فَكُنْتُ أَظُنُّ لَيَجْعَلَنَّكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ.

[صحيح بخاري: ٣٦٧٧، ٣٦٨٥؛ صحيح مسلم: ٢٣٨٩ (٦١٨٧)]

(٩٨) ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی میت چارپائی پر رکھی گئی، تو لوگ اس کے اردگرد جمع ہو کر ان کے حق میں دعائیں کرنے لگے۔ یا یوں کہا کہ جنازہ اٹھانے سے پہلے لوگ ان کی تعریفیں اور ان کے حق میں دعائیں کر رہے تھے، میں بھی ان میں شامل تھا۔ اسی اثناء میں ایک آدمی نے میرا کندھا پکڑ کر میرے اوپر سے جھانکا، میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں رحمت کی دعائیں کیں اور فرمایا: آپ اپنے بعد کوئی ایسا آدمی چھوڑ کر نہیں جا رہے جس کے عملوں جیسے اعمال کر کے میں اللہ کے ہاں جانے کی خواہش رکھتا ہوں۔ اللہ کی قسم! مجھے یقین ہے کہ اللہ عزوجل آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ ملائے گا، کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ سے اکثر اس قسم کے الفاظ سنا کرتا تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے: "میں، ابوبکر اور عمر گئے، میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے، میں، ابوبکر اور عمر باہر نکلے۔" اس لیے میں یقین سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور آپ کے دونوں ساتھیوں سے ملائے گا۔

٩٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقَالَ: ((**هٰكَذَا نُبْعَثُ**)). [**ضعيف**، سنن الترمذي:

(٩٩) ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان (چلتے ہوئے) باہر تشریف لائے اور فرمایا: "ہمیں (قیامت کے دن، قبروں سے بھی) اسی طرح اٹھایا جائے گا۔"

٣٦٦٩، سعید بن مسلمہ ضعیف راوی ہے۔]

١٠٠ ـ حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ، صَالِحُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ**)). [**صحيح**، صحيح ابن حبان (الاحسان): ٦٩٠٤۔]

(١٠٠) ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر اور عمر انبیاء اور رسولوں کے علاوہ تمام پہلے اور پچھلے ادھیڑ عمر اہل جنت کے سردار ہیں۔''

١٠١ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ [قَالَ]: ((**عَائِشَةُ**)) قِيلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: ((**أَبُوهَا**)).

[**صحيح**، سنن الترمذى: ٣٨٩٠۔]

(١٠١) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کو لوگوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''عائشہ رضی اللہ عنہا۔'' پھر عرض کیا: مردوں میں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے والد'' یعنی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

فَضْلُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ

امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٠٢ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنِي الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيُّ أَصْحَابِهِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ؟ قَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّهُمْ؟ قَالَتْ: عُمَرُ. قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّهُمْ؟ قَالَتْ: أَبُو عُبَيْدَةَ. [**صحيح**، سنن الترمذى: ٣٦٥٧۔]

(١٠٢) عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی ﷺ کو صحابہ میں سے زیادہ محبوب کون تھے؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ، میں نے عرض کیا: ان کے بعد کون تھے؟ انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ میں نے پوچھا، ان کے بعد کون تھے؟ انہوں نے فرمایا: ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ۔

١٠٣ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خِرَاشٍ الْحَوْشَبِيُّ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! لَقَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ. [**ضعيف جداً**، المستدرك للحاكم، ٣/ ٨٤، عبداللہ بن خراش ضعیف و متہم بالکذب ہے۔]

(١٠٣) ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا: اے محمد ﷺ! عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے پر آسمان کے فرشتوں نے خوشی کا اظہار کیا ہے۔

١٠٤ـ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ: أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ الْمَدِينِيُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ، وَأَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ**)). [**منكر جدا**، السنة لابن ابي عاصم: ١٢٤٥ـ داود بن عطاء المدینی ضعیف راوی ہے۔ المستدرك للحاكم، (٣/ ٨٤) میں اس کا ایک منکر شاہد بھی ہے۔]

(۱۰۴) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سب سے پہلے عمر رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کرے گا۔ اور سب سے پہلے انہیں سلام کہے گا اور سب سے پہلے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں جنت میں داخل کرے گا۔''

١٠٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، أَبُو عُبَيْدٍ الْمَدِينِيُّ: قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْمَاجِشُونِ: قَالَ حَدَّثَنِي الزَّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً**)).

[ابن حبان: ٦٨٨٢؛ یہ روایت مسلم بن خالد زنجی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے، البتہ لفظ "خاصة" کے بغیر یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے المستدرك للحاكم: ٣/ ٨٣]

(۱۰۵) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اسلام کو خاص طور پر عمر بن خطاب کے ذریعے سے غلبہ عطا فرما۔''

١٠٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، أَبُو بَكْرٍ، وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ.

[صحيح بخاري: ٣٦٧١؛ سنن ابي داود: ٤٦٢٩ـ من طريق آخر۔]

(۱۰۶) عبداللہ بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر (افضل) ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہتر (افضل) عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

١٠٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَنْبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ:**

(۱۰۷) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ہم نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا کہ میں نے (خواب میں) اپنے آپ کو جنت میں دیکھا، میں نے ایک محل کے قریب ایک عورت کو وضو کرتے دیکھا تو میں نے پوچھا، یہ محل کس کا ہے؟ تو اس نے کہا: یہ عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔

لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالَتْ: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا)). قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَبَكَى عُمَرُ، فَقَالَ: أَعَلَيْكَ، بِأَبِي وَأُمِّي، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَغَارُ؟. [صحيح بخاري: ٣٦٨٠، ٧٠٢٣؛ صحيح مسلم: ٢٣٩٥ (٦٢٠٠)]

(میں نے اندر سے محل دیکھنا چاہا، لیکن) مجھے ان (عمر رضی اللہ عنہ) کی غیرت یاد آ گئی اور میں واپس آ گیا۔" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، کیا میں آپ سے غیرت کر سکتا ہوں۔

١٠٨ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ، يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ، يَقُوْلُ بِهِ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٩٦٢؛ صحيح ابن حبان: ٦٨٨٩؛ المستدرك للحاكم، ٣/ ٨٧؛ مسند احمد، ٢/ ٤٠١، رقم: ٩٢١٣۔]

(١٠٨) ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق رکھ دیا ہے، وہ اسی کے مطابق بات کرتے ہیں۔"

فَضْلُ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ

امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٠٩ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي، عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ، وَرَفِيْقِي فِيهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ**)). [**ضعيف**، السنة لابن ابي عاصم: ١٢٨٩؛ سنن الترمذي: ٣٦٩٨؛ السلسلة الضعيفة: ٢٢٩١، عثمان بن خالد متروک راوی ہے لہٰذا یہ روایت سخت ضعیف ہے۔]

(١٠٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں ہر نبی کا ایک (خاص) ساتھی ہوگا اور اس میں میرا ساتھی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہوگا۔"

١١٠ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي، عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: ((**يَا عُثْمَانُ! هَذَا جِبْرِيْلُ أَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ، بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ عَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا**)). [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني، ٢٢/ ٤٣٦،

(١١٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد کے دروازے کے پاس نبی ﷺ کی عثمان رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے فرمایا: "عثمان! یہ جبریل علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ کا نکاح (میری دختر) ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے کر دیا ہے اور اس کا مہر رقیہ رضی اللہ عنہا کے مہر کے برابر مقرر کیا ہے، اس شرط پر کہ تم ان سے بھی اسی طرح حسن معاشرت کرو گے جس طرح رقیہ رضی اللہ عنہا سے کرتے تھے۔"

رقم: ١٠٦٣؛ الآحاد والمثانی، ٥/ ١٦٤، رقم: ٢٩٨٢

عثمان بن خالد متروک راوی ہے لہٰذا یہ روایت سخت ضعیف ہے۔]

١١١ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ رَأْسُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((هٰذَا، يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى))** فَوَثَبْتُ فَأَخَذْتُ بِضَبْعَيْ عُثْمَانَ، ثُمَّ اسْتَقْبَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: هٰذَا؟ قَالَ: **((هٰذَا))**.

[**صحيح**، مسند احمد، ٤/ ٢٤٣؛ المصنف لابن ابي شيبة، ١٢/ ٤١، نیز دیکھئے سنن الترمذی: ٣٧٠٤ وغیرہ۔]

(۱۱۱) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت جلد وقوع پذیر ہونے والے فتنے کا ذکر کیا، (اسی گفتگو کے دوران میں) ایک صاحب اپنا سر ڈھانپے ہوئے وہاں سے گزرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس فتنے کے دنوں میں یہ شخص ہدایت پر ہوگا۔'' میں نے جلدی سے اٹھ کر عثمان رضی اللہ عنہ کے دونوں بازو پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا: یہی شخص؟ آپ نے فرمایا: ''یہی شخص ہے۔''

١١٢ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((يَا عُثْمَانُ إِنْ وَلَّاكَ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ يَوْمًا، فَأَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تَخْلَعَ قَمِيصَكَ الَّذِي قَمَّصَكَ اللّٰهُ، فَلَا تَخْلَعْهُ))** يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ النُّعْمَانُ: فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا مَنَعَكِ أَنْ تُعْلِمِي النَّاسَ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: أُنْسِيتُهُ.

[**صحيح**، سنن الترمذی: ٣٧٠٥؛ صحيح ابن حبان: ٦٩١٥؛ مسند احمد، ٦/ ٨٦، ٨٧، رقم: ٢٤٥٦٦۔]

(۱۱۲) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عثمان! اگر اللہ تعالیٰ کسی دن یہ (خلافت کی) ذمہ داری تمہارے سپرد کرے، پھر منافقین تم سے مطالبہ کریں کہ تم وہ قمیص اتار دو جو اللہ نے تمہیں پہنائی ہو، تو اسے نہ اتارنا۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ آپ نے لوگوں کو اس حدیث سے آگاہ کیوں نہ کیا؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ (حدیث) بھلا دی گئی۔

١١٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ: **((وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي بَعْضَ أَصْحَابِي))** قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلَا نَدْعُو لَكَ أَبَا بَكْرٍ؟ فَسَكَتَ. قُلْنَا: أَلَا نَدْعُو لَكَ

(۱۱۳) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت کے دوران میں ایک دن فرمایا: ''میرا جی چاہتا ہے کہ میرا ایک صحابی میرے پاس ہو۔'' ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ کے پاس بلوالیں؟ آپ (یہ سن کر) خاموش رہے۔ ہم نے عرض کیا: ہم عمر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجیں؟ آپ خاموش رہے۔ ہم نے عرض کیا:

عُمَرَ؟ فَسَكَتَ. قُلْنَا: أَلَا نَدْعُو لَكَ عُثْمَانَ: قَالَ: ((نَعَمْ)) فَجَاءَ عُثْمَانُ، فَخَلَا بِهِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَلِّمُهُ، وَوَجْهُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ، قَالَ قَيْسٌ: فَحَدَّثَنِي أَبُو سَهْلَةَ، مَوْلَى عُثْمَانَ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ، يَوْمَ الدَّارِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا، فَأَنَا صَائِرٌ إِلَيْهِ.

وَقَالَ عَلِيٌّ فِي حَدِيثِهِ: وَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ.

قَالَ قَيْسٌ: فَكَانُوا يُرَوْنَهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

[**صحيح**، مسند احمد، ٦/ ٢١٤؛ سنن الترمذی: ٣٧١١ (مختصراً)]

ہم عثمان رضی اللہ عنہ کو بلالیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں'' وہ تشریف لے آئے تو آپ نے ان سے تنہائی میں گفتگو فرمائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بات کرتے جاتے اور عثمان رضی اللہ عنہ کا چہرہ متغیر ہوتا جاتا تھا۔ قیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوسہلہ نے بتایا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے محاصرے کے دنوں میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا، لہٰذا میں اس پر قائم ہوں۔ علی بن محمد کی روایت میں یوں ہے کہ میں اس پر صابر ہوں۔ قیس کہتے ہیں: لوگوں کی رائے ہے کہ اس حدیث میں محاصرے والے دن کی طرف اشارہ تھا۔

فَضْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ.

امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

١١٤ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ أَنَّهُ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ. [صحيح مسلم: ٧٨ (٢٤٠)؛ سنن الترمذی: ٣٧٣٦؛ سنن النسائی: ٥٠٢٥۔]

(۱۱۴) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ مجھ سے وہی شخص محبت رکھے گا جو مومن ہوگا اور مجھ سے بغض اسی کو ہوگا جو منافق ہوگا۔

١١٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ: **((أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟))**.

[صحيح بخاری: ٣٧٠٦؛ صحيح مسلم: ٢٤٠٤ (٦٢١٧)]

(۱۱۵) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری نسبت (اور حیثیت) وہی ہو جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟''

١١٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ: أَخْبَرَنِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ

(۱۱۶) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کی ادائیگی کے بعد واپس ہوئے تو آپ راستے میں کسی مقام پر رُکے اور نماز کے لیے سب کو جمع ہونے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''کیا اہل

الَّتِي حَجَّ، فَنَزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: ((أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟)) قَالُوا: بَلٰى. قَالَ: ((أَلَسْتُ أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟)) قَالُوا: بَلٰى. قَالَ: ((فَهٰذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، اللّٰهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ)).

[مسند احمد، ٤/ ٢٨١ رقم: ١٨٤٧٩، یہ روایت علی بن زید بن جدعان کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

ایمان کی جانوں پر میرا حق ان سے بڑھ کر نہیں؟'' سب صحابہ نے کہا: کیوں نہیں (ہماری جانوں پر آپ کا حق ہم سے بھی بڑھ کر ہے)۔ آپ نے فرمایا: ''کیا ہر مومن کی جان پر میرا حق خود اس سے بڑھ کر نہیں؟'' صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ پھر فرمایا: ''(آ گاہ رہو!) جس کا میں دوست ہوں یہ (علی رضی اللہ عنہ) بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! جو اس سے دوستی رکھے تو بھی اس سے دوستی رکھ۔ اے اللہ! جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔''

١١٧ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ أَبُو لَيْلَى [يَسْمُرُ] مَعَ عَلِيٍّ، فَكَانَ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِي الشِّتَاءِ، وَثِيَابَ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ. فَقُلْنَا: لَوْ سَأَلْتَهُ. فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَيْنِ، يَوْمَ خَيْبَرَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أَرْمَدُ الْعَيْنِ، فَتَفَلَ فِي عَيْنِي، ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ)) قَالَ: فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا بَعْدَ يَوْمِئِذٍ. وَقَالَ: ((لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ)) فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ، فَبَعَثَ إِلَى عَلِيٍّ، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ.

[مسند احمد، ١/ ٩٩، رقم: ٧٧٨، یہ روایت محمد بن ابی لیلیٰ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١١٧) عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ رات کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو کرتے رہتے تھے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سردی کے موسم میں گرمیوں کا لباس اور موسم گرما میں سردیوں کا لباس زیب تن کر لیتے تھے۔ ہم نے (ابولیلیٰ سے) عرض کیا: آپ ان سے اس بارے میں پوچھیں۔ تو (پوچھنے پر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیبر کے دن مجھے آشوب چشم کی شکایت تھی اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا بھیجا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے آشوب چشم ہے۔ آپ نے میری آنکھوں میں لعاب مبارک لگایا اور فرمایا: ''یا اللہ! اس سے گرمی اور سردی کا احساس دور کر دے۔'' اس کے بعد سے مجھے کبھی گرمی یا سردی کا احساس نہیں ہوا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک ایسے آدمی کو (قائدِ لشکر بنا کر) بھیجوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ (پیٹھ پھیر کر) بھاگنے والا بھی نہیں۔'' لوگ گردنیں اٹھا اٹھا کر آپ ﷺ کی طرف دیکھنے لگے۔ پس آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلوا کر انہیں جھنڈا عطا فرمایا۔

١١٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

(١١٨) ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں اور ان کے والد (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) ان سے بھی افضل ہیں۔''

((الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا)). [**صحيح**، المستدرك للحاكم، ۳/ ۱۶۷ وله شاهد حسن لذاته عند الحاكم و به صح الحديث۔]

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَإِسْمَعِيْلُ بْنُ مُوْسَى، قَالُوْا: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّيْ إِلَّا عَلِيٌّ)). [**حسن**، سنن الترمذي: ۳۷۱۹۔]

(۱۱۹) حُبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، میری طرف سے (واجب الادا اُمور) صرف علی ادا کریں گے۔''

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيْلَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى: أَنْبَأَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: أَنَا عَبْدُاللّٰهِ، وَأَخُو رَسُوْلِهِ ﷺ. وَأَنَا الصِّدِّيْقُ الْأَكْبَرُ، لَا يَقُوْلُهَا بَعْدِيْ إِلَّا كَذَّابٌ، صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِيْنَ. [**باطل**، المستدرك للحاكم، ۳/ ۱۱۱، ۱۱۲، عباد بن عبداللہ ضعیف راوی ہے۔]

(۱۲۰) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول کا (چچا زاد) بھائی ہوں، اور میں صدیق اکبر ہوں، میرے بعد کوئی جھوٹا آدمی ہی صدیق اکبر ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ میں نے دوسرے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، وَهُوَ: عَبْدُالرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِيْ بَعْضِ حَجَّاتِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ، فَذَكَرُوْا عَلِيًّا، فَنَالَ مِنْهُ. فَغَضِبَ سَعْدٌ، وَقَالَ: تَقُوْلُ هٰذَا لِرَجُلٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)) وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ)) وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ)). [یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ عبدالرحمٰن بن سابط کا سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ دیکھئے تحفة التحصیل، ص: ۱۹۷ وغیرہ۔]

(۱۲۱) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک حج کے موقع پر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو سعد رضی اللہ عنہ ملاقات کے لیے ان کے ہاں گئے۔ دورانِ گفتگو میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ذکر آ گیا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق کچھ تنقیدی الفاظ کہے۔ ان کی بات سن کر سعد رضی اللہ عنہ طیش میں آ گئے اور کہا: آپ ایسے الفاظ اس شخصیت کے بارے میں کہہ رہے ہیں جن کے متعلق میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس کا میں دوست ہوں، علی اس کے دوست ہیں۔'' نیز میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے حق میں یہ فرماتے سنا ہے: ''میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کی تھی، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔'' اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ان کے متعلق فرما رہے تھے: ''میں آج

یہ جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔''

فَضْلُ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ.

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٢٢ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، يَوْمَ قُرَيْظَةَ: ((**مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟**)) فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَقَالَ: ((**مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟**)) قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثَلَاثًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ**)).

[صحيح بخاری: ٢٨٤٦، ٤١١٣؛ صحيح مسلم: ٢٤١٥ (٦٢٤٣)؛ سنن الترمذی: ٣٧٤٥۔]

(۱۲۲) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوۂ بنو قریظہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو ہمارے پاس دشمن کی خبر لے کر آئے؟'' تو زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ آپ نے پھر فرمایا: ''کون ہے جو ہمارے پاس دشمن کی خبر لے کر آئے؟'' تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ تین بار ایسے ہی ہوا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔''

١٢٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ. [صحيح بخاری: ٣٧٢٠؛ صحيح مسلم: ٢٤١٦ (٦٢٤٥)؛ سنن الترمذی: ٣٧٤٣۔]

(۱۲۳) زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احد کے دن میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا۔ (یعنی میرے والدین تجھ پر فدا ہوں، جیسے کلمات ارشاد فرمائے)۔

١٢٤ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَهَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: يَا عُرْوَةُ! كَانَ أَبَوَاكَ مِنْ ﴿**الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ**﴾ (آل عمران: ١٧٢) أَبُو بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ.

[صحيح، مسند حميدی: ٢٦٥؛ سنن سعيد بن منصور: ٢٩١٥؛ صحيح بخاری: ٤٠٧٧؛ صحيح مسلم: ٢٤١٨، (٦٢٤٩، ٦٢٥١) من طريق آخر۔]

(۱۲۴) عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: عروہ! تمہارے والد اور نانا، یعنی ابوبکر اور زبیر رضی اللہ عنہما ان لوگوں میں سے ہیں، جنھوں نے زخمی ہو جانے کے باوجود اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی تعمیل کی۔

فَضْلُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ.

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٢٥ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَوْدِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الصَّلْتُ الْأَزْدِيُّ:

(۱۲۵) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کا نبی ﷺ کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''یہ زمین پر چلتا پھرتا شہید

حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ طَلْحَةَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((شَهِيدٌ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ)).

[سنن الترمذي: ٣٧٣٩، یہ روایت صلت ازدی متروک راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

ہے۔"

١٢٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى طَلْحَةَ، فَقَالَ: ((هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ)).

[سنن الترمذي: ٣٢٠٢ یہ روایت اسحاق بن یحییٰ (ضعیف راوی) کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن ترمذی کی روایت (٣٢٠٣ وسندہ حسن) اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔]

(١٢٦) معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: "یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔"

١٢٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا إِسْحَاقُ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ)). [یہ روایت بھی ضعیف ہے، دیکھئے حدیث سابق: ١٢٦۔]

(١٢٧) موسیٰ بن طلحہ کا بیان ہے، ہم معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے، انہوں نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔"

١٢٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ، وَقَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ أُحُدٍ. [صحيح بخاري: ٤٠٦٣۔]

(١٢٨) قیس رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا جو بالکل شل ہو چکا تھا، انہوں نے احد کے دن اس (ہاتھ) سے رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا تھا۔

فَضْلُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ.

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٢٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَإِنَّهُ قَالَ لَهُ، يَوْمَ أُحُدٍ: ((اِرْمِ سَعْدُ! فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي)).

(١٢٩) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ نے غزوۂ احد کے دن ان سے فرمایا تھا: "سعد! تیر چلاؤ، میرے والدین تجھ پر فدا ہوں۔"

[صحيح بخاري: ٢٩٠٥، ٤٠٥٨؛ صحيح مسلم: ٢٤١١ (٦٢٣٣)؛ سنن الترمذي: ٣٧٥٤۔]

١٣٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ؛ ح: وحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ أُحُدٍ، أَبَوَيْهِ، فَقَالَ: ((**ارْمِ سَعْدُ! فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي**)).

[صحيح بخاري: ٣٧٢٥، ٤٠٥٦، ٤٠٥٧؛ صحيح مسلم: ٢٤١١، ٢٤١٢ (٦٢٣٣)؛ سنن الترمذي: ٢٨٣٠، ٣٧٥٤۔]

(١٣٠) سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ غزوۂ احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین کو جمع کیا۔ آپ نے فرمایا: ''سعد! تیر چلاؤ میرے والدین تجھ پر فدا ہوں۔''

١٣١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَخَالِي يَعْلَى، وَوَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

[صحيح بخاري: ٣٧٢٨؛ صحيح مسلم: ٢٩٦٦ (٧٤٣٣)؛ سنن الترمذي: ٢٣٦٥، ٢٣٦٦۔]

(١٣١) قیس رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں عربوں میں سے پہلا فرد ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا۔

١٣٢۔ حَدَّثَنَا مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ، وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ. [صحيح بخاري: ٣٧٢٧، ٣٨٥٨۔]

(١٣٢) سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس دن میں نے اسلام قبول کیا، اس دن کوئی دوسرا شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوا، اور سات دن یوں گزرے کہ میں مسلمانوں (کی کل تعداد) کا ایک تہائی تھا۔

فَضَائِلُ الْعَشَرَةِ رضي الله عنهم.

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے فضائل

١٣٣۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى، أَبُو الْمُثَنَّى النَّخَعِيُّ، عَنْ جَدِّهِ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ

(١٣٣) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: دس افراد کی مجلس میں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔ (آپ کے علاوہ نو صحابی تھے) آپ نے

بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَاشِرَ عَشَرَةٍ فَقَالَ: ((أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ)) فَقِيلَ لَهُ: مَنِ التَّاسِعُ؟ قَالَ: ((أَنَا)) . [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٦٥٠؛ المختارة للمقدسی: ١٠٨٣، ١٠٨٤-]

فرمایا: ''ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں، سعد جنتی ہیں، عبدالرحمٰن جنتی ہیں۔'' (آٹھ افراد کے نام لے کر خاموش ہو گئے) تو ان سے دریافت کیا گیا: نواں شخص کون تھا؟ فرمایا: میں (سعید بن زید رضی اللہ عنہم)۔

١٣٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((اثْبُتْ حِرَاءُ! فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ)) وَعَدَّهُمْ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَابْنُ عَوْفٍ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٦٤٨؛ سنن الترمذی: ٣٧٥٧-]

(۱۳۴) سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''حراء (پہاڑ)! ٹھہر جا، تجھ پر جو لوگ موجود ہیں وہ یا تو نبی ہے یا صدیق یا شہید۔'' پھر انہوں (سعید بن زید رضی اللہ عنہ) نے ان کے نام لے کر بتایا کہ وہاں یہ حضرات موجود تھے: رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم۔

فَضْلُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ [رضی اللہ عنہ].

ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٣٥ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ. جَمِيعًا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ، لِأَهْلِ نَجْرَانَ: ((سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا، حَقَّ أَمِينٍ)) قَالَ: فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ، فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ. [صحيح بخاری: ٣٧٤٥، ٤٣٨٠؛ صحيح مسلم: ٢٤٢٠ (٦٢٥٤)؛ سنن الترمذی: ٣٧٩٦-]

(۱۳۵) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل نجران سے فرمایا: ''میں تمہارے ساتھ ایک امین (امانت دار) آدمی بھیجوں گا، جو صحیح معنوں میں دیانت دار ہے۔'' لوگوں نے گردنیں اٹھا اٹھا کر آپ کی طرف دیکھا، پس آپ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

١٣٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ

(۱۳۶) عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی بابت فرمایا: ''یہ اس امت کا امین

زُفَر، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ: ((**هٰذَا أَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ**)). [صحيح مسلم: ٢٤١٩ (٦٢٥٣)]

(دیانت دار آدمی) ہے۔"

فَضْلُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٣٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَوْ كُنْتُ مُسْتَخْلِفًا أَحَدًا عَنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ، لَاسْتَخْلَفْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ**)).

[**ضعيف**، سنن الترمذي: ٣٨٠٨، حارث ضعیف راوی ہے۔]

(۱۳۷) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں مشاورت کے بغیر کسی کو خلیفہ بناتا تو ام عبد کے بیٹے (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔"

١٣٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ بَشَّرَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أُنْزِلَ، فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ**)).

[صحيح، مسند احمد، ١/ ٤٥٤، رقم: ٤٣٤٠۔]

(۱۳۸) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے انہیں خوش خبری سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص قرآن مجید کو اس طرح عمدگی سے پڑھنا چاہتا ہے جس طرح نازل ہوا، تو اسے چاہیے کہ ام عبد کے بیٹے (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی قراءت کے مطابق پڑھے۔"

١٣٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ، وَأَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِي حَتَّى أَنْهَاكَ**)).

[صحيح مسلم: ٢١٦٩ (٥٦٦٦)]

(۱۳۹) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "میرے پاس آنے کے لیے تمہارا پردے کو اٹھالینا ہی اجازت ہے اور تم میری راز داری کی باتیں بھی سن سکتے ہو، تا آنکہ میں تمہیں اس سے منع کردوں۔"

فَضْلُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ.

عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سَبْرَةَ النَّخَعِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ: كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ، وَهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ، فَيَقْطَعُوْنَ حَدِيْثَهُمْ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ،

(۱۴۰) عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، قریش کے کچھ لوگ آپس میں باتیں کر رہے ہوتے، ہمارے آنے پر وہ بات چیت ختم کردیتے ہیں۔ اس کا ذکر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: "کیا بات ہے لوگ آپس میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں مگر جب وہ میرے اہل بیت میں سے کسی کو

فَقَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُونَ فَإِذَا رَأَوُا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ، وَاللّٰهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيْمَانُ حَتَّى يُحِبَّهُمْ لِلّٰهِ وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي)). [ضعيف، المستدرك للحاكم، ٤/ ٧٥، محمد بن کعب نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا، نیز اعمش مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

دیکھتے ہیں تو بات چیت ختم کر دیتے ہیں۔ اللہ کی قسم! کسی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ ان (اہل بیت) سے اللہ کے لیے اور میری قرابت داری کی وجہ سے محبت نہ کرے۔''

١٤١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، فَمَنْزِلِي وَمَنْزِلُ إِبْرَاهِيمَ فِي الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُجَاهَيْنِ، وَالْعَبَّاسُ بَيْنَنَا مُؤْمِنٌ بَيْنَ خَلِيلَيْنِ)).

[موضوع، الموضوعات لابن الجوزی ٢/ ٣٢، عبدالوہاب بن ضحاک متہم بالکذب ہے۔]

(١٤١) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے (اپنا) خلیل بنایا ہے جس طرح ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا۔ روزِ قیامت جنت میں میرا مقام اور ابراہیم علیہ السلام کا مقام دونوں آمنے سامنے ہوں گے اور عباس رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان یعنی اللہ کے دو خلیلوں کے درمیان ایک مومن ہوں گے۔''

فَضْلُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہم

حسن اور حسین بن علی رضی اللہ عنہم کے فضائل

١٤٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْحَسَنِ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ، فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ)) قَالَ: وَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ. [صحيح بخاری: ٢١٢٢، ٥٨٨٤؛ صحيح مسلم: ٢٤٢١(٦٢٥٦)]

(١٤٢) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: ''اے اللہ! مجھے اس سے محبت ہے تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو آدمی اس سے محبت رکھے، اس سے بھی محبت رکھ۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ دعا کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے سینے سے لگالیا۔

١٤٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَوْفٍ أَبِي الْجَحَّافِ، وَكَانَ مَرْضِيًّا، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي)). [حسن، المستدرك

(١٤٣) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کی، اس نے گویا مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا، اس نے گویا مجھ سے بغض رکھا۔''

للحاكم، ٣/ ١٦٦؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٨١٦٨؛ مسند احمد، ٢/ ٤٤٠، رقم: ٩٦٧٣-]

١٤٤ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ أَنَّ يَعْلَى بْنَ مُرَّةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى طَعَامٍ دُعُوا لَهُ: فَإِذَا حُسَيْنٌ يَلْعَبُ فِي السِّكَّةِ، قَالَ: فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَامَ الْقَوْمِ، وَبَسَطَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَفِرُّ هٰهُنَا وَهٰهُنَا، وَيُضَاحِكُهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهُ، فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ ذَقَنِهِ، وَالْأُخْرَى فِي فَأْسِ رَأْسِهِ فَقَبَّلَهُ، وَقَالَ: **((حُسَيْنٌ مِنِّي، وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ))**

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ مِثْلَهُ. [**حسن**، سنن الترمذي: ٣٧٧٥؛ مسند احمد، ٤/ ١٨٢، رقم: ١٧٥٦١؛ المستدرك للحاكم، ٣/ ١٧٧-]

(۱۴۴) یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کھانے کی دعوت پر بلایا گیا۔ یہ لوگ جانے کے لیے نکلے تو دیکھا کہ حسین رضی اللہ عنہ گلی میں کھیل رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے آگے بڑھے اور (انہیں پکڑنے کے لیے) اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے تو وہ اِدھر اُدھر بھاگنے لگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ہنساتے رہے، آخر کار انہیں پکڑ لیا، پھر اپنا ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا ہاتھ سر کے پچھلے حصے پر رکھ کر ان کا بوسہ لیا اور فرمایا: ''حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں۔ جو آدمی حسین رضی اللہ عنہ سے محبت رکھے، اللہ اس سے محبت رکھے۔ حسین رضی اللہ عنہ اسباط میں سے ایک سبط ہیں۔''

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہمیں علی بن محمد نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے گزشتہ حدیث کی طرح بیان کی۔

١٤٥ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ صُبَيْحٍ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: **((أَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ))**. [**ضعيف**، سنن الترمذي: ٣٨٧٠ـ صبیح مولیٰ ام سلمہ مجہول الحال راوی ہے۔]

(۱۴۵) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''جس سے تمہاری صلح (دوستی، محبت) ہوگی، اس سے میری بھی صلح ہے اور جس سے تمہاری جنگ ہوگی، اس سے میری بھی جنگ ہے۔''

فَضْلُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے فضائل

١٤٦ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِيءِ بْنِ هَانِيءٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَ عَمَّارُ بْنُ

(۱۴۶) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے آنے کی اجازت چاہی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے اجازت دو، اس پاکباز اور پاکیزہ فطرت کو خوش آمدید۔''

يَاسِرٍ ، فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: ((ائْذَنُوا لَهُ، مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ)). [**صحيح**، سنن الترمذى: ۳۷۹۸؛ صحيح ابن حبان: ۷۰۷۵؛ مسند احمد، ۱/ ۱۰۰ ، رقم: ۷۷۹۔]

۱٤۷ ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِيءِ بْنِ هَانِيءٍ قَالَ: دَخَلَ عَمَّارٌ عَلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**مُلِيءَ عَمَّارٌ إِيمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ**)). [ابن حبان (الاحسان): ۷۰۷٦، یہ روایت اعمش اور ابو اسحاق دونوں کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۴۷) ہانی بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، عمار رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے تو انہوں نے فرمایا: پاکباز اور پاکیزہ فطرت کو خوش آمدید! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''عمار رضی اللہ عنہ کا ایک ایک جوڑ ایمان سے معمور ہے۔''

۱٤۸ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوْسَى؛ح: وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: جَمِيعًا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ ابْنِ سِيَاهٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**عَمَّارٌ، مَا عُرِضَ عَلَيْهِ أَمْرَانِ إِلَّا اخْتَارَ الْأَرْشَدَ مِنْهُمَا**)).

[سنن الترمذى: ۳۷۹۹، یہ روایت حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس [عن] کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۴۸) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمار رضی اللہ عنہ کے سامنے جب بھی دو امر پیش کیے گئے تو انہوں نے ان میں سے صحیح تر کا انتخاب کیا۔''

فَضْلُ سَلْمَانَ وَأَبِي ذَرٍّ وَالْمِقْدَادِ.

سلمان، ابوذر اور مقداد رضی اللہ عنہم کے فضائل

۱٤۹ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوْسَى، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ، وَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ**)) قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((**عَلِيٌّ مِنْهُمْ**)) يَقُوْلُ ذَلِكَ ثَلَاثًا: ((**وَأَبُو ذَرٍّ، وَسَلْمَانُ، وَالْمِقْدَادُ**)).

[سنن الترمذى: ۳۷۱۸، یہ روایت حسن ہے، کیونکہ قاضی شریک نے سماع کی صراحت کر رکھی ہے۔ دیکھئے مسند احمد، ۵/ ۳۵۱۔]

(۱۴۹) بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے چار حضرات سے محبت رکھنے کا حکم دیا، اور خبر دی ہے کہ وہ (اللہ) بھی ان حضرات سے محبت رکھتا ہے۔'' عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ان میں سے ایک تو علی رضی اللہ عنہ ہیں۔'' آپ نے یہ بات تین بار فرمائی ''اور ابوذر، سلمان اور مقداد رضی اللہ عنہم۔''

١٥٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلَامَهُ سَبْعَةٌ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَعَمَّارٌ، وَأُمُّهُ سُمَيَّةُ، وَصُهَيْبٌ، وَبِلَالٌ، وَالْمِقْدَادُ. فَأَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَنَعَهُ اللّٰهُ بِعَمِّهِ أَبِي طَالِبٍ، وَأَمَّا أَبُوْ بَكْرٍ فَمَنَعَهُ اللّٰهُ بِقَوْمِهِ، وَأَمَّا سَائِرُهُمْ، فَأَخَذَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ وَأَلْبَسُوْهُمْ أَدْرَاعَ الْحَدِيْدِ وَصَهَرُوْهُمْ فِي الشَّمْسِ، فَمَا مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَاتَاهُمْ عَلَى مَا أَرَادُوْا، إِلَّا بِلَالًا، فَإِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللّٰهِ، وَهَانَ عَلَى قَوْمِهِ، فَأَخَذُوْهُ، فَأَعْطَوْهُ الْوِلْدَانَ، فَجَعَلُوْا يَطُوْفُوْنَ بِهِ فِي شِعَابِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقُوْلُ: أَحَدٌ، أَحَدٌ.

[**حسن**، مسند احمد، ١/ ٤٠٤، رقم: ٣٨٣٢؛ ابن حبان: ٧٠٨٣؛ المستدرك للحاكم ٣/ ٢٨٤-]

(۱۵۰) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سات حضرات نے سب سے پہلے اسلام کا اظہار کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمار، ان کی والدہ ماجدہ سمیہ، صہیب، بلال اور مقداد رضی اللہ عنہم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے چچا ابوطالب کی وجہ سے (کفار کے مظالم سے) محفوظ رکھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اللہ نے ان کی قوم کے ذریعے سے (اذیتوں سے) محفوظ رکھا۔ ان کے علاوہ باقی حضرات کو مشرکین نے پکڑ لیا اور انہیں لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں ڈال دیا۔ سب نے مشرکین کے مطلب کی بات کہہ دی، سوائے بلال رضی اللہ عنہ کے۔ انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جان کی قربانی کو معمولی سمجھا۔ ان کی قوم کی نظر میں بھی ان کی کچھ وقعت نہ تھی، کفار نے انہیں پکڑ کر (آوارہ) بچوں کے حوالے کر دیا۔ وہ انہیں مکہ مکرمہ کی گھاٹیوں میں گھسیٹتے پھرتے اور بلال رضی اللہ عنہ اَحد، اَحد (اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے) کہتے جاتے۔

١٥١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَقَدْ أُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ، وَلَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ، وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَالِثَةٌ، وَمَا لِي وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ، إِلَّا مَا وَارَى إِبِطُ بِلَالٍ)).** [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٤٧٢-]

(۱۵۱) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے اللہ کی راہ میں اتنی ایذائیں دی گئیں جتنی کسی اور کو ایذائیں نہیں دی گئیں، مجھے اللہ کی راہ میں اتنا خوف زدہ کیا گیا جتنا کسی اور کو خوف زدہ نہیں کیا گیا۔ بعض اوقات مجھ پر اس حال میں تیسری رات آ جاتی کہ میرے اور بلال رضی اللہ عنہ کے کھانے کے لیے کوئی ایسی چیز نہ ہوتی جسے کوئی جان دار کھا سکے، سوائے اتنی مقدار میں جو بلال رضی اللہ عنہ کی بغل چھپا لے۔“

فَضَائِلُ بِلَالٍ.

بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٥٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَنَّ شَاعِرًا مَدَحَ بِلَالَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، [فَقَالَ: بِلَالُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ] خَيْرُ بِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كَذَبْتَ، لَا. بَلْ: بِلَالُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

(۱۵۲) سالم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک شاعر نے بلال بن عبداللہ کی مدح کرتے ہوئے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے بلال ہر بلال سے بہتر ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (اسے ٹوک کر) فرمایا: نہیں، تو جھوٹ کہتا ہے، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلال ہر

خَيْرُ بِلَالٍ.[مسند احمد(زوائد)، ۲/ ۹۰، رقم: ۵۶۳۸، یہ روایت "حسن" ہے، کیونکہ عمر بن حمزہ جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے حسن الحدیث راوی ہیں۔]

بلال سے بہتر ہیں۔

فَضَائِلُ خَبَّابٍ.

۱۵۳ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ قَالَ: جَاءَ خَبَّابٌ إِلَى عُمَرَ، فَقَالَ: ادْنُ، فَمَا أَحَدٌ أَحَقَّ بِهٰذَا الْمَجْلِسِ مِنْكَ، إِلَّا عَمَّارٌ، فَجَعَلَ خَبَّابٌ يُرِيهِ آثَارًا بِظَهْرِهِ مِمَّا عَذَّبَهُ الْمُشْرِكُونَ. [فضائل الصحابة للامام احمد: ۱۵۹۶ یہ روایت ابواسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

خباب رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۵۳) ابولیلیٰ کندی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ خباب رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا: آپ قریب آ کر بیٹھیں، اس مقام کا آپ سے زیادہ کوئی حق دار نہیں، سوائے عمار رضی اللہ عنہ کے تو خباب رضی اللہ عنہ اپنی پشت پر سے مشرکین کی ایذاؤں کے نشانات دکھانے لگے۔

۱۵۴ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي دِينِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَقْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَأَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا، وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ۳۷۹۱۔]

(۱۵۴) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے، امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر ہیں، اور عمر اللہ کے دین میں سب سے زیادہ سخت ہیں، عثمان سب سے بڑھ کر حیادار ہیں، سب سے بہتر فیصلے علی کرتے ہیں، کتاب اللہ کے سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں، معاذ بن جبل حلال وحرام کا علم سب سے زیادہ رکھتے ہیں اور زید بن ثابت علم میراث کے زیادہ ماہر ہیں۔ خبردار! ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اور ابوعبیدہ بن جراح اس امت کے امین ہیں۔''

۱۵۵ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ مِثْلَهُ [عِنْدَ ابْنِ قُدَامَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ فِي حَقِّ زَيْدٍ: ((وَأَعْلَمُهُمْ بِالْفَرَائِضِ)).] [**صحيح**، دیکھیے حدیث سابق: ۱۵۴۔]

(۱۵۵) یہ حدیث دوسری سند سے بھی مروی ہے، جس میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ الفاظ ہیں: ''مسائل میراث کے سب سے بڑے عالم (زید رضی اللہ عنہ) ہیں۔''

فَضْلُ أَبِي ذَرٍّ.

۱۵۶ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ

ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۱۵۶) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اس زمین کے اوپر اور آسمان

أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ وَلَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ مِنْ رَجُلٍ أَصْدَقَ لَهْجَةً مِنْ أَبِي ذَرٍّ)). [صحيح، سنن الترمذي: ٣٨٠١، ٣٨٠٢.]

کے نیچے ابوذر سے بڑھ کر سچا آدمی کوئی نہیں۔"

فَضْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٥٧ـ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَرَقَةٌ مِنْ حَرِيْرٍ، فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَدَاوَلُوْنَهَا بَيْنَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا؟)) فَقَالُوْا لَهُ: نَعَمْ. يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هٰذَا)). [صحيح بخاري: ٦٦٤٠؛ صحيح مسلم: ٢٤٦٨(٦٣٤٨)]

(١٥٧) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی پارچہ بطور ہدیہ پیش کیا گیا، لوگ حیرت سے اسے ایک دوسرے کو دکھانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم اس کی نفاست (وعمدگی) پر متعجب ہو؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں، آپ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بھی بہتر ہیں۔"

١٥٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ)). [صحيح بخاري: ٣٨٠٣؛ صحيح مسلم: ٢٤٦٦(٦٣٤٥)]

(١٥٨) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سعد بن معاذ کی وفات پر رحمٰن عزوجل کا عرش بھی جنبش میں آ گیا۔"

فَضْلُ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ.

جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٥٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ، عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: مَا حَجَبَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي، وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي، فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا)). [صحيح بخاري: ٣٠٣٥؛ صحيح مسلم: ٢٤٧٥(٦٣٦٤)]

(١٥٩) جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے جب سے اسلام قبول کیا، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پاس آنے سے کبھی نہیں روکا اور مجھے جب بھی دیکھا، مسکرا دیئے۔ میں نے آپ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں سکتا، آپ نے پیار سے میرے سینے پر اپنا دست مبارک مارا اور فرمایا: "یا اللہ! اسے ثابت قدمی عطا فرما، اور اسے دوسروں کی راہنمائی کرنے والا، ہدایت یافتہ بنا۔"

فَضْلُ أَهْلِ بَدْرٍ.

اہل بدر کے فضائل

١٦٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ، أَوْ مَلَكٌ، إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَا تَعُدُّونَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فِيكُمْ؟ قَالُوا: خِيَارَنَا، قَالَ: كَذَلِكَ هُمْ عِنْدَنَا، خِيَارُ الْمَلَائِكَةِ. [**صحيح**، مسند احمد: ٣/ ٤٦٥، رقم: ١٥٨٢٠؛ مسند عبد بن حميد: ٤٢٥، نیز دیکھئے صحیح بخاري: ٣٩٩٢۔]

(١٦٠) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جبریل علیہ السلام یا کوئی دوسرا فرشتہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: آپ لوگ بدر میں حاضر ہونے والوں کو کیسا سمجھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہم انہیں اپنے میں افضل سمجھتے ہیں؟ فرشتے نے کہا: اسی طرح بدر میں شریک ہونے والے فرشتے بھی ہمارے باقی فرشتوں سے افضل سمجھے جاتے ہیں۔

١٦١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِ[هِمْ] وَلَا نَصِيفَهُ**)). [صحيح بخاري: ٣٦٧٣؛ صحيح مسلم: ٢٥٤٠ (٦٤٨٧) **تنبيه**: راجح یہی ہے کہ یہ روایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

(١٦١) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ کو برا مت کہو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی اگر احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کرے تو وہ ان صحابہ کے ایک مد یا اس کے نصف تک نہیں پہنچ سکتا۔''

١٦٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ. فَلَمُقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً، خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ. [**حسن**، فضائل الصحابه للامام احمد: ١٥، سفیان ثوری نے سماع کی صراحت کر رکھی ہے۔ دیکھئے: المطالب العالية: ٨/ ٤٨١، ح: ٤١٥٥۔]

(١٦٢) نسیر بن ذعلوق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: محمد ﷺ کے صحابہ کو برا مت کہو، ان میں سے کسی کا (رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں) ایک گھڑی گزارنا تمہاری ساری زندگی کے اعمال سے افضل ہے۔

[فَضْلُ الْأَنْصَارِ].

انصار کی فضیلت کا بیان

١٦٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِاللَّهِ،

(١٦٣) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ

قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ. وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ)). قَالَ: شُعْبَةُ: قُلْتُ لِعَدِيٍّ: أَسَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ؟ قَالَ: إِيَّايَ حَدَّثَ. [صحيح بخاري: ٣٧٨٣؛ صحيح مسلم: ٧٥ (٢٣٧)]

نے فرمایا: ''جو انصار سے محبت رکھے گا، اللہ تعالیٰ اسے محبوب رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا، اللہ اس سے بغض رکھے گا۔'' شعبہ کہتے ہیں: میں نے عدی سے پوچھا کہ آپ نے خود اسے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے آپ نے ہی یہ حدیث بیان کی ہے۔

١٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ، وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ اسْتَقْبَلُوا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا، وَاسْتَقْبَلَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِنَ الْأَنْصَارِ)).

[یہ روایت اگرچہ عبدالمهیمن کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔ دیکھئے: صحيح بخاري: ٣٧٧٩؛ مسلم: ١٠٦١ (٢٤٤٦)]

(١٦٤) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کا میرے ساتھ تعلق اس طرح ہے جس طرح جسم کے ساتھ متصل لباس ہو اور باقی لوگوں کا تعلق میرے ساتھ اس طرح ہے جس طرح (اوڑھنی) چادر ہو۔ اگر لوگ کسی ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار کسی دوسری وادی میں چلیں تو میں انصار والی وادی میں چلوں گا۔ اگر ہجرت نہ ہوتی، تو میں ایک انصاری فرد ہوتا۔''

١٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ: عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللَّهُ الْأَنْصَارَ، وَأَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ، وَأَبْنَاءَ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ)).

[**ضعيف**، کثیر العوفی سخت ضعیف راوی ہے۔]

(١٦٥) عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ انصار پر، ان کے بیٹوں (اولاد) پر اور ان کے پوتوں پر رحمت فرمائے۔''

فَضْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فضیلت

١٦٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِ، وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَتَأْوِيلَ الْكِتَابِ)). [صحيح بخاري: ٣٧٥٦؛ صحيح مسلم: ٢٤٧٧ (٦٣٦٨)]

(١٦٦) ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا: ''اے اللہ! اسے حکمت (ودانائی) اور قرآن کریم کے مفاہیم ومطالب سکھا دے۔''

بَاب فِي ذِكْرِ الْخَوَارِجِ.

١٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ، وَذَكَرَ الْخَوَارِجَ، فَقَالَ: فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ، أَوْ مُودَنُ الْيَدِ، أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ وَلَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ، عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ، قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ؟ قَالَ إِي، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [صحيح مسلم: ١٠٦٦ (٢٤٦٥)؛ سنن ابي داود: ٤٧٦٣-]

باب: خوارج کا تذکرہ

(١٦٧) عبیدہ (بن عمرو سلمانی رحمۃ اللہ علیہ) سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خوارج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ان میں ایک آدمی ہے جس کا ہاتھ پورا نہیں، یا کہا: ناقص ہے، یا کہا: چھوٹا ہے۔ اگر یہ خدشہ نہ ہو کہ تم اترانے لگو گے تو میں تمہیں بتا دیتا کہ ان خوارج کو قتل کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی زبان مبارک سے (کس قدر اجر و ثواب کا) وعدہ کیا ہے۔ میں (عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ) نے عرض کیا: کیا آپ نے اس (بات) کو خود محمد ﷺ سے سنا ہے؟ تو انہوں نے تین بار کہا: رب کعبہ کی قسم! ہاں۔

١٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ النَّاسِ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَمَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ عِنْدَ اللَّهِ لِمَنْ قَتَلَهُمْ**)).

[**حسن صحيح**، سنن الترمذي: ٢١٨٨-]

(١٦٨) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آخری زمانے میں کچھ نوعمر، کم عقل قسم کے لوگ ظاہر ہوں گے جو (بظاہر) اچھی اچھی باتیں کریں گے۔ وہ قرآن (خوب) پڑھیں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح (صاف) نکل جائیں گے، جس طرح تیر شکار میں سے آر پار ہو جاتا ہے۔ جس کو یہ لوگ ملیں تو وہ انہیں قتل کر دے، کیونکہ انہیں قتل کرنا، قتل کرنے والے کے لیے اللہ کے ہاں باعث اجر و ثواب ہے۔''

١٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ فِي الْحَرُورِيَّةِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ قَوْمًا يَتَعَبَّدُونَ ((**يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصَوْمَهُ مَعَ صَوْمِهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، أَخَذَ سَهْمَهُ فَنَظَرَ فِي نَصْلِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، فَنَظَرَ فِي رِصَافِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، فَنَظَرَ فِي**

(١٦٩) ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے عرض کی، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے حروریہ (گروہ) کے بارے میں کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک قوم کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے جو خوب عبادت کریں گے کہ ''تم ان کی نماز کے مقابلے میں اپنی نماز کو اور ان کے روزے کے مقابلے میں اپنے روزے کو معمولی سمجھو گے (اس کے باوجود) وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے آر پار ہو جاتا ہے۔ شکاری

قِدْحِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا. فَنظَرَ فِي الْقُذَذِ فَتَمَارَى هَلْ يَرَى شَيْئًا أَمْ لَا)). [**صحيح**، مسند احمد، ٣/ ٣٣، ٣٤، رقم: ١١٢٩١؛ المصنف لابن ابي شيبة، ١٥/ ٣١٥، ٣١٦، نیز دیکھئے: صحيح بخاري: ٥٠٥٨؛ صحيح مسلم: ١٠٦٤ (٢٤٥٥)]

اپنے تیر کو پکڑ کر اس کا پھل (نوک) دیکھتا ہے تو اسے (شکار کردہ جانور کے جسم میں سے تیر کے پھل پر) کچھ بھی نظر نہیں آتا، پھر وہ تیر کے پٹھے اور اس کی لکڑی کو دیکھتا ہے تو کچھ نظر نہیں آتا، پھر تیر کے پروں کو دیکھتا ہے تو شک گزرتا ہے کہ ان پر کچھ اثر نظر آتا ہے یا نہیں؟''

١٧٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي، أَوْ سَيَكُوْنُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي، قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ حُلُوْقَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ، هُمْ شِرَارُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ))** قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّامِتِ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَافِعِ بْنِ عَمْرٍو، أَخِي الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ فَقَالَ: وَأَنَا أَيْضًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [صحيح مسلم: ١٠٦٧ (٢٤٦٩)]

(١٧٠) ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن تو (خوب) پڑھیں گے، تاہم وہ ان کے حلقوں (گلوں) سے آگے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے، جس طرح تیر شکار میں سے آر پار ہو جاتا ہے، پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے۔ وہ مخلوقات میں سے بدترین لوگ ہیں۔'' عبداللہ بن صامت رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کے بھائی رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے بھی اسے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

١٧١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَيَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ))**. [**صحيح**، مسند احمد، ١/ ٢٥٦ رقم: ٢٣١٢؛ المصنف لابن ابي شيبة، ١٥/ ٣٢٢؛ فضائل القرآن للفريابى: ١٩٤ یہ حدیث شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔ دیکھیے حدیث: ١٧٢]

(١٧١) ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ قرآن ضرور پڑھیں گے (قرآنی نصوص سے استدلال تو کریں گے تاہم) وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے آر پار ہو جاتا ہے۔''

١٧٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَهُوَ يَقْسِمُ التِّبْرَ

(١٧٢) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جعرانہ مقام پر بلال رضی اللہ عنہ کی جھولی میں سونا اور مال غنیمت تھا، جسے رسول اللہ ﷺ تقسیم فرما رہے تھے۔ (اسی اثنا میں) ایک آدمی نے

وَالْغَنَائِمَ، وَهُوَ فِي حِجْرِ بِلَالٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: اِعْدِلْ يَا مُحَمَّدُ! فَإِنَّكَ لَمْ تَعْدِلْ. فَقَالَ: ((وَيْلَكَ! وَمَنْ يَعْدِلُ بَعْدِي إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟)) فَقَالَ: عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! حَتّٰى أَضْرِبَ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ هٰذَا فِي أَصْحَابٍ، أَوْ أُصَيْحَابٍ لَهُ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)).

[صحیح مسلم: ١٠٦٣ (٢٤٤٩)]

کہا: اے محمد ﷺ! انصاف کیجئے، آپ نے انصاف نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے! اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو میرے بعد کون انصاف کرے گا؟'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اپنے ان ساتھیوں میں سے ہے جو قرآن پڑھیں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار میں سے آر پار ہو جاتا ہے۔''

١٧٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْأَزْرَقُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَوَارِجُ كِلَابُ النَّارِ)).

[**صحيح**، مسند احمد، ٤/ ٣٥٥، رقم: ١٩١٣٠؛ المصنف لابن ابي شيبة، ٥/ ٣٠٥؛ حلية الاولياء، ٥/ ٥٦؛ السنة لابن ابي عاصم: ٩٠٤، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

(١٧٣) ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خوارج جہنم کے کتے ہیں۔''

١٧٤ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَنْشَأُ نَشْءٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، كُلَّمَا خَرَجَ قَرْنٌ قُطِعَ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((كُلَّمَا خَرَجَ قَرْنٌ قُطِعَ)). أَكْثَرَ مِنْ عِشْرِينَ مَرَّةً. ((حَتّٰى يَخْرُجَ فِي عِرَاضِهِمُ الدَّجَّالُ)). [**حسن**، تاريخ دمشق، ١/ ٦٣، نیز دیکھئے: مسند احمد، ٢/ ٨٤، رقم: ٥٥٦٢۔]

(١٧٤) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک جماعت ایسی وجود میں آئے گی کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے، مگر وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ جب بھی (ایسا) کوئی گروہ ظاہر ہوگا، اس کا قلع قمع کر دیا جائے گا۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات بیس سے زائد مرتبہ سنی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جب بھی (ایسا) کوئی گروہ ظاہر ہوگا اسے کاٹ دیا جائے گا، یہاں تک کہ دجال ان میں سے ظاہر ہوگا۔''

١٧٥ـ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، أَبُو بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، أَوْ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، أَوْ حُلُوقَهُمْ، سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ، إِذَا

(١٧٥) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آخری زمانے میں یا فرمایا کہ اس امت میں کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے، مگر وہ ان کے حلقوں سے آگے نہیں جائے گا۔ سر منڈانا ان کی (امتیازی) علامت ہے۔ جب تم انہیں دیکھو، یا جب ان سے ملو، تو انہیں قتل کر دو۔''

رَأَيْتُمُوهُمْ، أَوْ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ، فَاقْتُلُوهُمْ)).

[سنن ابي داود: ٤٧٦٦؛ المستدرك للحاكم، ٢/ ١٤٧، ١٤٨ یہ روایت قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

١٧٦ـ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَقُولُ: ((شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ، وَخَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوا، كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ. قَدْ كَانَ هَؤُلَاءِ مُسْلِمِينَ فَصَارُوا كُفَّارًا))، قُلْتُ: يَا أَبَا أُمَامَةَ! هَذَا شَيْءٌ تَقُولُهُ؟ قَالَ: بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [**حسن صحيح**، سنن الترمذي: ٣٠٠٠؛ مسند احمد، ٥/ ٢٥٦، رقم: ٢٢٢٠٨-]

(۱۷۶) ابو غالب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ (خوارج) آسمان تلے قتل ہونے والے بدترین مقتول ہیں اور جنہیں یہ (خوارج) قتل کریں وہ بہترین مقتول (شہید) ہیں۔ یہ جہنمیوں کے کتے ہیں، یہ مسلمان تھے، پھر کافر ہو گئے۔ میں (ابوغالب) نے عرض کیا: اے ابوامامہ رضی اللہ عنہ! یہ آپ کی اپنی بات ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ میں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

بَاب فِيمَا أَنْكَرَتِ الْجَهْمِيَّةُ.

باب: جہمیہ نے جس چیز کا انکار کیا

١٧٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، وَوَكِيعٌ؛ ح: وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا خَالِي يَعْلَى، وَوَكِيعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، قَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تَضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾. (ق: ٣٩) [صحيح بخاري: ٧٤٣٥، ٧٤٣٤؛ صحيح مسلم: ٦٣٣ (١٤٣٤)؛ سنن ابي داود: ٤٧٢٩؛ سنن الترمذي: ٤٨٤-]

(۱۷۷) جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: ”تم عنقریب اپنے رب کا دیدار (اس قدر آسانی) سے کرو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو، تمہیں اسے دیکھنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ اگر تم سے ہو سکے تو طلوع آفتاب سے پہلے والی اور غروب آفتاب سے پہلے والی نماز کے بارے میں مغلوب (سست) نہ ہو جاؤ تو ایسا ہی کرو۔“ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾ ”سورج نکلنے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کریں۔“

١٧٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَضَامُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قَالُوا: لَا.

(۱۷۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہیں چودھویں رات کو چاند دیکھنے میں کوئی مشکل پیش آتی ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اسی طرح تمہیں قیامت کے دن اپنے رب تعالیٰ کا دیدار کرنے میں

قَالَ: ((فَكَذٰلِكَ] لَا تَضَامُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [صحيح، شواہد کے لیے دیکھئے: صحيح بخاري: ٦٥٧٣؛ مسلم: ٢٩٢٨؛ مسلم: ٢٩٦٨ (٧٤٣٨)؛ مسند احمد، ٣/ ٣٨٩، رقم: ٩٠٥٨]

کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔"

١٧٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: ((تَضَامُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ؟)) قُلْنَا: لَا. قَالَ: ((فَتَضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ؟)) قَالُوْا: لَا. قَالَ: ((إِنَّكُمْ لَا تَضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ إِلَّا كَمَا تَضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا)). [صحيح، مسند احمد، ٣/ ١٦، رقم: ١١١٢٠؛ مسند ابي يعلىٰ: ١٠٠٦؛ كتاب التوحيد لابن خزيمة، ص؛ ١٦٩؛ السنة لابن ابي عاصم: ٤٥٢۔]

(١٧٩) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دوپہر کے وقت جب فضا ابر آلود نہ ہو تو کیا تمھیں سورج دیکھنے میں کوئی مشکل پیش آتی ہے؟" ہم نے عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا: "کیا تمھیں چودھویں رات کو جبکہ فضا میں بادل بھی نہ ہوں تو چاند دیکھنے میں دشواری ہوتی ہے؟" صحابہ نے عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے میں تمھیں اتنی ہی دشواری ہوگی جتنی سورج اور چاند دیکھنے میں ہوتی ہے۔"

١٨٠ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ: اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِيْنٍ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَرَى اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ وَمَا آيَةُ ذٰلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ: ((يَا أَبَا رَزِيْنٍ! أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ مُخْلِيًا بِهِ؟)) قَالَ، قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: ((فَاللّٰهُ أَعْظَمُ، وَذٰلِكَ آيَةٌ فِي خَلْقِهِ)). [حسن، سنن ابي داود: ٤٧٣١؛ مسند احمد، ٤/ ١١ رقم: ١٦١٨٦؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٥٦٠۔]

(١٨٠) ابورزین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے؟ اور اس کی مخلوق میں اس کی کیا علامت ہے؟ آپ نے فرمایا: "ابورزین! کیا تم میں سے ہر کوئی اپنی اپنی جگہ چاند کو (آسانی سے) نہیں دیکھتا؟" میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: "اللہ اس سے کہیں زیادہ عظمت والا ہے اور یہ (چاند) اس کی مخلوق میں اس کی علامت ہے۔"

١٨١ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضَحِكَ رَبُّنَا مِنْ قُنُوطِ

(١٨١) ابورزین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہمارا رب اپنے بندوں کے ناامید (مایوس) ہونے پر ہنستا ہے، جبکہ اللہ کی طرف سے حالات کی تبدیلی قریب ہوتی ہے۔" میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا رب تعالیٰ ہنستا (بھی)

عِبَادِهِ وَقُرْبِ غِيَرِهِ)) [قَالَ:] قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوَ يَضْحَكُ الرَّبُّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: لَنْ نَعْدَمَ مِنْ رَبٍّ يَضْحَكُ خَيْرًا. [حسن، مسند احمد، ٤/ ١١، رقم: ١٦١٨٧؛ مسند الطيالسي: ١٠٩٢؛ السنة لابن ابي عاصم: ٥٥٤۔]

ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے کہا: ہم اپنے اس رب کی خیر (رحمت و برکت) سے کبھی محروم نہیں ہو سکتے جو ہنستا ہے۔

١٨٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِيْنٍ قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ؟ قَالَ: ((كَانَ فِي عَمَاءٍ، مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ، وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَمَا ثَمَّ خَلْقٌ، عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ)). [سنن الترمذي: ٣١٠٩؛ مسند احمد، ٤/ ١١، رقم: ١٦١٨٨؛ مسند الطيالسي: ١٠٩٣، ١٠٩٤؛ ابن حبان: ٦١٤١، یہ حدیث "حسن" ہے، کیونکہ وکیع بن حدس حسن الحدیث راوی ہیں۔]

(١٨٢) ابورزین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارا رب اپنی مخلوق (زمین و آسمان) پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ آپ نے فرمایا: ''وہ بادل میں تھا، جس کے اوپر اور نیچے ہوا تک نہ تھی، اور نہ کوئی دوسری مخلوق تھی۔ اس کا عرش پانی پر تھا۔''

١٨٣۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ عَرَضَ لَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ! كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ فِي النَّجْوٰى؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُدْنَى الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ، ثُمَّ يُقَرِّرُهُ بِذُنُوْبِهِ، فَيَقُوْلُ: هَلْ تَعْرِفُ؟ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أَعْرِفُ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ مِنْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَبْلُغَ قَالَ: إِنِّي سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ))، قَالَ: ((ثُمَّ يُعْطَى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهِ، أَوْ كِتَابَهُ، بِيَمِينِهِ))، قَالَ: ((وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيُنَادَى عَلَى رُؤُوسِ

(١٨٣) صفوان بن محرز مازنی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے اور وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، اسی دوران میں ایک آدمی نے ان کے سامنے آ کر کہا: اے ابن عمر! آپ نے رسول اللہ ﷺ کو (اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے ساتھ) سرگوشی کے متعلق کیا فرماتے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''روزِ قیامت مومن کو اس کے رب کے قریب کر دیا جائے گا حتی کہ اللہ تعالیٰ اس پر (اپنی رحمت سے) پردہ ڈال دے گا، پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا۔ اللہ فرمائے گا: کیا تجھے (اپنا فلاں گناہ) یاد ہے؟ وہ کہے گا: اے رب! (ہاں) میں اعتراف کرتا ہوں حتی کہ اللہ اسے اس قدر گناہوں کا اقرار کرائے گا جس قدر وہ چاہے گا، تب اللہ فرمائے گا: میں نے دنیا

الْأُشْهَادِ)). قَالَ خَالِدٌ: فِي ((الْأُشْهَادِ)) شَيْءٌ مِنِ انْقِطَاعٍ. ﴿هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾. (١١/ هود: ١٨) [صحيح بخاري: ٤٦٨٥، ٦٠٧٠؛ صحيح مسلم: ٢٧٦٨ (٧٠١٥)]۔

تنبیه: ہمارے علم کے مطابق انقطاع والی بات درست نہیں ہے، واللہ اعلم۔]

میں تیرے ان گناہوں پر پردہ ڈالے رکھا اور آج میں تیرے ان تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''پھر نیکیوں والا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں تھما دیا جائے گا۔'' (نیز) آپ نے فرمایا: ''اور کافر یا منافق کے بارے میں برسرِ عام اعلان کیا جائے گا: ﴿هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾ ''یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا، خبردار! ایسے ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔'' خالد بن حارث نے کہا: ''الأشهاد'' (برسرِ عام، یہ لفظ سند کے لحاظ سے) منقطع ہے۔

١٨٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْعَبَّادَانِيُّ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيمِهِمْ إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُورٌ، فَرَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ، فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! قَالَ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ﴾ (٣٦/ يٰس: ٥٨) قَالَ: فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيمِ مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ حَتَّى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقَى نُورُهُ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْهِمْ فِي دِيَارِهِمْ)). [**ضعيف**، حلية الاولياء، ٦/ ٢٠٨؛ كتاب الضعفاء للعقيلى، ٢/ ٢٧٥؛ الكامل لابن عدى، ٦/ ١٣؛ الموضوعات لابن الجوزى، ٣/ ٢٦١ فضل الرقاشی ضعیف راوی ہے۔]

(۱۸۴) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنتی لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ نعمتوں سے بھرپور لطف اندوز ہو رہے ہوں گے کہ اچانک ایک نور ظاہر ہوگا۔ وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے تو ان کے اوپر سے رب تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوگا۔ وہ فرمائے گا: اے جنت والو! تم پر سلامتی ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہی ارشاد ربانی ہے: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ﴾ ''مہربان رب کی طرف سے سلام کہا جائے گا۔'' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کی طرف دیکھے گا اور وہ اس کا دیدار کریں گے۔ جب تک وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرتے رہیں گے، جنت کی دوسری کسی نعمت کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے، تا آنکہ اللہ تعالیٰ ان سے پردے میں ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کا نور اور اس کی برکت ان کے گھروں میں باقی رہ جائے گی۔''

١٨٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ مِنْ عَنْ

(۱۸۵) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام کرے گا، اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا۔ بندہ اپنی دائیں اور بائیں جانب نظر دوڑائے گا تو اسے

أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ مِنْ [عَنْ] أَيْسَرَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ أَمَامَهُ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَلْيَفْعَلْ)). [صحيح بخاري: ٦٥٣٩، ٧٤٤٣؛ صحيح مسلم: ١٠١٦ (٢٣٤٨)؛ سنن الترمذي: ٢٤١٥-]

اپنے آگے بھیجے ہوئے (کردہ) اعمال ہی نظر آئیں گے۔ پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو آگ (جہنم) اس کا استقبال کرتی نظر آئے گی۔ پس تم میں سے جو کوئی جہنم سے بچنے کا سامان کر سکتا ہے تو کر لے، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہی کیوں نہ ہو۔''

١٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِالصَّمَدِ، عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ)). [صحيح بخاري: ٤٨٧٨، ٤٨٧٩، ٤٨٨٠؛ صحيح مسلم: ١٨٠ (٤٤٨)؛ سنن الترمذي: ٢٥٢٨-]

(١٨٦) عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو جنتیں چاندی کی ہیں، ان میں برتن اور سب اشیاء چاندی کی ہیں اور دو جنتیں سونے کی ہیں، ان میں برتن اور باقی تمام اشیاء سونے کی ہیں۔ اہل جنت اور ان کے رب تبارک وتعالیٰ کے دیدار کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہو گی، سوائے کبریائی کی اس چادر کے جو اس کے چہرۂ اقدس پر ہوگی، جنت عدن میں۔''

١٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُالْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ (١٠/ يونس: ٢٦) وَقَالَ: ((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، نَادَى مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! إِنَّ لَكُمْ عِنْدَاللَّهِ مَوْعِدًا يُرِيدُ أَنْ يُنْجِزَكُمُوهُ، فَيَقُولُونَ: وَمَا هُوَ؟ أَلَمْ يُثَقِّلِ اللَّهُ مَوَازِينَنَا، وَيُبَيِّضْ وُجُوهَنَا، وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَيُنْجِنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَوَاللَّهِ، مَا أَعْطَاهُمُ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ، -يَعْنِي: إِلَيْهِ،- وَلَا أَقَرَّ لِأَعْيُنِهِمْ)). [صحيح مسلم: ١٨١ (٤٤٩)؛ سنن الترمذي: ٣٥٥٢-]

(١٨٧) صہیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ ''جن لوگوں نے نیکیاں کیں، ان کے لیے نیک بدلہ (جنت) ہے اور مزید (دیدار الٰہی) ہے۔'' اور آپ نے فرمایا: ''جب اہل جنت، جنت میں اور جہنمی جہنم میں پہنچ جائیں گے تو ایک اعلان کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرے گا۔ اے جنتیو! اللہ نے تمہارے ساتھ ایک وعدہ کیا تھا، اب وہ اسے پورا کرنا چاہتا ہے۔ جنتی کہیں گے: وہ کون سا وعدہ ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہماری نیکیوں کے پلڑے بھاری نہیں کر دیئے؟ کیا اس نے ہمارے چہرے منور (سفید) نہیں کر دیئے؟ اور کیا اس نے ہمیں جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل نہیں کر دیا؟ (اب کونسی نعمت باقی رہ گئی ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد وہ (اللہ تعالیٰ) حجاب ہٹا دے گا تو لوگ اس کا دیدار کریں گے۔

اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے دیدار سے بڑھ کر کوئی نعمت انہیں زیادہ محبوب اور ان کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والی نہ ہوگی۔"

١٨٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ، لَقَدْ جَاءَتِ الْمُجَادِلَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَأَنَا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، تَشْكُو زَوْجَهَا، وَمَا أَسْمَعُ مَا تَقُولُ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾. (٥٨/ المجادلة:١) [صحيح بخاري، قبل حديث: ٧٣٨٦ (تعليقًا)؛ سنن النسائي: ٣٤٩٠-]

(١٨٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی سماعت تمام آوازوں کو محیط ہے۔ نبی ﷺ کے پاس مجادلہ آیا، اور میں گھر کے ایک گوشے میں موجود تھی۔ وہ (خولہ بنت مالک رضی اللہ عنہا) اپنے خاوند کے بارے میں شکوہ کر رہی تھی، اور مجھے اس کی بات سنائی نہیں دے رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾ "یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑا (بحث) کر رہی تھی۔"

١٨٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ بِيَدِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ: رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي)).

[**حسن صحيح**، سنن الترمذي: ٣٥٤٣، نیز دیکھیے، صحيح بخاري: ٣١٩٤؛ صحيح مسلم: ٢٧٥١ (٦٩٦٩)]

(١٨٩) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے رب نے مخلوقات کو پیدا کرنے سے پہلے اپنے دستِ مبارک سے اپنے بارے میں یہ لکھ رکھا ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔"

١٩٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يَقُولُ: لَمَّا قُتِلَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ [حَرَامٍ]، يَوْمَ أُحُدٍ، لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((يَا جَابِرُ! أَلَا أُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللَّهُ لِأَبِيكَ؟)) وَقَالَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ، فَقَالَ: ((يَا جَابِرُ! مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟)) قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اسْتُشْهِدَ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا، قَالَ: ((أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ؟)) قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ

(١٩٠) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب غزوۂ احد میں میرے والد گرامی عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ خلعت شہادت سے ہمکنار ہوئے تو ایک دن رسول اللہ ﷺ کی مجھ سے ملاقات ہوئی، آپ نے فرمایا: "اے جابر! کیا میں تجھے نہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد سے کیا فرمایا؟" یحیٰی بن حبیب سے مروی حدیث میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "اے جابر! کیا بات ہے، میں تجھے دل آزردہ دیکھ رہا ہوں؟" میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ابا جان شہید ہو گئے، بچے اور قرض چھوڑ گئے۔ آپ نے فرمایا: "کیا میں تجھے وہ خوش خبری نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد سے کس طرح

اللّٰهِ! قَالَ: ((مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَكَلَّمَ أَبَاكَ كِفَاحًا، فَقَالَ: يَا عَبْدِي! تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ. قَالَ: يَا رَبِّ! تُحْيِينِي فَأُقْتَلُ فِيكَ ثَانِيَةً. فَقَالَ الرَّبُّ سُبْحَانَهُ: إِنَّهُ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يُرْجَعُونَ، قَالَ: يَا رَبِّ! فَأَبْلِغْ مَنْ وَرَائِي قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾)). (۳/ آل عمران: ۱۶۹) [حسن، سنن الترمذي: ۳۰۱۰؛ مسند احمد، ۳/ ۳۶۱، رقم: ۱۴۸۸۱؛ صحيح ابن حبان: ۷۰۲۲؛ المستدرك للحاكم: ۳/ ۲۰۳۔]

ملاقات کی؟'' عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جس شخص سے بھی کلام کیا، اس نے حجاب کے پیچھے سے کیا، لیکن تیرے والد سے حجاب کے بغیر کلام کیا، اور فرمایا: اے میرے بندے! مجھ سے کسی خواہش کا اظہار کرو میں تمہیں عطا کروں گا۔ عرض کیا: اے میرے رب! مجھے دوبارہ زندگی عطا فرما، تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں شہادت پاؤں۔ رب سبحانہ نے فرمایا: میرا یہ پہلے سے فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ (دوبارہ) دنیا میں واپس نہیں جائیں گے۔ عرض کیا: اے میرے رب! پھر میرے پسماندگان کو (میری اس زندگی کی) خبر ہی پہنچا دے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ ''جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کر دیے گئے، آپ انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھیں بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے ہاں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔''

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَضْحَكُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، كِلَاهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى قَاتِلِهِ، فَيُسْلِمُ، فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ)). [صحيح بخاري: ۲۸۲۶؛ صحيح مسلم: ۱۸۹۰ (۴۸۹۲)؛ سنن النسائي: ۳۱۶۸]

(۱۹۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی طرف (دیکھ کر) ہنستا ہے، جن میں سے ایک، دوسرے کو قتل کرتا ہے اور وہ دونوں جنت میں جا پہنچتے ہیں۔ ایک تو اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر جاتا ہے، بعد ازاں اللہ تعالیٰ اس کے قاتل کو توبہ کی توفیق دیتا ہے، وہ اسلام قبول کر کے اللہ کی راہ میں لڑتا ہوا شہید ہو جاتا ہے۔'' (اس طرح یہ دونوں شہادت سے ہمکنار ہو کر جنت میں پہنچ جاتے ہیں)۔

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ:

(۱۹۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو ایک مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔ زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟''

أَنَا الْمَلِكُ. أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ)). [صحيح بخاري: ٦٥١٩، ٧٣٨٢؛ صحيح مسلم: ٢٧٨٧ (٧٠٥٠)]

١٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ: كُنْتُ بِالْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ، وَفِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَمَرَّتْ بِهِ سَحَابَةٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: ((مَا تُسَمُّونَ هَذِهِ؟)) قَالُوا: السَّحَابَ. قَالَ: ((وَالْمُزْنُ)) قَالُوا: وَالْمُزْنُ. قَالَ: ((وَالْعَنَانُ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالُوا: وَالْعَنَانُ. قَالَ: ((كَمْ تَرَوْنَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ؟)) قَالُوا: لَا نَدْرِي. قَالَ: ((فَإِنَّ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا إِمَّا وَاحِدًا أَوِ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ سَنَةً، وَالسَّمَاءُ فَوْقَهَا [كَذَلِكَ])) حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ ((ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، بَحْرًا. بَيْنَ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ، بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ عَلَى ظُهُورِهِنَّ الْعَرْشُ، بَيْنَ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ اللَّهُ فَوْقَ ذَلِكَ، تَبَارَكَ وَتَعَالَى)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٤٧٢٣؛ سنن الترمذي: ٣٣٢٠ سماک مختلط ہیں، جبکہ عبداللہ بن عمیرہ کا احنف بن قیس سے سماع غیر معروف ہے۔]

(١٩٣) عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں وادئ بطحاء مقام پر ایک جماعت میں موجود تھا اور اس میں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔ایک بدلی گزری تو آپ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: ”تم لوگ اسے کیا نام دیتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: ”سحاب“ (بادل) آپ نے فرمایا: ”اور "الْمزن" بھی ہے۔“ صحابہ نے کہا: جی ہاں، اسے مزن بھی کہتے ہیں۔آپ نے فرمایا: ”اور العنان بھی ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں، اسے العنان بھی کہتے ہیں۔آپ نے فرمایا: ”تم اپنے اور آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ سمجھتے ہو؟“ عرض کیا: ہم نہیں جانتے۔آپ نے فرمایا: ”تمہارے اور اس کے درمیان اکہتر، بہتر یا تہتر سال کا فاصلہ ہے۔اس سے اوپر آسمان بھی اسی قدر ہے۔“ حتی کہ آپ نے ساتوں آسمان اسی طرح شمار کیے۔ ”پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے، اس کی اوپر والی سطح اور نیچے والی سطح کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا پہلے اور دوسرے آسمان کے درمیان ہے۔اس سے اوپر آٹھ مینڈھے ہیں۔ان کے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان ہے، پھر ان کی پشتوں پر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے، اس کے اوپر والی اور نیچے والی سطح کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان ہے۔برکتوں اور بلندیوں والا اللہ اس کے اوپر ہے۔“

١٩٤ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَضَى اللَّهُ أَمْرًا فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا

(١٩٤) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کوئی فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اسے سن کر خشوع کا اظہار کرتے ہوئے اپنے پر ہلاتے ہیں۔ جس سے ایسی آواز پیدا ہوتی ہے) جیسے پتھر پر زنجیر (مارنے سے ہوتی)

خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ، فَـ ﴿إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ﴾ (٣٤/ سبا:٢٣) قَالَ، فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ، فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ، فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، فَرُبَّمَا أَدْرَكَهُ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا إِلَى الَّذِي تَحْتَهُ، فَيُلْقِيهَا عَلَى لِسَانِ الْكَاهِنِ أَوِ السَّاحِرِ، فَرُبَّمَا لَمْ يُدْرَكْ حَتَّى يُلْقِيَهَا، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ، فَتَصْدُقُ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ)). [صحيح بخاري: ٤٧٠١، ٤٨٠٠؛ سنن ابي داود: ٣٩٨٩؛ سنن الترمذي: ٣٢٢٣/ ٢-]

ہے۔حتی کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں: تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں: حق فرمایا اور وہ بہت ہی بلند، کبریائی والا ہے۔آپ نے فرمایا: پھر چوری چھپے سننے والے (جن اور شیاطین) ایک دوسرے کے اوپر چڑھ کر (فرشتوں کی باتیں) سننے کی کوشش کرتے ہیں۔(ان میں سے کوئی) ایک آدھ بات سن لیتا ہے اور اپنے سے نیچے والے کو بتا دیتا ہے۔بعض اوقات نیچے والے کو بتانے سے پہلے ہی شہاب ثاقب (شعلہ) اسے اپنا نشانہ بنا لیتا ہے کہ جسے وہ کاہن یا جادوگر کی زبان پر جاری کرتا۔کبھی شہاب ثاقب اسے نہیں لگتا تو وہ سنی ہوئی بات اپنے سے نیچے والے کو بتا دیتا ہے اور وہ اس کے ساتھ (اپنی طرف سے) سو جھوٹ ملا دیتا ہے۔ان میں سے ایک وہی بات سچی ہوتی ہے جو آسمان سے سنی گئی۔"

١٩٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، وَيُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ، وَعَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، حِجَابُهُ النُّورُ، لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ)). [صحيح مسلم: ١٧٩ (٤٤٥)]

(١٩٥) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: (١) اللہ تعالیٰ سوتا نہیں، (٢) اور سونا اس کے شایانِ شان نہیں، (٣) وہ ترازو کو جھکاتا اور بلند کرتا ہے، یعنی وہ کسی کے حق میں رزق کشادہ اور کسی کے حق میں تنگ کر دیتا ہے۔(٤) دن کے اعمال، رات کے عملوں سے پہلے اور رات کے اعمال، دن کے عملوں سے پہلے بارگاہِ الٰہی میں پیش کیے جاتے ہیں۔(٥) اس کا حجاب نور ہے۔اگر وہ اسے ہٹا دے تو اس کے چہرۂ اقدس کی تجلیات سے تا حد نگاہ اس کی مخلوق میں سے (ہر چیز) خاکستر ہو جائے۔"

١٩٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ،

(١٩٦) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور سونا اس کے شایان شان بھی نہیں۔ وہ ترازو کو جھکاتا اور بلند کرتا ہے، اس کا حجاب نور ہے۔اگر وہ اسے ہٹا دے تو اس کے چہرۂ انور کی تجلیات ہر اس چیز کو خاکستر

حِجَابُهُ النُّورُ، لَوْ كَشَفَهَا لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ كُلَّ شَيْءٍ أَدْرَكَهُ بَصَرُهُ)) ثُمَّ قَرَأَ أَبُو عُبَيْدَةَ: ﴿أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾. (٢٧/ النمل:٨) [صحيح، مسند احمد، ٤/ ٤٠٠، رقم: ١٩٦٠٢؛ مسند الطيالسي: ٤٩١؛ مسند ابي يعلى: ٧٢٦٢-]

کر دیں جس پر اس کی نظر پڑے۔'' پھر ابو عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ''مبارک ہے وہ جو اس آگ (نور) میں ہے اور وہ جو اس کے اردگرد ہے اور پاک ہے اللہ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔''

١٩٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَمِينُ اللَّهِ مَلْأَى، لَا يَغِيضُهَا شَيْءٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ، يَرْفَعُ الْقِسْطَ وَيَخْفِضُ، قَالَ: أَرَأَيْتَ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ [اللَّهُ] السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِمَّا فِي يَدَيْهِ شَيْئًا)). [صحيح، سنن الترمذي: ٣٠٤٥، نیز دیکھئے: صحيح بخاري: ٤٦٨٤، ٧٤١١؛ صحيح مسلم: ٩٩٣ (٢٣٠٨، ٢٣٠٩)]

(١٩٧) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے، کوئی چیز اس (کے خزانوں) میں کمی نہیں کرتی۔ وہ دن رات (لوگوں کو) عطا کرتا ہے۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں میزان ہے، جسے وہ بلند کرتا اور جھکاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: توجہ تو کرو! جب سے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، اب تک کس قدر خرچ کیا ہوگا؟ اس کے باوجود جو کچھ اس کے ہاتھوں میں ہے، اس میں ذرا بھی کمی واقع نہیں ہوئی۔''

١٩٨- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُولُ: ((يَأْخُذُ الْجَبَّارُ سَمَاوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ بِيَدِهِ، -وَقَبَضَ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَقْبِضُهَا وَيَبْسُطُهَا- ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْجَبَّارُ! أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟)) قَالَ، وَيَتَمَيَّلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ، حَتَّى إِنِّي أَقُولُ: أَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ [صحيح مسلم: ٢٧٨٨ (٧٠٥١، ٧٠٥٢) واللفظ له؛ صحيح بخاري: ٧٤١٢؛ سنن ابي داود: ٤٧٣٢-]

(١٩٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے، جبکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے: ''جبّار (اللہ) اپنے آسمانوں اور زمین کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا (اس دوران میں آپ ﷺ نے) اپنی مٹھی بند کی اور اسے بند کرنے اور کھولنے لگے۔ پھر (اللہ) فرمائے گا: جبّار تو میں ہوں۔ (دنیا کے نام نہاد) جبار کہاں ہیں؟ متکبّر (سرکش) کہاں ہیں؟'' ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں اور بائیں جانب اس حد تک جھکے کہ میں نے آپ کے نیچے منبر کو مکمل طور پر ہلتے دیکھا، حتی کہ میں کہہ رہا تھا کہ وہ منبر رسول اللہ ﷺ کو گرا نہ دے۔

١٩٩- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ

(١٩٩) نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے

خَالِدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي النَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ الْكِلَابِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ، إِنْ شَاءَ أَقَامَهُ وَإِنْ شَاءَ أَزَاغَهُ**)). وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**يَا مُثَبِّتَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلَى دِيْنِكَ**)) قَالَ: ((**وَالْمِيزَانُ بِيَدِ الرَّحْمٰنِ يَرْفَعُ أَقْوَامًا وَيَخْفِضُ آخَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ**)).

[**صحيح**، مسند احمد، ٤/ ١٨٢، رقم: ١٧٣٠؛ السنن الكبرى للنسائي: ٧٧٣٨؛ صحيح ابن حبان: ٩٤٣؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٥٢٥۔]

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’ہر دل رحمان کی دو انگلیوں کے درمیان ہے، وہ چاہے تو اسے سیدھا (ہدایت پر) رکھے اور اگر چاہے تو اسے ٹیڑھا (گمراہ) کر دے۔ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ”يا مثبت القلوب ثبت قلوبنا على دينك“ اے دلوں کو ثابت رکھنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم رکھ۔ آپ نے فرمایا: میزان رحمان کے ہاتھ میں ہے۔ وہ قیامت تک کچھ لوگوں کو بلند (کامیاب) کرتا رہے گا اور بعض لوگوں کو پست (ناکام) کرتا رہے گا۔‘‘

٢٠٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ، مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّ اللّٰهَ لَيَضْحَكُ إِلَى ثَلَاثَةٍ: لِلصَّفِّ فِي الصَّلَاةِ، وَلِلرَّجُلِ يُصَلِّي فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَلِلرَّجُلِ يُقَاتِلُ** -أُرَاهُ قَالَ- **خَلْفَ الْكَتِيبَةِ**)). [**ضعيف**، مسند احمد، ٣/ ٨٠ رقم: ١١٧٦١ مجالد بن سعید ضعیف اور عبداللہ بن اسماعیل مجہول راوی ہے۔]

(٢٠٠) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں کو دیکھ کر ہنستا ہے: (١) نمازیوں کی صف سے، (٢) جو شخص رات کو نماز (نوافل) ادا کرے، (٣) اور اس آدمی سے جو لشکر (بھاگنے کے باوجود اس) کے پیچھے لڑتا رہتا ہے۔‘‘

٢٠١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ عُثْمَانَ، -يَعْنِي: ابْنَ الْمُغِيْرَةِ الثَّقَفِيَّ- عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ فِي الْمَوْسِمِ، فَيَقُوْلُ: ((**أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِيْ إِلَى قَوْمِهِ، فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٧٣٤؛ سنن الترمذي: ٢٩٢٥۔]

(٢٠١) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایام حج میں رسول اللہ ﷺ لوگوں سے ملتے اور فرماتے تھے: ’’کیا کوئی آدمی ہے جو مجھے اپنی قوم میں لے جائے؟ کیونکہ قریش مجھے اپنے رب کے کلام کی تبلیغ سے روکتے ہیں۔‘‘

٢٠٢۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَزِيْرُ بْنُ

(٢٠٢) ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے آیت:

صَبِيحٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَلْبَسٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ (٥٥/ الرحمن:٢٩) قَالَ: ((مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يَغْفِرَ ذَنْبًا، وَيُفَرِّجَ كَرْبًا، وَيَرْفَعَ قَوْمًا، وَيَخْفِضَ آخَرِينَ)). [**حسن**، صحيح ابن حبان: ٦٨٩، بخاري، قبل حديث: ٤٨٧٨ (تعليقًا)؛ السنة لابن ابي عاصم: ٣٠١-]

﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ ”وہ ہر روز ایک (نئی) شان میں ہے۔“ کی تفسیر میں فرمایا: ”گناہوں کو معاف کرنا، (لوگوں کی) پریشانیاں دور کرنا، کسی قوم کو عروج اور کسی کو زوال دینا یہ سب اس کی شان میں سے ہے۔“

بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً.

باب: اس آدمی کا بیان جس نے کسی اچھے یا برے طریقے کو جاری کیا

٢٠٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهَا، وَمِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا))**.

[صحيح مسلم: ١٠١٧ (٢٣٥١)؛ سنن النسائي: ٢٥٥٥-]

(٢٠٣) جریر بن عبداللہ ؓ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی اچھے کام کو رواج دیا اور اسے اختیار کیا گیا تو اسے اس عمل کا اور جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے، ان سب کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا۔ اس سے عمل کرنے والوں کے اجر میں بالکل کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے کسی برے کام کو رواج دیا، پھر اس پر عمل کیا گیا۔ اسے اپنے عمل کا گناہ اور جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے، ان سب کے گناہ کے برابر گناہ ہوگا۔ اس سے عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔“

٢٠٤- حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَثَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَجُلٌ: عِنْدِي كَذَا وَكَذَا قَالَ، فَمَا بَقِيَ فِي الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا تَصَدَّقَ عَلَيْهِ بِمَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنِ اسْتَنَّ خَيْرًا فَاسْتُنَّ بِهِ، كَانَ لَهُ أَجْرُهُ كَامِلًا، وَمِنْ أُجُورِ مَنِ اسْتَنَّ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنِ اسْتَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً، فَاسْتُنَّ بِهِ، فَعَلَيْهِ وِزْرُهُ كَامِلًا، وَمِنْ أَوْزَارِ**

(٢٠٤) ابو ہریرہ ؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک (مفلوک الحال) آدمی آیا تو نبی ﷺ نے (صحابہ کو) اس کی مدد کی ترغیب دلائی۔ ایک آدمی نے کہا: میرے پاس اتنا مال ہے (جو میں اسے بطور صدقہ دیتا ہوں) چنانچہ مجلس میں موجود ہر آدمی نے تھوڑا یا بہت مال اسے بطور صدقہ دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کوئی اچھا طریقہ رائج کیا، جس پر دوسروں نے بھی عمل کیا تو اسے اس عمل کا پورا اجر ملے گا اور ان لوگوں کا اجر بھی جنہوں نے اس پر عمل کیا، اور ان کے اجر میں کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔ جس نے کوئی غلط کام رائج کیا، جسے

الَّذِي اسْتَنَّ بِهِ، وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا)).

[**صحيح**، مسند احمد، ۲/ ۵۲۰، ۵۲۱، رقم: ۱۰۷۴۹]

دوسروں نے بھی اختیار کیا تو اسے اپنے عمل کا پورا گناہ ہوگا، اس کے ساتھ ساتھ جتنے بھی لوگوں نے اس پر عمل کیا، اسے ان کے گناہوں کے برابر بھی گناہ ہوگا اور ان (لوگوں) کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔''

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((أَيُّمَا دَاعٍ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ فَاتُّبِعَ، فَإِنَّ لَهُ مِثْلَ أَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا، وَأَيُّمَا دَاعٍ دَعَا إِلَى هُدًى فَاتُّبِعَ، فَإِنَّ لَهُ مِثْلَ أُجُورِ مَنِ اتَّبَعَهُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا)).

[**صحيح**، امالی ابن بشران: ۲۴۲؛ سنن الترمذي: ۳۲۲۸؛ سنن الدارمی: ۵۲۲ من طريق آخر۔]

(۲۰۵) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بلانے والا لوگوں کو گمراہی کی طرف بلائے، پھر اس کی پیروی کی جائے، تو اسے اپنے پیروکاروں کے گناہ کے برابر (گناہ) ہوگا اور ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہیں ہوگی۔ جس بلانے والے نے ہدایت (نیکی) کی طرف بلایا، پھر اس کی پیروی کی گئی تو اسے بھی اپنے پیروکاروں کے برابر ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگی۔''

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنِ اتَّبَعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ، فَعَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنِ اتَّبَعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا)). [صحيح مسلم: ۲۶۷۴ (۶۸۰۴)؛ سنن ابي داود: ۴۶۰۹؛ سنن الترمذي: ۲۶۷۴۔]

(۲۰۶) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا، اسے پیروی کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا، اس سے ان پیروکاروں کے اجر میں کچھ کمی نہیں ہوگی۔ جس نے لوگوں کو ضلالت کی طرف بلایا، اسے بھی پیروی کرنے والوں کے گناہوں کے برابر گناہ ہوگا، اس سے ان پیروکاروں کے گناہوں میں کچھ کمی نہیں ہوگی۔''

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، كَانَ لَهُ أَجْرُهُ وَمِثْلُ أُجُورِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً، فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ أَوْزَارِهِمْ مِنْ

(۲۰۷) ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے کوئی اچھا طریقہ رائج کیا اور اس (کی وفات) کے بعد اس پر عمل کیا جاتا رہا تو اسے اپنے عمل کا اور اس پر عمل کرنے والوں کے اجر کے برابر ثواب ملتا رہے گا، اس سے ان کے اجر میں کچھ کمی نہ آئے گی۔ جس نے کوئی برا طریقہ رائج کیا، جس پر اس (کی وفات) کے بعد بھی عمل ہوتا رہا تو اسے اپنے

غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا)). [**صحيح**، المعجم الاوسط للطبراني: ٤٣٨٦، نیز دیکھئے حدیث:٢٠٣ وغیرہ۔]

عمل کا اور اس پر عمل کرنے والوں کے گناہ کے برابر گناہ ہوتا رہے گا، اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ آئے گی۔"

٢٠٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُو إِلَى شَيْءٍ إِلَّا وُقِفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَازِمًا لِدَعْوَتِهِ، مَا دَعَا إِلَيْهِ، وَإِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا**)). [**ضعيف**، السنة لابن ابي عاصم: ١١٢، لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔]

(٢٠٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو داعی کسی (اچھے یا برے) کام کی طرف دعوت دے، قیامت کے دن اسے اپنی اس دعوت کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا۔ وہ اپنی اس دعوت کا بدلہ پائے گا، اگرچہ کسی آدمی نے صرف ایک آدمی کو دعوت دی ہو۔"

بَاب مَنْ أَحْيَا سُنَّةً قَدْ أُمِيتَتْ.

باب: جس شخص نے کسی مردہ سنت کو زندہ کیا (اس کی فضیلت) کا بیان

٢٠٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنْ جَدِّيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً فَعُمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ أَوْزَارُ مَنْ عَمِلَ بِهَا، لَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهَا شَيْئًا**)).

[سنن الترمذي: ٢٦٧٧، کثیر العوفی سخت ضعیف راوی ہے، لہٰذا یہ روایت سخت ضعیف ہے۔]

(٢٠٩) عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے میری کسی (متروکہ) سنت کا احیا کیا، پھر لوگ اس پر عمل کرنے لگیں، تو اسے اس سنت پر عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ہوگا اور ان کے اجر وثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ جس نے کوئی بدعت ایجاد کی، پھر اس پر عمل کیا گیا تو جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے، ان سب کے برابر اسے بھی گناہ ہوگا، اور ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہوگی۔"

٢١٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي، فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنَ النَّاسِ، لَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِ النَّاسِ شَيْئًا، وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، فَإِنَّ عَلَيْهِ مِثْلَ إِثْمِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنَ النَّاسِ، لَا يَنْقُصُ مِنْ آثَامِ النَّاسِ شَيْئًا**)). [**ضعيف جدا**، السنة لابن ابي

(٢١٠) عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جس نے میرے بعد میری کسی مردہ (متروکہ) سنت کو زندہ کیا، اسے اس پر عمل کرنے والے کے برابر اجر ملے گا، اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کچھ کمی نہیں ہوگی۔ جس نے کوئی بدعت ایجاد کی جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند نہیں، تو جتنے بھی لوگ اس پر عمل کریں گے، اسے ان کے گناہوں کے برابر گناہ ہوگا، اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کچھ کمی نہیں ہوگی۔"

عاصم: ٣٥؛ المعجم الكبير للطبراني، ١٧/ ١٦، رقم: ١٣٦٩٨،
نیز دیکھئے حدیث: ٢٠٩ کثیر العوفی سخت ضعیف ہے۔]

بَابُ فَضْلِ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

باب: قرآن سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

٢١١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ -قَالَ شُعْبَةُ-: ((خَيْرُكُمْ)). -وَقَالَ سُفْيَانُ-: ((**أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ**)). [صحيح بخاري: ٥٠٢٧؛ سنن ابي داود: ١٤٥٢؛ سنن الترمذي: ٢٩٠٧، ٢٩٠٩]

(٢١١) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر“ اور سفیان کی روایت کے مطابق ”تم میں سے افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔“

٢١٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ**)).

[صحيح بخاري: ٥٠٢٨، نیز دیکھئے حدیث سابق:٢١١]

(٢١٢) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔“

٢١٣۔ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ**)) قَالَ: وَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هَذَا أُقْرِئُ. [سنن الدارمي: ٣٣٣٩، یہ روایت حارث بن نبہان متروک کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔]

(٢١٣) مصعب بن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں۔“ عاصم کہتے ہیں: انہوں (مصعب بن سعد) نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اس جگہ بٹھا دیا کہ میں قرآن پڑھاؤں۔

٢١٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي [لَا] يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ، طَعْمُهَا**

(٢١٤) انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال چکوترا (ترنج) کی سی ہے جس کا ذائقہ عمدہ اور بو بھی خوش گوار ہے۔ اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے جس کا ذائقہ تو عمدہ ہے، لیکن اس کی خوشبو بالکل نہیں، قرآن پڑھنے والا منافق تلسی (نازبو) کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو

طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا)). [صحيح بخاري: ٥٠٢٠، ٥٠٥٩، ٥٤٢٧؛ صحيح مسلم: ٧٩٧ (١٨٦٠)؛ سنن الترمذي: ٢٨٦٥]

نہایت عمدہ ہے، لیکن ذائقہ تلخ ہے۔ اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندرائن (تمّے) کی سی ہے جس کا ذائقہ انتہائی تلخ ہے اور خوشبو بالکل نہیں۔

٢١٥ ـ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ بُدَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلَّهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((هُمْ أَهْلُ الْقُرْآنِ، أَهْلُ اللَّهِ وَخَاصَّتُهُ)).

[**صحيح**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ٨٠٣١؛ مسند احمد، ٣/ ١٢٧، رقم: ١٢٢٧٩؛ مسند الطيالسي: ٢١٢٤؛ فضائل القرآن لابي عبيد (ص: ٨٨)؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٥٥٦۔]

(۲۱۵) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ لوگ اہل اللہ (اللہ والے) ہوتے ہیں۔'' صحابہ کرام نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''قرآن (پڑھنے پڑھانے) والے، یہی لوگ اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں۔''

٢١٦ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ [ضَمْرَةَ]، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَفِظَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبَ النَّارَ)).

[**ضعيف جداً**، سنن الترمذي: ٢٩٠٥، ابو عمر حفص بن سلیمان متروک اور کثیر بن زاذان مجہول راوی ہے۔]

(۲۱۶) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قرآن مجید پڑھا اور اسے حفظ کیا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے گھرانے کے دس ایسے افراد کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔''

٢١٧ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَءُوهُ وَارْقُدُوا، فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ وَمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَامَ بِهِ، كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوحُ رِيحُهُ كُلَّ مَكَانٍ، وَمَثَلُ

(۲۱۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن سیکھو، اس کی قراءت کرو اور سویا بھی کرو (ساری رات جاگتے نہ رہو) کیونکہ قرآن سیکھنے والے اور اس کے ساتھ قیام کرنے والے کی مثال کستوری سے بھری ہوئی چمڑے کی اس تھیلی کی طرح ہے جس کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی ہو اور جس نے قرآن سیکھا اور سو رہا، حالانکہ قرآن اس کے پیٹ (سینے)

مَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ، كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوكِيَ عَلَى مِسْكٍ)). [سنن الترمذي: ٢٨٧٦؛ صحيح ابن حبان: ٢١٢٦؛ صحيح ابن خزيمة: ١٥٠٩، یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ عطاء مولیٰ أبي احمد حسن الحدیث راوی ہیں۔]

میں موجود ہے، اس کی مثال کستوری سے بھری ہوئی چمڑے کی اس تھیلی کی مانند ہے جس کا منہ اچھی طرح باندھ دیا گیا ہو۔"

٢١٨- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِالْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِعُسْفَانَ، وَكَانَ عُمَرُ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى مَكَّةَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَنِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي؟ قَالَ: اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أَبْزَى. قَالَ: وَمَنِ ابْنُ أَبْزَى؟ قَالَ: رَجُلٌ مِنْ مَوَالِينَا. قَالَ عُمَرُ: فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى؟ قَالَ: إِنَّهُ قَارِئٌ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ، قَاضٍ. قَالَ عُمَرُ: أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ)). [صحيح مسلم: ٨١٧ (١٨٩٧)]

(٢١٨) ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نافع رضی اللہ عنہ بن عبدالحارث نے عسفان کے مقام پر امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مکہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ اہل وادی (مکہ والوں) پر اپنا نائب کسے مقرر کر کے آئے ہیں؟ انہوں نے کہا: (عبدالرحمٰن) ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کو، آپ نے دریافت کیا: ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ان لوگوں پر ایک مولیٰ (غلام) کو اپنا نائب بنا آئے ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ کتاب اللہ کے قاری، علم میراث کے عالم اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ تمہارے نبی ﷺ نے (سچ) فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے سے بہت سے لوگوں کو بلند کرے گا اور دوسرے لوگوں کو ذلیل (ورسوا) کرے گا۔"

٢١٩- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَالِبٍ الْعَبَّادَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ الْبَحْرَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ: لَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ وَلَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ، عُمِلَ بِهِ أَوْ لَمْ يُعْمَلْ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ)). [**ضعيف**، جامع بيان العلم وفضله لابن عبدالبر، ١/ ٢٥، علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہے۔]

(٢١٩) ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "ابوذر! اگر تو صبح کو (جا کر کہیں سے) کتاب اللہ کی ایک آیت اچھی طرح سیکھ لے، تیرے لیے یہ عمل ایک سو رکعتیں (نفل) نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور اگر تو صبح کو (کسی جگہ جا کر) علم کا ایک باب سیکھ لے، اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے، تو یہ عمل تیرے لیے ایک ہزار رکعت (نفل) نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔"

بَابُ فَضْلِ الْعُلَمَاءِ وَالْحَثِّ عَلَى

باب: اہلِ علم کی فضیلت اور حصولِ علم کی

طَلَبُ الْعِلْمِ.

ترغیب

٢٢٠ـ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، أَبُوْ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ**)).

[صحيح بخاري: ٧١، ٣١١٦؛ صحيح مسلم: ١٠٣٧ (٢٣٨٩) من طريق آخر، مسند احمد، ٢/ ٢٣٤، رقم: ٧١٩٤ـ]

(٢٢٠) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔''

٢٢١ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((**اَلْخَيْرُ عَادَةٌ، وَالشَّرُّ لَجَاجَةٌ، وَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ**)). [**حسن**، المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ٣٨٥، رقم: ٩٠٤؛ صحيح ابن حبان: ٣١٠ـ]

(٢٢١) معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''نیکی (انسان کی فطری) عادت ہے اور برائی ایک جھگڑا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اسے دین کے فہم (سوجھ بوجھ) سے نواز دیتا ہے۔''

٢٢٢ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ جَنَاحٍ، أَبُوْ سَعِيْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**فَقِيْهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ**)). [**موضوع**، سنن الترمذي: ٢٦٨١، روح بن جناح متہم بالکذب ہے۔]

(٢٢٢) ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک فقیہ شیطان کے مقابلے میں ایک ہزار عبادت گزاروں سے بڑھ کر (بہتر) ہے۔''

٢٢٣ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيْلٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ أَتَيْتُكَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، مَدِيْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: فَمَا جَاءَ بِكَ تِجَارَةٌ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: وَلَا جَاءَ بِكَ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَإِنِّي

(٢٢٣) کثیر بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، میں جامع مسجد دمشق میں ابو درداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک آدمی نے آ کر عرض کیا: اے ابو درداء! میں محض ایک حدیث کی خاطر رسول اللہ ﷺ کے شہر مدینہ سے آپ کے پاس آیا ہوں، مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نبی ﷺ سے ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ تجارت کے لیے تو نہیں آئے؟ اس نے کہا: جی نہیں، آپ نے فرمایا: اس کے علاوہ اور کوئی دنیوی مقصد تو نہیں؟ اس نے کہا: نہیں۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، حَتَّى الْحِيتَانِ فِي الْمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ، أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ)). [سنن ابي داود: ٣٦٤١؛ سنن الترمذي: ٢٦٨٢ داود بن جمیل اور کثیر بن قیس دونوں ضعیف ہیں، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو آدمی حصولِ علم کی خاطر کوئی راستہ طے کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے، اور فرشتے طالب علم کے اس عمل سے خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پروں کو جھکا دیتے ہیں، اور طالب علم کے لیے زمین و آسمان کی تمام مخلوقات حتیٰ کہ پانی (دریاؤں) میں مچھلیاں بھی اس کے لیے مغفرت کی دعائیں کرتی ہیں، اور عالم کو عبادت گزار پر اس طرح برتری حاصل ہے جس طرح چاند کو ستاروں پر۔ بلاشبہ علماء ہی انبیائے کرام کے (حقیقی) وارث ہیں۔ انبیاء کرام نے وراثت میں درہم و دینار نہیں بلکہ علم کو بطور وراثت چھوڑا ہے، لہٰذا جس نے اسے پالیا، اس نے (وراثت میں سے) بہت وافر حصہ پالیا۔''

٢٢٤۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ)).

[تهذيب الكمال للمزي، ٢٤/ ١٢٧؛ شعب الايمان للبيهقي: ١٦٦٦، حفص بن سلیمان ضعیف ہے، لہٰذا یہ روایت اپنے تمام شواہد وطرق کے ساتھ ضعیف ہی ہے۔]

(٢٢٤) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے۔ نااہل (بے قدر) لوگوں کے سامنے علم پیش کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو خنزیروں کے گلے میں جواہرات، موتی اور سونے کے ہار ڈالے۔''

٢٢٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا

(٢٢٥) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کی ایک دنیاوی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور فرمائے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی عیب پوشی فرمائے گا، اور جو کوئی کسی تنگ دست پر آسانی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ جو

يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ)).

[صحيح مسلم: ٢٦٩٩ (٦٨٥٣)؛ سنن ابي داود: ٤٩٤٦.]

شخص طلب علم کی خاطر کسی راستے پر چلے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمائے گا۔ جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے کسی گھر (مسجد) میں کتاب اللہ کی تلاوت اور درس و تدریس کے لیے جمع ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں۔ ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور انہیں (اللہ تعالیٰ کی) رحمت ڈھانپ لیتی ہے، اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اپنے ہاں موجود مخلوق (فرشتوں) میں کرتا ہے اور جسے اس کا عمل پیچھے چھوڑ جائے، اسے اس کا نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔"

٢٢٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قُلْتُ: أُنْبِطُ الْعِلْمَ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ خَارِجٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا، رِضًا بِمَا يَصْنَعُ)). [**حسن صحيح**، مسند احمد، ٤/٢٣٩، ٢٤٠، رقم: ١٨٠٩٣؛ صحيح ابن خزيمة: ١٩٣؛ صحيح ابن حبان: ١٣٢٥.]

(٢٢٦) زر بن حبیش رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے فرمایا: کس غرض سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: حصولِ علم کے لیے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "جو آدمی اپنے گھر سے حصولِ علم کے لیے نکلتا ہے، اس کے عمل سے خوش ہو کر فرشتے اس کے لیے اپنے پر جھکا دیتے ہیں۔"

٢٢٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا، لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعِ غَيْرِهِ)).

[**صحيح**، مسند احمد، ٢/ ٣٥٠، رقم: ٨٦٠٣، ٢/ ٤١٨، رقم: ٩٤١٩؛ المصنف لابن ابي شيبة: ١٢/ ٢٠٩؛ صحيح ابن حبان: ٨٧؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٩١.]

(٢٢٧) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "میری اس مسجد میں محض بھلائی کی بات سیکھنے یا سکھانے کی غرض سے آنے والا شخص، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے۔ جو آدمی کسی دوسری دنیوی غرض یا مقصد کے لیے آیا تو وہ اس آدمی کی طرح ہے جو دوسروں کے مال و متاع پر نظر رکھتا ہے۔"

٢٢٨۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ:

(٢٢٨) ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي عَاتِكَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ، وَقَبْضُهُ أَنْ يُرْفَعَ**)) وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ هَكَذَا، ثُمَّ قَالَ: ((**الْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيكَانِ فِي الْأَجْرِ، وَلَا خَيْرَ فِي سَائِرِ النَّاسِ**)). [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني، ٨/ ٦٢، علی بن یزید ضعیف راوی ہے۔]

''اس علم کو ضرور حاصل کرو، اس سے پہلے کہ قبض کر لیا جائے، اور قبض سے مراد یہ ہے کہ اسے اٹھا لیا جائے گا۔'' آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی ملا کر اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''عالم اور متعلّم (طالب علم) اجر میں دونوں شریک ہیں اور باقی لوگوں میں کوئی خیر نہیں۔''

٢٢٩۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو. قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ بَعْضِ حُجَرِهِ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا هُوَ بِحَلْقَتَيْنِ: إِحْدَاهُمَا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُونَ اللَّهَ، وَالْأُخْرَى يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**كُلٌّ عَلَى خَيْرٍ، هَؤُلَاءِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُونَ اللَّهَ، فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ، وَهَؤُلَاءِ يَتَعَلَّمُونَ وَ يُعَلِّمُونَ، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا**)) فَجَلَسَ مَعَهُمْ. [**ضعيف**، سنن الدارمی: ٣٥٥ ونسخه أخرى: ٣٦١، عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف راوی ہے۔]

(٢٢٩) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے کسی حجرۂ مبارکہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ آپ نے وہاں لوگوں کے دو حلقے دیکھے۔ ایک حلقے کے لوگ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کر رہے تھے، جبکہ دوسرے حلقے کے لوگ درس و تدریس میں مصروف تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ سب لوگ اچھے کاموں میں مصروف ہیں۔ یہ لوگ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کر رہے ہیں۔ اگر اللہ چاہے گا تو انہیں ان کی مطلوبہ چیزیں عطا کر دے گا اور اگر چاہے گا تو نہیں دے گا۔ اور یہ لوگ تعلیم و تعلّم میں مصروف ہیں اور مجھے بھی معلّم (علم سکھانے والا) بنا کر مبعوث کیا گیا ہے۔'' چنانچہ آپ اس حلقے والوں کے ساتھ بیٹھ گئے۔

بَابُ مَنْ بَلَّغَ عِلْمًا.

باب: علم کی تبلیغ و ترویج کی فضیلت کا بیان

٢٣٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، أَبِي هُبَيْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ**)) زَادَ فِيهِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ((**ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ**

(٢٣٠) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جس نے میری بات سن کر اسے دوسروں تک پہنچا دیا۔ بعض لوگ حاملِ فقہ ہوتے ہیں، مگر وہ خود فقیہ نہیں ہوتے اور بعض حاملینِ فقہ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان سے فقہ حاصل کرنے والے ان (حاملین) سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔''
علی بن محمد کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''تین باتوں میں

عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَالنُّصْحُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ)). [**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني، ٥/ ١٥٤؛ صحيح ابن حبان: ٦٨٠؛ مسند احمد، ٥/ ١٨٣، رقم: ٢١٥٩٠۔]

مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ محض اللہ کے لیے اعمال سرانجام دینا، ائمہ مسلمین سے خیر اندیشی کرنا اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ پختہ وابستگی رکھنا۔“

٢٣١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِالسَّلَامِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى. فَقَالَ: ((**نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ**)). حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا خَالِي، يَعْلَى؛ ح: و: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. [**صحيح**، مسند احمد، ٤/ ٨٠ رقم: ١٦٧٣٨؛ المعجم الكبير للطبراني، ٢/ ١٢٧؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٨٧۔]

(٢٣١) جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں خیف کے مقام پر کھڑے ہو کر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس آدمی کو خوش و خرم رکھے جس نے میری بات سنی، پھر اسے دوسروں تک پہنچایا۔ بعض حاملِ فقہ ایسے ہوتے ہیں جو خود فقیہ نہیں ہوتے اور بعض حاملینِ فقہ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان سے فقہ حاصل کرنے والے ان سے بڑھ کر فقیہ ہوتے ہیں۔“

یہ روایت دوسری سند سے بھی مروی ہے، لیکن اس میں سعید بن یحییٰ وغیرہ نے محمد بن اسحاق اور امام زہری کے درمیان واسطہ ذکر نہیں کیا۔

٢٣٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَبَلَّغَهُ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَحْفَظُ مِنْ سَامِعٍ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٦٥٧؛ مسند احمد، ١/ ٤٣٦؛ مسند حميدى: ٨٨؛ صحيح ابن حبان: ٦٦، ٦٨]

(٢٣٢) عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جس نے ہماری بات سن کر اسے دوسروں تک پہنچا دیا۔ بعض اوقات (براہ راست) سننے والے کی نسبت جسے حدیث پہنچائی جاتی ہے، وہ زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔“

٢٣٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، أَمْلَاهُ عَلَيْنَا: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

(٢٣٣) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس ذوالحجہ کو دورانِ خطبہ میں ارشاد فرمایا: ”جو لوگ یہاں موجود ہیں (اور میری باتیں سن رہے ہیں) وہ یہ باتیں ان لوگوں تک

بكْرَة، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ رَجُلٍ آخَر هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ: ((لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلَّغٍ يُبَلِّغُهُ، أَوْعَى لَهُ مِنْ سَامِعٍ)). [صحيح بخاري: ٦٧، ١٧٤١؛ صحيح مسلم: ١٦٧٩ (٤٣٨٣)]

پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں، کیونکہ بعض اوقات جن لوگوں تک بات پہنچائی جاتی ہے وہ (براہِ راست) سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔"

٢٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)).

[صحيح، مسند احمد، ٥/ ٤ رقم: ٢٠٠٣٧]

(۲۳۴) معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خبردار! جو شخص یہاں موجود ہے (وہ یہ باتیں) ان لوگوں تک پہنچا دے جو یہاں موجود نہیں ہیں۔"

٢٣٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ: حَدَّثَنِي قُدَامَةُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ يَسَارٍ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ)).

[سنن ابي داود: ١٢٧٨؛ سنن الترمذي: ٤١٩ یہ روایت محمد بن الحصین راوی کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۳۵) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔"

٢٣٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الْحَلَبِيُّ، عَنْ مُعَانِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((نَضَّرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا، ثُمَّ بَلَّغَهَا عَنِّي. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ)).

[صحيح، مسند احمد، ٣/ ٢٢٥، رقم: ١٣٣٥٠]

(۲۳۶) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے میری بات کو سن کر اسے یاد کیا، پھر اسے دوسروں تک پہنچا دیا۔ بعض حاملینِ فقہ خود فقیہ نہیں ہوتے اور بعض حاملِ فقہ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے سے بڑھ کر کسی فقیہ تک بات پہنچا دیتے ہیں۔"

بَابُ مَنْ كَانَ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ.

باب: نیکی پھیلانے والے کی فضیلت

٢٣٧ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ:

(۲۳۷) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بعض لوگ نیکی کی چابیاں (نیکی پھیلانے والے) اور

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلْخَيْرِ، مَغَالِيقَ لِلشَّرِّ، وَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلشَّرِّ، مَغَالِيقَ لِلْخَيْرِ، فَطُوبَى لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ، وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ)).

[مسند الطيالسي: ٢١٩٥؛ شعب الايمان للبيهقي: ٦٩٨؛ السنة لابن ابي عاصم: ٢٩٧؛ محمد بن ابی حمید (ضعیف) کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔]

برائی کے تالے (برائی روکنے والے) ہوتے ہیں، اور بعض لوگ برائی کی چابیاں اور نیکی کے تالے ہوتے ہیں۔ اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جس کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ نے نیکی کی چابیاں دے دیں اور ہلاکت ہے اس کے لیے جس کے ہاتھوں میں اللہ نے برائی کی چابیاں دے دیں۔‘‘

٢٣٨- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، أَبُو جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ هَذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ، وَلِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيحُ فَطُوبَى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ، مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ، وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ، مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ)). [حلية الاولياء: ٨/ ٣٢٩؛ مسند ابي يعلى: ٧٤٨٨ یہ روایت عبدالرحمٰن بن زید (سخت ضعیف) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٣٨) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’نیکی کے بہت سے خزانے ہیں اور ان خزانوں کی چابیاں بھی ہیں۔ اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نیکی کی چابی اور برائی کا تالا بنایا۔ اور ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جسے اللہ تعالیٰ نے برائی کی چابی اور نیکی کا تالا بنایا۔‘‘

بَابُ ثَوَابِ مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ.

باب: لوگوں کو نیکی کی تعلیم دینے والے کے ثواب کا بیان

٢٣٩- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّهُ لَيَسْتَغْفِرُ لِلْعَالِمِ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ، حَتَّى الْحِيتَانِ فِي الْبَحْرِ)). [مسند احمد: ٥/ ١٩٦، رقم: ٢١٧١٥، یہ روایت عثمان بن عطاء کے ضعف اور حفص بن عمر (مجہول) کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز اس کے تمام شواہد بھی ضعیف ہیں۔]

(٢٣٩) ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات حتی کہ سمندر میں مچھلیاں بھی عالم کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہیں۔‘‘

٢٤٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا

(٢٤٠) معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا، فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ. لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ)). [یہ روایت عبداللہ بن وھب کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

فرمایا: ''جس شخص نے کسی کو علم سکھایا، اسے اس پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔''

۲٤۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ مَا يُخَلِّفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ ثَلَاثٌ: وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ، وَصَدَقَةٌ تَجْرِي يَبْلُغُهُ أَجْرُهَا، وَعِلْمٌ يُعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ)) قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: وَحَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ، [عَنْ] مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ الرَّهَاوِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، يَعْنِي أَبَاهُ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [صحيح، صحيح ابن حبان: ۹۳؛ صحيح ابن خزيمة: ۲٤۹۵؛ تحفة الاشراف، ۸/ ۵۳۲، رقم: ۱۲۰۹۷۔]

(۲٤۱) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان اپنے پیچھے جو کچھ چھوڑ کر جاتا ہے ان میں سے تین چیزیں سب سے بہتر ہیں: نیک اولاد جو اس کے حق میں دعا کرے، صدقہ جاریہ جس کا ثواب اسے ملتا رہے، اور ایسا علم جس پر اس کے بعد بھی عمل کیا جاتا رہے۔''

ابوالحسن نے اپنے شیخ ابو حاتم کی سند سے یہی حدیث ابوقتادہ سے روایت کی، جس میں رسول اللہ ﷺ سے سننے کی صراحت ہے۔

۲٤۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مَرْزُوقُ بْنُ أَبِي الْهُذَيْلِ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ، عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهَرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي

(۲٤۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو اس کی وفات کے بعد جن اعمال و حسنات کا ثواب ملتا رہتا ہے، (ان میں سے) یہ ہیں: جس علم کی دوسروں کو تعلیم دی اور اسے پھیلایا، نیک صالح اولاد جو پیچھے چھوڑی، مصحف (قرآن مجید) جو کسی کے ورثے میں آیا، یا مسجد جو اس نے بنائی، یا مسافر خانہ جو اس نے بنایا، یا نہر جو اس نے جاری کی، یا وہ صدقہ جو اس نے اپنی زندگی میں حالتِ صحت میں نکالا، ان سب امور کا اجر اسے مرنے کے بعد بھی ملتا رہے گا۔''

صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ)). [صحيح ابن خزيمة: ٢٤٩٠ یہ روایت مرزوق کے ضعف اور ولید بن مسلم کے سماع مسلسل کی تصریح نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

٢٤٣ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا، ثُمَّ يُعَلِّمَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ))**.

[**ضعيف**، تهذيب الكمال للمزي، ١٩/ ٦٠، حسن بصری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(۲۴۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''افضل صدقہ یہ ہے کہ مسلمان آدمی (پہلے خود) علم حاصل کرے، پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھادے۔''

بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُوطَأَ عَقِبَاهُ.

باب: جس نے اپنے پیچھے ساتھیوں کا چلنا ناپسند کیا

٢٤٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا رُئِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ، وَلَا يَطَأُ عَقِبَيْهِ رَجُلَانِ . قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: وَحَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، صَاحِبُ الْقَفِيزِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٧٧٠؛ مسند احمد، ٢/ ١٦٥، ١٦٧]

(۲۴۴) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی ٹیک لگا کر کھاتے نہیں دیکھا گیا اور نہ (کبھی اس حال میں دیکھا گیا کہ) دو آدمی آپ کے پیچھے پیچھے چل رہے ہوں۔ ابوالحسن القطان نے یہی حدیث اپنی عالی سند سے حماد بن سلمہ کے دیگر شاگردوں سے بھی روایت کی ہے۔

٢٤٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ، فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ نَحْوَ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، وَكَانَ النَّاسُ يَمْشُونَ خَلْفَهُ، فَلَمَّا

(۲۴۵) ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن شدید گرمی میں نبی ﷺ بقیع الغرقد کی طرف تشریف لے گئے اور لوگ آپ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ آپ نے جب لوگوں کے جوتوں کی آہٹ سنی تو آپ کو یہ کیفیت ناگوار محسوس ہوئی۔ آپ ایک جگہ بیٹھ گئے حتی کہ انہیں اپنے آگے نکل جانے دیا، تا کہ آپ کے دل

سَمِعَ صَوْتَ النِّعَالِ وَقَرَ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ، فَجَلَسَ حَتَّى قَدَّمَهُمْ أَمَامَهُ، لِئَلَّا يَقَعَ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ. [**ضعيف**، مسند احمد، ٥/٢٦٦، رقم: ٢٢٢٩٢، معان بن رفاعہ اور علی بن یزید دونوں ضعیف ہیں۔]

میں معمولی سا تکبر بھی پیدا نہ ہو جائے۔

٢٤٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَشَى، مَشَى أَصْحَابُهُ أَمَامَهُ، وَتَرَكُوا ظَهْرَهُ لِلْمَلَائِكَةِ.

[مسند احمد، ٢/٣٠٢، رقم: ٣٠٢، رقم: ١٤٢٣٦؛ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٠٧٥ یہ روایت سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۴۶) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ جب چلتے تو صحابہ کرام آپ سے آگے آگے چلتے تھے اور آپ کے پیچھے فرشتوں کے لیے جگہ چھوڑ دیتے تھے۔

بَابُ الْوَصَاةِ بِطَلَبَةِ الْعِلْمِ.

باب: طالبانِ علم کے بارے میں وصیت

٢٤٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ رَاشِدٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدَةَ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**سَيَأْتِيكُمْ أَقْوَامٌ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَقُولُوا لَهُمْ: مَرْحَبًا مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَاقْنُوهُمْ**)). قُلْتُ لِلْحَكَمِ: مَا اقْنُوهُمْ؟ قَالَ: عَلِّمُوهُمْ.

[سنن الترمذي: ٢٦٥٠، اس روایت کی سند سخت ضعیف ہے، کیونکہ ابو ہارون متروک و متہم بالکذب ہے۔]

(۲۴۷) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب لوگ تمہارے پاس حصولِ علم کے لیے آئیں گے۔ جب تم انہیں دیکھو تو خوش آمدید کہو، اور انہیں علم سکھانا، یہ تمہیں رسول اللہ ﷺ کی وصیت ہے۔“

محمد بن حارث بن راشد المصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے حکم بن عبدہ سے ”اقنوھم“ کا معنی دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم انہیں علم سکھانا۔

٢٤٨ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ هِلَالٍ، عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى الْحَسَنِ نَعُودُهُ حَتَّى مَلَأْنَا الْبَيْتَ، فَقَبَضَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ نَعُودُهُ حَتَّى مَلَأْنَا الْبَيْتَ، فَقَبَضَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى مَلَأْنَا الْبَيْتَ، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ لِجَنْبِهِ، فَلَمَّا رَآنَا قَبَضَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((**إِنَّهُ**

(۲۴۸) اسماعیل بن مسلم سے روایت ہے کہ ہم حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کرنے گئے (ہماری تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ) کمرہ بھر گیا۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ٹانگیں سمیٹ لیں اور فرمایا: ایک دفعہ ہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لیے گئے۔ (ہماری تعداد بھی اس قدر زیادہ تھی کہ) لوگوں سے کمرہ بھر گیا۔ انہوں نے اپنی ٹانگیں سمیٹ لیں اور فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو (ہماری تعداد بھی اس قدر زیادہ تھی

سَيَأْتِيكُمْ أَقْوَامٌ مِنْ بَعْدِي يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ، فَرَحِّبُوا بِهِمْ، وَحَيُّوهُمْ وَعَلِّمُوهُمْ)) قَالَ: فَأَدْرَكْنَا، وَاللّٰهِ، أَقْوَامًا، مَا رَحَّبُوا بِنَا وَلَا حَيَّوْنَا وَلَا عَلَّمُونَا، إِلَّا بَعْدَ أَنْ كُنَّا نَذْهَبُ إِلَيْهِمْ فَيَجْفُوْنَا. [**موضوع**، السلسلة الضعيفة: ۳۳۴۹، مُعلّی بن ہلال کذاب راوی ہے۔]

کہ) کمرہ بھر گیا، آپ پہلو کے بل لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے ہمیں دیکھ کر اپنے پاؤں سمیٹ لیے اور فرمایا: ''میرے بعد لوگ تمہارے پاس حصولِ علم کی خاطر آئیں گے، تم انہیں خوش آمدید کہنا، انہیں دعائیں دینا اور انہیں علم سکھانا۔''

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمیں تو ایسے لوگ ملے جنہوں نے ہمیں مرحبا (خوش آمدید) کہا، نہ دعائیں دیں اور ہمیں تعلیم بھی اس طرح دی کہ ہم ان کے پاس جاتے تو وہ ہم سے بے رُخی اور بے زاری کا اظہار کرتے۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنَا: ((إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ، وَإِنَّهُمْ سَيَأْتُونَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّيْنِ، فَإِذَا جَاءُوكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا)). [**ضعيف**، سنن الترمذي: ۲۶۵۰، ابوہارون متروک ومتہم بالکذب کی وجہ سے یہ روایت سخت ضعیف ہے۔]

(۲۴۹) ابوہارون العبدی کا بیان ہے، ہم ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: آپ لوگوں کو خوش آمدید جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے (حسنِ سلوک کی) وصیت فرمائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا تھا: ''(دین میں) لوگ تمہارے تابع ہیں۔ وہ روئے زمین کے اطراف واکناف سے تمہارے پاس دین کا علم حاصل کرنے کے لیے آئیں گے، میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے اچھا سلوک کرنا۔''

بَابُ الْإِنْتِفَاعِ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِهِ.

باب: علم سے فائدہ اٹھانے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا بیان

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ)).

[**صحيح**، سنن النسائي: ۵۵۳۸، ۵۵۳۹؛ سنن ابي داود: ۱۵۴۸؛ المستدرك للحاكم، ۱/ ۱۰۴۔]

(۲۵۰) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ)) ''یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں ایسے علم سے جو (میرے لیے) مفید نہ ہو، ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو، ایسے دل سے جس میں (خشوع) عاجزی نہ ہو اور میں ایسی جان سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو (دنیا کی حریص ہو اور کبھی) سیر نہ ہوتی ہو۔''

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ

(۲۵۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا

بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اللّٰهُمَّ! انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وَزِدْنِي عِلْمًا. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ)).

[سنن الترمذي: ۳۵۹۹، یہ روایت موسیٰ بن عبیدہ کے ضعف اور اس کے استاذ (مجہول) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

کرتے تھے: ((اللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ)) ''یا اللہ! تو نے مجھے جو علم عطا کیا ہے، مجھے اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرما اور مجھے ایسا علم عطا فرما جو میرے لیے نفع مند ہو، اور میرے علم میں اضافہ فرما، اور ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔''

۲۵۲- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ[سُرَيْجُ] بْنُ النُّعْمَانِ. قَالَا: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ، أَبِي طُوَالَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ، لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) يَعْنِي: رِيحَهَا. قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: أَنْبَأَنَا أَبُوْ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ۳٦٦٤؛ صحيح ابن حبان: ۷۸؛ المستدرك للحاكم، ۱/ ۸۵-]

(۲۵۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو علم اللہ کی رضا کے لیے حاصل کیا جانا چاہیے، اسے کوئی حصولِ دنیا کے لیے حاصل کرے تو قیامت کے دن اسے جنت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہوگی۔''
ابو الحسن القطان رحمۃ اللہ علیہ نے یہی حدیث فلیح بن سلیمان عن سعید بن منصور کے طریق سے بھی روایت کی ہے۔

۲۵۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا أَبُوْ كَرِبٍ الْأَزْدِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، أَوْ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، أَوْ لِيَصْرِفَ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ، فَهُوَ فِي النَّارِ)). [یہ روایت حماد بن عبدالرحمٰن کے ضعف اور ابو کرب (مجہول) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۵۳) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی دین کا علم محض اس لیے حاصل کرتا ہے کہ وہ کم علم لوگوں سے بحث و مباحثہ کرے، یا اہلِ علم کے مقابلے میں اظہارِ تفاخر کرے، یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائے تو وہ جہنم میں جائے گا۔''

۲۵٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلَا لِتُمَارُوا بِهِ

(۲۵۴) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم دین کا علم اس لیے حاصل نہ کرو کہ اہلِ علم کے مقابلے میں فخر و مباہات کرو، اور کم علم لوگوں کے ساتھ مباحثے کرو، اور نہ اس لیے کہ لوگوں کی مجالس میں نمایاں مقام حاصل کرو۔ جس

السُّفَهَاءَ، وَلَا تَخَيَّرُوا بِهِ الْمَجَالِسَ. فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ، فَالنَّارُ النَّارُ)). [ابن حبان: ۷۷؛ المستدرك للحاكم، ۱/ ۸۶؛ ابن جریج اور ابوزبیر دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

نے ایسا کیا تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے، جہنم ہے۔''

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي سَيَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّيْنِ، وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، وَيَقُوْلُوْنَ: نَأْتِي الْأُمَرَاءَ فَنُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا، وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ، كَمَا لَا يُجْتَنَى مِنَ الْقَتَادِ إِلَّا الشَّوْكُ، كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنَى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: كَأَنَّهُ يَعْنِي: الْخَطَايَا.

[**ضعيف**، تهذيب الكمال، ۱۹/ ۱۶۱؛ السلسلة الضعيفة: ۱۴۵۰ ولید بن مسلم مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(۲۵۵) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ دین کا علم حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے کہ ہم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں تا کہ ہم ان کی دولت سے کچھ حاصل کر لیں اور ہم اپنا دین بچا کر ان سے الگ ہو جائیں گے، حالانکہ ایسا ہو نہیں سکتا۔ جس طرح خاردار درخت (جھاڑیوں) سے کانٹے ہی حاصل ہوتے ہیں، اسی طرح حکمرانوں کے قرب سے کچھ حاصل نہ ہو گا سوائے...... '' محمد بن صباح نے فرمایا: یعنی سوائے گناہوں کے۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ سَيْفٍ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ الْبَصْرِيِّ؛ ح: و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ؟ قَالَ: ((وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ أَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! وَمَنْ يَدْخُلُهُ؟ قَالَ: ((أُعِدَّ لِلْقُرَّاءِ الْمُرَائِيْنَ بِأَعْمَالِهِمْ، وَإِنَّ مِنْ أَبْغَضِ الْقُرَّاءِ إِلَى اللَّهِ الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ الْأُمَرَاءَ)) قَالَ الْمُحَارِبِيُّ: الْجَوَرَةَ. قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ

(۲۵۶) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جُبّ الحزن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جُبّ الحزن کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ جہنم کی ایک وادی کا نام ہے جس سے باقی جہنم بھی روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس میں کون لوگ جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ وادی ایسے قاریوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اپنے اعمال کا دکھلاوا کرتے ہیں، اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ قابلِ نفرت ایسے قاری ہیں جو حکمرانوں سے ملنا جلنا رکھتے ہیں۔'' محاربی نے (اُمراء کی توضیح کرتے ہوئے) فرمایا: جو ظالم حکمرانوں سے ملنا جلنا رکھتے ہیں۔ ابوالحسن القطان نے فرمایا: ہمیں حازم بن یحییٰ نے، انہیں ابوبکر بن ابی شیبہ اور محمد بن نمیر نے حدیث بیان کی۔ ان دونوں نے کہا: ہم سے عبدالرحمٰن

نُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّصْرِيِّ، وَكَانَ ثِقَةً، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ سَيْفٍ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ، قَالَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ: قَالَ عَمَّارٌ: لَا أَدْرِيْ مُحَمَّدٌ أَوْ أَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ. [ضعيف، سنن الترمذي: ٢٣٨٣، عمار بن سیف ضعیف راوی ہے۔]

بن نمیر نے معاویہ نصری کے طریق سے حدیث بیان کی اور وہ ثقہ تھے، پھر انہوں نے اپنی سند سے سابقہ روایت کی مانند حدیث بیان کی۔

امام ابن ماجہ نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کر کے عمار بن سیف راوی کا (ابن سیرین کے بارے میں) تردّد بیان کیا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ ابن سیرین سے محمد بن سیرین مراد ہیں، یا انس بن سیرین۔

٢٥٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّصْرِيِّ، عَنْ نَهْشَلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوْا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ، وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ، فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ، سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُوْلُ: ((**مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا، هَمَّ آخِرَتِهِ، كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ فِيْ أَحْوَالِ الدُّنْيَا، لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ أَيِّ أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ**)). قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّصْرِيِّ، وَكَانَ ثِقَةً، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ بِإِسْنَادِهِ.

[ضعيف، المصنف لابن ابي شيبة، ١٣/ ٢٢٠؛ حلية الاولياء، ٢/ ١٠٥؛ الزهد لابن ابي عاصم: ٢٧٤، نہشل بن سعید متروک و متہم بالکذب راوی ہے۔]

(٢٥٧) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اگر علمائے کرام علم کی حفاظت کرتے اور اسے اس کی اہلیت رکھنے والوں کے سامنے پیش کرتے تو اپنے اس عمل کی بدولت وہ اپنے زمانے کے لوگوں کے سردار بن جاتے، لیکن انہوں نے یہ علم دنیاداروں کے سامنے پیش کیا، تاکہ وہ اس کے ذریعے سے ان سے دنیوی منفعت حاصل کر سکیں۔ اس طرح یہ ان کی نگاہوں میں بے وقعت ہو گئے۔ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس نے اپنے تمام خیالات کو جھٹک کر صرف فکرِ آخرت ہی کو مرکز و محور بنایا، تو اللہ اسے دنیاوی تفکرات سے بچا لیتا ہے اور جسے دنیاوی حالات کی فکر دامن گیر رہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں کہ وہ دنیا کی کس وادی میں گر کر ہلاک ہوتا ہے۔''

ابوالحسن قطان نے بھی اسے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر سے سابقہ حدیث کی طرح روایت کیا ہے۔

٢٥٨۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، [وَأَبُوْ بَدْرٍ] عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْهُنَائِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الْهُنَائِيُّ، عَنْ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ،

(٢٥٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے غیر اللہ کے لیے علم حاصل کیا، یا اس نے اللہ کے سوا کسی دوسرے (کی خوشنودی) کا ارادہ کیا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم

عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللَّهِ، أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللَّهِ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). [**ضعيف**، سنن الترمذي: ٢٦٥٥، خالد بن دریک کی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔]

میں بنا لے۔''

٢٥٩ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَاصِمٍ الْعَبَّادَانِيُّ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَشْعَثَ بْنَ سَوَّارٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ، أَوْ لِتُمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ، أَوْ لِتَصْرِفُوا وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْكُمْ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ، فَهُوَ فِي النَّارِ)). [یہ روایت بشیر بن میمون (متروک) اور اشعث بن سوار (ضعیف) کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔]

(۲۵۹) حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم اہلِ علم کے مقابلے میں فخر ومباہات کے لیے یا کم علم لوگوں سے بحث وتکرار کے لیے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے علم حاصل نہ کرو۔ جس نے ایسا کیا، وہ جہنم میں جائے گا۔''

٢٦٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ: أَنْبَأَنَا وَهْبُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، وَيُجَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، وَيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ جَهَنَّمَ)). [یہ روایت عبداللہ بن سعید (متروک) کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔]

(۲۶۰) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی علماء کے مقابلے میں فخر ومباہات کے لیے، کم علم لوگوں کے ساتھ مباحثے کے لیے اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی غرض سے علم حاصل کرے، اللہ اسے جہنم رسید کرے گا۔''

بَابُ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ.

باب: جس سے علم کی بات پوچھی جائے اور وہ اسے چھپائے (تو اس پر وعید) کا بیان

٢٦١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَحْفَظُ عِلْمًا فَيَكْتُمُهُ، إِلَّا أُتِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ)) قَالَ أَبُو الْحَسَنِ، أَيِ الْقَطَّانُ: وَحَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [**حسن صحيح**، سنن

(۲۶۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص علم (کا کوئی مسئلہ) یاد کرتا ہے، پھر اسے چھپائے رکھتا ہے، وہ قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اسے آگ کی لگام پڑی ہوگی۔''

ابو الحسن القطان رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو عمارہ بن زاذان کے دوسرے شاگرد ابو ولید کے طریق سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

ابي داود: ٣٦٥٨؛ سنن الترمذي: ٢٦٤٩.]

٢٦٢ ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: وَاللَّهِ! لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَا حَدَّثْتُ عَنْهُ ـ يَعْنِي: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ـ شَيْئًا أَبَدًا. لَوْلَا قَوْلُ اللَّهِ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَتَيْنِ. (٢/ البقرة:١٧٤، ١٧٥) [صحيح بخاري: ١١٨، ٢٣٥٠؛ صحيح مسلم: ٢٤٩٢ (٦٣٩٩)]

۲۶۲: عبدالرحمٰن بن ہرمز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! اگر کتاب اللہ میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں کبھی نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان نہ کرتا، وہ یہ ہیں: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ......﴾ ”بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب (کے احکام) چھپاتے ہیں اور اسے معمولی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے پیٹوں میں جہنم کی آگ بھر رہے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کرے گا، نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے اور عذاب کو مغفرت کے بدلے خرید لیا ہے۔ یہ لوگ کس قدر عذاب برداشت کرنے والے ہیں۔“

٢٦٣ ـ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ السَّرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا لَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَمَنْ كَتَمَ حَدِيثًا فَقَدْ كَتَمَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ**)). [**ضعيف جدا**، السلسلة الضعيفة: ١٥٠٧؛ تهذيب الكمال للمزي، ١٦/١٥ عبداللہ بن السّری نے یہ روایت سعید بن زکریا عن عنبسہ بن عبدالرحمٰن سے سنی ہے، کیونکہ عبداللہ کی ملاقات محمد بن منکدر سے ثابت نہیں اور عنبسہ متروک راوی ہے۔]

(۲۶۳) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اس امت کے آخری زمانے والے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں، ان حالات میں جس نے کوئی حدیث چھپائی، تو اس نے اللہ کے نازل کردہ دین کو چھپالیا۔“

٢٦٤ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ، أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ**)). [**صحيح**، شواہد کے

(۲۶۴) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”جس سے علم کے بارے میں کچھ پوچھا گیا، پھر اس نے اسے چھپایا، قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔“

لیے دیکھیے مسند احمد، ۲/ ۲۶۳، رقم: ۷۵۷۱ نیز دیکھیے حدیث:۲۶۱۔]

۲٦٥۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيْلُ بْنُ حِبَّانَ بْنِ وَاقِدٍ الثَّقَفِيُّ، أَبُوْ إِسْحَقَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَأْبٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ كَتَمَ عِلْمًا مِمَّا يَنْفَعُ اللّٰهُ بِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ، أَمْرِ الدِّيْنِ، أَلْجَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ**)). [**ضعيف جداً**، محمد بن دأب متہم بالكذب راوی ہے۔]

(۲۶۵) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے علم کی کوئی ایسی بات چھپائی جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو دینی اُمور میں فائدہ پہنچاتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالے گا۔''

۲٦٦۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَفْصِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِبْرَاهِيْمَ، إِسْمَعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْكَرَابِيْسِيُّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ يَعْلَمُهُ فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ**)). [**صحيح**، شواہد کے لیے دیکھیے حدیث: ۲٦١، ۲٦٤۔]

(۲۶۶) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے کوئی علمی بات دریافت کی گئی جو اسے معلوم تھی، پھر وہ اسے چھپائے تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الطَّهَارَةِ وَسُنَنِهَا

طہارت سے متعلق مسائل اور اس کی سنتوں کا بیان

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِقْدَارِ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

باب: وضو اور غسلِ جنابت کے لیے پانی کی مقدار کا بیان

٢٦٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ، عَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

[صحيح مسلم: ٣٢٦ (٧٣٨)؛ سنن الترمذي: ٥٦]

(۲۶۷) سفینہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مدّ پانی سے وضو اور ایک صاع پانی سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

٢٦٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٩٢؛ سنن النسائي: ٣٤٧۔]

(۲۶۸) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مد پانی سے وضو اور ایک صاع پانی سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

٢٦٩ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ بَدْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٩٣؛ مسند احمد، ٣/ ٣٠٣، رقم: ١٤٢٥٠، من طريق آخر۔]

(۲۶۹) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مد پانی سے وضو اور ایک صاع پانی سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

٢٧٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الصَّبَّاحِ، وَعَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَبَّانَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِيْهِ،

(۲۷۰) عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وضو کے لیے ایک مد پانی کی مقدار اور غسل کے لیے ایک صاع پانی کی مقدار کافی ہے۔'' ایک شخص نے کہا: ہمیں تو اتنا (پانی) کافی نہیں ہوتا۔ عقیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے افضل

عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يُجْزِي مِنَ الْوُضُوْءِ مُدٌّ، وَمِنَ الْغُسْلِ صَاعٌ**)) فَقَالَ رَجُلٌ: لَا يُجْزِئُنَا، فَقَالَ: قَدْ كَانَ يُجْزِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، وَأَكْثَرُ شَعَرًا: يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ. [**صحيح**، شواہد کے لیے دیکھیے: صحيح بخاري: ٢٥٢ وغيره۔]

اور تم سے زیادہ بالوں والے، یعنی نبی کریم ﷺ کو تو کافی ہوتا تھا۔

بَاب لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ.

باب: اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر کوئی نماز قبول نہیں کرتا

٢٧١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: و حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، أَبُو بِشْرٍ، خَتَنُ الْمُقْرِيءِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ أُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً إِلَّا بِطُهُورٍ، وَلَا يَقْبَلُ صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ**)). حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَشَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٥٩؛ سنن النسائي: ١٣٩]

(٢٧١) اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا اور خیانت کے مال میں سے (اداشدہ) صدقہ قبول نہیں کرتا۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے ایک اور طریق سے بھی بعینہ روایت کیا ہے۔

٢٧٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكٍ؛ ح: وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً إِلَّا بِطُهُورٍ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ**)). [صحيح مسلم: ٢٢٤ (٥٣٥)؛ سنن الترمذي: ١]

(٢٧٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا اور خیانت کے مال میں سے (اداشدہ) صدقہ قبول نہیں کرتا۔''

٢٧٣۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو زُهَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ**

(٢٧٣) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز اور خیانت کے مال میں سے دیے ہوئے صدقے کو قبول نہیں کرتا۔''

طُهُورٍ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ)). [صحیح، شواہد کے لیے دیکھیے حدیث: ۲۷۱۔]

۲۷٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلٍ: حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ)). [صحیح، شواہد کے لیے دیکھیے حدیث:۲۷۲۔]

(۲۷۴) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز اور خیانت کے مال میں سے دیا ہوا صدقہ قبول نہیں کرتا۔''

بَابٌ: مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ.

باب: طہارت نماز کی کنجی ہے

۲۷٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ)).

[حسن صحيح، سنن ابي داود: ٦١؛ سنن الترمذي: ٣]

(۲۷۵) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کی کنجی طہارت ہے اور اس کی تحریم تکبیر (اللہ اکبر) ہے اور اس کی تحلیل سلام ہے۔''

۲۷٦۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، طَرِيفٍ السَّعْدِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ)).

[صحيح، سنن الترمذي: ٢٣٨۔]

(۲۷۶) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نماز کی کنجی طہارت ہے اور اس کی تحریم تکبیر (اللہ اکبر) ہے اور اس کی تحلیل سلام ہے۔''

بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الْوُضُوءِ.

باب: وضو کی حفاظت کا بیان

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا. وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ)). [صحيح، الموطأ للامام مالك، ١/ ٣٤؛ مسند احمد، ٥/ ٢٨٢ رقم: ٢٢٤٣٣؛ صحيح ابن

(۲۷۷) ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سیدھی راہ پر ثابت قدم رہو اور تم کبھی (اس پر کما حقہ قائم) نہ رہ سکو گے۔ یاد رکھو! تمہارے اعمال میں سے بہترین عمل نماز ہے، اور وضو کی حفاظت ایک مومن ہی کرتا ہے۔''

حبان: ١٠٣٧۔]

٢٧٨۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا. وَاعْلَمُوا أَنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةَ، وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ)).

[**صحيح**، المصنف لابن ابي شيبة: ٣٥، ٣٦، نیز دیکھئے حديث سابق: ٢٧٧۔]

(۲۷۸) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سیدھی راہ پر قائم رہو اور تم کبھی (اس پر کما حقہ قائم) نہیں رہ سکو گے۔ یاد رکھو! تمہارے اعمال میں سے افضل عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت ایک مومن ہی کرتا ہے۔''

٢٧٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ أَسِيدٍ، عَنْ أَبِي حَفْصٍ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، يَرْفَعُ الْحَدِيثَ قَالَ: ((اسْتَقِيمُوا، وَنِعِمَّا إِنِ اسْتَقَمْتُمْ، وَخَيْرُ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ)).

[المعجم الكبير للطبراني، ٨/ ٢٩٣ رقم: ٨١٢٤، یہ روایت اسحاق بن اسید کے ضعف اور اس کے استاذ (مجہول) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۷۹) ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سیدھی راہ پر قائم رہو اور کتنا ہی اچھا ہو کہ تم اس پر قائم رہو۔ تمہارا بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت ایک مومن ہی کرتا ہے۔''

بَابُ الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ.

باب: وضو نصف ایمان ہے

٢٨٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ أَخِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالزَّكَاةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو، فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا، أَوْ مُوبِقُهَا)).

[صحيح مسلم: ٢٢٣ (٥٣٤)؛ سنن النسائي: ٢٤٣٩؛ سنن

(۲۸۰) ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھی طرح وضو کرنا نصف ایمان ہے۔ اور الحمد للہ ترازو کو بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور اللہ اکبر سے زمین و آسمان بھر جاتے ہیں۔ نماز نور (کا باعث) ہے، زکوٰۃ (ایمان کی) دلیل ہے، صبر روشنی (کا باعث) ہے، اور قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف دلیل ہوگا، ہر شخص روزانہ اپنا سودا کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں یا تو خود کو جہنم سے آزاد کرا لیتا ہے یا خود کو تباہ کر بیٹھتا ہے۔''

الترمذي: ٣٥١٧.]

[بَابُ] ثَوَابِ الطُّهُورِ.

باب: طہارت کے ثواب کا بیان

٢٨١ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً، حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ))**. [صحيح بخاري: ٤٧٧، ٢١١٩؛ صحيح مسلم: ٦٤٩ (١٥٠٦)؛ سنن ابي داود: ٥٥٩]

(٢٨١) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں آتا ہے اور نماز کے سوا مسجد کی طرف آنے میں اسے کچھ اور مقصود نہیں، تو اللہ عزوجل ہر قدم کے عوض اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے، تا آنکہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔''

٢٨٢ ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **((مَنْ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ فِيهِ وَأَنْفِهِ، فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ، حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ يَدَيْهِ، فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ رَأْسِهِ، حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ، وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً))**. [**صحيح**، سنن النسائي: ١٠٣]

(٢٨٢) عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی وضو کرتے وقت کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی چڑھاتا ہے تو اس کے منہ اور ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے حتی کہ اس کی آنکھوں کے پپوٹوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں حتی کہ کانوں سے بھی اس کے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے گناہ حتی کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی اس کے گناہ نکل جاتے ہیں، اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف چل کر جانا اضافی (اجر و ثواب اور درجات میں بلندی کا ذریعہ بنتا) ہے۔''

٢٨٣ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

(٢٨٣) عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ جب بندہ وضو کرتے ہوئے ہاتھ دھوتا ہے تو اسکے ہاتھوں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے گناہ چہرے سے جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے بازو

اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ يَدَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ، فَإِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ ذِرَاعَيْهِ وَرَأْسِهِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ)). [**صحيح**، مسند احمد، ٤/ ١١٤، رقم: ١٧٠٢٦؛ سنن النسائي: ١٠٣۔]

دھو کر سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے بازوؤں اور سر سے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔‘‘

٢٨٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ تَرَ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: ((غُرٌّ مُحَجَّلُونَ، بُلْقٌ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ)) قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ. [**حسن صحيح**، مسند احمد، ١/ ٤٠٣، رقم: ٣٨٢٠؛ صحيح ابن حبان: ١٠٤٧۔]

(٢٨٤) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنے جن امتیوں کو نہیں دیکھا (قیامت کے دن) انہیں کیسے پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: ’’وضو کے آثار کی وجہ سے (کیونکہ ان کے) چہرے روشن اور ان کے ہاتھ پاؤں بھی روشن اور چتکبرے ہوں گے۔‘‘

ابوالحسن القطان نے فرمایا: یہ روایت ابوحاتم کے واسطے سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

٢٨٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي حُمْرَانُ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَاعِدًا فِي الْمَقَاعِدِ، فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي مَقْعَدِي هَذَا تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ، مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَلَا تَغْتَرُّوا)).

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي حُمْرَانُ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. [**صحيح**،

(٢٨٥) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حمران کا بیان ہے کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو ’’المقاعد‘‘ کے مقام پر بیٹھے دیکھا، انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوا کر وضو کیا، بعد ازاں فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی جگہ بیٹھے دیکھا تھا اور آپ نے میرے وضو کی طرح وضو کیا، پھر آپ نے فرمایا: ’’جو آدمی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے گا، اس کے گزشتہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تم (اس وجہ سے) دھوکے میں مبتلا نہ ہو جانا۔‘‘

امام ابن ماجہ نے یہ حدیث ایک دوسرے طریق، یعنی ہشام بن عمار کی سند سے بھی روایت کی ہے۔

مسند احمد، ۱/ ٦٦ رقم: ٤٧٨، اس کے شواہد کے لیے دیکھئے صحيح بخاري: ١٥٩، ١٦٤ وغیرہ۔]

بَابُ السِّوَاكِ.

باب: مسواک کا بیان

٢٨٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَأَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

[صحيح بخاري: ٨٨٩، ١١٣٦؛ صحيح مسلم: ٢٥٥ (٥٩٣)؛ سنن ابي داود: ٥٥؛ سنن النسائي: ١٦٢٢، ١٦٢٣۔]

(۲۸۶) حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو تہجد کے لیے بیدار ہوتے تو مسواک کے ساتھ اپنا منہ (دندان مبارک) صاف کرتے تھے۔

٢٨٧۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ وَعَبْدُاللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)).** [**صحيح**، الموطأ للامام مالك، ١/ ٦٦؛ مسند احمد، ٢/ ٢٤٥، رقم: ٧٣٣٩؛ صحيح ابن حبان: ١٠٦٨؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٣٠٣٤ نیز دیکھئے: صحيح بخاري: ٨٨٧۔]

(۲۸۷) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔''

٢٨٨۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَسْتَاكُ. [مسند احمد، ١/ ٢١٨، رقم: ١٨٨١؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٤٥ یہ روایت اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۸۸) ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز (تہجد) دو دو رکعت پڑھتے، پھر (دو رکعت نماز سے) فارغ ہو کر مسواک کیا کرتے تھے۔

٢٨٩۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ، عَنْ عَلِيِّ

(۲۸۹) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسواک (کثرت سے) کیا کرو، بلاشبہ مسواک منہ کو

بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((تَسَوَّكُوْا، فَإِنَّ السِّوَاكَ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ، مَا جَاءَنِي جِبْرِيْلُ إِلَّا أَوْصَانِي بِالسِّوَاكِ، حَتَّى لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيَّ وَعَلَى أُمَّتِي، وَلَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُهُ لَهُمْ، وَإِنِّي لَأَسْتَاكُ حَتَّى لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ أُحْفِيَ مَقَادِمَ فَمِي)).

[**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني، ۸/ ۲۶۲، علی بن یزید ضعیف راوی ہے۔]

صاف کرنے والی اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔ جبریل علیہ السلام جب بھی میرے پاس آئے، انہوں نے مجھے مسواک کرنے کی اس قدر تاکید کی کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ مجھ پر اور میری امت پر (مسواک) فرض کردی جائے گی۔ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں مسواک ان پر فرض کر دیتا۔ اور میں اتنی مسواک کرتا ہوں کہ مجھے خطرہ محسوس ہوتا ہے کہ کہیں اپنے منہ کا اگلا حصہ (مسوڑھے) ہی نہ چھیل ڈالوں۔''

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَ، قُلْتُ: أَخْبِرِيْنِي، بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْدَأُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ؟ قَالَتْ: كَانَ إِذَا دَخَلَ يَبْدَأُ بِالسِّوَاكِ.

[صحيح مسلم: ۲۵۳ (۵۹۰)؛ سنن ابي داود: ۵۱؛ سنن النسائي: ۸]

(۲۹۰) شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: مجھے بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آپ کے ہاں تشریف لاتے تو سب سے پہلے کون سا کام کرتے تھے؟ فرمایا: نبی ﷺ جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ [كَنِيْزٍ]، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَاجٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: إِنَّ أَفْوَاهَكُمْ طُرُقُ الْقُرْآنِ، فَطَيِّبُوْهَا بِالسِّوَاكِ.

[حلية الاولياء، ٤/ ٢٩٦، بحر بن کنیز ضعیف راوی ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(۲۹۱) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں، لہٰذا تم انہیں مسواک کے ذریعے سے خوب صاف رکھا کرو۔

بَابُ الْفِطْرَةِ.

باب: امورِ فطرت کا بیان

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((الْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَتَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ)).

[صحيح بخاري: ۵۸۸۹، ۵۸۹۱؛ صحيح مسلم: ۲۵۷

(۲۹۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امورِ فطرت پانچ ہیں: ختنہ کرانا، زیرِ ناف بالوں کی صفائی کرنا، ناخن تراشنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا اور مونچھیں کاٹنا۔''

(٥٩٧)؛ سنن ابي داود: ٤١٩٨؛ سنن النسائي: ١١-]

٢٩٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ [ابْنِ] الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ وَالِاسْتِنْشَاقُ بِالْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ))** يَعْنِي: الِاسْتِنْجَاءَ. قَالَ زَكَرِيَّا: قَالَ مُصْعَبٌ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ. إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ. [صحيح مسلم: ٢٦١ (٦٠٤)؛ سنن ابي داود: ٥٣؛ سنن الترمذي: ٢٧٥٧؛ سنن النسائي: ٥٠٤٣]

(۲۹۳) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دس کام فطرت میں سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، ناخن تراشنا، (ہاتھوں کی پشت کی جانب سے) انگلیوں کے جوڑ دھونا، بغلوں کے بال اکھاڑنا، زیر ناف بال مونڈنا اور پانی استعمال کرنا یعنی استنجا کرنا۔

(راوی حدیث) زکریا نے کہا: (میرے استاذ) مصعب نے فرمایا: میں دسویں چیز بھول گیا ہوں، شاید وہ کلی کرنا ہو۔

٢٩٤۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((مِنَ الْفِطْرَةِ الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَالسِّوَاكُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَالِاسْتِحْدَادُ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَالِانْتِضَاحُ وَالِاخْتِتَانُ))**. حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، مِثْلَهُ. [سنن ابي داود: ٥٤، علی بن زید ضعیف اور سلمہ بن محمد مجہول ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(۲۹۴) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کلی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، مسواک کرنا، مونچھیں کاٹنا، ناخن تراشنا، بغلوں کے بال اکھاڑنا، زیر ناف بالوں کی صفائی کرنا، (ہاتھ کی پشت کی جانب سے) انگلیوں کے جوڑ دھونا، (وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کے) چھینٹے مارنا اور ختنے کرنا، یہ تمام کام فطرت میں سے ہیں۔''

٢٩٥۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، وَنَتْفِ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً. [صحيح مسلم: ٢٥٨ (٥٩٩)؛ سنن ابي داود: ٤٢٠٠؛ سنن الترمذي: ٢٧٥٨، ٢٧٥٩؛ سنن النسائي: ١٤-]

(۲۹۵) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمارے لیے مونچھیں کاٹنے، زیر ناف بالوں کی صفائی کرنے، بغلوں کے بال اکھاڑنے اور ناخن تراشنے کے لیے یہ حد مقرر کی گئی ہے کہ انہیں چالیس راتوں سے زیادہ نہ رہنے دیں۔

بَابُ مَا يَقُولُ [الرَّجُلُ] إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ.

باب: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت آدمی کیا کہے؟

٢٩٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ، فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ))**. حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى: [حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ]؛ ح: و: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ. قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٦؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٨٧؛ ابن خزيمة: ٦٩ نیز دیکھئے حدیث: ٢٩٨ـ]

(٢٩٦) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بیت الخلاء جنات کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں، جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے تو یہ دعا پڑھے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) ''یا اللہ! میں ناپاک جنوں اور جنّیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''
اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے جمیل بن حسن عتکی اور ہارون بن اسحاق کی سندوں سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

٢٩٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ: حَدَّثَنَا خَلَّادٌ الصَّفَّارُ، عَنِ الْحَكَمِ النَّصْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((سِتْرُ مَا بَيْنَ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ، إِذَا دَخَلَ الْكَنِيفَ أَنْ يَقُولَ: بِسْمِ اللَّهِ))**.

[سنن الترمذي: ٦٠٦، ابواسحاق مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٢٩٧) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی بیت الخلاء میں داخل ہو تو ''بسم اللہ'' کہے، کیونکہ یہ عمل جنات اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان پردے کا ذریعہ ہے۔''

٢٩٨ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: **((أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ))**. [صحيح مسلم: ٣٧٥ (٨٣٢)؛ سنن النسائي: ١٩]

(٢٩٨) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) ''میں ناپاک جنوں اور جنّیوں کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

٢٩٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا يَعْجِزْ أَحَدُكُمْ، إِذَا دَخَلَ مِرْفَقَهُ أَنْ يَقُولَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ، الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ، الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ**)). قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: وَحَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِهِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ، إِنَّمَا قَالَ: مِنَ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ، الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني، ٨/ ٢٤٩؛ السلسلة الضعيفة: ٢١٨٩ علی بن یزید ضعیف راوی ہے۔]

(۲۹۹) ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنے میں کوتاہی نہ کرے: ((**اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ**)) ''یا اللہ! میں گندے پلید، ناپاک، برے کام سکھانے والے شیطان مردود کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

ابو حاتم کے طریق سے ابن ابی مریم کی بیان کردہ حدیث میں ((**الرِّجْسِ النَّجِسِ**)) کے الفاظ نہیں بلکہ اس میں صرف ((**الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ**)) کے الفاظ ہیں۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ.

باب: بیت الخلاء سے باہر آ کر کیا پڑھنا چاہیے؟

٣٠٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي [بُكَيْرٍ]: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ، قَالَ: ((**غُفْرَانَكَ**)). قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: وَأَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ النَّهْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، نَحْوَهُ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٠؛ سنن الترمذي: ٧]

(۳۰۰) ابو بردہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے: ((**غُفْرَانَكَ**)) یا اللہ! میں تیری مغفرت چاہتا ہوں۔''

ابوالحسن بن سلمہ کا بیان ہے کہ ابو حاتم نے بھی ہمیں یہ حدیث ابو غسان النہدی عن اسرائیل کی سند سے اسی طرح بیان کی۔

٣٠١۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: ((**الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي**)). [**ضعيف**، اسماعیل بن مسلم المکی ضعیف راوی ہے۔]

(۳۰۱) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے: ((**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي**)) ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اس نجاست کو مجھ سے دور کر دیا اور مجھے عافیت دی۔''

بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْخَلَاءِ وَالْخَاتَمِ فِي الْخَلَاءِ.

باب: بیت الخلاء میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور انگوٹھی لے جانے کا بیان

٣٠٢ ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ الْبَهِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ.

[صحيح بخاري، قبل حديث: ٦٣٤ (تعليقًا)؛ صحيح مسلم: ٣٧٣ (٨٢٦)؛ سنن ابي داود: ١٨؛ سنن الترمذي: ٣٣٨٤ـ]

(۳۰۲) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

٣٠٣ ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ١٩؛ سنن الترمذي: ١٧٤٦؛ سنن النسائي: ٥٢١٦ ابن جریج مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(۳۰۳) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت انگوٹھی اتار لیا کرتے تھے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ.

باب: غسل خانے میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا بیان

٣٠٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ، فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ**)). قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ ابْنُ مَاجَةَ: [قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ:] سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيَّ يَقُولُ: إِنَّمَا هَذَا فِي الْحَفِيرَةِ. فَأَمَّا الْيَوْمَ، [فَلَا]، فَمُغْتَسَلَاتُهُمُ الْجِصُّ وَالصَّارُوجُ وَالْقِيرُ، فَإِذَا بَالَ فَأَرْسَلَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، لَا بَأْسَ بِهِ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٢٧؛ سنن الترمذي: ٢١، حسن بصری مدلس ہیں

(۳۰۴) عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص اپنے غسل خانے میں ہرگز پیشاب نہ کرے، کیونکہ اکثر وسوسے اسی وجہ سے ہوتے ہیں۔“
علی بن محمد الطنافسی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ یہ حکم ایسے غسل خانے کے بارے ہے میں جس کا پانی وہیں (کچے) گڑھے میں جمع ہو جاتا ہے اور اچھی طرح باہر نہیں نکلتا۔ یہ حکم آج کل کے لیے نہیں، کیونکہ اب ان غسل خانوں کی تعمیر میں چونا اور تارکول جیسی اشیاء استعمال کی جاتی ہیں۔ پس جب کوئی آدمی پیشاب کرے اور اس پر پانی بہادے تو (سارا پانی باہر نکل جاتا ہے) ایسی جگہ پیشاب کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا.

باب: کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا بیان

٣٠٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَهُشَيْمٌ وَوَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا. [صحيح بخاري: ٢٢٤؛ صحيح مسلم: ٢٧٣ (٦٢٤، ٦٢٥)؛ سنن ابي داود: ٢٣؛ سنن الترمذي: ١٣؛ سنن النسائي: ١٨، ٢٦، ٢٨۔]

(٣٠٥) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر پہنچے، پھر وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

٣٠٦۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا. قَالَ شُعْبَةُ: قَالَ عَاصِمٌ يَوْمَئِذٍ، وَهَذَا الْأَعْمَشُ يَرْوِيهِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، وَمَا حَفِظَهُ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِيهِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا. [**صحيح**، مسند احمد، ٤/ ٢٤٦، رقم: ١٨١٥٠؛ صحيح ابن خزيمة: ٦٣]

(٣٠٦) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر پہنچے، پھر وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔
امام شعبہ کا بیان ہے کہ ان کے شیخ عاصم نے (بطور وضاحت) کہا کہ اعمش اس حدیث کو عن ابی وائل عن حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں اور انہیں یاد نہیں رہا۔ امام شعبہ نے فرمایا: میں نے اس حدیث کی بابت منصور سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی مجھے یہ (پوری) حدیث عن ابی وائل عن حذیفہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کی۔ (گویا عاصم کا اعمش کے متعلق یہ کہنا کہ انہیں سہو ہوا ہے، یہ صحیح نہیں۔)

بَابُ فِي الْبَوْلِ قَاعِدًا.

باب: بیٹھ کر پیشاب کرنے کا بیان

٣٠٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقْهُ، أَنَا رَأَيْتُهُ يَبُولُ قَاعِدًا. [**صحيح**، سنن الترمذي: ١٢؛ سنن النسائي: ٢٩]

(٣٠٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جو کوئی تمہیں یہ بتائے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا، تم اس کی تصدیق نہ کرنا۔ میں نے تو آپ کو بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے دیکھا ہے۔

٣٠٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ [ابْنِ أَبِي

(٣٠٨) عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا: ”اے عمر! کھڑے

أُمَيَّةَ]، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: رَآنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَبُوْلُ قَائِمًا، فَقَالَ: ((يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا)) فَمَا بُلْتُ قَائِمًا، بَعْدُ. [**ضعيف**، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ١٠٢، عبدالکریم ضعیف راوی ہے۔]

ہو کر پیشاب نہ کیا کرو۔'' (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تو میں نے اس کے بعد کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

٣٠٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَبُوْلَ قَائِمًا.

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيْدَ، أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ -فِي حَدِيْثِ عَائِشَةَ: أَنَا رَأَيْتُهُ يَبُوْلُ قَاعِدًا- قَالَ: الرَّجُلُ أَعْلَمُ بِهٰذَا مِنْهَا.

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: وَكَانَ مِنْ شَأْنِ الْعَرَبِ الْبَوْلُ قَائِمًا، أَلَا تَرَاهُ، فِي حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ يَقُوْلُ: قَعَدَ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْأَةُ.

[**ضعيف جداً**، السلسلة الضعيفة: ٦٣٨ عدی بن فضل متروک راوی ہے احمد بن عبدالرحمٰن مجہول الحال ہے اور سفیان ثوری سے اس کی روایت منقطع ہے، لہٰذا یہ قول ثابت نہیں، اور نہ عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت ہی ثابت ہے۔ دیکھئے حدیث: ٣٤٦۔]

(٣٠٩) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے احمد بن عبدالرحمٰن مخزومی سے سنا، وہ کہتے تھے کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس مسئلے میں مردوں (حذیفہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما) کو زیادہ علم ہے۔

احمد بن عبدالرحمٰن مخزومی نے کہا: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا عربوں کا معمول تھا۔ یہی وجہ ہے کہ عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث میں (یہودیوں نے کہا:) یہ تو عورتوں کی طرح بیٹھ کر پیشاب کرتے ہیں۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِيْنِ وَالْإِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ.

باب: دائیں ہاتھ سے شرمگاہ چھونے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت کا بیان

٣١٠۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِيْنَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ، وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِيْنِهِ**)) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ

(٣١٠) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔''

یہ حدیث ولید بن مسلم نے بھی اوزاعی سے اسی طرح بیان کی۔

مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ بِإِسْنَادِهِ، نَحْوَهُ.

[صحيح بخاري: ١٥٣، ١٥٤؛ صحيح مسلم: ٢٦٧ (٦١٥)؛ سنن ابي داود: ٣١؛ سنن الترمذي: ١٥؛ سنن النسائي: ٢٤، ٢٥]

٣١١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ: مَا تَغَنَّيْتُ وَلَا تَمَنَّيْتُ وَلَا مَسِسْتُ ذَكَرِي بِيَمِينِي مُنْذُ بَايَعْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. [**ضعيف جدا**، المعجم الكبير للطبراني، ٥/ ١٩٢، من طريق عبدالاعلى بن أبى المساور وهو متروك، الصلت بن دينار متروک الحدیث ہے۔]

(۳۱۱) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نہ گانا گایا، نہ کبھی جھوٹ بولا، اور جب سے میں نے اس (دائیں ہاتھ) سے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی ہے، تب سے میں نے اپنے دائیں ہاتھ سے عضو خاص کو نہیں چھوا۔

٣١٢- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، وَعَبْدُاللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِذَا اسْتَطَابَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَسْتَطِبْ بِيَمِينِهِ. لِيَسْتَنْجِ بِشِمَالِهِ))**. [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٨؛ سنن النسائي: ٤٠؛ ابن خزيمة: ٨٠؛ ابن حبان: ١٤٣٢]

(۳۱۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی استنجا کرے تو دائیں ہاتھ سے نہ کرے، اسے چاہیے کہ وہ بائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔''

بَابُ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ.

باب: پتھر سے استنجا کرنا، نیز لید وہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت کا بیان

٣١٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ أُعَلِّمُكُمْ، إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا))**. وَأَمَرَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، وَنَهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ، وَنَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ الرَّجُلُ بِيَمِينِهِ. [**حسن صحيح**،

(۳۱۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے لیے اس طرح (مشفق ومربی) ہوں جس طرح اولاد کے لیے باپ ہوتا ہے۔ میں تمہیں (ہر قسم کے امور) سکھاتا ہوں۔ جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلہ رخ نہ بیٹھو، اور نہ اس کی طرف پشت ہی کرو۔'' آپ ﷺ نے (استنجا کے لیے) تین پتھر (ڈھیلے) استعمال کرنے کا حکم دیا اور لید وہڈی استعمال کرنے سے منع کیا، نیز دائیں ہاتھ سے استنجا

سنن ابي داود: ٨؛ سنن النسائي: ٤٠ وصححه ابن خزيمة: ٨٠ وابن حبان: ١٤٣١]

کرنے سے (بھی) منع کیا۔

٣١٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ ـقَالَ: لَيْسَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ، وَلَكِنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ،ـ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ أَتَى الْخَلَاءَ، فَقَالَ: ((ائْتِنِي بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ)) فَأَتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ، وَقَالَ: ((هِيَ رِجْسٌ)).

[صحيح بخاري: ١٥٦؛ سنن النسائي: ٤٢]

(۳۱۴) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا: ''مجھے تین پتھر (ڈھیلے) لا کر دو۔'' میں دو پتھر اور ایک لید اٹھا لایا، آپ نے دونوں ڈھیلے لے لیے اور لید کو پھینک دیا اور فرمایا: ''یہ پلید ہے۔''

٣١٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيْعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((فِي الْإِسْتِنْجَاءِ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ)). [سنن ابي داود: ٤١، ابوخزیمہ عمرو بن خزیمہ مجہول الحال ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(۳۱۵) خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''استنجا کے لیے تین پتھر (استعمال کرنے) چاہیے، ان میں گوبر نہ ہو۔''

٣١٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ لَهُ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَهُمْ يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ: إِنِّي أَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةِ، قَالَ: أَجَلْ. أَمَرَنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ، وَلَا نَسْتَنْجِي بِأَيْمَانِنَا، وَلَا نَكْتَفِي بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ وَلَا عَظْمٌ. [صحيح مسلم: ٢٦٢ (٦٠٦) سنن ابي داود: ٧؛ سنن الترمذي: ١٦؛ سنن النسائي: ٤١، ٤٩]

(۳۱۶) سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ کچھ مشرکین ان سے استہزاء کرنے لگے، ایک مشرک نے کہا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا ساتھی (نبی ﷺ) تمہیں ہر کام حتی کہ قضائے حاجت کے طریقے بھی سکھاتا ہے۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، انہوں نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم (قضائے حاجت کے وقت) قبلہ کی طرف رخ نہ کریں، دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کریں اور تین ڈھیلوں سے کم استعمال نہ کریں، ان میں گوبر اور ہڈی نہ ہو۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ.

باب: پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ رخ ہونے کی ممانعت کا بیان

٣١٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ، يَقُوْلُ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((**لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ**)) وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذَلِكَ.

[**صحيح**، مسند احمد، ٤/ ١٩١، رقم: ١٧٧١٥؛ المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ١٥١، عبد بن حميد: ٤٨٧۔]

(٣١٧) عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ہی سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے کوئی قبلہ رُو ہو کر پیشاب نہ کرے۔'' اور میں نے ہی سب سے پہلے لوگوں کو یہ حدیث سنائی۔

٣١٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ، أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الَّذِيْ يَذْهَبُ إِلَى الْغَائِطِ الْقِبْلَةَ، وَقَالَ: ((**شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا**)). [صحيح بخاري: ١٤٤، ٣٩٤؛ صحيح مسلم: ٢٦٤ (٦٠٩)؛ سنن ابي داود: ٩؛ سنن الترمذي: ٨؛ سنن النسائي: ٢١، ٢٢۔]

(٣١٨) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کرنے والے کو قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع کیا اور آپ نے فرمایا: ''(قضائے حاجت کے وقت) مشرق کی طرف رخ کیا کرو یا مغرب کی طرف۔''

٣١٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ مَوْلَى الثَّعْلَبِيِّيْنَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ، وَقَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ١٠، ابوزید مجہول راوی ہے۔]

(٣١٩) معقل بن ابی معقل اسدی رضی اللہ عنہ جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہے، ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت (کعبہ اور بیت المقدس) دونوں قبلوں کی طرف رخ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٣٢٠۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ: حَدَّثَنِي أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ

(٣٢٠) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ رخ ہونے

أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ. [**صحيح**، مسند احمد، ٣/ ١٢، نیز دیکھئے حدیث سابق: ١٨، یہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے، لیکن شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔]

سے منع فرمایا ہے۔

٣٢١۔ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ، عُمَيْرُ بْنُ مِرْدَاسٍ الدَّوْنَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَبُوْ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانِي أَنْ أَشْرَبَ قَائِمًا، وَأَنْ أَبُوْلَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ. [یہ روایت ابن لہیعہ مدلس ومختلط اور ابوزبیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٢١) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کھڑے ہو کر پانی پینے اور قبلہ رُو ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ فِي الْكَنِيْفِ، وَإِبَاحَتِهِ دُوْنَ الصَّحَارِيْ.

باب: صحرا کے علاوہ بیت الخلاء میں قبلہ رو ہونے کی رخصت کا بیان

٣٢٢۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ حَبِيْبٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ؛ ح: وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ: أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَّهُ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: يَقُوْلُ أُنَاسٌ: إِذَا قَعَدْتَ لِلْغَائِطِ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَلَقَدْ ظَهَرْتُ، ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ، عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا، فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدًا عَلَى لَبِنَتَيْنِ، مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، هٰذَا حَدِيْثُ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ. [صحيح بخاري: ١٤٥، ١٤٩؛ صحيح مسلم: ٢٦٦ (٦١١)؛ سنن ابي داود: ١٢؛ سنن الترمذي: ١١؛ سنن ابن ماجه: ٣٢٢؛ سنن النسائي: ٢٣۔]

(٣٢٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ کی طرف رخ نہ کرو۔ میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت المقدس کی طرف منہ کیے ہوئے دو کچی اینٹوں پر بیٹھے دیکھا۔ یہ روایت یزید بن ہارون کی ہے۔

٣٢٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ

(٣٢٣) ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ

مُوْسَى، عَنْ عِيْسَى الْخَيَّاطِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي كَنِيفِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ. قَالَ عِيْسَى: فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِلشَّعْبِيِّ، فَقَالَ: صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ وَصَدَقَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ، أَمَّا قَوْلُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ: فِي الصَّحْرَاءِ لَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا، وَأَمَّا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ، فَإِنَّ الْكَنِيفَ لَيْسَ فِيْهِ قِبْلَةٌ، اسْتَقْبِلْ فِيْهِ حَيْثُ شِئْتَ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [**ضعيف جداً**، مسند احمد، ۲/ ۹۹ ح: ۵۷۴۷ عیسیٰ بن ابی عیسیٰ الخیاط متروک راوی ہے۔]

کو بیت الخلاء میں قبلہ رخ بیٹھے ہوئے دیکھا۔

(راوی حدیث) عیسیٰ خیاط کا بیان ہے کہ میں نے اس مسئلے کے متعلق شعبی سے بات کی تو انہوں نے فرمایا: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بات بھی درست ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بھی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے مراد یہ ہے کہ قضائے حاجت کے لیے بیٹھنے والا صحرا (کھلی جگہ) میں قبلہ کی طرف رخ کرے نہ پشت، اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ بیت الخلاء کے اندر اس کی ضرورت نہیں، وہاں تم جس طرف چاہو رخ کر سکتے ہو۔

ابوالحسن بن سلمہ نے کہا: ہمیں ابو حاتم نے (بھی) عبیداللہ بن موسیٰ کے طریق سے گزشتہ حدیث کی طرح بیان کی۔

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَوْمٌ يَكْرَهُوْنَ أَنْ يَسْتَقْبِلُوْا بِفُرُوْجِهِمُ الْقِبْلَةَ. فَقَالَ: ((**أُرَاهُمْ قَدْ فَعَلُوْهَا، اسْتَقْبِلُوْا بِمَقْعَدَتِي الْقِبْلَةَ**)).

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدَكَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ خَالِدِ ابْنِ أَبِي الصَّلْتِ، مِثْلَهُ. [**ضعيف**، مسند احمد، ۶/ ۱۳۷، رقم: ۲۵۰۶۳، خالد بن ابی الصلت ضعیف راوی ہے۔]

(۳۲۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذکر کیا گیا کہ بعض لوگ (قضائے حاجت کے موقع پر) اپنی شرمگاہوں کو قبلہ کی طرف کرنا معیوب سمجھتے ہیں، تو آپ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ وہ ضرور ایسا کرتے ہیں۔ تم میری جائے ضرورت قبلہ رخ کر دو۔''

ابوالحسن قطان نے کہا: ہمیں یحییٰ بن عبدک نے عبدالعزیز بن مغیرہ سے انہوں نے خالد حذاء عن خالد بن ابی الصلت سے یہی حدیث بیان کی۔

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ، فَرَأَيْتُهُ، قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ، يَسْتَقْبِلُهَا. [**حسن**،

(۳۲۵) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا تھا، بعد ازاں میں نے آپ کو وفات سے ایک سال پہلے قبلہ رخ (قضائے حاجت کرتے) دیکھا۔

سنن ابي داود: ١٣؛ سنن الترمذي: ٩-]

بَابُ الْإِسْتِبْرَاءِ بَعْدَ الْبَوْلِ.

٣٢٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ يَزْدَادَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلْيَنْتُرْ ذَكَرَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ**)).

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَمْعَةُ، [فَذَكَرَ] نَحْوَهُ.

[**ضعيف**، مسند احمد، ٤/ ٣٤٧، رقم: ٣٤٧، زمعہ ضعیف اور عیسیٰ بن یزداد مجہول الحال راوی ہے۔]

باب: پیشاب کے بعد اس کے ممکنہ قطرات سے بچنے کا بیان

(٣٢٦) یزداد یمانی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص پیشاب کرے تو وہ اپنے عضو کو تین بار دبائے“ (تاکہ پیشاب کے قطرات سے پوری طرح اطمینان ہو جائے) ابو الحسن بن سلمہ نے کہا: ہمیں علی بن عبدالعزیز نے ابونعیم سے انہوں نے زمعہ سے یہ حدیث اسی طرح بیان کی۔

بَابُ مَنْ بَالَ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.

٣٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى التَّوْأَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ يَبُولُ، فَاتَّبَعَهُ عُمَرُ بِمَاءٍ، فَقَالَ: ((**مَا هَذَا؟ يَا عُمَرُ!**)) قَالَ: مَاءٌ. قَالَ: ((**مَا أُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ، وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً**)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٤٢، یحییٰ التوأم ضعیف راوی ہے۔]

باب: جو پیشاب کے بعد پانی استعمال نہ کرے، اس کا بیان

(٣٢٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ پیشاب کرنے کی غرض سے تشریف لے گئے تو عمر رضی اللہ عنہ پانی لے کر آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ آپ نے فرمایا: ”اے عمر! یہ کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: پانی۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ جب بھی پیشاب کروں تو وضو بھی کروں۔ اگر میں نے ایسا کیا تو یہ (لازمی) سنت بن جائے گی۔“

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَلَاءِ عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ.

٣٢٨- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ. أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ

باب: اس امر کا بیان کہ راستے میں قضائے حاجت کرنا ممنوع ہے

(٣٢٨) ابوسعید حمیری کا بیان ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایسی احادیث بیان کیا کرتے تھے جو دوسرے صحابہ نے نہ سنی ہوں

أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْحِمْيَرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَتَحَدَّثُ بِمَا لَمْ يَسْمَعْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَيَسْكُتُ عَمَّا سَمِعُوا، فَبَلَغَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ! مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هَذَا. وَأَوْشَكَ مُعَاذٌ أَنْ يَفْتِنَكُمْ فِي الْخَلَاءِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا، فَلَقِيَهُ، فَقَالَ مُعَاذٌ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو! إِنَّ التَّكْذِيبَ بِحَدِيثٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نِفَاقٌ، وَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى مَنْ قَالَهُ، لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَ: الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ، وَالظِّلِّ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ)). [سنن ابي داود: ٢٦؛ المستدرك: ١/ ١٦٧؛ ابوسعید الحمیری کی سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

اور جو احادیث دوسرے صحابہ نے بھی سنی ہوتیں وہ انہیں بیان کرنے سے سکوت کرتے تھے۔ معاذ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ کوئی حدیث عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے علم میں آئی تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔ ممکن ہے کہ تم لوگ معاذ رضی اللہ عنہ کی (بیان کردہ احادیث کی) وجہ سے آداب قضائے حاجت کے بارے میں کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو جاؤ۔ یہ بات معاذ رضی اللہ عنہ تک پہنچ گئی۔ پھر (جب) ان سے ملاقات ہوئی تو معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما! رسول اللہ ﷺ کی کسی حدیث کو جھٹلانا تو نفاق ہے۔ جس نے ایسی بات کہی، اس کا گناہ اسی پر ہوگا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''تم تین موجب لعنت کاموں سے بچو، یعنی گھاٹ پر، سائے میں اور عام گزرگاہ پر (قضائے حاجت نہ کرو)۔''

٣٢٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَالتَّعْرِيسَ عَلَى جَوَادِّ الطَّرِيقِ، وَالصَّلَاةَ عَلَيْهَا، فَإِنَّهَا مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَالسِّبَاعِ، وَقَضَاءَ الْحَاجَةِ عَلَيْهَا، فَإِنَّهَا [مِنَ] الْمَلَاعِنِ)).

[مسند احمد: ٣/ ٣٠٥، رقم: ١٤٢٧٧؛ ابن خزيمة: ٢٥٤٨ یہ روایت سنداً ضعیف ہے، کیونکہ عمرو بن ابی سلمہ کی زہیر سے روایت باطل ہے۔ کما قال الامام احمد اور دیگر طرق ہشام بن حسان کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہیں۔]

(٣٢٩) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آرام کی غرض سے عین راستے میں نہ ٹھہرو، نہ وہاں نماز ہی پڑھو، کیونکہ یہ سانپوں اور درندوں کے ٹھکانے ہیں۔ اور اس (راستے) پر قضائے حاجت بھی نہ کرو، کیونکہ یہ کام لعنت کا سبب ہے۔''

٣٣٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلَّى عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ، أَوْ يُضْرَبَ الْخَلَاءُ عَلَيْهَا، أَوْ يُبَالَ

(٣٣٠) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے راستے میں نماز ادا کرنے، قضائے حاجت کرنے یا پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

فِيهَا. [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني، ١٢/ ٢٨١،
ابن لہیعہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔]

بَابُ التَّبَاعُدِ لِلْبَرَازِ فِي الْفَضَاءِ.

باب: کھلی جگہ میں قضائے حاجت کے لیے دور جانے کا بیان

٣٣١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ، أَبْعَدَ. [**حسن صحيح**، سنن ابي داود:١؛ سنن الترمذي: ٢٠؛ سنن النسائي: ١٧؛ ابن خزيمة: ٥٠۔]

(۳۳۱) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو بہت دور تشریف لے جاتے تھے۔

٣٣٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا [عُمَرُ] بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ [عُمَرَ] بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَتَنَحَّى لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ. [یہ روایت کئی وجہ سے ضعیف ہے، مثلاً عمر بن مثنی ضعیف اور عطاء کا سماع سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔]

(۳۳۲) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ قضائے حاجت کے لیے ایک طرف دور تشریف لے گئے، پھر آپ نے واپس آ کر وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا۔

٣٣٣- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا ذَهَبَ إِلَى الْغَائِطِ، أَبْعَدَ. [**صحيح**، شواہد کے لیے دیکھئے حدیث: ۳۳۱۔]

(۳۳۳) یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو بہت دور تشریف لے جاتے تھے۔

٣٣٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ، -قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: وَاسْمُهُ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيدَ- عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ وَالْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فَأَبْعَدَ. [**صحيح**، سنن النسائي: ١٦؛ مسند احمد،

(۳۳۴) عبدالرحمن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی معیت میں حج کیا۔ (ایک موقع پر) آپ قضائے حاجت کے لیے گئے تو بہت دور چلے گئے۔

۳/ ٤٤٣، رقم: ١٥٦٦١؛ ابن خزيمة: ٥١]

٣٣٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوْسَى: أَنْبَأَنَا إِسْمَعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لَا يَأْتِي الْبَرَازَ حَتَّى يَتَغَيَّبَ، فَلَا يُرَى. [سنن ابي داود: ٢، یہ روایت اسماعیل بن عبدالملک کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۳۵) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک سفر پر روانہ ہوئے۔ (دورانِ سفر میں) رسول اللہ ﷺ اس وقت تک قضائے حاجت نہ کرتے جب تک نظروں سے اوجھل نہ ہو جاتے، پھر کسی کو دکھائی نہ دیتے۔

٣٣٦۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ. [**صحیح**، شواہد کے لیے دیکھئے حدیث: ۳۳۱، ۳۳۳۔]

(۳۳۶) بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو (آبادی سے) بہت دور تشریف لے جاتے تھے۔

بَابُ الْإِرْتِيَادِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ.

باب: قضائے حاجت کے لیے مناسب جگہ تلاش کرنے کا بیان

٣٣٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخَيْرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ، مَنْ فَعَلَ [ذٰلِكَ] فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا، فَلَا حَرَجَ، وَمَنْ تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَنْ لَاكَ فَلْيَبْتَلِعْ، مَنْ فَعَلَ ذَاكَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا، فَلَا حَرَجَ، وَمَنْ أَتَى الْخَلَاءَ فَلْيَسْتَتِرْ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا كَثِيْبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَمْدُدْهُ عَلَيْهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ ابْنِ آدَمَ. مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا، فَلَا حَرَجَ)).
[**ضعیف**، سنن ابي داود: ٣٥، حصین الحمیری مجہول راوی ہے۔]

(۳۳۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی استنجا کے لیے ڈھیلے استعمال کرے تو اسے چاہیے کہ وہ طاق تعداد میں استعمال کرے۔ جس نے اس کا اہتمام کیا تو اس نے بہت اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں، اور جو شخص (کھانے کے بعد دانتوں میں) خلال کرے، پھر (جو ذرات نکلیں انہیں) پھینک دے اور جو (کھانے کے ذرے) زبان گھمانے سے نکل آئیں انہیں نگل لے۔ جس نے اس طرح کیا تو بہتر کیا، ورنہ کوئی حرج نہیں، اور جو آدمی قضائے حاجت کے لیے جائے تو اسے اوٹ کر لینی چاہیے۔ اگر ریت کے ٹیلے کے سوا کچھ نہ ملے تو اسی کو جمع کر کے ڈھیری سی بنا لے (تاکہ کچھ اوٹ بن جائے) کیونکہ شیطان انسان کی شرمگاہ سے چھیڑ چھاڑ کرتا ہے۔ جس نے یہ کام کیا تو اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی

حرج نہیں۔‘‘

٣٣٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ ابْنُ الصَّبَّاحِ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، وَزَادَ فِيهِ: ((**وَمَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا، فَلَا حَرَجَ، وَمَنْ لَاكَ فَلْيَبْتَلِعْ**)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٣٥، حصین الحمیری مجہول ہے۔]

(٣٣٨) اس روایت کی دوسری سند میں یہ الفاظ زائد ہیں: ’’جو شخص سرمہ لگائے تو وہ (سلائیاں) طاق تعداد میں لگائے۔ جس نے اس کا اہتمام کیا تو بہت اچھا کیا، جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں اور جو آدمی زبان کے ذریعے سے (دانتوں میں سے کھانے کے ذرات) نکالے تو اسے نگل لے۔‘‘

٣٣٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَتَهُ، فَقَالَ لِي: ((**ائْتِ تِلْكَ الْأَشَاءَ تَيْنِ**)) قَالَ وَكِيعٌ۔ يَعْنِي: النَّخْلَ الصِّغَارَ۔ ((**فَقُلْ لَهُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُكُمَا أَنْ تَجْتَمِعَا**)). فَاجْتَمَعَتَا، فَاسْتَتَرَ بِهِمَا، فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ قَالَ لِي: ((**ائْتِهِمَا، فَقُلْ لَهُمَا: لِتَرْجِعْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا إِلَى مَكَانِهَا**)) فَقُلْتُ لَهُمَا فَرَجَعَتَا.

[**صحيح**، مسند احمد: ٤/ ١٧٠، ١٧١، رقم: ١٧٥٤٨، نیز دیکھئے صحیح مسلم: ٣٠١٠ (٧٥١٦)]

(٣٣٩) مُرّہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے قضائے حاجت کا ارادہ کیا تو مجھ سے فرمایا: ’’کھجور کے ان دو چھوٹے چھوٹے پودوں کے پاس جا کر ان سے کہو، اللہ کے رسول تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم ایک جگہ اکٹھے ہو جاؤ۔‘‘ چنانچہ وہ ایک جگہ اکٹھے ہو گئے۔ آپ نے انہیں اوٹ بنا کر قضائے حاجت کی، پھر مجھ سے فرمایا: ’’ان پودوں کے پاس جا کر ان سے کہو، تم میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ واپس چلا جائے۔‘‘ میں نے ان کو آپ کا پیغام دیا تو وہ (اپنی اپنی جگہ) واپس چلے گئے۔

٣٤٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ. [صحيح مسلم: ٣٤٢ (٧٧٤)؛ سنن ابي داود: ٢٥٤٩]

(٣٤٠) عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کو قضائے حاجت کے وقت کسی ٹیلے یا کھجوروں کے جھنڈ کی آڑ (اوٹ) زیادہ پسند تھی۔

٣٤١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ خُوَيْلِدٍ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ

(٣٤١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ (دورانِ سفر میں) راستے سے ہٹ کر ایک گھاٹی کی طرف تشریف لے گئے اور پیشاب کیا جس وقت آپ نے پیشاب

سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الشِّعْبِ فَبَالَ، حَتَّى إِنِّي آوِي لَهُ مِنْ فَكِّ وَرِكَيْهِ حِيْنَ بَالَ. [ضعیف محمد بن ذکوان ضعیف راوی ہے۔]

کیا، میں (بطور اوٹ) آپ کے قریب ہو گیا تا کہ آپ کی پشت ظاہر نہ ہو۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الاِجْتِمَاعِ عَلَى الْخَلَاءِ وَالْحَدِيْثِ عِنْدَهُ.

باب: قضائے حاجت کے وقت ایک دوسرے کے قریب بیٹھنے اور آپس میں باتیں کرنے کی ممانعت کا بیان

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ: أَنْبَأَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **((لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ عَلَى غَائِطِهِمَا، يَنْظُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَوْرَةِ صَاحِبِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَمْقُتُ عَلَى ذٰلِكَ))**.
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْوَرَّاقُ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عِيَاضِ ابْنِ هِلَالٍ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: وَهُوَ الصَّوَابُ.
وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، نَحْوَهُ.
[سنن ابي داود: ۱۵ ، یہ روایت سنداً ضعیف ہے، کیونکہ عکرمہ عن یحیٰ بن ابی کثیر مضطرب الحدیث ہیں۔]

(۳۴۲) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قضائے حاجت کے وقت دو آدمی آپس میں باتیں نہ کریں کہ ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی شرمگاہ کو دیکھ رہا ہو۔ اللہ عزوجل ایسے کام سے بہت ناراض ہوتا ہے۔''
محمد بن یحیٰ جب یہ روایت عکرمہ کے دوسرے شاگرد سلم بن ابراہیم سے بیان کرتے ہیں تو (ہلال بن عیاض کے بجائے) عیاض بن ہلال نقل کرتے ہیں اور فرمایا: یہی درست ہے۔
جبکہ محمد بن حمید اسی حدیث کو علی بن ابی بکر عن سفیان الثوری عن عکرمۃ بن عمار عن یحیٰ بن ابی کثیر کے طریق سے روایت کرتے ہیں تو وہ (ہلال بن عیاض اور عیاض بن ہلال کے بجائے) عیاض بن عبداللہ بیان کرتے ہیں۔ باقی اسی طرح ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ.

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا بیان

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ.
[صحيح مسلم: ۲۸۱ (٦٥٥)؛ سنن النسائي: ۳۵۔]

(۳۴۳) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٣٤٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ))**. [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٧٠، نیز دیکھئے صحيح بخاري: ٢٣٩؛ صحيح مسلم: ٢٨٢ (٦٥٦)]

(٣٤٤) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے۔''

٣٤٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ النَّاقِعِ))**.
[اسحاق بن ابی فروہ متروک راوی ہے، لہٰذا یہ روایت سخت ضعیف ہے۔]

(٣٤٥) ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے۔''

بَابُ التَّشْدِيْدِ فِي الْبَوْلِ.

باب: پیشاب کے بارے میں حد درجہ احتیاط کا بیان

٣٤٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَفِي يَدِهِ الدَّرَقَةُ، فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ إِلَيْهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: انْظُرُوْا إِلَيْهِ، يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْأَةُ، فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: **((وَيْحَكَ! أَمَا عَلِمْتَ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ؟ كَانُوْا إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ، فَنَهَاهُمْ [عَنْ ذٰلِكَ]، فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهِ))**.
قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى: أَنْبَأَنَا الْأَعْمَشُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.
[صحيح، سنن ابي داود: ٢٢؛ سنن النسائي: ٣٠، اعمش نے سماع کی صراحت کر رکھی ہے، دیکھئے: مشکل الآثار (١٣/ ٢٠٣)]

(٣٤٦) عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں ایک ڈھال تھی۔ آپ نے اسے (بطور آڑ زمین پر) رکھا، پھر اس کی طرف رخ کیا اور بیٹھ کر پیشاب کیا۔ اس پر کسی نے کہا: انہیں دیکھو اس طرح پیشاب کر رہے ہیں جیسے کوئی عورت (پردے میں) پیشاب کرتی ہے۔ نبی ﷺ نے اس کی بات سن کر فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے! کیا تجھے معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے اس آدمی کا کیا حشر ہوا تھا؟ جب ان (کے کپڑوں) کو پیشاب لگ جاتا تو وہ اسے قینچیوں سے کاٹ دیا کرتے تھے۔ اس شخص نے انہیں اس عمل سے منع کیا تو اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔''
ابوالحسن بن سلمہ نے کہا: ہمیں ابوحاتم نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے اعمش سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

٣٤٧۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ،

(٣٤٧) ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو نئی قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ''ان دونوں

طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَبْرَيْنِ جَدِيدَيْنِ، فَقَالَ: ((**إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ . وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ**)). [صحيح بخاري: ١٣٦١، ١٣٧٨؛ صحيح مسلم: ٢٩٢ (٦٧٧)؛ سنن ابي داود: ٢٠؛ سنن الترمذي: ٧٠؛ سنن النسائي: ٣١]

قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے، اور انہیں کسی بڑی بات کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا بلکہ ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔"

٣٤٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ**)). [مسند احمد، ٢/ ٣٢٦، رقم: ٨٣٣١؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٨٣؛ المصنف لابن ابي شيبة: ١/ ١٢٢ یہ روایت اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۴۸) ابو ہریرہ ؓ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "زیادہ تر عذابِ قبر پیشاب سے عدم احتیاط کی بنا پر ہوتا ہے۔"

٣٤٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ: حَدَّثَنِي بَحْرُ بْنُ مَرَّارٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: ((**إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيُعَذَّبُ فِي الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُعَذَّبُ فِي الْغِيبَةِ**)). [**حسن صحيح**، مسند احمد، ٥/ ٣٩، رقم: ٢٠٤١١، دیکھیے حدیث: ۳۴۷۔]

(۳۴۹) ابو بکرہ ؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: "ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے، اور انہیں کسی بڑی بات کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ ان میں سے ایک کو تو پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے اور دوسرے کو غیبت کی وجہ عذاب سے ہو رہا ہے۔"

بَابُ الرَّجُلِ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبُولُ.

باب: جو شخص پیشاب کر رہا ہو، اسے سلام کہنے کا بیان

٣٥٠۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ وَعْلَةَ، أَبِي سَاسَانَ الرَّقَاشِيِّ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذِ بْنِ [عُمَيْرِ] بْنِ [جُدْعَانَ]؛ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ،

(۳۵۰) مہاجر بن قنفذ ؓ کا بیان ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور آپ وضو کر رہے تھے۔ میں نے سلام کیا تو آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا۔ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا: "میں چونکہ بے وضو تھا، اس لیے میں نے تمہارے سلام کا جواب نہیں دیا تھا۔"

ابوالحسن بن سلمہ نے کہا: ابو حاتم نے ہمیں یہ حدیث الانصاری

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ [السَّلَام]، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ، قَالَ: ((**إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي مِنْ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْكَ، إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ**)).

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[سنن ابي داود: ١٧؛ سنن النسائي: ٣٨، یہ روایت حسن بصری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

عن سعید بن ابی عروبہ کے طریق سے اسی طرح بیان کی ہے۔

٣٥١۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، فَلَمَّا فَرَغَ، ضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ فَتَيَمَّمَ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ. [یہ روایت مسلمہ بن علی کی وجہ سے سخت ضعیف ہے، کیونکہ یہ راوی متروک ہے۔]

(٣٥١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ پیشاب کر رہے تھے، اس دوران میں ایک آدمی آپ کے پاس سے گزرا تو اس نے آپ کو سلام کہا، آپ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا۔ پیشاب کرنے کے بعد آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر تیمّم کیا، پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

٣٥٢۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ؛ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**إِذَا رَأَيْتَنِي عَلَى مِثْلِ هَذِهِ الْحَالَةِ فَلَا تُسَلِّمْ عَلَيَّ، فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ، لَمْ أَرُدَّ عَلَيْكَ**)).

[الكامل لابن عدي: ٧/ ٢٥٧٤، یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عقیل کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٥٢) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی ﷺ پیشاب کر رہے تھے کہ ایک آدمی آپ کے پاس سے گزرا تو اس نے آپ کو سلام کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''جب تم مجھے اس حالت میں دیکھو تو سلام نہ کہو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو میں تمہارے سلام کا جواب نہیں دوں گا۔''

٣٥٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السُّرَى الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ. [صحيح مسلم: ٣٧٠ (٨٢٣)؛ سنن

(٣٥٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، نبی ﷺ پیشاب کر رہے تھے کہ ایک آدمی آپ کے پاس سے گزرا، اس نے آپ کو سلام کہا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔

ابي داود: ١٦؛ سنن الترمذي: ٩٠؛ سنن النسائي: ٣٧۔]

بَابُ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ.

باب: پانی سے استنجا کرنے کا بیان

٣٥٤۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ قَطُّ إِلَّا مَسَّ مَاءً. [مسند احمد: ٦/ ١٨٩، ح: ٢٥٥٦١؛ ابن حبان: ١٤٤١ ابراہیم النخعی مدلس ہیں اور سماع کی صراحت بھی نہیں، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٣٥٤) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کبھی بیت الخلاء سے نکلے ہوں اور پانی استعمال نہ کیا ہو۔

٣٥٥۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ، أَبُو سُفْيَانَ، [قَالَ:] حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾، (٩/ التوبة: ١٠٨) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَثْنَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ، فَمَا طُهُورُكُمْ؟)) قَالُوا: نَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ. قَالَ: ((فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوهُ)). [**صحيح**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١/ ١٠٥؛ المستدرك للحاكم: ١/ ١٥٥۔]

(٣٥٥) ابو ایوب انصاری، جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾ ''اس (مسجد) میں ایسے لوگ ہیں جو نظافت پسند ہیں اور اللہ بھی خوب پاکیزہ رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے انصار کی جماعت! اللہ تعالیٰ نے طہارت کی وجہ سے تمہاری تعریف کی ہے۔ تم کس طرح طہارت حاصل کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: ہم نماز کے لیے وضو کرتے ہیں اور جنابت کی صورت میں غسل کرتے ہیں اور ہم پانی سے استنجا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہی وجہ ہے، لہٰذا تم اس (طرزِ طہارت) کو اختیار کیے رکھو۔''

٣٥٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ مَقْعَدَتَهُ ثَلَاثًا، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَعَلْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ دَوَاءً وَطُهُورًا.

(٣٥٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ (استنجا کرتے وقت) اپنی پشت تین بار دھویا کرتے تھے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے یہی عمل کیا تو اسے بیماریوں کا علاج اور طہارت کا سبب پایا۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ، وَإِبْرَاهِيمُ ابْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ. حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، نَحْوَهُ. [**ضعيف**، مسند احمد: ٦/ ٢١٠،

ابوالحسن بن سلمہ نے کہا: ہمیں یہ حدیث ابو حاتم اور ابراہیم بن سلیمان واسطی نے ابونعیم سے انہوں نے شریک سے اسی طرح بیان کی ہے۔

رقم: ٢٥٧٦٢، زید العمی اور جابر الجعفی ضعیف ومتروک راوی ہیں۔]

٣٥٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَزَلَتْ فِي أَهْلِ قُبَاءٍ ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ط وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾ (٩/ التوبة:١٠٨) قَالَ: كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةُ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٤؛ سنن الترمذي: ٣١٠٠، شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

(٣٥٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ آیت: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ط وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾ اس میں ایسے لوگ ہیں جو نظافت پسند ہیں اور اللہ بھی خوب پاکیزہ رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اہلِ قباء کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ لوگ پانی سے استنجا کیا کرتے تھے، لہٰذا ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔''

بَابُ مَنْ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ بَعْدَ الْإِسْتِنْجَاءِ.

باب: استنجا کے بعد زمین پر ہاتھ رگڑنے کا بیان

٣٥٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، [عَنْ] إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ اسْتَنْجَى مِنْ تَوْرٍ، ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ شَرِيكٍ، نَحْوَهُ.

[**حسن**، سنن ابي داود: ٤٥؛ سنن النسائي: ٥٠ والكبرىٰ: ٤٨؛ صحيح ابن حبان: ١٤٠٥ و شريك صرح بالسماع عنده؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١/ ١٠٦، ١٠٧۔]

(٣٥٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قضائے حاجت کی، پھر پیتل کے (پانی والے) برتن سے استنجا کیا، پھر ہاتھ زمین پر رگڑ کر (اچھی طرح) صاف کیا۔

ابوالحسن بن سلمہ نے کہا: ہمیں یہ حدیث ابوحاتم نے شریک کے دوسرے شاگرد سعید بن سلیمان الواسطی کے طریق سے روایت کی ہے۔

٣٥٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْغَيْضَةَ فَقَضَى حَاجَتَهُ، فَأَتَاهُ جَرِيرٌ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَاسْتَنْجَى مِنْهَا، وَمَسَحَ يَدَهُ بِالتُّرَابِ. [سنن النسائي: ٥١؛ صحيح ابن خزيمة: ٨٩؛ سنن الدارمي: ٦٨٥ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے

(٣٥٩) جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ قضائے حاجت کے لیے درختوں کے ایک جھنڈ میں گئے، تو جریر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں پانی کا برتن پیش کیا، پھر آپ نے اس (پانی) سے استنجا کیا اور اپنے ہاتھ کو مٹی پر رگڑا۔

ضعیف ہے، کیونکہ ابراہیم بن جریر کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں ۔]

بَابُ تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ.

باب: برتن ڈھانپ کر رکھنے کا بیان

٣٦٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَمَرَ[نَا] النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نُوكِيَ أَسْقِيَتَنَا وَنُغَطِّيَ آنِيَتَنَا. [صحيح مسلم: ٢٠١٢ (٥٢٤٦)؛ مسند احمد، ٣/ ٣٦٢، رقم: ١٤٨٩٩ـ]

(٣٦٠) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم مشکیزوں کا منہ باندھ دیا کریں اور برتنوں کو ڈھانپ کر رکھا کریں۔

٣٦١ـ حَدَّثَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ: حَدَّثَنَا حَرِيشُ بْنُ [الْخِرِّيتِ]: أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَصْنَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ آنِيَةٍ مِنَ اللَّيْلِ مُخَمَّرَةً: إِنَاءً لِطَهُورِهِ، وَإِنَاءً لِسِوَاكِهِ، وَإِنَاءً لِشَرَابِهِ. [**ضعيف**، حریش بن خریت ضعیف راوی ہے۔]

(٣٦١) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لیے رات کو تین برتن ڈھانپ کر رکھتی تھی۔ ایک برتن آپ کے وضو کے لیے، ایک برتن آپ کی مسواک کے لیے اور ایک برتن آپ کے پینے کے لیے۔

٣٦٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُطَهَّرُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَكِلُ طُهُورَهُ إِلَى أَحَدٍ وَلَا صَدَقَتَهُ الَّتِي يَتَصَدَّقُ بِهَا، يَكُونُ هُوَ الَّذِي يَتَوَلَّاهَا بِنَفْسِهِ. [**ضعيف جداً**، السلسلة الضعيفة: ٤٢٥٠؛ تهذيب الكمال للمزي: ٢٠/ ٣٩٦ مطہر بن ہیثم ضعیف اور علقمہ بن ابی جمرۃ مجہول راوی ہے۔]

(٣٦٢) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی طہارت کا انتظام اور جو چیز صدقہ کرنا ہوتی اس کی ذمہ داری کسی دوسرے کو نہیں سونپتے تھے بلکہ یہ کام آپ خود سرانجام دیتے تھے۔

بَابُ غَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ.

باب: برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے دھونے کا بیان

٣٦٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَضْرِبُ جَبْهَتَهُ بِيَدِهِ وَيَقُولُ: يَا أَهْلَ

(٣٦٣) ابورزین کا بیان ہے، میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے (ناگواری کے انداز میں) اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا اور کہا: عراقیو! تم سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ

الْعِرَاقِ! أَنْتُمْ تَزْعُمُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: لِيَكُونَ لَكُمُ الْمَهْنَأُ وَعَلَيَّ الْإِثْمُ، أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ**)). [مسند احمد: ٢/ ٢٢٤، رقم: ٩٤٢٩، یہ روایت ابو معاویہ اور اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، اس مفہوم کی صحیح مرفوع حدیث کے لیے دیکھئے صحیح مسلم: ٢٧٩ (٦٤٨)]

باندھتا ہوں؟ کہ اس سے تمہیں تو اجر وثواب ملے اور مجھے گناہ ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے وہ (برتن) سات بار دھونا چاہیے۔''

٣٦٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ**)). [صحيح بخاري: ١٧٢؛ صحيح مسلم: ٢٧٩ (٦٤٨)؛ سنن النسائي: ٦٦۔]

(٣٦٤) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو وہ اس (برتن) کو سات بار دھوئے۔''

٣٦٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ**)). [صحيح مسلم: ٢٨٠ (٦٥٣)؛ سنن ابي داود: ٧٣؛ سنن النسائي: ٦٧]

(٣٦٥) عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ اسے مٹی سے صاف کرو۔''

٣٦٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ**)). [**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني، ١٢/ ٣٦٥۔]

(٣٦٦) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے چاہیے کہ وہ اس (برتن) کو سات مرتبہ دھوئے۔''

بَابُ الْوُضُوءِ بِسُؤْرِ الْهِرَّةِ وَالرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب: بلی کے جوٹھے پانی سے وضو کرنے کا بیان

٣٦٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ

(٣٦٧) کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا جو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں، ان

الْحُبَابِ: أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبٍ، وَكَانَتْ تَحْتَ بَعْضِ وَلَدِ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّهَا صَبَّتْ لِأَبِي قَتَادَةَ مَاءً يَتَوَضَّأُ بِهِ، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ، فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا ابْنَةَ أَخِي أَتَعْجَبِينَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ أَوِ الطَّوَّافَاتِ))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٧٥؛ سنن الترمذي: ٩٢؛ سنن النسائي: ٦٨ وابن خزيمة: ١٠٤؛ ابن الجارود. ٦٠-]

سے روایت ہے کہ انہوں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے وضو کے لیے پانی انڈیلا تو ایک بلی آ کر اس سے پینے لگی، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے برتن جھکا دیا (تاکہ آسانی سے پی لے) میں انہیں دیکھنے لگی تو انہوں نے فرمایا: اے میری بھتیجی! کیا تمہیں (اس عمل پر) تعجب ہو رہا ہے؟ رسول ﷺ نے فرمایا: ''یہ نجس (ناپاک) نہیں۔ یہ تو (ہمہ وقت گھروں میں) چکر لگاتی رہتی ہیں۔''

٣٦٨- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ حَارِثَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَتَوَضَّأُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، قَدْ أَصَابَتْ مِنْهُ الْهِرَّةُ قَبْلَ ذَلِكَ. [یہ روایت حارثہ بن ابی الرجال کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے، اس کے ضعیف شواہد کے لیے دیکھئے: سنن ابي داود: ٧٦؛ سنن الدارقطني: ١/ ٦٩-]

(٣٦٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے وضو کر لیا کرتے تھے، جبکہ اس سے پہلے بلی نے اس میں سے پیا ہوتا تھا۔

٣٦٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، - يَعْنِي: أَبَا بَكْرٍ الْحَنَفِيَّ-: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((الْهِرَّةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ، لِأَنَّهَا مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ))**.

[المستدرك للحاكم: ١/ ٢٥٤، ٢٥٥؛ ابن خزيمة: ٨٢٨، ٨٢٩، یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ عبدالرحمٰن بن ابی الزناد حسن الحدیث درجے کے راوی ہیں۔]

(٣٦٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلی (نمازی کے آگے سے گزر جائے تو اس) سے نماز نہیں ٹوٹتی، کیونکہ یہ گھر کی چیزوں میں سے ہے۔''

بَابُ الرُّخْصَةِ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ.

باب: عورت کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنے کی اجازت

٣٧٠- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَفْنَةٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَغْتَسِلَ أَوْ يَتَوَضَّأَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا، قَالَ: ((الْمَاءُ لَا يُجْنِبُ)). [سنن ابي داود: ٦٨؛ سنن الترمذي: ٦٥ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ سماک بن حرب عن عکرمہ والی سند ضعیف ہوتی ہے۔]

(٣٧٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی کسی بیوی نے ایک بڑے برتن میں پانی لے کر غسل کیا (اس میں سے کچھ پانی برتن میں بچ گیا) بعدازاں نبی ﷺ غسل یا وضو کرنے کے لیے آئے تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں جنبی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''پانی تو جنبی (ناپاک) نہیں ہوتا۔''

٣٧١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اغْتَسَلَتْ مِنْ جَنَابَةٍ، فَتَوَضَّأَ أَوِ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهَا.

[دیکھیے حدیث سابق: ٣٧٠۔]

(٣٧١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی ازواج میں سے کسی بیوی نے غسلِ جنابت کیا۔ بعدازاں نبی ﷺ نے ان کے بچے ہوئے پانی سے وضو یا غسل کیا۔

٣٧٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالُوْا: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ بِفَضْلِ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ. [مسند احمد، ٦/ ٣٣٠، رقم: ٢٦٨٠١؛ شرح السنة للبغوى: ٢٥٩ یہ روایت بھی ضعیف ہے، وجۂ ضعف کے لیے دیکھیے حدیث: ٣٧٠۔]

(٣٧٢) ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے غسل جنابت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ.

باب: (عورت کے بچے ہوئے پانی کے استعمال کی) ممانعت کا بیان

٣٧٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِيْ حَاجِبٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْأَةِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٨٢؛ سنن الترمذي: ٦٣؛ سنن النسائي: ٣٤٤۔]

(٣٧٣) حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے آدمی کو وضو کرنے سے منع کیا ہے۔

٣٧٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ

(٣٧٤) عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول

أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ، وَلٰكِنْ يَشْرَعَانِ جَمِيعًا.
قَالَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ ابْن مَاجَةَ: الصَّحِيحُ هُوَ الْأَوَّلُ، وَالثَّانِي وَهْمٌ.
قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ، وَأَبُو عُثْمَانَ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، نَحْوَهُ. [**صحيح**، سنن الدارقطني: ١/ ١١٦، ١١٧؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ١٩٢، ١٩٣؛ مسند ابي يعلىٰ: ١٥٦٤۔]

اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مرد عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے اور عورت مرد کے بچے ہوئے (پانی) سے غسل کرے۔ البتہ وہ دونوں بیک وقت (ایک ہی برتن سے غسل) شروع کر لیں۔
امام ابوعبداللہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پہلی بات صحیح اور دوسری وہم ہے۔
ابوالحسن بن سلمہ نے کہا: ہمیں ابو حاتم اور ابوعثمان محاربی نے روایت کی، ان دونوں نے کہا: ہمیں معلیٰ بن اسد نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

٣٧٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَهْلُهُ يَغْتَسِلُونَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، وَلَا يَغْتَسِلُ أَحَدُهُمَا بِفَضْلِ صَاحِبِهِ.
[**ضعيف**، مسند احمد، ١/ ٧٧، رقم: ٥٧٢، حارث ضعیف راوی ہے۔]

(٣٧٥) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ اور آپ کی اہلیہ ایک ہی برتن سے (بیک وقت) غسل کر لیا کرتے تھے اور ایک دوسرے کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل نہیں کرتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

باب: میاں بیوی ایک ہی برتن سے پانی لے کر غسل کر سکتے ہیں

٣٧٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ ح: وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. [صحيح بخاري: ٢٥٠؛ صحيح مسلم: ٣١٩ (٧٢٦)؛ سنن ابي داود: ٢٣٨؛ سنن النسائي: ٤١٢۔]

(٣٧٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

٣٧٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ،

(٣٧٧) ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

[صحيح مسلم: ٣٢٢ (٧٣٣)؛ سنن الترمذي: ٦٢؛ سنن النسائي: ٢٣٦ والكبرىٰ: ٢٣١۔]

٣٧٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ وَمَيْمُونَةَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ. [سنن النسائي: ٢٤١، یہ روایت عبداللہ بن ابی نجیح کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۷۸) ام ہانی رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ اور ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک ایسے برتن کے پانی سے غسل کیا جس میں آٹے کا اثر تھا۔

٣٧٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَزْوَاجُهُ يَغْتَسِلُونَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. [**صحیح**، شواہد کے لیے دیکھئے حدیث: ٣٧٧۔]

(۳۷۹) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے۔

٣٨٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. [صحيح بخاري: ١٩٢٩،٣٢٢؛ صحيح مسلم: ٣٢٤ (٧٣٥)]

(۳۸۰) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَتَوَضَّآنِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

باب: میاں بیوی ایک ہی برتن سے وضو کرسکتے ہیں

٣٨١۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّأُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

[صحيح بخاري: ١٩٣؛ سنن ابي داود: ٧٩؛ سنن النسائي:

(۳۸۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ عہد رسالت میں مرد وخواتین یعنی شوہر اور ان کی بیویاں ایک ہی برتن سے وضو کرلیا کرتے تھے۔

٧١، ٣٤١ والکبریٰ: ٧٢]

٣٨٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ النُّعْمَانِ، ـوَهُوَ ابْنُ سَرْجٍ- عَنْ أُمِّ صُبَيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ قَالَتْ: رُبَّمَا اخْتَلَفَتْ يَدِي وَيَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْوُضُوءِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

(٣٨٢) ام صُبیہ جہنیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک ہی برتن سے وضو کرتے ہوئے بعض اوقات میرا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ باری باری برتن میں پڑتا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ ابْنُ مَاجَةَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: أُمُّ صُبَيَّةَ هِيَ خَوْلَةُ بِنْتُ قَيْسٍ، فَذَكَرْتُ لِأَبِي زُرْعَةَ، فَقَالَ: صَدَقَ. [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٧٨؛ مسند احمد، ٦/٣٦٦، رقم: ٢٧٠٦٧؛ الأدب المفرد للبخاري: ١٠٥٤]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ ذہلی سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ام صُبیہ کا نام خولہ بنت قیس ہے۔ میں نے اس کا تذکرہ ابوزرعہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا: محمد بن یحییٰ ذہلی نے درست کہا ہے۔

٣٨٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا كَانَا يَتَوَضَّآنِ جَمِيعًا لِلصَّلَاةِ. [**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني: ١١/ ٣٦٠، یہ سند اگرچہ ضعیف ہے، لیکن حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

(٣٨٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور نبی ﷺ نماز کے لیے (ایک ہی برتن سے) اکٹھے وضو کر لیا کرتے تھے۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ.

باب: نبیذ سے وضو کرنے کا بیان

٣٨٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِيهِ؛ ح: وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ الْعَبْسِيِّ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ، مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ، لَيْلَةَ الْجِنِّ ((عِنْدَكَ طَهُورٌ؟)) قَالَ: لَا. إِلَّا شَيْءٌ مِنْ نَبِيذٍ فِي إِدَاوَةٍ. قَالَ: ((تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ)) فَتَوَضَّأَ. هَذَا حَدِيثُ وَكِيعٍ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٨٤؛ سنن الترمذي: ٨٨، ابوزید مجہول راوی ہے۔]

(٣٨٤) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ الجن کو (جس رات رسول اللہ ﷺ کی جنات سے ملاقات ہوئی تھی) ان سے پوچھا: ''کیا تمہارے پاس وضو کے لیے پانی ہے؟'' انہوں نے کہا: نہیں، البتہ برتن میں تھوڑی سی نبیذ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کھجور پاک اور پانی پاک کرنے والا ہے۔'' پھر آپ نے (اسی سے) وضو کر لیا۔ یہ وکیع کی روایت ہے۔

٣٨٥ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لِابْنِ مَسْعُوْدٍ، لَيْلَةَ الْجِنِّ: ((**مَعَكَ مَاءٌ؟**)) قَالَ: لَا. إِلَّا نَبِيْذًا فِي سَطِيْحَةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُوْرٌ، صُبَّ عَلَيَّ**)) قَالَ: فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ، فَتَوَضَّأَ بِهِ.

[**ضعيف**، سنن الدارقطني، ١/٧٦؛ مسند احمد، ١/٣٩٨، رقم: ٣٧٨١ ابن لہیعہ مختلط راوی تھے اور یہ روایت ان کے اختلاط کے بعد والی ہے۔]

(٣٨٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ الجن کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا: ''کیا تمہارے پاس (وضو کے لیے) پانی ہے؟'' انہوں نے کہا: نہیں، البتہ مشکیزے میں نبیذ موجود ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھجوریں پاک ہیں اور پانی پاک کرنے والا ہے۔'' مجھ پر انڈیلو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے آپ پر انڈیلا تو آپ نے اسی سے وضو کیا۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ.

باب: سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا بیان

٣٨٦ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ، هُوَ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ، وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِالدَّارِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ، وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ، وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٨٣؛ سنن الترمذي: ٦٩؛ سنن النسائي: ٥٩ والكبرىٰ: ٥٨؛ ابن خزيمة: ١١١؛ ابن الجارود: ٤٣ـ]

(٣٨٦) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم سمندر کا سفر کرتے ہیں اور (پینے کے لیے) تھوڑا سا پانی ساتھ لے لیتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو ہم پیاسے رہ جائیں گے۔ کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ''اس کا پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردہ (جانور) حلال ہے۔

٣٨٧ـ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مَخْشِيٍّ، عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَصِيْدُ وَكَانَتْ لِي قِرْبَةٌ أَجْعَلُ فِيْهَا مَاءً، وَإِنِّي تَوَضَّأْتُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ

(٣٨٧) ابن الفراسی کا بیان ہے کہ میں شکار کیا کرتا تھا اور میرے پاس ایک مشکیزہ تھا، جس میں پانی ڈال کر میں ساتھ لے جاتا تھا۔ (ایک دفعہ) میں نے سمندر کے پانی سے وضو کیا، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مرا ہوا جانور

اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)).

[تهذيب الكمال للمزي، ٢٧/ ٥٤٠ مسلم بن مخشی مستور ہے، لہٰذا یہ روایت سنداً ضعیف ہے، البتہ ((هو الطهور ماؤه والحل ميتته)) صحیح سند سے ثابت ہے۔ دیکھئے حدیث: ٣٨٦، ٣٨٨۔]

حلال ہے۔"

٣٨٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ، هُوَ ابْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ، فَقَالَ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ. الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)).

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِسِنْجَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ: حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ، هُوَ ابْنُ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [**حسن صحيح**، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٩/ ٢٥٢؛ مسند احمد، ٣/ ٣٧٣، رقم: ١٥٠١٢؛ صحيح ابن خزيمة: ١١٢؛ صحيح ابن حبان: ١٢٤٤۔]

(٣٨٨) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سمندر کے پانی کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مرا ہوا جانور حلال ہے۔"

یہی حدیث امام احمد بن حنبل کے دوسرے شاگرد علی بن الحسن ہسنجانی کے طریق سے بھی مروی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَعِينُ عَلَى وُضُوئِهِ فَيَصُبُّ عَلَيْهِ.

باب: وضو کرنے میں دوسرے آدمی سے مدد لینا تاکہ وہ اس پر پانی انڈیلے

٣٨٩- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا.

[صحيح بخاري: ٣٦٣؛ صحيح مسلم: ٢٧٤ (٦٢٩)؛ سنن النسائي: ١٢٣ والكبرىٰ: ١٢٩۔]

(٣٨٩) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ اپنے کسی کام کے سلسلے میں تشریف لے گئے۔ جب آپ واپس آئے تو میں پانی کا برتن لے کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ پر پانی انڈیلا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر اپنا چہرہ مبارک دھویا۔ اس کے بعد آپ اپنے بازو دھونے لگے تو جبہ تنگ تھا۔ آپ نے جبے کے نیچے سے دونوں (بازو) نکال کر انہیں دھویا اور موزوں پر مسح کیا۔ پھر ہمیں آپ نے نماز پڑھائی۔

٣٩٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمِيضَأَةٍ، فَقَالَ: ((اسْكُبِي)). فَسَكَبْتُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، وَأَخَذَ مَاءً جَدِيدًا، فَمَسَحَ بِهِ رَأْسَهُ، مُقَدَّمَهُ وَمُؤَخَّرَهُ، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا. [سنن ابي داود: ١٢٦؛ سنن الترمذي: ٣٣، یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عقیل کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٩٠) ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں وضو کے پانی کا برتن لے کر نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ''پانی ڈالو۔'' میں نے پانی انڈیلا تو آپ نے اپنا چہرہ مبارک اور دونوں بازو دھوئے۔ پھر نیا پانی لے کر اس سے اپنے سر مبارک کے اگلے اور پچھلے حصے کا مسح کیا اور تین تین بار اپنے پاؤں دھوئے۔

٣٩١ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ بْنُ أَبِي حُذَيْفَةَ الْأَزْدِيُّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: صَبَبْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْمَاءَ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ، فِي الْوُضُوءِ.

[**ضعیف**، ولید بن عقبہ مجہول اور اس کا استاد مستور ہے۔]

(٣٩١) صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو وضو کرانے کے لیے (کبھی) سفر اور (کبھی) حضر میں آپ کے اعضاء پر پانی انڈیلا۔

٣٩٢ـ حَدَّثَنَا كُرْدُوسُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رَوْحٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، رَوْحُ بْنُ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جَدَّتِهِ، أُمِّ أَبِيهِ، أُمِّ عَيَّاشٍ، وَكَانَتْ أَمَةً لِرُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: كُنْتُ أُوَضِّيءُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَأَنَا قَائِمَةٌ وَهُوَ قَاعِدٌ. [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني، ٢٥/ ٩١، عبدالکریم بن روح ضعیف اور اس کا استاد مجہول راوی ہے۔]

(٣٩٢) ام عیاش رضی اللہ عنہا جو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی تھیں، سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو وضو کرایا کرتی تھی، میں کھڑی ہوتی اور آپ بیٹھے ہوتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَيْقِظُ مِنْ مَنَامِهِ هَلْ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا.

باب: کیا نیند سے بیدار ہونے والا شخص بغیر دھوئے، ہاتھ پانی کے برتن میں ڈال سکتا ہے؟

٣٩٣ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ

(٣٩٣) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص رات کو بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے حتی کہ اس پر دو تین بار پانی ڈال لے، کیونکہ تم

عَبْدِ الرَّحْمنِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا: فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي فِيْمَ بَاتَتْ يَدُهُ**)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٤؛ سنن النسائي: ٤٤٢، نیز دیکھئے: صحيح بخاري: ١٦٢؛ صحيح مسلم: ٢٧٨ (٦٤٣)]

میں سے کوئی نہیں جانتا کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں رہا ہے۔"

٣٩٤۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، وَجَابِرُ بْنُ إِسْمَعِيلَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا**)).

[**صحيح**، سنن الدارقطني، ١/ ٤٩، نیز دیکھئے حديث سابق: ٣٩٣۔]

(۳۹۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو جب تک اپنے ہاتھ دھو نہ لے، اسے برتن میں نہ ڈالے۔"

٣٩٥۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ النَّوْمِ فَأَرَادَ أَنْ يَتَوَضَّأَ، فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ، وَلَا عَلَى مَا وَضَعَهَا**)). [قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: الصَّحِيحُ جَابِرٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ] [یہ روایت ابوزبیر مکی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۹۵) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی آدمی نیند سے بیدار ہو کر وضو کرنے کا ارادہ کرے تو جب تک اپنے ہاتھ دھو نہ لے، اسے پانی میں نہ ڈالے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں رہا ہے اور نہ یہ جانتا ہے کہ اس نے (نیند کی حالت میں ہاتھ) کہاں رکھا ہے۔"

ابواسحاق نے کہا: صحیح سند جابر عن ابی ہریرہ ہے۔

٣٩٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْحَارِثِ، قَالَ دَعَا عَلِيٌّ بِمَاءٍ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ، ثُمَّ قَالَ: هكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ صَنَعَ.

[**صحيح**، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ٤٧، یہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے، لیکن شواہد کے ساتھ حسن ہے۔]

(۳۹۶) حارث کا بیان ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا، پھر برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے انہیں دھویا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوءِ.

باب: وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنے کا بیان

٣٩٧۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ، مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ؛ ح: وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ؛ ح: وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ**)). [**حسن**، مسند احمد، ٣/ ٤١، رقم: ١١٣٧٠؛ سنن الدارمي: ٦٩١؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٤٧؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ٣٤۔]

(٣٩٧) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرتے وقت اللہ کا نام نہ لے، یعنی بسم اللہ، نہ پڑھے، اس کا وضو نہیں ہے۔''

٣٩٨۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَنْبَأَنَا يَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ ثِفَالٍ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّتَهُ بِنْتَ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ تَذْكُرُ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ**)). [**حسن**، سنن الترمذي: ٢٥، ٢٦؛ مسند احمد، ٤/ ٧٠، رقم : ١٦٦٥١؛ المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ٣، ٥؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٦٠۔ یہ روایت حسن لذاتہ شواہد کی وجہ سے حسن ہے۔]

(٣٩٨) سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جس نے وضو کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا، اس کا وضو نہیں ہے۔''

٣٩٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ، وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ سَلَمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ**)). [**حسن**، سنن ابي داود: ١٠١؛ مسند احمد، ٢/ ٤١٨، رقم: ٩٤١٨؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٤٦؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ٤٣؛ سنن دارقطني، ١/ ٢٩۔]

(٣٩٩) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جس نے وضو کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا، اس کا وضو نہیں ہے۔''

٤٠٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ. وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُحِبُّ الْأَنْصَارَ)).
قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْسُ بْنُ مَرْحُومٍ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [المستدرك للحاكم، ١/ ٢٦٩؛ السلسلة الضعيفة: ٢١٦٦، ٤٨٠٦ یہ روایت عبدالمہیمن کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۰۰) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جس نے وضو کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا، اس کا وضو نہیں ہے اور جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے اس کی نماز نہیں اور جو آدمی انصار سے محبت نہ رکھے اس کی بھی نماز نہیں ہے۔''
ابوالحسن بن سلمہ نے کہا: ہمیں یہ حدیث ابو حاتم نے اپنے شیخ عُبیس بن مرحوم العطار سے انہوں نے عبدالمہیمن بن عباس سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوءِ.

باب: وضو کرتے وقت دائیں جانب سے ابتدا کرنے کا بیان

٤٠١ ـ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ؛ ح: وحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي الطُّهُورِ، إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ، وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ. [صحيح بخاري: ١٦٨، ٤٢٦؛ صحيح مسلم: ٢٦٨ (٢١٦)؛ سنن ابي داود: ٤١٤٠؛ سنن الترمذي: ٦٠٨؛ سنن النسائي: ١١٢]

(۴۰۱) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند تھا کہ جب وضو کریں تو دائیں جانب سے شروع کریں، جب کنگھی کریں تو دائیں طرف سے ابتدا کریں اور جب جوتا پہنیں تو پہلے دایاں جوتا پہنیں۔

٤٠٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ النُّفَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَأُوا بِمَيَامِنِكُمْ)).
قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا

(۴۰۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم وضو کرو تو دائیں جانب سے شروع کرو۔''
ابوالحسن بن سلمہ نے کہا: ہمیں یہ حدیث یحییٰ بن صالح اور ابن نفیل وغیرہ نے بھی زہیر سے اسی طرح بیان کی ہے۔

يَحْيَ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ نُفَيْلٍ وَغَيْرُهُمَا، قَالُوْا: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [سنن ابي داود: ٤١٤١، یہ روایت اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ وہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ.

باب: ایک ہی چلّو سے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا بیان

٤٠٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ. [صحيح بخاري: ١٤٠؛ سنن ابي داود: ١٣٧؛ سنن الترمذي: ٣٦؛ سنن النسائي: ١٠١۔]

(۴۰۳) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی چلّو سے کلی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا۔

٤٠٤ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ. [**صحيح**، مسند احمد (زوائد) ١/ ١٢٣، رقم: ٩٩٨، نیز دیکھئے حدیث: ۴۰۵۔]

(۴۰۴) علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو ایک چلّو سے تین بار کلّی کی اور تین بار ناک میں پانی چڑھایا۔

٤٠٥ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْعُكْلِيُّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَنَا وَضُوْءًا، فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ. [صحيح بخاري: ١٨٥، ١٩١؛ صحيح مسلم: ٢٣٥ (٥٥٥)؛ سنن ابي داود: ١٠٠؛ سنن الترمذي: ٢٨؛ سنن النسائي: ٩٧، ٩٨۔]

(۴۰۵) عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے ہم سے وضو کے لیے پانی طلب کیا تو میں نے آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا، آپ نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا۔

بَابُ الْمُبَالَغَةِ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ وَالْإِسْتِنْثَارِ.

باب: ناک میں پانی ڈالنے اور اسے صاف کرنے میں مبالغے کا بیان

٤٠٦ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْثُرْ، وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ))**. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٧؛ سنن النسائي: ٨٩؛ مسند حميدى: ٨٥٦؛ ابن حبان: ١٤٣٦-]

(۴۰۶) سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جب تم وضو کرو تو ناک خوب جھاڑو اور جب استنجا کے لیے ڈھیلے استعمال کرو تو طاق عدد میں کرو۔''

٤٠٧ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ: **((أَسْبِغِ الْوُضُوءَ، وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا))**.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ١٤٢؛ السنن الترمذي: ٧٨٨؛ سنن النسائي: ٧٨، ١١٤؛ ابن خزيمة: ١٥٠؛ ابن حبان: ١٠٥٤-]

(۴۰۷) لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے وضو کے بارے میں بتائیے۔ آپ نے فرمایا: ''وضو اچھی طرح مکمل کرو اور ناک میں پانی ڈالتے وقت خوب مبالغہ کرو، الا یہ کہ تم روزے کی حالت میں ہو۔''

٤٠٨ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ قَارِظِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ أَبِي غَطَفَانَ الْمُرِّيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((اسْتَنْثِرُوا مَرَّتَيْنِ بَالِغَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا))**.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ١٤١؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٧٩؛ مسند احمد، ١/ ٢٢٨]

(۴۰۸) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(وضو میں) دو یا تین بار اچھی طرح ناک صاف کرو۔''

٤٠٩ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، وَدَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ))**.

(۴۰۹) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے تو ناک کو اچھی طرح جھاڑے اور جو آدمی استنجا کے لیے ڈھیلے استعمال کرے تو طاق عدد میں کرے۔''

[صحیح بخاري: ١٦١؛ صحیح مسلم: ٢٣٧ (٥٦٠)؛ سنن النسائي: ٨٨-]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً.

باب: وضو کے اعضاء ایک ایک بار دھونے کا بیان

٤١٠- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكُ [بْنُ عَبْدِاللّٰهِ النَّخَعِيُّ]، عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ، قُلْتُ لَهُ: حُدِّثْتَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا؟ قَالَ: نَعَمْ. [**ضعيف**، سنن الترمذي: ٤٥ ، ثابت بن ابی صفیہ ضعیف راوی ہے۔]

(٤١٠) ثابت بن ابی صفیہ ثمالی کا بیان ہے کہ میں نے ابوجعفر سے پوچھا: کیا آپ کو جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ یہ حدیث پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا تو اعضاء ایک ایک بار دھوئے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے مزید پوچھا: اور کیا دو دو بار اور تین تین بار بھی؟ تو انہوں نے کہا: ہاں۔

٤١١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ غُرْفَةً غُرْفَةً. [صحيح بخاري: ١٥٧؛ سنن ابي داود: ١٣٨؛ سنن الترمذي: ٤٢؛ سنن النسائي: ٨٠-]

(٤١١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ایک ایک چلّو لے کر (ہر ہر عضو کو دھویا، اسی طرح مکمل) وضو کیا۔

٤١٢- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ: أَنْبَأَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ تَوَضَّأَ وَاحِدَةً وَاحِدَةً. [سنن الترمذي (تعليقًا): ٤٢؛ مسند احمد، ١/ ٢٣، رقم: ١٤٩، ١٥١ یہ روایت رشدین بن سعد کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٤١٢) عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے وضو کیا تو اعضائے وضو ایک ایک بار دھوئے۔

بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

باب: وضو کے اعضاء تین تین بار دھونے کا بیان

٤١٣- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا

(٤١٣) شقیق بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، میں نے عثمان اور

الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًا يَتَوَضَّآنِ ثَلاثًا ثَلاثًا، وَيَقُوْلانِ: هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

علی رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ دونوں وضو کے اعضاء تین تین بار دھویا کرتے تھے اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ کا وضو بھی اسی طرح ہوتا تھا۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَاهُ أَبُوْ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [صحيح، مسند البزار (البحر الزخار) ٢/ ٥١، ح: ٣٩٤-]

ابوالحسن بن سلمہ نے کہا: ہمیں ابوحاتم نے یہ حدیث ابونعیم سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان سے اسی طرح روایت کی ہے۔

٤١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلاثًا ثَلاثًا، وَرَفَعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

[صحيح، سنن النسائي: ٨١؛ مسند احمد، ٢/ ٩، رقم: ٤٥٣٤؛ ابن حبان: ١٠٩٢]

(۴۱۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اعضائے وضو تین تین بار دھو کر وضو کیا، اور اسے نبی ﷺ کی طرف منسوب فرمایا، یعنی آپ نے بھی ایسے ہی کیا تھا۔

٤١٥ - حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلاثًا ثَلاثًا. [صحيح، مسند احمد، ٢/ ٢٤٨، رقم: ٨٥٧٧؛ مسند ابي يعلى: ٤٦٩٥]

(۴۱۵) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا تو اعضائے وضو تین تین بار دھوئے۔

٤١٦ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ فَائِدٍ، أَبِي الْوَرْقَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلاثًا ثَلاثًا، وَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

[صحيح، شواہد کے لیے دیکھئے حدیث سابق: ۴۱۵]

(۴۱۶) عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے وضو کیا تو اعضائے وضو تین تین بار دھوئے اور سر کا مسح ایک بار کیا۔

٤١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

(۴۱۷) ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اعضائے وضو تین تین بار دھویا کرتے تھے۔

يَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا. [**صحيح**، دیکھئے حدیث: ۴۱۵، ۴۱۶۔]

٤١٨ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

[**حسن صحيح**، سفیان ثوری کی متابعت موجود ہے۔ دیکھئے سنن ابي داود: ١٢٦، یہ حدیث شواہد کی وجہ سے حسن ہے۔]

(۴۱۸) ربیع بنت معوذ ابن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو وضو کے اعضاء تین تین بار دھوئے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا.

باب: وضو کے اعضاء ایک بار، دودو یا تین تین بار دھونے کا بیان

٤١٩ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنِي مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ زَيْدٍ الْعَمِّيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاحِدَةً وَاحِدَةً. فَقَالَ: ((**هَذَا وُضُوءُ مَنْ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَلَاةً إِلَّا بِهِ**)) ثُمَّ تَوَضَّأَ ثِنْتَيْنِ ثِنْتَيْنِ، فَقَالَ: ((**هَذَا وُضُوءُ الْقَدْرِ مِنَ الْوُضُوءِ**)). وَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ: ((**هَذَا أَسْبَغُ الْوُضُوءِ، وَهُوَ وُضُوئِي وَوُضُوءُ خَلِيلِ اللَّهِ إِبْرَاهِيمَ، وَمَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا ثُمَّ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فُتِحَ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ**)).

[**ضعيف جدا**، السلسلة الضعيفة: ٤٧٣٥ عبدالرحیم بن زید کذاب اور زید العمی ضعیف ہے۔]

(۴۱۹) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور اعضاء ایک ایک بار دھوئے اور فرمایا: ''یہ وضو ہے کہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کسی کی کوئی نماز قبول نہیں فرماتا۔'' پھر آپ نے وضو کیا اور اعضائے وضو دو دو بار دھوئے اور فرمایا: ''یہ قابلِ قدر وضو ہے۔'' پھر آپ نے وضو کیا تو اعضائے وضو تین تین بار دھوئے اور فرمایا: ''یہ کامل ترین وضو ہے۔ یہ میرا اور اللہ کے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا وضو ہے۔ جو شخص اس طرح (تین تین بار اعضاء دھوکر) وضو کرے، پھر وضو کے بعد یہ دعا پڑھے: ((**اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ**)) ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔''

٤٢٠ ـ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ قَعْنَبٍ، أَبُو بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَرَادَةَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَوَارِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ رَسُولَ

(۴۲۰) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوا کر وضو کیا اور اعضاءِ وضو ایک ایک بار دھوئے اور فرمایا: ''اس طرح وضو کرنا لازمی ہے۔'' یا آپ نے فرمایا: ''جو آدمی اس طرح وضو نہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں

اللّٰهِ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً، فَقَالَ: ((هٰذَا وَظِيفَةُ الْوُضُوْءِ)) أَوْ قَالَ: ((وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْهُ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً)) ثُمَّ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ تَوَضَّأَهُ أَعْطَاهُ اللّٰهُ كِفْلَيْنِ مِنَ الْأَجْرِ)) ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، فَقَالَ: ((هٰذَا وُضُوئِي وَوُضُوْءُ الْمُرْسَلِينَ [مِنْ] قَبْلِي)). [**ضعيف**، سنن الدارقطني، ١/ ٨١، زید العمی ضعیف راوی ہے۔]

فرماتا۔'' پھر آپ نے وضو کیا اور اعضائے وضو دو دو بار دھوئے۔ پھر فرمایا: ''جس نے اس طرح وضو کیا، اللہ تعالیٰ اسے دگنا ثواب دے گا۔''

پھر آپ نے وضو کیا اور اعضائے وضو تین تین بار دھوئے اور فرمایا: ''یہ میرا اور مجھ سے پہلے رسولوں کا وضو ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَصْدِ فِي الْوُضُوْءِ وَكَرَاهِيَةِ التَّعَدِّي فِيهِ.

باب: وضو میں میانہ روی اختیار کی جائے، نیز مقررہ حد سے زیادتی مکروہ ہے

٤٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَيِّ بْنِ ضَمْرَةَ السَّعْدِيِّ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ وَلَهَانُ، فَاتَّقُوا وَسْوَاسَ الْمَاءِ**)).

[**ضعيف جداً**، سنن الترمذي: ٥٧، خارجہ بن مصعب متروک راوی ہے۔]

(٤٢١) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شیطان ایسا ہے جو وضو میں خلل اور وسوسے ڈالتا ہے۔ اسے ''وَلَهان'' کہتے ہیں، لہٰذا تم پانی کے وسوسوں سے بچو۔''

٤٢٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا خَالِي يَعْلَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوْءِ، فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ((**هٰذَا الْوُضُوْءُ، فَمَنْ زَادَ عَلَى هٰذَا، فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ**)). [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ١٣٥؛ سنن النسائي: ١٤٠-]

(٤٢٢) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر وضو کے (طریقے کے) بارے میں پوچھا تو آپ نے اسے وضو کر کے دکھایا اور اعضائے وضو تین تین بار دھوئے۔

پھر فرمایا: ''یہ وضو (کا مکمل طریقہ) ہے۔ جس نے اس پر اضافہ کیا اس نے برا کیا، زیادتی کی اور ظلم کیا۔''

٤٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّافِعِيُّ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ كُرَيْبًا يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَوَضَّأَ مِنْ

(٤٢٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے اپنی خالہ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی۔ رات کو نبی ﷺ اٹھے، آپ نے ایک مشکیزے سے پانی لے کر وضو کیا اور آپ نے وضو کرتے ہوئے بہت کم مقدار میں پانی استعمال

شَنَّةٍ وُضُوءًا، يُقَلِّلُهُ، فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ.

[صحيح بخاري: ١٣٨؛ صحيح مسلم: ٧٦٣ (١٧٨٣)؛ سنن الترمذي: ٢٣٢؛ سنن النسائي: ٨٠٧۔]

کیا۔ میں نے بھی اٹھ کر اسی طرح کیا جس طرح آپ نے کیا تھا۔

٤٢٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يَتَوَضَّأُ فَقَالَ: ((لَا تُسْرِفْ، لَا تُسْرِفْ)).

[**موضوع**، السلسلة الضعيفة: ٤٧٨٢، محمد بن فضل کذاب اور فضل بن عطیہ ضعیف ہے۔]

(۴۲۴) ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''پانی کے استعمال میں اسراف نہ کرو، اسراف نہ کرو۔''

٤٢٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ [حُيَيِّ] بْنِ عَبْدِاللَّهِ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِسَعْدٍ، وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ: ((مَا هَذَا السَّرَفُ؟)) فَقَالَ: أَفِي الْوُضُوءِ إِسْرَافٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهَرٍ جَارٍ)).

[**ضعيف**، مسند احمد، ٢٢١، رقم: ٧٠٦٥ ابن لہیعہ مختلط و مدلس راوی تھے۔]

(۴۲۵) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، جبکہ وہ وضو کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کیا فضول خرچی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: وضو میں بھی فضول خرچی ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں (بلاضرورت پانی بہانا فضول خرچی ہے) اگرچہ تم دریا کے کنارے ہی بیٹھے ہو۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ.

باب: وضو مکمل کرنے کے بیان میں

٤٢٦ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى [بْنُ سَالِمٍ] أَبُو جَهْضَمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٨٠٨؛ سنن الترمذي: ١٧٠١؛ سنن النسائي: ١٤١۔]

(۴۲۶) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کامل وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔

٤٢٧ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

(۴۲۷) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں تمہیں ایسے اعمال کے متعلق نہ بتاؤں جن کے سبب اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے اور تمہاری نیکیوں میں اضافہ فرما دے؟'' صحابہ

((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ؟)) قَالُوا: بَلَى. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ)). [**حسن صحيح**، مسند احمد، ٣/ ٣، رقم: ١٠٩٩٤؛ صحيح ابن خزيمة: ١٧٧؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٩١، ١٩٢۔]

کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں؟ (ضرور بتائیے) آپ نے فرمایا: ”(ٹھنڈے پانی کی وجہ سے) نہ چاہتے ہوئے بھی وضو مکمل کرنا، مساجد کی طرف زیادہ قدم اٹھانا اور ایک کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔“

٤٢٨ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((كَفَّارَاتُ الْخَطَايَا إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَإِعْمَالُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ، [وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ])]. [**صحيح**، مسند احمد، ٢/ ٣٩٤]

(۴۲۸) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”غلطیوں کے کفارے یہ ہیں: دل نہ چاہنے کے باوجود کامل وضو کرنا، مسجدوں کی طرف جانے کے لیے قدموں کا استعمال اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔“

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ.

باب: ڈاڑھی کا خلال کرنے کا بیان

٤٢٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٩، ٣٠، یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

(۴۲۹) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (وضو کے دوران) ڈاڑھی کا خلال کرتے دیکھا۔

٤٣٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ الْقَزْوِينِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٣١]

(۴۳۰) عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو ڈاڑھی مبارک کا خلال کیا۔

٤٣١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ حَفْصِ بْنِ هِشَامٍ

(۴۳۱) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

ابْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ، أَبُو النَّضْرِ، صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ مَرَّتَيْنِ.

[یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ ابونضر یحییٰ بن کثیر اور یزید الرقاشی دونوں ضعیف ہیں۔]

جب وضو کرتے تو اپنی ڈاڑھی کا خلال کرتے اور (خلال کے لیے اپنے ہاتھ کی) انگلیاں دو بار کھولتے تھے۔

٤٣٢ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ عَرَكَ عَارِضَيْهِ بَعْضَ الْعَرْكِ، ثُمَّ شَبَكَ لِحْيَتَهُ بِأَصَابِعِهِ مِنْ تَحْتِهَا. [**ضعیف**، عبدالواحد بن قیس ضعیف ہے۔]

(۴۳۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو کرتے تو اپنے رخساروں کو تھوڑا سا ملتے تھے، پھر ڈاڑھی میں نیچے کی طرف انگلیاں داخل کر کے خلال کیا کرتے تھے۔

٤٣٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ الْكِلَابِيُّ: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ السَّائِبِ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ أَبِي سَوْرَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ. [**صحيح**، مسند احمد: ٥/ ٤١٧، رقم: ٢٣٥٤١؛ مسند عبد بن حميد: ٢١٨ یہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے، لیکن شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔]

(۴۳۳) ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے وضو کیا تو ڈاڑھی مبارک کا خلال کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ.

باب: سر کے مسح کا بیان

٤٣٤ - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو ابْنِ يَحْيَى: هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ. فَدَعَا بِوَضُوءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ

(۴۳۴) عمرو بن یحییٰ اپنے والد (یحییٰ) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے عمرو بن یحییٰ کے دادا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ (یعنی اپنے والد) سے گزارش کی، کیا آپ مجھے عملاً دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ تو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، پھر انھوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا۔ پھر انھوں نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر دو دفعہ اپنے ہاتھوں کو دھویا، پھر تین بار کلی کی اور ناک جھاڑی، پھر اپنا چہرہ تین بار

تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

[صحيح بخاري: ١٨٥؛ صحيح مسلم: ٢٣٥ (٥٥٥)؛ سنن ابي داود: ١٠٠؛ سنن الترمذي: ٢٨، ٣٢؛ سنن النسائي: ٩٧، ٩٨]

دھویا، پھر دونوں بازو کہنیوں تک دو دو بار دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا، ہاتھوں کو آگے بھی لائے اور پیچھے بھی لے گئے (مسح) سر کے اگلے حصے سے شروع کیا، پھر ہاتھوں کو گدی تک لے گئے، پھر اسی جگہ لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا، پھر (آخر میں) دونوں پاؤں دھوئے۔

٤٣٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

[**صحيح**، مسند احمد (زوائد عبدالله بن احمد)، ١/ ٦٦، رقم: ٤٧٢، المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ١٣، اس کے شواہد کے لیے دیکھئے صحیح بخاري: ١٩٢-]

(۴۳۵) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے وضو کیا تو سر کا مسح ایک ہی بار کیا۔

٤٣٦ـ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي حَيَّةَ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً. [**صحيح**، مسند احمد، (زوائد) ١/ ١٢٧، رقم: ١٠٤٦؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ٥٧، نیز دیکھئے حدیث سابق: ٤٣٥-]

(۴۳۶) علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (وضو کے دوران میں) سر کا مسح ایک ہی بار کیا۔

٤٣٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ، عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى سَلَمَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً. [**صحيح**، شواہد کے لیے دیکھئے حدیث سابق: ۴۳۵، ۴۳۶ وغیرہ]

(۴۳۷) سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے وضو کیا تو سر کا مسح ایک ہی بار کیا۔

٤٣٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ

(۴۳۸) ربیع بنت معوذ ابن عفراء رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو سر کا مسح دو بار کیا۔

قَالَتْ: تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّتَيْنِ.

[سنن ابي داود: ١٢٦ ، یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عقیل کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ.

باب: کانوں کے مسح کا بیان

٤٣٩ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ أُذُنَيْهِ، دَاخِلَهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ، وَخَالَفَ إِبْهَامَيْهِ إِلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ، فَمَسَحَ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا.

[**حسن صحيح**، دیکھئے حدیث: ٤٠٣]

(۴۳۹) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (وضو کے دوران میں سر کا مسح کرنے کے بعد) کانوں کا مسح کیا، شہادت کی دونوں انگلیوں سے ان کی اندرونی جانب مسح کیا اور انگوٹھے کو بیرونی جانب پھیرا، پس آپ نے (کانوں کے) باہر اور اندر سے مسح کیا۔

٤٤٠ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ ظَاهِرَ أُذُنَيْهِ وَبَاطِنَهُمَا.

[**حسن**، المعجم الكبير للطبراني: ٢٤/ ٢٦٩، ٢٧٠]

(۴۴۰) ربیع بنت معوذ ابن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا تو اپنے کانوں کے اندر اور باہر دونوں طرف مسح کیا۔

٤٤١ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي جُحْرَيْ أُذُنَيْهِ. [سنن ابي داود: ١٣١؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ٦٥ یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عقیل کی ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۴۱) ربیع بنت معوذ ابن عفراء رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا تو اپنی انگلیاں کانوں کے سوراخوں میں داخل کیں۔

٤٤٢ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ، ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ١٢٣؛ مسند احمد، ٤/ ١٣٢، رقم: ١٧١٨٨۔]

(۴۴۲) مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو اپنے سر کا مسح کیا اور کانوں کے اندر اور باہر (دونوں طرف) سے مسح کیا۔

بَابُ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

٤٤٣ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ**)).

[**حسن**، دیکھئے حدیث:۴۴۴]

باب: اس امر کا بیان کہ کان سر کا حصہ ہیں

(۴۴۳) عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کان سر کا حصہ ہیں۔''

٤٤٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ**)) وَكَانَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ مَرَّةً، وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَأْقَيْنِ. [**حسن**، سنن ابي داود: ١٣٤؛ سنن الترمذي: ٣٧٠؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/٦٧؛ مسند احمد، ٥/٢٥٨، رقم: ٢٢٢٢٣؛ سنن الدارقطني، ١/١٠٣-]

(۴۴۴) ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کان سر کا حصہ ہیں۔'' آپ ﷺ سر کا مسح ایک بار کیا کرتے تھے اور (وضو کے دوران میں) گوشۂ چشم کا مسح بھی کیا کرتے تھے۔

٤٤٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُلَاثَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ**)). [**حسن**، المعجم الاوسط للطبراني، ٨/١٧٦، رقم: ٨٣١٨ والكبير، ٨/١٢١؛ مسند ابي يعلىٰ: ٦٣٧٠؛ سنن الدارقطني، ١/١٠١]

(۴۴۵) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کان سر کا حصہ ہیں۔''

بَاب تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ.

٤٤٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصِرِهِ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى

باب: انگلیوں کا خلال کرنے کا بیان

(۴۴۶) مستورد بن شدّاد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا۔

ابوالحسن بن سلمہ نے بھی خلاد بن یحییٰ الحلوانی کے طریق سے یہ

الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [صحيح، سنن ابي داود: ١٤٨؛ سنن الترمذي: ٤٠]

حدیث اسی طرح روایت کی ہے۔

٤٤٧ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَاجْعَلِ الْمَاءَ بَيْنَ أَصَابِعِ رِجْلَيْكَ وَيَدَيْكَ))**. [**حسن صحيح**، سنن الترمذي: ٣٩؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٨٢]

(۴۴۷) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو مکمل وضو کر، اور اپنے پاؤں اور ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان اچھی طرح پانی پہنچا۔''

٤٤٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٤٢؛ سنن الترمذي: ٧٨٨؛ سنن النسائي: ٨٧، ١١٤]

(۴۴۸) لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وضو مکمل کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرو۔''

٤٤٩ـ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ حَرَّكَ خَاتَمَهُ. [**ضعيف**، سنن الدارقطني، ١/ ٨٣، معمر بن محمد اور محمد بن عبیداللہ دونوں ضعیف ہیں۔]

(۴۴۹) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو کرتے تو اپنی انگوٹھی کو حرکت دیتے تھے (تاکہ اس کے نیچے پانی پہنچ جائے اور جگہ خشک نہ رہ جائے۔)

بَابُ غَسْلِ الْعَرَاقِيبِ.

باب: ایڑیاں دھونے کا بیان

٤٥٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْمًا يَتَوَضَّؤُونَ، وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ، فَقَالَ: **((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ،**

(۴۵۰) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے دیکھا، ان کی ایڑیاں (خشک رہ جانے کی وجہ سے) چمک رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(وضو میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔ وضو (اچھی طرح) مکمل کیا کرو۔

أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ)). [صحيح مسلم: ٢٤١ (٥٧٠)؛ سنن ابي داود: ٩٧؛ سنن النسائي: ١١١، ١٤٢]

٤٥١ - [قَالَ الْقَطَّانُ:] حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)).

[صحيح، سنن الدارقطني، ١/ ٩٤-]

(۴۵۱) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(وضو میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

٤٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: رَأَتْ عَائِشَةُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَتْ: أَسْبِغِ الْوُضُوءَ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ)). [**صحيح**، مسند احمد، ٦/ ٤٠، رقم: ٢٤١٢٣؛ صحيح ابن حبان: ١٠٥٩ نیز دیکھئے صحیح مسلم: ٢٤٢ (٥٧٤)]

(۴۵۲) ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن کو وضو کرتے دیکھا تو فرمایا: ''وضو (اچھی طرح) پورا کیا کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''(وضو میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

٤٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)). [صحيح مسلم: ٢٤٢ (٥٧٥)؛ صحيح بخاري: ٦٠، ٩٦]

(۴۵۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''(وضو میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

٤٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي كَرِبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ)).

[**صحيح**، مسند احمد، ٣/ ٣٦٩، رقم: ١٤٩٦٥، نیز دیکھئے

(۴۵۴) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''(وضو میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

صحيح بخاري: ١٦٥؛ صحيح مسلم: ٢٤٢ (٥٧٤)؛ سنن النسائي: ١١٠-]

٤٥٥- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ، وَعُثْمَانُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الدِّمَشْقِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ الْأَحْنَفِ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، وَشُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ، وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ كُلُّ هَؤُلَاءِ سَمِعُوا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَتِمُّوا الْوُضُوءَ، وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)). [**صحيح**، صحيح ابن خزيمة: ٦٦٥؛ الصحيحة للالباني: ٨٧٢، شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

(۴۵۵) خالد بن ولید، یزید بن ابی سفیان، شرحبیل بن حسنہ، اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم ان سب سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''وضو مکمل کیا کرو۔ (کیونکہ وضو میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ.

باب: (وضو میں) دونوں پاؤں دھونے کا بیان

٤٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ: أَرَدْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ طُهُورَ نَبِيِّكُمْ ﷺ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١١٦؛ سنن الترمذي: ٤٨؛ سنن النسائي: ٩٦-]

(۴۵۶) ابوحیہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔ پھر فرمایا: میں نے چاہا کہ تمہیں تمہارے نبی ﷺ کے وضو کا طریقہ (عملاً) دکھادوں۔

٤٥٧- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

[**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني، ٢٠/ ٢٧٧-]

(۴۵۷) مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو اپنے دونوں پاؤں تین تین بار دھوئے۔

٤٥٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَتْ: أَتَانِي ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ -تَعْنِي: حَدِيثَهَا

(۴۵۸) ربیع رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میرے ہاں تشریف لائے تو مجھ سے اس حدیث کی بابت دریافت کیا، یعنی جس میں ربیع رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو آپ نے اپنے پاؤں دھوئے۔ یہ حدیث سن کر ابن

الَّذِي ذَكَرَتْ۔ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ النَّاسَ أَبَوْا إِلَّا الْغَسْلَ، وَلَا أَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا الْمَسْحَ.

[السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ٧٢؛ المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ٣٢ یہ روایت سنداً ضعیف ہے، کیونکہ عبداللہ بن محمد بن عقیل ضعیف راوی ہے۔]

عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لوگ پاؤں دھونے (پر مُصر ہیں، اس) کے علاوہ کا انکار کرتے ہیں، مجھے تو اللہ کی کتاب میں مسح کا ذکر ہی ملتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ عَلَى مَا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى.

باب: اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وضو کرنے کا بیان

٤٥٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، أَبِي صَخْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ يُحَدِّثُ أَبَا بُرْدَةَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ، فَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ))**.

[صحيح مسلم: ٢٣١ (٥٤٧)]

(۴۵۹) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے اس طرح مکمل وضو کیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے وضو کرنے کا حکم دیا ہے تو اس کی فرض نمازیں، ان کے درمیانی اوقات میں سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔''

٤٦٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: **((إِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلَاةٌ لِأَحَدٍ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى، يَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٨٥٨؛ سنن الترمذي: ٣٠٢؛ سنن النسائي: ١١٣٧]

(۴۶۰) رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں تشریف فرما تھے، آپ نے فرمایا: ''کسی کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک وہ وضو اس طرح مکمل نہ کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔ وہ اپنا چہرہ اور دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے، سر کا مسح کرے اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوءِ.

باب: وضو کے بعد (ستر پر) چھینٹے مارنا

٤٦١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

(۴۶۱) حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: قَالَ مَنْصُوْرٌ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَ بِهِ فَرْجَهُ. [**حسن**، سنن ابي داود: ١٦٨-]

رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے وضو کیا، پھر پانی کا چلو لے کر اپنے ستر پر چھینٹے مارے۔

٤٦٢- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((عَلَّمَنِي جِبْرَائِيْلُ الْوُضُوْءَ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْضَحَ تَحْتَ ثَوْبِي، لِمَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَوْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ))**.

(۴۶۲) زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جبرائیل علیہ السلام نے وضو کا طریقہ سکھایا، اور حکم دیا کہ میں وضو کے بعد نکلنے والے پیشاب (کے قطروں کے شبہ کی وجہ) سے کپڑے کے نیچے پانی چھڑک لیا کروں۔''

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَاتِمٍ؛ [ح: و]حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ التِّنِّيْسِيُّ: عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [مسند احمد، ٤/ ١٦١، رقم: ١٧٤٨٠؛ الدارقطني، ١/ ١١١ یہ روایت ابن لہیعہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

ابوالحسن بن سلمہ کا بیان ہے کہ ہمیں ابو حاتم اور عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بھی ابن لہیعہ سے یہ حدیث اسی طرح بیان کی ہے۔

٤٦٣- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَلَمَةَ الْيَحْمَدِيُّ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ))**.

[**ضعيف**، سنن الترمذي: ٥٠، حسن بن علی الہاشمی منکر الحدیث ہے۔]

(۴۶۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم وضو کرو تو (اپنی شرمگاہ پر) چھینٹے مار لیا کرو۔''

٤٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فَنَضَحَ فَرْجَهُ.

[**صحيح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

(۴۶۴) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو اپنے ستر پر پانی کے چھینٹے مارے۔

بَابُ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ وَبَعْدَ الْغُسْلِ.

باب: وضو اور غسل کے بعد رومال (تولیہ) استعمال کرنے کا بیان

٤٦٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ، مَوْلَى عَقِيلٍ: حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَتْهُ: أَنَّهُ لَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ، قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى غُسْلِهِ. فَسَتَرَتْ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ، ثُمَّ أَخَذَ ثَوْبَهُ فَالْتَحَفَ بِهِ. [صحيح بخاري: ٢٨٠؛ صحيح مسلم: ٣٣٦ (٧٦٤)؛ سنن الترمذي: ٢٧٣٤، ١٥٧٩؛ سنن النسائي: ٢٢٦ـ]

(۴۶۵) ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے لیے تشریف لے گئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے لیے پردہ تان دیا۔ پھر (غسل کے بعد) آپ نے اپنا کپڑا لے کر اپنے اوپر لپیٹ لیا۔

٤٦٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ بِمِلْحَفَةٍ وَرْسِيَّةٍ فَاشْتَمَلَ بِهَا، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَثَرِ الْوَرْسِ عَلَى عُكَنِهِ. [**ضعيف**، مسند احمد، ٧٠٦/٦، رقم: ٢٣٨٤٤، محمد بن شرحبیل مجہول راوی ہے۔]

(۴۶۶) قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لیے پانی رکھ دیا، آپ نے غسل کیا، پھر ہم نے ورس سے رنگی ہوئی ایک چادر پیش کی تو آپ نے اسے جسم پر لپیٹ لیا۔ (وہ سارا منظر میری آنکھوں کے سامنے اس طرح ہے) گویا میں آپ کے پیٹ مبارک کے شکن پر ورس کا نشان دیکھ رہا ہوں۔

٤٦٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِثَوْبٍ، حِينَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَرَدَّهُ وَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَاءَ. [صحيح بخاري: ٢٥٩؛ صحيح مسلم: ٣١٧ (٧٢٢) سنن ابي داود: ٢٤٥؛ سنن الترمذي: ١٠٣؛ سنن النسائي: ٢٥٥ـ]

(۴۶۷) ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) غسلِ جنابت کیا، میں نے جسم خشک کرنے کے لیے آپ کی خدمت میں ایک کپڑا پیش کیا تو آپ نے واپس کر دیا (اور اپنے ہاتھ سے) پانی جھاڑنے لگے۔

٤٦٨ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ السِّمْطِ: حَدَّثَنَا الْوَضِينُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ، فَقَلَبَ جُبَّةَ صُوفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ، فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ.

(۴۶۸) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ نے اپنے جسم پر پہنے ہوئے اونی جبے کو الٹ کر اسی سے چہرہ مبارک صاف کر لیا۔

[المعجم الاوسط للطبراني، ٢/ ٣٧٣ والصغير، ١/ ٢٨ ومسند الشاميين، ١/ ٣٧٩، ٣٨١ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوءِ.

باب: وضو کے بعد کی دعا کا بیان

٤٦٩ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ؛ ح: و: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ وَهْبٍ، أَبُو سُلَيْمَانَ النَّخَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدٌ الْعَمِّيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فُتِحَ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، مِنْ أَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ)).

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ بِنَحْوِهِ. [**ضعيف**، مسند احمد، ٣/ ٢٦٥، رقم: ١٣٨٩٢، زید العمی ضعیف راوی ہے۔]

(۴۶۹) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اچھی طرح وضو کرنے کے بعد تین مرتبہ یہ پڑھے: ((اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ)) ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، وہ جس (دروازے) سے چاہے داخل ہو جائے۔''

ابوالحسن بن سلمہ القطان نے کہا: ہمیں یہ حدیث ابراہیم بن نصر نے ابونعیم سے اسی طرح بیان کی ہے۔

٤٧٠ ـ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرٍو الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ. ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ)).

[صحيح مسلم: ٢٣٤ (٥٥٣)؛ سنن ابي داود: ١٦٩، ٩٠٦؛ سنن النسائي: ١٤٨۔]

(۴۷۰) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان خوب اچھی طرح وضو کرنے کے بعد یہ پڑھے: ((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ)) ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔'' تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، وہ جس (دروازے) سے چاہے داخل ہو جائے۔''

بَابُ الْوُضُوءِ بِالصُّفْرِ.

باب: پیتل کے برتن میں وضو کرنے کا

بیان

٤٧١ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ الْمَاجِشُوْنِ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِيْ تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ، فَتَوَضَّأَ بِهِ.

[صحيح بخاري: ١٩٧؛ صحيح مسلم: ٢٣٥ (٥٥٥)]

(٤٧١) نبی ﷺ کے صحابی عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے، ہم نے آپ کی خدمت میں پیتل کے ایک کھلے برتن میں پانی پیش کیا تو آپ نے اس سے وضو کیا۔

٤٧٢ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهُ كَانَ لَهَا مِخْضَبٌ مِنْ صُفْرٍ، قَالَتْ: فَكُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ. [صحيح، مسند احمد، ٦/ ٣٢٤، رقم: ٢٦٧٥٢؛ مسند ابي يعلىٰ: ٧١٥٧]

(٤٧٢) ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے ہاں پیتل کا ایک بڑا برتن (ٹب) تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس میں پانی لے کر رسول اللہ ﷺ کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھی۔

٤٧٣ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فِيْ تَوْرٍ. [حسن، دیکھئے حدیث: ٣٥٨۔]

(٤٧٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے تور (لگن) میں پانی لے کر وضو کیا۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ.

باب: نیند کی وجہ سے وضو کرنے کا بیان

٤٧٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنَامُ حَتَّى يَنْفُخَ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ، وَلَا يَتَوَضَّأُ.

(٤٧٤) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سو جاتے حتی کہ خراٹے لینے لگتے، پھر اٹھ کر نماز پڑھتے اور وضو (کا اعادہ) نہ کرتے۔

قَالَ الطَّنَافِسِيُّ: قَالَ وَكِيْعٌ: -تَعْنِيْ: وَهُوَ سَاجِدٌ-.

[صحيح، مسند احمد، ٦/ ١٣٥، رقم: ٢٥٠٣٦؛ المصنف

طنافسی کہتے ہیں، وکیع نے فرمایا: ان کی مراد یہ ہے کہ (بعض اوقات آپ کو) سجدے کی حالت میں نیند آ جاتی تھی۔

لابن ابي شيبة: ١/ ١٣٢]

٤٧٥ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ نَامَ حَتَّى نَفَخَ. ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى. [**صحيح**، مسند احمد، ١/ ٤٢٦، رقم: ٤٠٥١؛ مسند ابي يعلىٰ: ٥٢٢٤]

(۴۷۵) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سو گئے حتی کہ خراٹے لینے لگے، پھر آپ نے اٹھ کر نماز پڑھی۔

٤٧٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ أَبِي مَطَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، أَبِي هُبَيْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ نَوْمُهُ ذَلِكَ وَهُوَ جَالِسٌ. [-يَعْنِي: النَّبِيَّ ﷺ-]. [(**منكر**، حریث بن ابی مطر ضعیف راوی ہے، اس کے ضعیف شواہد کے لیے دیکھیے: سنن ابي داود: ٢٠٢؛ سنن الترمذي: ٧٧ وغیرہ۔]

(۴۷۶) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی نینداس حالت میں ہوتی کہ آپ بیٹھے ہوتے تھے۔

٤٧٧ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنِ الْوَضِيْنِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مَحْفُوْظِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**الْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ، فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ**)). [سنن ابي داود: ٢٠٣؛ مسند احمد، ١/ ١١١، رقم: ٨٨٧؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ١١٨ یہ روایت ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ ابن عائذ عن علی رضی اللہ عنہ والی سند مرسل ہوتی ہے۔]

(۴۷۷) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آنکھ سرین کا بندھن ہے، لہٰذا جسے (وضو کے بعد) نیند آ جائے تو اسے (دوبارہ) وضو کرنا چاہیے۔“

٤٧٨ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، لَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ. [**حسن**، سنن الترمذي: ٩٦؛ سنن النسائي:

(۴۷۸) صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم (جب وضو کرنے کے بعد موزے پہن لیں تو) تین دن تک موزے نہ اتاریں، سوائے اس کے کہ غسلِ جنابت کرنا ہو، البتہ قضائے حاجت، پیشاب اور نیند کی وجہ سے انہیں اتارنے کی ضرورت نہیں۔

١٢٦، ١٢٧]

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ.

باب: شرمگاہ چھونے سے وضو کرنے کا بیان

٤٧٩ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٨١؛ سنن الترمذي: ٨٣؛ سنن النسائي: ١٦٣؛ ابن خزيمة: ٣٣؛ ابن حبان: ١١١٢؛ ابن الجارود: ١٦؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٣٧]

(٤٧٩) بُسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی اپنی شرمگاہ چھولے تو اسے وضو کرنا چاہیے۔''

٤٨٠ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ، فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ**)). [**صحيح**، یہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے، لیکن حدیثِ سابق: ٤٧٩ اس کا بہترین شاہد ہے۔]

(٤٨٠) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی شرمگاہ چھولے تو اس پر وضو (کی تجدید) لازم ہے۔''

٤٨١ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ**)). [**صحيح**، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ١٣٠؛ المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ١٦٣؛ مسند ابي يعلىٰ: ٧٤٤٠؛ المعجم الكبير للطبراني: ٢٣/ ٤٥٠]

(٤٨١) ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو آدمی اپنی شرمگاہ کو چھولے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو (کی تجدید) کرے۔''

٤٨٢۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالسَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ إِسْحَقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ [عَبْدِالرَّحْمٰنِ] بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ)). [**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني، ٤/ ١٤٠، نیز دیکھئے حدیث:٤٧٩۔]

(٤٨٢) ابو ایوب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اپنی شرمگاہ چھو لے تو اسے چاہیے کہ وضو کرلے۔''

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ.

باب: شرمگاہ چھو لینے کی صورت میں وضو نہ کرنے کی رخصت کا بیان

٤٨٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ طَلْقٍ الْحَنَفِيَّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، سُئِلَ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ: ((لَيْسَ فِيهِ وُضُوءٌ، إِنَّمَا هُوَ مِنْكَ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٨٢، ١٨٣؛ سنن الترمذي: ٨٥؛ مسند احمد، ٤/ ٢٣، رقم: ١٦٢٩٢۔]

(٤٨٣) طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، جبکہ آپ سے شرمگاہ چھونے کی بابت دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس صورت میں وضو کرنا ضروری نہیں، وہ تمہارے جسم کا ہی ایک حصہ ہے۔''

٤٨٤۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا هُوَ جُزْءٌ مِنْكَ)). [**ضعيف جدا**، المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ١٩٢ جعفر بن زبیر متروک ومتہم بالکذب راوی ہے۔]

(٤٨٤) ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے شرمگاہ کو چھونے کی بابت دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ تو تمہارے جسم کا ایک (حصہ) جزء ہے۔''

بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ.

باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے پینے سے وضو کرنے کا بیان

٤٨٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((تَوَضَّأُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ)). فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

(٤٨٥) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز میں آگ کوئی تبدیلی لائے، اسے کھانے پینے کے بعد وضو کیا کرو۔'' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں گرم پانی پی کر بھی وضو کروں؟ تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: برادر

أَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيمِ؟ فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ أَخِي! إِذَا سَمِعْتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا، فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْأَمْثَالَ.

[**حسن**، سنن الترمذي: ٧٩؛ مسند احمد، ١/ ٣٦٦، رقم: ٣٤٦٤، نیز دیکھئے حدیث:٢٢۔]

زادے! جب تم رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سنو تو اس کے مقابلے میں مثالیں نہ دیا کرو۔

٤٨٦ـ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ**)). [صحيح مسلم: ٣٥٣ (٧٨٩)]

(٤٨٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز کو آگ نے چھوا ہو، اسے کھانے پینے کے بعد وضو کرو۔''

٤٨٧ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ وَيَقُولُ: صُمَّتَا، إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ**)). [**ضعيف**، المعجم الاوسط للطبراني، ٧/ ١٦، رقم: ٦٧٢٠ خالد بن یزید متہم بالکذب ہے، لہٰذا یہ روایت سخت ضعیف ہے۔]

(٤٨٧) یزید بن ابی مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ اپنے کانوں پر رکھ کر کہا کرتے تھے: میرے یہ کان بہرے ہو جائیں، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو کہ ''جس چیز کو آگ نے چھوا ہو، اسے کھانے پینے کے بعد وضو کرو۔''

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ.

باب: آگ سے تیار شدہ چیز کھانے پینے سے وضو نہ کرنے کی رخصت کا بیان

٤٨٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ كَتِفًا، ثُمَّ مَسَحَ يَدَيْهِ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَصَلَّى.

[سنن ابي داود: ١٨٩ ، یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ سماک عن عکرمہ روایت ضعیف ہوتی ہے۔]

(٤٨٨) ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے (بکری کے) شانے کا گوشت کھایا، پھر آپ نے نیچے بچھے ہوئے کپڑے سے اپنے ہاتھوں کو صاف کیا، پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی۔

٤٨٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ [بْنُ عُيَيْنَةَ،] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَعَبْدِاللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ خُبْزًا

(٤٨٩) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے روٹی اور گوشت کھایا، پھر انہوں نے وضو نہیں کیا۔

وَلَحْمًا، وَلَمْ يَتَوَضَّؤُوا . [صحيح، مسند احمد، ٣/٣٠٧، رقم: ١٤٢٩٩؛ مسند ابي يعلىٰ: ١٩٦٣؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/١٥٦]

٤٩٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَضَرْتُ عَشَاءَ الْوَلِيدِ أَوْ عَبْدِالْمَلِكِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قُمْتُ لِأَتَوَضَّأَ، فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَكَلَ طَعَامًا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(۴۹۰) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں رات کے کھانے پر ولید یا عبدالملک کے ساتھ تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو میں وضو کرنے کے لیے اٹھا۔ جعفر بن عمرو بن امیہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے والد (عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ نے آگ پر تیار شدہ کھانا کھا کر (دوبارہ) وضو کیے بغیر نماز ادا فرمائی۔

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي بِمِثْلِ ذَلِكَ. [صحيح بخاري: ٢٠٨؛ صحيح مسلم: ٣٥٥ (٧٩٢)؛ سنن الترمذي: ١٨٣٦۔]

علی بن عبداللہ بن عباس نے فرمایا: میں بھی اپنے والد عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہی گواہی دیتا ہوں۔

٤٩١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَتِفِ شَاةٍ، فَأَكَلَ مِنْهُ، وَصَلَّى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً. [صحيح، سنن النسائي: ١٨٢، والكبرىٰ: ١٨٣؛ ابن خزيمة: ٤٤]

(۴۹۱) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بکری کے شانے کا گوشت پیش کیا گیا آپ نے اسے تناول فرمایا، پھر نماز ادا کی اور آپ نے پانی کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔

٤٩٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ: أَنْبَأَنَا سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِأَطْعِمَةٍ، فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِسَوِيقٍ، فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ فَاهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ. [صحيح بخاري: ٢٠٩؛ سنن النسائي: ١٨٦؛ ابن حبان: ١١٥٢، ١١٥٥۔]

(۴۹۲) سوید بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کی معیت میں خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔ جب مقام صہباء پر پہنچے تو آپ نے عصر کی نماز ادا کی، پھر آپ نے کھانا طلب کیا تو آپ کی خدمت میں ستو پیش کیے گئے۔ سب نے کھایا پیا۔ پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی، پھر آپ کھڑے ہوئے اور ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی۔

٤٩٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ، فَمَضْمَضَ وَغَسَلَ يَدَيْهِ وَصَلَّى.

[**صحيح**، مسند احمد، ٢/ ٣٨٩، رقم: ٩٠٤٩؛ ابن خزيمة: ٤٢؛ ابن حبان: ١١٥١۔]

(۴۹۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت کھانے کے بعد کلی کی، ہاتھ دھوئے اور نماز ادا فرمائی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ.

باب: اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کا بیان

٤٩٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ؟ فَقَالَ: ((**تَوَضَّأُوا مِنْهَا**)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ١٨٤؛ سنن الترمذي: ٨١]

(۴۹۴) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس (کے کھانے) سے وضو کرو۔''

٤٩٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ وَإِسْرَائِيلُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ وَلَا نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ.

[صحيح مسلم: ٣٦٠ (٨٠٢)]

(۴۹۵) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں اور بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو نہ کریں۔

٤٩٦ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَقَ الْهَرَوِيُّ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ـوَكَانَ ثِقَةً، وَكَانَ الْحَكَمُ يَأْخُذُ عَنْهُ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا تَوَضَّأُوا مِنْ أَلْبَانِ الْغَنَمِ وَتَوَضَّأُوا مِنْ أَلْبَانِ الْإِبِلِ**)). [**ضعيف**، مسند احمد، ٤/ ٣٥٢، رقم:

(۴۹۶) اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بکریوں کا دودھ پینے کے بعد وضو نہ کرو، البتہ اونٹنیوں کا دودھ پی کر وضو کرو۔''

۱۹۰۹۷، حجاج بن ارطاۃ ضعیف و مدلس راوی ہے۔]

٤٩٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ هُبَيْرَةَ الْفَزَارِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **((تَوَضَّأُوا مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ، وَلَا تَتَوَضَّأُوا مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ، وَتَوَضَّأُوا مِنْ أَلْبَانِ الْإِبِلِ، وَلَا تَوَضَّأُوا مِنْ أَلْبَانِ الْغَنَمِ، وَصَلُّوا فِي مُرَاحِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوا فِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ))**.

[یہ روایت خالد بن یزید مجہول اور بقیہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۹۷) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو اور بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اونٹنی کا دودھ پینے کے بعد وضو کرو اور بکری کا دودھ پی کر وضو نہ کرو، اور تم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہو، اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔''

بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ.

باب: دودھ پینے کے بعد کلی کرنے کا بیان

٤٩٨ـ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **((مَضْمِضُوا مِنَ اللَّبَنِ فَإِنَّ لَهُ دَسَمًا))**. [صحيح بخاري: ٥٦٠٩؛ صحيح مسلم: ٣٥٨ (٧٩٨)؛ سنن النسائي: ١٨٧۔]

(۴۹۸) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دودھ پینے کے بعد کلی کر لیا کرو، کیونکہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔''

٤٩٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِذَا شَرِبْتُمُ اللَّبَنَ فَمَضْمِضُوا، فَإِنَّ لَهُ دَسَمًا))**.

[**حسن صحيح**، المعجم الكبير للطبراني، ٢٣/ ٣١٠، ٣١١؛ المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ٥٧۔]

(۴۹۹) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم دودھ پیو تو (بعد میں) کلی کر لیا کرو، کیونکہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔''

٥٠٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((مَضْمِضُوا مِنَ اللَّبَنِ،**

(۵۰۰) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دودھ پینے کے بعد کلی کر لیا کرو، کیونکہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔''

فَإِنَّ لَهُ دَسَمًا)). [صحيح، المعجم الكبير للطبراني، ٦/ ١٢٥، نیز دیکھئے حدیث سابق:۴۹۹]

٥٠١ـ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّوَّاقُ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَلَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَاةً وَشَرِبَ مِنْ لَبَنِهَا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَاهُ، وَقَالَ: ((إِنَّ لَهُ دَسَمًا)).

[ضعيف، زمعہ بن صالح ضعیف راوی ہے۔]

(۵۰۱) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری دوہ کر دودھ نوش کیا، پھر پانی منگوا کر کلی کی، اور فرمایا: ''اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔''

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ.

باب: بوسہ لینے کے بعد وضو کرنے کا بیان

٥٠٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، قُلْتُ: مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتِ، فَضَحِكَتْ. [سنن ابي داود: ١٧٩؛ سنن الترمذي: ٨٦؛ مسند احمد، ٦/ ٢١٠، رقم: ٢٥٧٦٦؛ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ اعمش مدلس ہیں اور حبیب کا سماع عروہ سے ثابت نہیں۔]

(۵۰۲) عروہ بن زبیر، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیا، پھر وضو کیے بغیر نماز کے لیے چلے گئے۔ میں (عروہ) نے کہا: وہ بیوی آپ کے سوا کون ہو سکتی ہیں؟ تو آپ ہنس دیں۔

٥٠٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ زَيْنَبَ السَّهْمِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُقَبِّلُ وَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ، وَرُبَّمَا فَعَلَهُ بِي. [ضعيف، مسند احمد، ٦/ ٦٢، رقم: ٢٤٣٢٩، (بدون "وربما فعله بى") سنن الدارقطني، ١/ ١٤٢ حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔]

(۵۰۳) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے وضو کرتے، پھر (کسی بیوی کا) بوسہ لیتے اور وضو کیے بغیر نماز پڑھ لیتے تھے۔ کبھی آپ میرے ساتھ بھی یہ کرتے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ.

باب: اس امر کا بیان کہ مذی خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

٥٠٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ: ((**فِيهِ الْوُضُوءُ، وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ**)).

[سنن الترمذي: ١١٤ ، یہ روایت یزید بن ابی زیاد کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۵۰۴) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مذی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''مذی کی صورت میں وضو ہے اور منی، یعنی انزال کی صورت میں غسل ہے۔''

٥٠٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَدْنُو مِنِ امْرَأَتِهِ فَلَا يُنْزِلُ؟ قَالَ: ((**إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضِحْ فَرْجَهُ ـيَعْنِي: لِيَغْسِلْهُـ وَيَتَوَضَّأْ**)). [سنن ابي داود: ٢٠٧؛ سنن النسائي: ١٥٦؛ ابن خزيمة: ٢١؛ ابن حبان: ١١٠١؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ١١٥ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ سلیمان بن یسار نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔]

(۵۰۵) مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا: شوہر اگر بیوی کے قریب جائے اور اسے انزال نہ ہو تو (کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو ایسی صورت حال پیش آئے تو وہ اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالے یعنی استنجا کر کے وضو کر لے۔''

٥٠٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً، فَأُكْثِرُ مِنْهُ الِاغْتِسَالَ. فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! فَقَالَ: ((**إِنَّمَا يُجْزِيكَ، مِنْ ذَلِكَ، الْوُضُوءُ**)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي؟ قَالَ: ((**إِنَّمَا يَكْفِيكَ كَفٌّ مِنْ مَاءٍ تَنْضَحُ بِهِ مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَ**)).

[**حسن**، سنن ابي داود: ٢١٠؛ سنن الترمذي: ١١٥؛ ابن خزيمة: ٢٩١؛ ابن حبان: ١١٠٣۔]

(۵۰۶) سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے مذی کی وجہ سے بہت مشقت کا سامنا تھا، کیونکہ میں اس کی وجہ سے بار بار غسل کرتا تھا۔ آخر میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''ایسی صورت میں تمہارے لیے وضو کافی ہے۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو (مذی) میرے کپڑے کو لگ جائے، اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جہاں تمہارا خیال ہو کہ مذی لگی ہے، وہاں چلّو بھر پانی چھڑک دو۔''

٥٠٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ

(۵۰۷) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے۔ پس وہ (گھر سے

أَبِي حَبِيبِ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ أَتَى أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَمَعَهُ عُمَرُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ: إِنِّي وَجَدْتُ مَذْيًا، فَغَسَلْتُ ذَكَرِي وَتَوَضَّأْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَوَ يُجْزِيُّ ذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. [ضعيف الاسناد، مسند احمد، ٥/١١٧، رقم: ٢١١١٠ ابو حبيب بن يعلىٰ مجہول راوی ہے۔]

باہر تشریف لائے۔ دوران گفتگو میں ابی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ مجھے مذی آ گئی تو میں نے اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: (کیا ایسی صورت میں صرف) استنجا اور وضو کافی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، عمر رضی اللہ عنہ نے (دوبارہ) پوچھا: کیا یہ مسئلہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

بَابُ وُضُوءِ النَّوْمِ.

باب: سوتے وقت وضو کرنے کا بیان

٥٠٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ لِزَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ: يَا أَبَا الصَّلْتِ! هَلْ سَمِعْتَ فِي هَذَا شَيْئًا؟ فَقَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، فَدَخَلَ الْخَلَاءَ، فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ، ثُمَّ نَامَ.

(۵۰۸) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کو بیدار ہو کر بیت الخلاء میں گئے اور قضائے حاجت کی، پھر اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھو کر سو گئے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَنْبَأَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ: أَنْبَأَنَا بُكَيْرٌ، عَنْ كُرَيْبٍ، قَالَ: فَلَقِيتُ كُرَيْبًا فَحَدَّثَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[صحيح بخاري: ٦٣١٦؛ صحيح مسلم: ٧٦٣ (١٧٨٨)]

امام ابن ماجہ نے ابو بکر بن خلاد باہلی سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اور انہوں نے شعبہ کے طریق سے بھی اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَالصَّلَوَاتِ كُلِّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ.

باب: ہر نماز کے لیے (نیا) وضو کرنے اور تمام نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھنے کا بیان

٥٠٩ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَكُنَّا نَحْنُ نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ. [صحيح بخاري: ٢١٤؛ سنن ابي داود: ١٧١؛ سنن الترمذي: ٦٠؛ سنن النسائي: ١٣١-]

(۵۰۹) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ (عام طور پر) ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور ہم تمام نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھ لیتے تھے۔

٥١٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ.

[صحيح مسلم: ٢٧٧ (٦٤٢)؛ سنن ابي داود: ١٧٢؛ سنن الترمذي: ٦١؛ سنن النسائي: ١٣٣]

(٥١٠) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ (بالعموم) ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے، لیکن فتح مکہ کے دن آپ نے تمام نمازیں ایک ہی وضو سے ادا کیں۔

٥١١ـ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُبَشِّرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ هَذَا، فَأَنَا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. [یہ روایت فضل بن مبشر کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٥١١) فضل بن مبشر کا بیان ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک ہی وضو سے متعدد نمازیں ادا کرتے دیکھا تو میں نے پوچھا: یہ کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے، لہٰذا میں اسی طرح کرتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔

بَابُ الْوُضُوءِ عَلَى الطَّهَارَةِ.

باب: وضو ہونے کے باوجود نیا وضو کرنے کا بیان

٥١٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي غُطَيْفٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فِي مَجْلِسِهِ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى، ثُمَّ عَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ. فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى، ثُمَّ عَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْمَغْرِبُ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى، ثُمَّ عَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ، فَقُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللَّهُ، أَفَرِيضَةٌ أَمْ سُنَّةٌ، الْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ؟ قَالَ: أَوَ فَطِنْتَ إِلَيَّ، وَإِلَى هَذَا مِنِّي؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: لَا. لَوْ تَوَضَّأْتُ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ لَصَلَّيْتُ بِهِ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا، مَا لَمْ أُحْدِثْ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ

(٥١٢) ابوغطیف ہذلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما مسجد میں اپنی مجلس میں تشریف فرما تھے۔ میں نے ان کے فرمودات سنے۔ جب نماز ظہر کا وقت ہوا تو انہوں نے اٹھ کر وضو کیا اور نماز ادا کی، پھر اپنی جگہ تشریف لے آئے۔ جب نماز عصر کا وقت ہوا تو انہوں نے اٹھ کر وضو کیا اور نماز ادا کی، پھر اپنی جگہ پر آبیٹھے۔ جب نماز مغرب کا وقت ہوا تو انہوں نے اٹھ کر وضو کیا، نماز ادا کی اور اپنی جگہ پر آبیٹھے۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے! کیا ہر نماز کے لیے وضو کرنا فرض ہے یا سنت؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم نے میرے اس عمل پر نظر رکھی تھی؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا فرض نہیں۔ میں اگر نماز فجر کے لیے وضو کروں تو اسی سے ساری نمازیں ادا کرسکتا ہوں جب تک وضو

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى كُلِّ طُهْرٍ فَلَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ)) وَإِنَّمَا رَغِبْتُ فِي الْحَسَنَاتِ.

[ضعيف، سنن ابي داود: ٦٢؛ سنن الترمذي: ٥٩؛ مسند عبد بن حميد: ٨٥٩، عبدالرحمٰن بن زیاد ضعیف راوی ہے۔]

نہ ٹوٹے۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص باوضو ہونے کے باوجود وضو کرے، اسے دس نیکیاں ملتی ہیں۔'' اور میں تو نیکیوں کی رغبت رکھتا ہوں۔

بَابُ لَا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ.

باب: جب تک وضو نہ ٹوٹے نیا وضو کرنا ضروری نہیں

٥١٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ؛ وَعَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: ((لَا، حَتَّى يَجِدَ رِيحًا، أَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا)). [صحيح بخاري: ١٣٧؛ صحيح مسلم: ٣٦١ (٨٠٤)؛ سنن ابي داود: ١٧٦؛ سنن النسائي: ١٦٠]

(٥١٣) عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی آدمی دورانِ نماز میں کچھ محسوس کرے (کہ شاید ہوا خارج ہوئی ہے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: ''نہیں، حتی کہ بو محسوس کرے یا آواز سنے۔''

٥١٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنْبَأَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ التَّشَبُّهِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ((لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا)).

[صحيح، مسند احمد، ٣/٩٦، رقم: ١١٩١٢؛ مسند ابي يعلى: ١٢٤٩ یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ٥١٣۔]

(٥١٤) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ سے نماز میں (وضو ٹوٹ جانے کا) شبہ پیدا ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''نہیں، جب تک آواز نہ سنے یا بو محسوس نہ کرے تب تک (محض شک کی بنا پر) نماز چھوڑ کر نہ جائے۔''

٥١٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَعَبْدُالرَّحْمَنِ قَالُوْا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ)).

[صحيح مسلم: ٣٦٢ (٨٠٥)؛ سنن ابي داود: ١٧٧؛ سنن الترمذي: ٧٤؛ ابن خزيمة: ٢٤، ٢٧، ٢٨۔]

(٥١٥) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آواز یا بو کے بغیر (صرف شک کی بنا پر دوبارہ) وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔''

٥١٦ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ [خَبَّابٍ] يَشُمُّ ثَوْبَهُ، فَقُلْتُ: مِمَّ ذَلِكَ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ رِيحٍ أَوْ سَمَاعٍ)). [مسند احمد، ٣/ ٤٦٦، رقم: ١٥٥٠٦؛ المصنف لابن ابي شيبة، ٢/ ٤٢٩؛ المعجم الكبير للطبراني، ٧/ ١٤٠ یہ روایت عبدالعزیز بن عبیداللہ بن حمزہ کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز اس کے تمام شواہد بھی ضعیف ہیں۔]

(۵۱۶) محمد بن عمرو بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سائب بن خباب رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ اپنا کپڑا سونگھ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کس لیے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''آواز یا بُو کے بغیر (دوبارہ) وضو کرنا ضروری نہیں۔''

بَابُ مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِي لَا يُنَجَّسُ.

باب: اس امر کا بیان کہ پانی کتنی مقدار میں ہو تو ناپاک نہیں ہوتا

٥١٧ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بِالْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ، وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ)).

(۵۱۷) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جنگل میں جوہڑوں کے پانی کی بابت پوچھا گیا، جن سے جانور اور درندے پانی پیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب پانی دو مٹکوں کے برابر (یا اس سے زیادہ) ہو تو کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی۔''

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٦٤؛ سنن الترمذي: ٦٧؛ ابن خزيمة: ٩٢؛ ابن الجارود: ٤٥؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٣٣]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے بھی اسی طرح کی روایت بیان کی۔

٥١٨ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

(۵۱۸) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب پانی دو تین مٹکے ہو تو کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی۔''

اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ)).

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، وَأَبُو سَلَمَةَ، وَابْنُ عَائِشَةَ الْقُرَشِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ابوالحسن بن سلمہ نے کہا: ہمیں یہ حدیث ابوحاتم نے ابوولید، ابو سلمہ اور ابن عائشہ القرشی سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے اسی طرح بیان کی ہے۔

[صحیح، دیکھئے حدیث سابق: ۵۱۷۔]

بَابُ الْحِيَاضِ.

باب: حوضوں کا بیان

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِي بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ، وَعَنِ الطَّهَارَةِ مِنْهَا؟ فَقَالَ: ((لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بُطُونِهَا، وَلَنَا مَا غَبَرَ، طَهُورٌ)).

(۵۱۹) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے ان حوضوں (جوہڑوں) کی بابت پوچھا گیا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان (راستے میں واقع) ہیں، جن سے درندے، کتے اور گدھے پانی پیتے رہتے ہیں۔ کیا ان سے طہارت حاصل ہوسکتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”ان جانوروں نے اپنے پیٹوں میں جو پانی ڈال لیا یعنی جس قدر پی گئے، وہ ان کا ہے اور جو پانی باقی بچ گیا، وہ ہمارے لیے پاک ہے۔“

[ضعیف، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ۱/ ۲۵۸؛ مشكل الآثار للطحاوي، ۳/ ۲۶۷ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف راوی ہے۔]

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ طَرِيفِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: انْتَهَيْنَا إِلَى غَدِيرٍ، فَإِذَا فِيهِ جِيفَةُ حِمَارٍ، قَالَ: فَكَفَفْنَا عَنْهُ، حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)) فَاسْتَقَيْنَا وَأَرْوَيْنَا وَحَمَلْنَا.

(۵۲۰) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم دوران سفر میں ایک جوہڑ پر پہنچے تو اس میں ایک گدھے کا مردہ جسم پڑا تھا۔ ہم نے اس پانی کو استعمال کرنے سے گریز کیا حتی کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا: ”پانی کو کوئی چیز پلید نہیں کرتی۔“ چنانچہ ہم نے پانی پیا اور جانوروں کو بھی پلایا اور (مشکیزے بھر کر) ساتھ بھی اٹھالیا۔

[منكر، شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/ ۱۲، ح۵، ونسخة، ۱/ ۷ طریف بن شہاب ضعیف راوی ہے۔]

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا رِشْدِينُ: أَنْبَأَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

(۵۲۱) ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی چیز پانی کو ناپاک نہیں کرتی، الا یہ کہ کوئی چیز اس کی بو، ذائقے یا رنگ پر غالب آجائے۔“

اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ، إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ وَطَعْمِهِ وَلَوْنِهِ)). [ضعيف، سنن الدارقطني، ١/ ٢٨، رشدین ضعیف راوی ہے۔ تنبیہ: اس حدیث کے مفہوم کے صحیح ہونے پر اجماع ہے، دیکھئے کتاب الاجماع لابن المنذر، ص: ٣٣ یعنی یہ روایت ضعیف ہے، لیکن مسئلہ درست ہے۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِي لَمْ يُطْعَمْ.

باب: شیر خوار بچے کے پیشاب کا بیان

٥٢٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ: بَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! أَعْطِنِي ثَوْبَكَ وَالْبَسْ ثَوْبًا غَيْرَهُ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا يُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ، وَيُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى)). [حسن صحيح، سنن ابي داود: ٣٧٥؛ ابن خزيمة: ٢٨٢؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٦٦]

(٥٢٢) لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کوئی دوسرا کپڑا زیب تن کر لیں، اور اپنا کپڑا مجھے دے دیں (تا کہ میں اسے دھو دوں) آپ نے فرمایا: ''بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں اور بچی کے پیشاب کی وجہ سے دھویا جاتا ہے۔''

٥٢٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَبِيٍّ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ. [صحيح مسلم: ٢٨٦ (٦٦٢)]

(٥٢٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک (شیر خوار) بچہ لایا گیا۔ اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا، آپ نے کپڑے پر پانی چھڑک دیا اور اسے دھویا نہیں۔

٥٢٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ: دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَرَشَّ عَلَيْهِ. [صحيح بخاري: ٢٢٣؛ صحيح مسلم: ٢٨٧ (٦٦٥)؛ سنن الترمذي: ٧١]

(٥٢٤) ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں اپنا (شیر خوار) بیٹا لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی، جس نے ابھی کھانا کھانا شروع نہیں کیا تھا۔ اس نے آپ (کے کپڑوں) پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا۔

٥٢٥ـ حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: أَنْبَأَنَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ، فِي بَوْلِ الرَّضِيعِ: ((يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ، وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ)).

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ مَعْقِلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْمِصْرِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّافِعِيَّ عَنْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ: ((يُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ، وَيُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ)) وَالْمَاءَ ان جَمِيْعًا وَاحِدٌ، قَالَ: لِأَنَّ بَوْلَ الْغُلَامِ مِنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ، وَبَوْلَ الْجَارِيَةِ مِنَ اللَّحْمِ وَالدَّمِ، ثُمَّ قَالَ لِي: فَهِمْتَ؟ أَوْ قَالَ: لَقِنْتَ؟ قَالَ، قُلْتُ: لَا. قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ آدَمَ خُلِقَتْ حَوَّاءُ مِنْ ضِلَعِهِ الْقَصِيرِ، فَصَارَ بَوْلُ الْغُلَامِ مِنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ، وَصَارَ بَوْلُ الْجَارِيَةِ مِنَ اللَّحْمِ وَالدَّمِ، قَالَ، قَالَ لِي: فَهِمْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ لِي: نَفَعَكَ اللَّهُ بِهِ. [سنن ابي داود: ٣٧٨؛ سنن الترمذي: ٦١٠؛ ابن خزيمة: ٢٨٤؛ ابن حبان: ١٣٧٥؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٦٥۔ یہ روایت قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اور امام شافعی کی طرف منسوب قول ابولقمان (فی الأصل: ابواليمان وهو خطأ) محمد بن عبداللہ بن خالد الخراسانی (ضعیف) کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز یہ روایت ابوالحسن ابن القطان راویٔ سنن ابن ماجہ کے زیادات میں سے ہے۔]

(۵۲۵) علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شیر خوار بچے کے پیشاب کے بارے میں فرمایا: ''بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے مارے جائیں اور بچی کا پیشاب دھویا جائے۔''

ابوالحسن بن سلمہ نے کہا ہمیں احمد بن موسیٰ بن معقل نے، انہیں ابوالیمان مصری نے بیان کیا کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: حدیث میں آیا ہے کہ (شیر خوار) بچے کے پیشاب سے آلودہ کپڑے پر چھینٹے مارے جائیں اور بچی کے پیشاب سے آلودہ کپڑے کو دھویا جائے۔ اس فرق کی کیا وجہ ہے؟ حالانکہ دونوں کے پیشاب ایک ہی چیز ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے کا پیشاب پانی اور مٹی سے ہے، اور بچی کا پیشاب گوشت اور خون سے ہے۔ پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: سمجھ گئے؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو (ان کی تخلیق مٹی اور پانی سے کی) ان کی سب سے چھوٹی پسلی سے حوا کو پیدا کیا گیا۔ پس بچے کا پیشاب مٹی اور پانی سے ہے اور بچی کا پیشاب گوشت اور خون سے ہے۔ ابوالیمان کہتے ہیں: انہوں نے مجھ سے پھر پوچھا، اب سمجھے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے اس (علمی نکتے) سے فائدہ دے۔

٥٢٦ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيْدِ: حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ: أَخْبَرَنَا أَبُو السَّمْحِ قَالَ: كُنْتُ خَادِمَ النَّبِيِّ ﷺ فَجِيْءَ بِالْحَسَنِ أَوِالْحُسَيْنِ، فَبَالَ عَلَى صَدْرِهِ،

(۵۲۶) ابوالسمح رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی ﷺ کا خادم تھا، ایک بار حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کو آپ کی خدمت میں لایا گیا تو انہوں نے آپ کے سینے پر پیشاب کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے دھونا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر پانی چھڑک دو، کیونکہ لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے

فَأَرَادُوْا أَنْ يَغْسِلُوْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُشَّهُ، فَإِنَّهُ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ، وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٧٦؛ سنن النسائي: ٢٢٥؛ ابن خزيمة: ٢٨٣؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٦٦۔]

پیشاب کی وجہ سے صرف پانی چھڑکا جاتا ہے۔''

٥٢٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَوْلُ الْغُلَامِ يُنْضَحُ، وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ)). [**صحيح**، مسند احمد، ٦/ ٤٢٢، رقم: ٢٧٣٧۔]

(۵۲۷) ام کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے مارے جائیں اور بچی کے پیشاب کو دھویا جائے۔''

بَابُ الْأَرْضِ يُصِيبُهَا الْبَوْلُ كَيْفَ تُغْسَلُ.

باب: زمین پیشاب سے آلودہ ہو جائے تو اسے کس طرح دھویا جائے؟

٥٢٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَوَثَبَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُزْرِمُوْهُ))، ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ، فَصَبَّ عَلَيْهِ.

[صحيح بخاري: ٦٠٢٥؛ صحيح مسلم: ٢٨٤ (٦٥٩)؛ سنن النسائي: ٥٣]

(۵۲۸) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ کچھ لوگ (اسے روکنے کے لیے) تیزی سے اس کی طرف گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا پیشاب نہ روکو'' (اسے پیشاب کرنے دو) پھر آپ نے پانی کا ایک ڈول منگوا کر اس پر بہا دیا۔

٥٢٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَلِمُحَمَّدٍ، وَلَا تَغْفِرْ لِأَحَدٍ مَعَنَا، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((لَقَدِ احْتَظَرْتَ وَاسِعًا)) ثُمَّ وَلَّى، حَتَّى إِذَا كَانَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَشَجَ يَبُوْلُ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ، بَعْدَ أَنْ فَقِهَ فَقَامَ إِلَيَّ، بِأَبِي وَأُمِّي، فَلَمْ يُؤَنِّبْ وَلَمْ يَسُبَّ، فَقَالَ: ((إِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ لَا يُبَالُ فِيْهِ، وَإِنَّمَا بُنِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَلِلصَّلَاةِ)). ثُمَّ أَمَرَ بِسَجْلٍ

(۵۲۹) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں آیا اور رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے آ کر کہا: یا اللہ! مجھے اور محمد ﷺ کو بخش دے اور ہمارے ساتھ کسی اور کی بخشش نہ کرنا۔

پس رسول اللہ ﷺ ہنسے اور فرمایا: ''تم نے اللہ کی وسیع رحمت کو محدود کر دیا ہے۔'' پھر وہ واپس پلٹا اور مسجد کے ایک کونے میں اپنی ٹانگیں کھول کر پیشاب کرنے لگا۔

اس اعرابی نے دین کی سمجھ آ جانے کے بعد اپنے اس واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا: میرے ماں باپ نبی ﷺ پر فدا ہوں (میری اس حرکت پر) آپ اٹھ کر میرے پاس آئے، مجھے نہ تو

مِنْ مَاءٍ، فَأُفْرِغَ عَلَى بَوْلِهِ. [**حسن صحيح**، مسند احمد، ٢/ ٥٠٣، رقم: ١٠٥٣٣؛ صحيح ابن حبان: ١٤٠٢، نیز دیکھئے صحيح بخاري: ٦٠١٠۔]

ڈانٹا اور نہ برا بھلا کہا، صرف اتنا فرمایا: ''یہ مسجد ہے، اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا، یہ تو اللہ کے ذکر اور نماز پڑھنے کے لیے بنائی گئی ہے۔'' پھر آپ نے پانی کا ڈول منگوایا جسے اس کے پیشاب والی جگہ پر بہا دیا گیا۔

٥٣٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْهُذَلِيِّ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: هُوَ عِنْدَنَا ابْنُ أَبِي حُمَيْدٍ؛ أَنْبَأَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْهُذَلِيُّ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ! ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا، وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِكَ إِيَّانَا أَحَدًا، فَقَالَ: ((**لَقَدْ حَظَرْتَ وَاسِعًا، وَيْحَكَ! أَوْ وَيْلَكَ!**)) قَالَ، فَشَجَ يَبُولُ، فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: مَهْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**دَعُوهُ**)) ثُمَّ دَعَا بِسَجْلٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ.

[**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني، ٢٢/ ٧٧؛ مسند احمد، ٤/ ٣١٢، رقم: ١٨٧٩٩ یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن ہے۔]

(٥٣٠) واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ! مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحمت فرما اور ہم پر نازل ہونے والی اس رحمت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرنا۔ آپ نے فرمایا: ''افسوس! تو نے اللہ کی وسیع رحمت کو محدود کر دیا۔'' (راوی نے) کہا: پھر وہ اپنی ٹانگیں کھول کر پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ کرام نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا: رک، رک تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے رہنے دو۔'' پھر آپ نے پانی کا ایک ڈول منگوا کر اس جگہ پر بہا دیا۔

بَابُ الْأَرْضُ يُطَهِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

باب: اس امر کا بیان کہ زمین کا ایک حصہ دوسرے حصے کو پاک کر دیتا ہے

٥٣١۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي، فَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ**)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٨٣؛ سنن الترمذي: ١٤٣۔]

(٥٣١) ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی لونڈی سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: میں ایک عورت ہوں، لہٰذا اپنی قمیص کا دامن لمبا رکھتی ہوں۔ (جو چلتے ہوئے زمین سے لگتا ہے اور) میرا گزر گندی جگہ سے بھی ہوتا ہے تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے بعد والی (پاک) جگہ اسے پاک کر دیتی ہے۔''

٥٣٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الْيَشْكُرِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبَةَ، عَنْ دَاوُدَ

(٥٣٢) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، اللہ کے رسول! ہم مسجد کی طرف آتے ہیں تو راستے

بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نُرِيدُ الْمَسْجِدَ فَنَطَأُ الطَّرِيقَ النَّجِسَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**الْأَرْضُ يُطَهِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا**)). [**ضعيف**، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٢/ ٤٠٦، ابن ابی حبیبہ ضعیف راوی ہے۔]

میں ہمارے پاؤں ناپاک جگہ پر بھی لگتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمین کا ایک حصہ دوسرے حصہ سے لگنے والی نجاست کو پاک کر دیتا ہے۔''

٥٣٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ [بَنِي] عَبْدِ الْأَشْهَلِ، قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ طَرِيقًا قَذِرَةً، قَالَ: ((**فَبَعْدَهَا طَرِيقٌ أَنْظَفُ مِنْهَا؟**)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((**فَهٰذِهِ بِهٰذِهِ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٨٤؛ مسند احمد، ٦/ ٤٣٥۔]

(۵۳۳) قبیلہ بنو عبدالاشہل کی ایک خاتون سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میرے گھر اور مسجد کے درمیان والا راستہ گندا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا اس کے بعد پاک صاف راستہ بھی ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''یہ اس کا ازالہ کر دے گا۔''

بَابُ مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ.

باب: جنبی سے مصافحہ کرنے کا بیان

٥٣٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ لَقِيَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ، فَانْسَلَّ، فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَ، قَالَ: ((**أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟**)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقِيتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ**)). [صحيح بخاري: ٢٨٣، ٢٨٥؛ صحيح مسلم: ٣٧١ (٨٢٤)؛ سنن ابي داود: ٢٣١؛ سنن الترمذي: ١٢١؛ سنن النسائي: ٢٧٠۔]

(۵۳۴) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مدینہ منورہ کے کسی راستے میں نبی ﷺ سے ان کی ملاقات ہوگئی اور وہ جنبی تھے، پس (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ موقع پا کر) وہاں سے چلے گئے۔ نبی ﷺ نے انہیں موجود نہ پایا۔ جب وہ آئے تو آپ نے پوچھا: ''ابو ہریرہ! تم کہاں چلے گئے تھے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ سے جب میری ملاقات ہوئی تو میں جنبی تھا۔ میں نے غسل کیے بغیر آپ کی محفل میں بیٹھنا مناسب نہ سمجھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن (کسی حال میں) ناپاک نہیں ہوتا۔''

٥٣٥ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَقِيَنِي

(۵۳۵) حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو میری آپ سے ملاقات ہوئی، جبکہ میں جنبی تھا۔ میں آپ سے الگ ہو گیا اور غسل کیا، پھر میں آیا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا تھا؟'' میں نے عرض کیا: میں جنبی

وَأَنَا جُنُبٌ، فَحِدْتُ عَنْهُ، فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ، فَقَالَ: ((مَا لَكَ؟)) قُلْتُ: كُنْتُ جُنُبًا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ)).

[صحيح مسلم: ٣٧٢ (٨٢٥)؛ سنن ابي داود: ٢٣٠؛ سنن النسائي: ٢٦٩-]

تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ مسلمان (کبھی) ناپاک نہیں ہوتا۔''

بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ.

باب: اس امر کا بیان کہ کپڑے کو منی لگ جائے تو کیا کرے؟

٥٣٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الْمَنِيُّ، أَنَغْسِلُهُ أَوْ نَغْسِلُ الثَّوْبَ كُلَّهُ؟ قَالَ سُلَيْمَانُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصِيبُ ثَوْبَهُ، فَنَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فِي ثَوْبِهِ إِلَى الصَّلَاةِ، وَأَنَا أَرَى أَثَرَ الْغَسْلِ فِيهِ.

[صحيح بخاري: ٢٢٩، ٢٣٢؛ صحيح مسلم: ٢٨٩ (٦٨٣)؛ سنن ابي داود: ٣٧٣؛ سنن الترمذي: ١١٧؛ سنن النسائي: ٢٩٦-]

(٥٣٦) عمرو بن میمون کا بیان ہے کہ میں نے سلیمان بن یسار سے پوچھا: کپڑے کو منی لگ جائے تو کیا ہم اتنا ہی دھولیں یا پورا کپڑا دھوئیں؟ سلیمان نے کہا: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی ﷺ کے کپڑے کو منی لگ جاتی تو ہم (اتنا حصہ ہی) دھو کر اسے اتار دیتے، پھر آپ اسی کپڑے کو زیب تن کیے ہوئے نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور میں کپڑے میں دھوئے جانے کا نشان دیکھ رہی ہوتی تھی۔

بَابٌ فِي فَرْكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ.

باب: اس امر کا بیان کہ منی خشک ہو تو اسے کپڑے سے کھرچ دینا کافی ہے

٥٣٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رُبَّمَا فَرَكْتُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي. [صحيح مسلم: ٢٨٨ (٦٦٨)]

(٥٣٧) (ام المومنین) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: بعض اوقات میں اپنے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں سے اُسے (منی) کھرچ دیا کرتی تھی۔

٥٣٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ

(٥٣٨) ہمام بن حارث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں کوئی مہمان آ گیا تو آپ نے

إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: نَزَلَ بِعَائِشَةَ ضَيْفٌ، فَأَمَرَتْ لَهُ بِمِلْحَفَةٍ لَهَا صَفْرَاءَ، فَاحْتَلَمَ فِيهَا، فَاسْتَحْيَى أَنْ يُرْسِلَ بِهَا، وَفِيهَا أَثَرُ الِاحْتِلَامِ، فَغَمَسَهَا فِي الْمَاءِ، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ أَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا؟ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَفْرُكَهُ بِإِصْبَعِهِ، رُبَّمَا فَرَكْتُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِإِصْبَعِي. [صحيح، سنن الترمذي: ١١٦]

اس کے لیے زرد لحاف کا حکم دیا کہ اسے دیا جائے۔ اسے احتلام ہو گیا۔ اسے جھجک محسوس ہوئی کہ وہ لحاف ان کی طرف اس حالت میں بھیجے کہ اس پر احتلام کا نشان ہو۔ اس نے لحاف پانی میں ڈبو دیا (تاکہ وہ نشان نظر نہ آئے۔) پھر اسے بھیج دیا۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے ہمارا کپڑا کیوں خراب کر دیا؟ اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اسے اپنی انگلی سے کھرچ دیتا۔ بعض اوقات میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے اسے اپنی انگلی سے کھرچ دیا کرتی تھی۔

٥٣٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَجِدُهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَحُتُّهُ عَنْهُ. [صحيح مسلم: ٢٨٨ (٦٦٩)]

(۵۳۹) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے پر وہ چیز (منی) دیکھتی تو اسے کھرچ دیا کرتی تھی۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ.

باب: ہم بستری کے وقت جو لباس پہنا ہو اس میں نماز ادا کرنے کا بیان

٥٤٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ أَذًى.

[صحيح، سنن ابي داود: ٣٦٦؛ سنن النسائي: ٢٩٥؛ ابن خزيمة: ٧٧٦؛ ابن حبان: ٢٣٣١-]

(۵۴۰) معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی ہمشیرہ (ام المومنین) سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جس لباس کو زیب تن کیے ہوئے ہم بستری کرتے، کیا آپ اس میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں، بشرطیکہ اس کپڑے پر نجاست نہ لگی ہوتی۔

٥٤١- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْخُشَنِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً، فَصَلَّى بِنَا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مُتَوَشِّحًا

(۵۴۱) ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے۔ آپ نے اپنے جسم پر ایک ہی کپڑا لپیٹے ہوئے ہمیں نماز پڑھائی۔ جس کے دونوں کناروں کو آپ نے ایک دوسرے کی مخالف سمتوں میں ڈال رکھا تھا۔ آپ جب نماز سے

بِهِ، قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! تُصَلِّي بِنَا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ. أُصَلِّي فِيْهِ، وَفِيْهِ)) أَيْ قَدْ جَامَعْتُ فِيْهِ. [مسند الشاميين للطبراني، ٢/ ٢٠٧، رقم: ١١٩٦ یہ روایت حسن بن یحیٰی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

فارغ ہوئے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں ایک ہی کپڑا اوڑھے نماز پڑھا دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، میں ایک ہی کپڑا پہن کر نماز پڑھ لیتا ہوں۔'' یعنی اگرچہ میں نے اس میں مباشرت بھی کی ہو۔

٥٤٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوْسُفَ الزِّمِّيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ الرَّقِّيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ: يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يَأْتِي فِيْهِ أَهْلَهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ. إِلَّا أَنْ يَرَى فِيْهِ شَيْئًا، فَيَغْسِلَهُ)). [مسند احمد، ٥/ ٨٩، رقم: ٢٠٨٢٥؛ مسند ابي يعلىٰ: ٧٤٦٠؛ ابن حبان: ٢٣٣٣ یہ روایت عبدالملک بن عمیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٥٤٢) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ آدمی جس لباس میں اپنی بیوی سے مباشرت کرے تو کیا وہی کپڑے زیب تن کر کے اس میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اگر اس پر کوئی چیز لگی ہو تو اسے دھولے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

باب: موزوں پر مسح کرنے کا بیان

٥٤٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: بَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهُ: أَتَفْعَلُ هٰذَا؟ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي؟ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُهُ.

قَالَ إِبْرَاهِيْمُ: كَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيْثُ جَرِيْرٍ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ. [صحيح بخاري: ٣٨٧؛ صحيح مسلم: ٢٧٢ (٦٢٢)؛ سنن النسائي: ١١٨۔]

(٥٤٣) ہمام بن حارث رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضو کرتے وقت انہوں نے اپنے موزوں پر مسح کیا۔ ان سے کہا گیا: آپ بھی یہ کام کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں میرے لیے کیا رکاوٹ ہے؟ میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو بھی اس طرح کرتے دیکھا ہے۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں کو جریر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بہت پسند آئی، کیونکہ وہ سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام لائے تھے۔

٥٤٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ: حَدَّثَنَا أَبِي، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، جَمِيْعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ

(٥٤٤) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔

أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ. [صحیح، دیکھئے حدیث: ۳۰۵۔]

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ، حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

[صحيح بخاري: ٢٠٦؛ صحيح مسلم: ٢٧٤ (٦٢٦)؛ سنن ابي داود: ١٤٩، ١٥١؛ سنن النسائي: ٧٩، ٨٢، ١٢٤]

(۵۴۵) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو مغیرہ رضی اللہ عنہ پانی کا ایک برتن اٹھائے آپ کے پیچھے گئے۔ آپ نے قضائے حاجت سے فارغ ہو کر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ ذَلِكَ؟ فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ سَعْدٌ لِعُمَرَ: أَفْتِ ابْنَ أَخِي فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ. فَقَالَ عُمَرُ: كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَمْسَحُ عَلَى خِفَافِنَا، لَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَإِنْ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ؟ قَالَ: نَعَمْ. [صحيح، مسند البزار (البحرالزخار) ١/٢٤٨، ح: ١٣٨؛ ابن خزيمة: ١٨٤؛ مسند احمد، ١/ ١٤، ١٥]

(۵۴۶) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا تو فرمایا: کیا آپ لوگ یہ کام کرتے ہیں؟ یہ دونوں عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں اکٹھے ہو گئے تو سعد رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ میرے اس بھتیجے (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کو موزوں پر مسح کے بارے میں بتا دیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہوتے اور اپنے موزوں پر مسح کر لیا کرتے تھے، ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خواہ کوئی قضائے حاجت سے فارغ ہو کر ہی آیا ہو؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَأَمَرَنَا بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ. [المعجم الكبير للطبراني: ٦/ ١٢٥ یہ روایت عبدالمہیمن کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۵۴۷) سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا اور ہمیں بھی موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا

(۵۴۸) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ایک سفر میں

عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: ((هَلْ مِنْ مَاءٍ؟)) فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ لَحِقَ بِالْجَيْشِ، فَأَمَّهُمْ.

[ضعيف، المعجم الاوسط للطبراني، ٦/ ٢٦١ ومسند الشاميين، ٣/ ٢٩٧، رقم: ٢٣١٣؛ مسند ابي يعلىٰ: ٣٦٥٨ عمر بن مثنی مستور ہے اور عطاء الخراسانی نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا، لہٰذا یہ روایت انقطاع کی وجہ سے بھی ضعیف ہے۔]

رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”کچھ پانی ہے؟“ (میں نے پانی پیش کیا) تو آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ پھر آپ (روانہ ہو کر) لشکر سے جا ملے اور انہیں نماز پڑھائی۔

٥٤٩ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ الْكِنْدِيُّ، عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ الْكِنْدِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ ﷺ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ، فَلَبِسَهُمَا، ثُمَّ [تَوَضَّأَ وَ]مَسَحَ عَلَيْهِمَا. [سنن ابي داود: ١٥٥؛ سنن الترمذي: ٢٨٢٠ یہ روایت دلہم بن صالح الکندی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٥٤٩) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجاشی نے نبی ﷺ کی خدمت میں دو سادہ سیاہ موزے تحفے میں بھیجے تھے۔ آپ نے انہیں پہنا، پھر وضو کیا اور ان پر مسح کیا۔

بَابٌ فِي مَسْحِ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلِهِ.

باب: موزے کے اوپر اور نیچے (دونوں طرف) مسح کرنے کا بیان

٥٥٠ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ. [ضعيف، سنن ابي داود: ١٦٥؛ سنن الترمذي: ٩٧ ولید بن مسلم مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(٥٥٠) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے موزے کے اوپر اور نیچے دونوں طرف مسح کیا۔

٥٥١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُنْذِرٌ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَتَوَضَّأُ وَيَغْسِلُ خُفَّيْهِ، فَقَالَ بِيَدِهِ:

(٥٥١) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی وضو کرتے ہوئے اپنے موزے کو بھی دھو رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے، آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے (متوجہ کیا) گویا دھکیلا ہو، پھر فرمایا: ”مجھے (موزوں پر صرف) مسح کرنے کا

كَأَنَّهُ دَفَعَهُ: ((إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْمَسْحِ)). وَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ هٰكَذَا: مِنْ أَطْرَافِ الْأَصَابِعِ إِلَى أَصْلِ السَّاقِ، وَخَطَّطَ بِالْأَصَابِعِ.

حکم دیا گیا ہے۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ کی انگلیوں کے ساتھ پاؤں کی انگلیوں سے پنڈلی تک اشارہ کر کے مسح کا طریقہ بتایا اور انگلیوں سے لکیر کھینچی۔

[**ضعيف جداً**، المطالب العالية لابن حجر: ١٠١ جریر بن یزید ضعیف اور بقیہ مدلس ہیں اور تصریح سماع بھی نہیں ہے۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوْقِيْتِ فِي الْمَسْحِ لِلْمُقِيْمِ وَالْمُسَافِرِ.

باب: مقیم اور مسافر کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کا بیان

٥٥٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَتْ: ائْتِ عَلِيًّا فَسَلْهُ، فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّيْ، فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَمْسَحَ، لِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

[صحيح مسلم: ٢٧٦ (٦٣٩)؛ سنن النسائي: ١٢٨، ١٢٩]

(۵۵۲) شریح بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کی مدت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: تم علی رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اس بارے میں دریافت کرو، کیونکہ اس کے متعلق میری نسبت انہیں زیادہ علم ہے۔ میں علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، ان سے مسح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ مقیم ایک دن اور مسافر تین دن تک مسح کرے۔

٥٥٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثًا، وَلَوْ مَضَى السَّائِلُ عَلَى مَسْأَلَتِهِ لَجَعَلَهَا خَمْسًا. [سنن ابي داود: ١٥٧؛ سنن الترمذي: ٩٥، یہ روایت ابراہیم بن یزید بن شریک التیمی کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۵۵۳) خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لیے (موزوں پر مسح کی مدت) تین دن مقرر فرمائی ہے۔ اور اگر سائل مزید اجازت مانگتا تو آپ اسے پانچ دن کی بھی اجازت دے دیتے۔

٥٥٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ، يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ)) أَحْسِبُهُ

(۵۵۴) خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسافر کے لیے موزوں پر مسح کی مدت تین دن ہے۔'' آپ ﷺ نے غالباً یہ بھی فرمایا: ''اور تین راتیں۔''

قَالَ: ((وَلَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)).

[ضعيف، دیکھئے حدیث سابق: ۵۵۳۔]

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَثْعَمٍ الْيَمَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! ﷺ مَا الطُّهُورُ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: ((لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ)). [المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ١٦٧؛ مسند احمد، ٢/ ٣٥٨؛ سنن الدارمي: ٦٨٤، من طریق آخر، یہ روایت عمر بن عبداللہ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۵۵۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! موزوں کی طہارت (ان پر مسح) کب تک ہے؟ آپ نے فرمایا: ”مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات (مسح کرنے) کی مدت ہے۔“

۵۵٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَبِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُهَاجِرُ أَبُوْ مَخْلَدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ، إِذَا تَوَضَّأَ وَلَبِسَ خُفَّيْهِ ثُمَّ أَحْدَثَ وُضُوءًا، أَنْ يَمْسَحَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ، يَوْمًا وَلَيْلَةً.

[حسن، المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ١٧٩؛ ابن خزيمة: ١٩٢؛ ابن حبان: ١٣٢٤؛ ابن جارود: ٨٧؛ تهذيب الكمال للمزي: ٢٨/ ٥٨٢ من طريق أبى يعلى الموصلى]

(۵۵٦) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مسافر کو اجازت دی کہ جب وہ وضو کر کے موزے پہنے، پھر جب وہ نیا وضو کرے تو تین دن تک مسح کر سکتا ہے اور آپ نے مقیم کو ایک دن رات مسح کرنے کی اجازت دی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ بِغَيْرِ تَوْقِيتٍ.

باب: غیر معینہ مدت تک مسح کرنے کا بیان

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْمِصْرِيَّانِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ قَطَنٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ قَدْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ الْقِبْلَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا، أَنَّهُ

(۵۵۷) اُبی بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ وہ صحابی ہیں جن کے گھر میں رسول اللہ ﷺ نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھی ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میں موزوں پر مسح کر لیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ انہوں نے کہا: ایک دن؟ آپ نے فرمایا: ”اور دو دن۔“ پھر پوچھا اور تین دن؟ حتی کہ سات دن تک جا پہنچے۔

قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: يَوْمًا؟ قَالَ: ((وَيَوْمَيْنِ)) قَالَ: وَثَلَاثًا؟ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعًا. قَالَ لَهُ: ((وَمَا بَدَا لَكَ)).

[**ضعيف**، سنن ابي داود: ١٥٨؛ سنن الدارقطني، ١/ ٩٨؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٧٠، ١٧١، ایوب بن قطن لین الحدیث ہے اور بھی کئی علتیں ہیں۔]

آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب تک تمہارا جی چاہے۔''

٥٥٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَلَوِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ مِصْرَ، فَقَالَ: مُنْذُ كَمْ لَمْ تَنْزِعْ خُفَّيْكَ؟ قَالَ: مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ، قَالَ: أَصَبْتَ السُّنَّةَ. [**صحيح**، سنن الدارقطني، ١/ ١٩٥، ١٩٦؛ تهذيب الكمال للمزي، ٧/ ١٠٧ من طريق أبى عاصم به۔]

(٥٥٨) عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مصر سے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں (مدینہ منورہ) آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: آپ نے کب سے موزے نہیں اتارے؟ انہوں نے کہا جمعہ سے جمعہ تک، یعنی ایک ہفتے سے۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سنت کے مطابق عمل کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

باب: جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنے کا بیان

٥٥٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنِ الْهُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

[سنن ابي داود: ١٥٩؛ سنن الترمذي: ٩٩؛ سنن النسائي: ١٢٥ یہ روایت سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن یہ مسئلہ اجماع صحابہ کی وجہ سے صحیح ہے۔]

(٥٥٩) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

٥٦٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ وَبِشْرُ بْنُ آدَمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ عِيسَى بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

(٥٦٠) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔
عیسیٰ بن یونس کے شاگرد معلّی بن منصور نے اپنی حدیث میں

بْنِ عَرْزَبٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.
قَالَ الْمُعَلَّى فِي حَدِيثِهِ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: وَالنَّعْلَيْنِ.

[السنن الكبرى للبيهقي، ۱/ ۲۸۴، ۲۸۵؛ طحاوی، ۱/ ۹۷ یہ روایت عیسیٰ بن سنان کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

کہا: میرے علم کے مطابق (ہمارے شیخ عیسیٰ بن یونس نے) صرف ''والنعلین'' (جوتوں پر مسح کیا) ہی کہا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ.

باب: عمامہ پر مسح کرنے کا بیان

۵٦۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

[صحيح مسلم: ۲۷۵ (٦٣٧)۔]

(۵٦۱) بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور سر کے کپڑے (پگڑی) پر مسح کیا۔

۵٦۲۔ حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ؛ [ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ]: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ. [صحيح بخاري: ۲۰۵؛ سنن النسائي: ۱۱۹]

(۵٦۲) عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں اور پگڑی پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

۵٦۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ، مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ، فَرَأَى رَجُلًا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ لِلْوُضُوءِ، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: امْسَحْ عَلَى خُفَّيْكَ وَعَلَى خِمَارِكَ وَبِنَاصِيَتِكَ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

[**ضعيف**، مسند الطيالسي، ۱/ ۵٦، ح: ٦٥٦؛ المصنف لابن ابي شيبة، ۱/ ۲۲، ۲۳ ابوشریح مجہول الحال راوی ہے۔]

(۵٦۳) ابو مسلم مولیٰ زید بن صوحان سے روایت ہے کہ میں سلمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا۔ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو وضو کرنے کے لیے موزے اتار رہا تھا۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم اپنے موزوں پر، پگڑی پر اور اپنے سر کے اگلے حصے پر مسح کرلو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں اور پگڑی پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

٥٦٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِيْ مَعْقِلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ. فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ، فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ، وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ.

[**ضعيف**، سنن ابي داود: ١٤٧، ابو معقل مجہول راوی ہے۔]

(۵۶۴) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے وضو کیا اور آپ کے سر پر قطریہ عمامہ تھا۔ آپ نے عمامہ کے نیچے سے ہاتھ داخل کر کے سر کے اگلے حصے کا مسح کیا اور عمامہ نہیں کھولا۔

[أَبْوَابُ التَّيَمُّمِ]

تیمم کے احکام و مسائل

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيَمُّمِ.

٥٦٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ قَالَ: سَقَطَ عِقْدُ عَائِشَةَ، فَتَخَلَّفَتْ لِالْتِمَاسِهِ، فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا فِي حَبْسِهَا النَّاسَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ، عَزَّوَجَلَّ، الرُّخْصَةَ فِي التَّيَمُّمِ، قَالَ فَمَسَحْنَا يَوْمَئِذٍ إِلَى الْمَنَاكِبِ، قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: مَا عَلِمْتُ إِنَّكِ لَمُبَارَكَةٌ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣١٨ والطيالسي، ١/ ٦٣؛ مسند ابي يعلى: ١٦٣٢؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ٢٠٨۔]

باب: تیمّم کا بیان

(۵۶۵) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک سفر کے دوران میں) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار کہیں گر گیا۔ وہ اس کی تلاش میں قافلے سے پیچھے رہ گئیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے ناراض ہوئے کہ ان کی وجہ سے قافلے کے سب لوگ رکے ہوئے ہیں۔ (وہاں وضو کے لیے پانی بھی نہیں تھا) تو اللہ عزوجل نے تیمّم کی رخصت کا حکم نازل فرما دیا۔ عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس دن ہم نے کندھوں تک مسح کیا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور فرمایا: مجھے معلوم نہ تھا کہ تم اس قدر بابرکت ہو۔

٥٦٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمَّارِ [بْنِ يَاسِرٍ] قَالَ: تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَنَاكِبِ.

[**صحيح**، سنن النسائي: ٣١٥، نیز دیکھیے حدیث: ۵۶۵۔]

(۵۶۶) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کندھوں تک تیمّم کیا۔

٥٦٧۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْهَرَوِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، جَمِيعًا عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

(۵۶۷) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے لیے ساری زمین مسجد (سجدہ گاہ) اور پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دی گئی ہے۔“

قَالَ: ((جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا)).

[صحيح مسلم: ٥٢٣ (١١٦٧)؛ سنن الترمذي: ١٥٥٣]

٥٦٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً، فَهَلَكَتْ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ أُنَاسًا فِي طَلَبِهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ، فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ، فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكِ اللَّهُ خَيْرًا، فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا، وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً.

[صحيح بخاري: ٣٧٧٣؛ صحيح مسلم: ٣٦٧ (٨١٧)]

(۵۶۸) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انہوں نے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار مستعار لیا۔ وہ ہار (دورانِ سفر میں) گم ہو گیا تو نبی ﷺ نے چند لوگوں کو اس کی تلاش میں روانہ کیا۔ اسی اثنا میں نماز کا وقت ہو گیا، انہوں نے وضو کے بغیر نماز ادا کر لی (کیونکہ پانی دستیاب نہ تھا) جب وہ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے آپ سے اس چیز کی شکایت کی تو تیمّم کی آیت نازل ہوئی۔ (اس موقع پر) اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا: (اے ام المومنین!) اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ کی قسم! آپ پر جب بھی کوئی آزمائش آئی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو تو اس سے نجات دے دی اور اس میں دوسرے مسلمانوں کے لیے بھی کوئی برکت (بہتری) رکھ دی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيَمُّمِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً.

باب: تیمّم کے لیے زمین پر ایک بار ہاتھ مارنا کافی ہے

٥٦٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تُصَلِّ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: أَمَا تَذْكُرُ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ، فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ [لَهُ،] فَقَالَ: ((إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ)) وَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا، وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

(۵۶۹) عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا: مجھے جنابت (کا عارضہ) لاحق ہو جائے اور (غسل کے لیے) پانی نہ ملے تو کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا: تم ایسی حالت میں نماز نہ پڑھا کرو۔ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! کیا آپ کو یاد نہیں، جب میں اور آپ ایک لشکر میں تھے۔ ہم دونوں جنبی ہو گئے تھے، ہمیں پانی نہیں ملا تھا تو آپ نے اس وقت بھی نماز ادا نہیں کی تھی اور میں نے زمین پر لوٹ پوٹ ہو کر نماز ادا کر لی تھی۔ پھر جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''(پورے جسم کو خاک آلود کرنے کے بجائے) تمہارے لیے صرف اتنا ہی کافی تھا۔'' پھر

[صحیح بخاري: ٣٤٣؛ صحیح مسلم: ٣٦٨ (٨٢٠)؛ سنن ابي داود: ٣٢٢، ٣٢٣، ٣٢٤؛ سنن الترمذي: ١٤٤؛ سنن النسائي: ٣١٣۔]

آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے، ان میں پھونک مار کر انہیں چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیرا۔

٥٧٠۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ أَنَّهُمَا سَأَلَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ التَّيَمُّمِ، فَقَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَمَّارًا أَنْ يَفْعَلَ هَكَذَا، وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَضَهُمَا، وَمَسَحَ عَلَى وَجْهِهِ.

قَالَ الْحَكَمُ: وَيَدَيْهِ، وَقَالَ سَلَمَةُ: وَمِرْفَقَيْهِ.

[المعجم الاوسط للطبراني: ٥٦٣٢ محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ضعیف راوی ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٥٧٠) حکم اور سلمہ بن کہیل سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے تیمّم کا طریقہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ کو اس طرح کرنے کا حکم دیا تھا۔ (پھر انہوں نے تیمّم کر کے دکھایا) اور اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارنے کے بعد انہیں جھاڑا اور انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیا۔

حکم نے کہا: اور دونوں ہاتھوں پر پھیر لیا۔ اور سلمہ بن کہیل نے کہا: دونوں کہنیوں پر پھیر لیا۔

بَابُ فِي التَّيَمُّمِ ضَرْبَتَيْنِ.

باب: تیمّم کے لیے زمین پر دو بار ہاتھ مارنے کا بیان

٥٧١۔ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ [الْمِصْرِيُّ]: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ حِينَ تَيَمَّمُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ التُّرَابَ وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِوُجُوهِهِمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ.

[**صحیح**، دیکھئے حدیث ٥٦٥۔]

(٥٧١) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جب (دوران سفر میں) رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تیمّم کیا اور رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو (پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے) تیمّم کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے اپنی ہتھیلیاں زمین پر ماریں اور مٹی بالکل نہ اٹھائی اور اپنے ہاتھوں کو ایک بار چہروں پر پھیر لیا۔ پھر دوبارہ اپنے ہاتھ زمین پر مارے اور ہاتھوں کو ایک دوسرے پر پھیر لیا۔

بَابُ فِي الْمَجْرُوحِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ فَيَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ إِنِ اغْتَسَلَ.

باب: اس امر کا بیان کہ اگر زخمی کو جنابت لاحق ہو جائے اور اسے غسل کرنے میں (بیماری یا موت کا) خطرہ محسوس ہو

٥٧٢۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِيْنَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِي رَأْسِهِ، عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ أَصَابَهُ احْتِلَامٌ، فَأُمِرَ بِالِاغْتِسَالِ، فَاغْتَسَلَ، فَكُزَّ، فَمَاتَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ، أَوَلَمْ يَكُنْ شِفَاءَ الْعِيِّ السُّؤَالُ)).

قَالَ عَطَاءٌ: وَبَلَغَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ، حَيْثُ أَصَابَهُ الْجِرَاحُ)).

[**حسن** دون بلاغ عطاء، سنن ابي داود: ٣٣٧؛ ابن خزيمة: ٢٧٣؛ ابن الجارود: ١٢٨؛ ابن حبان: ١٣١٤؛ المستدرك للحاكم: ١/ ١٧٨۔ حدیثِ عطاء ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے اور حدیث ابن عباس صحیح ہے۔]

(۵۷۲) عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی کو سر میں زخم لگا، پھر (اسی اثنا میں) اسے احتلام ہو گیا۔ اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا، اس نے غسل کیا تو وہ بیمار ہو گیا اور بالآخر (اسی وجہ سے وہ) فوت ہو گیا۔ اس واقعہ کی اطلاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''اللہ ان لوگوں کو ہلاک کرے، انھوں نے اسے مار دیا۔ کیا (مسئلہ) پوچھ لینا لاعلمی کا علاج نہیں ہے۔''

عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کاش! وہ اپنے جسم کو دھو لیتا اور سر کو رہنے دیتا جہاں اسے زخم تھا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

باب: غسلِ جنابت کا بیان

٥٧٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا، فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِيْنِهِ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ، ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفَاضَ الْمَاءَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ.

[**صحیح**، دیکھیے حدیث: ۴۶۷۔]

(۵۷۳) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، اپنی خالہ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہانے کے لیے پانی رکھا، آپ نے غسلِ جنابت کیا۔ آپ نے سب سے پہلے بائیں ہاتھ سے برتن کو ذرا جھکا کر اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا۔ پھر اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالا (استنجا کیا) پھر اپنے (بائیں) ہاتھ کو زمین پر رگڑا۔ پھر آپ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا۔ چہرے اور بازوؤں کو تین تین بار دھویا، پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہایا۔ پھر ایک طرف ہٹ کر دونوں پاؤں دھوئے۔

٥٧٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ

(۵۷۴) جُمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی اور خالہ کے ہمراہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت

بْنُ سَعِيْدِ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ التَّيْمِيُّ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ عَمَّتِي وَخَالَتِي، فَدَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ، فَسَأَلْنَاهَا: كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ غُسْلِهِ مِنَ الْجَنَابَةِ، قَالَتْ: كَانَ يُفِيضُ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يُدْخِلُهَا الْإِنَاءَ، ثُمَّ يَغْسِلُ رَأْسَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يُفِيْضُ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ يَقُوْمُ إِلَى الصَّلَاةِ، وَأَمَّا نَحْنُ فَإِنَّا نَغْسِلُ رُؤُوسَنَا **خَمْسَ مِرَارٍ، مِنْ أَجْلِ الضَّفْرِ.** [**ضعيف جداً**، سنن ابي داود: ٢٤١؛ سنن الدارمي: ١١٥٣؛ مسند احمد، ٦/ ١٨٨ صدقہ بن سعید اور جُمیع بن عمیر دونوں ضعیف راوی ہیں۔]

میں حاضر ہوا۔ ہم نے ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ غسل جنابت کے موقع پر کیا طریقہ اختیار کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالتے، پھر اپنے ہاتھ پانی کے برتن میں ڈالتے، پھر تین مرتبہ اپنا سر مبارک دھوتے، پھر اپنے جسم پر پانی بہاتے، پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔ ہم چونکہ سر کے بال خوب گوندھتی ہیں، لہٰذا ہم اپنے سر کو پانچ مرتبہ دھوتی ہیں، یعنی پانچ دفعہ سر پر پانی ڈالتی ہیں۔

بَابُ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

باب: غسل جنابت سے متعلق مزید احکام

٥٧٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَكُفٍّ)).**

[صحيح بخاري: ٢٥٤؛ صحيح مسلم: ٣٢٧ (٧٤٠)؛ سنن ابي داود: ٢٣٩؛ سنن النسائي: ٢٥١-]

(٥٧٥) جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں صحابہ کرام کی غسل جنابت کے بارے میں بحث چھڑ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اپنے سر پر تین چلّو پانی ڈالتا ہوں۔''

٥٧٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، جَمِيعًا عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَ: ثَلَاثًا. فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنْ شَعْرِي كَثِيْرٌ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أَكْثَرَ شَعْرًا مِنْكَ وَأَطْيَبَ.

[مسند احمد، ٣/ ٥٤، ٧٣، رقم: ١١٥٠١٠ یہ روایت عطیہ العوفی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٥٧٦) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے غسل جنابت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم سر پر تین چلّو پانی ڈالو۔ اس نے عرض کیا: میرے بال بہت زیادہ ہیں، ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بال تم سے زیادہ (گھنے) اور پاکیزہ تھے۔

٥٧٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ

(٥٧٧) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے

بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! أَنَا فِي أَرْضٍ بَارِدَةٍ، فَكَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ ﷺ: ((**أَمَّا أَنَا فَأَحْثُو عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا**)). [صحيح مسلم: ٣٢٩ (٧٤٣)]

اللہ کے رسول! میں سرد علاقے میں رہتا ہوں۔ غسلِ جنابت کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا: ''میں تو اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتا ہوں۔''

٥٧٨ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَأَلَهُ رَجُلٌ: كَمْ أُفِيضُ عَلَى رَأْسِي وَأَنَا جُنُبٌ؟ قَالَ: [كَانَ] رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَحْثُوْ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، قَالَ الرَّجُلُ: إِنَّ شَعْرِيْ طَوِيْلٌ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ شَعْرًا مِنْكَ وَأَطْيَبَ.

(٥٧٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ جب میں جنبی ہوں تو (غسل کے وقت) سر پر کتنی مرتبہ پانی ڈالوں؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے تھے۔ اس نے عرض کیا: میرے بال بہت زیادہ ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بال تجھ سے بھی زیادہ (لمبے، گھنے) اور پاکیزہ تھے۔

[**حسن صحيح**، مسند احمد:٢/ ٢٥١؛ مسند حميدى:٩٧٧، المصنف لابن ابي شيبة:١/ ٦٤، شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

بَابُ فِي الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ.

باب: غسل کے بعد وضو کرنے کا بیان

٥٧٩ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، وَإِسْمَعِيْلُ بْنُ مُوْسَى السُّدِّيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ **لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ**. [سنن ابي داود: ٢٥٠؛ سنن الترمذي: ١٠٧؛ سنن النسائي: ٢٥٣ یہ روایت ابواسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٥٧٩) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غسلِ جنابت کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔

بَابُ فِي الْجُنُبِ يَسْتَدْفِئُ بِامْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ.

باب: جنبی شخص (غسل کے بعد) اپنی بیوی کے ساتھ لیٹ کر گرمی حاصل کر سکتا ہے، جبکہ عورت نے ابھی غسل نہ کیا ہو

٥٨٠ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ حُرَيْثٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ

(٥٨٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غسلِ جنابت کے بعد گرمی حاصل کرنے کے

عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِي قَبْلَ أَنْ أَغْتَسِلَ.

لیے میرے ساتھ لیٹ جاتے تھے، جبکہ میں نے ابھی غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔

[**ضعيف**، سنن الترمذي: ۱۲۳، حریث ضعیف راوی ہے۔]

بَابُ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ لَا يَمَسُّ مَاءً.

باب: اس امر کا بیان کہ جنبی پانی چھوئے بغیر، یعنی غسل کرنے سے پہلے سوسکتا ہے

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً، حَتّٰى يَقُوْمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَغْتَسِلَ.

[سنن ابي داود: ۲۲۸؛ سنن الترمذي: ۱۱۸؛ مسند ابي يعلىٰ: ۴۷۲۹؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ۱/ ۲۰۱، ابواسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے، جس میں صراحت ہے وہ روایت خود ضعیف ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہی ہے۔]

(۵۸۱) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنبی ہوتے تو (بعض اوقات) پانی چھوئے بغیر (غسل سے پہلے) ہی سو جاتے حتی کہ بعد میں اٹھ کر غسل کر لیتے۔

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، إِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى أَهْلِهِ حَاجَةٌ قَضَاهَا. ثُمَّ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ لَا يَمَسُّ مَاءً. [**ضعيف**، دیکھئے حدیث سابق: ۵۸۱]

(۵۸۲) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اگر اپنی اہلیہ سے قربت کی حاجت ہوتی تو اسے پورا کر لیتے، پھر پانی چھوئے بغیر ہی سو جاتے۔

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ لَا يَمَسُّ مَاءً.

(۵۸۳) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنبی ہوتے تو (بعض اوقات) پانی چھوئے بغیر ہی سو جاتے تھے۔

قَالَ سُفْيَانُ: فَذَكَرْتُ الْحَدِيْثَ يَوْمًا، فَقَالَ لِي إِسْمٰعِيلُ: يَا فَتَى! يُشَدُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِشَيْءٍ.

[**ضعيف**، دیکھئے حدیث سابق: ۵۸۲،۵۸۱۔]

سفیان نے کہا: میں نے ایک دن اس حدیث کا ذکر کیا تو اسماعیل نے مجھ سے کہا: اے جوان! اس حدیث کو کسی چیز (دوسری سند) کے ذریعے سے تقویت دینے کی ضرورت ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَنَامُ الْجُنُبُ حَتّٰى

باب: ان لوگوں کی دلیل جو کہتے ہیں کہ جنبی

يَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ.

کو نماز والا وضو کیے بغیر نہیں سونا چاہیے

٥٨٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ، وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ. [صحيح بخاري: ٢٨٦، ٢٨٨؛ صحيح مسلم: ٣٠٥ (٦٩٩، ٧٠٠)؛ سنن ابي داود: ٢٢٢، ٢٢٣؛ سنن النسائي: ٢٥٧۔]

(۵۸۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حالتِ جنابت میں سونے کا ارادہ کرتے تو نماز والا وضو کر لیتے تھے۔

٥٨٥۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ، **((نَعَمْ، إِذَا تَوَضَّأَ))**. [صحيح بخاري: ٢٨٧؛ صحيح مسلم: ٣٠٦ (٧٠٢)؛ سنن الترمذي: ١٢٠؛ سنن النسائي: ٢٦٠۔]

(۵۸۵) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ہم میں سے کوئی آدمی بحالتِ جنابت سو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب وضو کر لے۔''

٥٨٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ بِاللَّيْلِ، فَيُرِيدُ أَنْ يَنَامَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ يَنَامَ.

[**صحيح**، مسند احمد، ٣/ ٥٥، رقم: ١١٥٢٣۔]

(۵۸۶) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں رات کے وقت جنابت کا عارضہ پیش آ جاتا، اور وہ اسی حالت میں سونا چاہتے تھے، لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ وضو کریں، پھر سو جایا کریں۔

بَابُ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ الْعَوْدَ تَوَضَّأَ.

باب: اس امر کا بیان کہ جنبی دوبارہ مباشرت کرنا چاہے تو وضو کر لے

٥٨٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ، فَلْيَتَوَضَّأْ))**. [صحيح مسلم: ٣٠٨ (٧٠٧)]

(۵۸۷) ابو سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے، پھر دوبارہ جانا چاہے تو وہ (پہلے) وضو کر لے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَغْتَسِلُ مِنْ جَمِيعِ نِسَائِهِ غُسْلًا وَاحِدًا.

باب: تمام بیویوں سے صحبت کے بعد ایک ہی غسل کرنے کا بیان

٥٨٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَأَبُو أَحْمَدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ. [**صحيح**، سنن الترمذي: ١٤٠؛ سنن النسائي: ٢٦٤؛ ابن خزيمة: ٢٣٠؛ ابن حبان: ١٢٠٨۔]

(۵۸۸) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی تمام بیویوں کے پاس جاتے، پھر ایک ہی غسل کر لیتے تھے۔

٥٨٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غُسْلًا، فَاغْتَسَلَ مِنْ جَمِيعِ نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ. [**ضعيف**، صالح بن ابی الاخضر ضعیف راوی ہے۔]

(۵۸۹) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے غسل کا پانی رکھا، آپ نے ایک رات میں اپنی تمام بیویوں سے صحبت کے بعد (ایک ہی) غسل کیا۔

بَابُ فِيمَنْ يَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ وَاحِدَةٍ غُسْلًا.

باب: ہر بیوی کے پاس غسل کرنے کا بیان

٥٩٠۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمَى، عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ، وَكَانَ يَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا؟ فَقَالَ: ((هُوَ أَزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ)).

[**حسن**، سنن ابي داود: ٢١٩؛ مسند احمد، ٦/ ٨، ٩۔]

(۵۹۰) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات نبی ﷺ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے، اور آپ ہر ایک کے ہاں غسل کرتے رہے۔ آپ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ ایک ہی غسل کیوں نہیں کر لیتے؟ تو آپ نے فرمایا: ''یہ زیادہ پاکیزہ، عمدہ اور زیادہ طہارت والا طریقہ ہے۔''

بَابٌ: فِي الْجُنُبِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ.

باب: اس امر کا بیان کہ جنبی غسل کرنے سے پہلے کھا پی سکتا ہے

٥٩١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، وَغُنْدَرٌ، وَوَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ

(۵۹۱) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں جب کچھ کھانا چاہتے تو (پہلے)

إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ، وَهُوَ جُنُبٌ، تَوَضَّأَ.

وضو کر لیتے تھے۔

[صحيح مسلم: ٣٠٥ (٥٩٩)؛ سنن ابي داود: ٢٢٢، ٢٢٣؛ سنن النسائي: ٢٥٦۔]

٥٩٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ صُبَيْحٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْجُنُبِ، هَلْ يَنَامُ أَوْ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِذَا تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ)).

(٥٩٢) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ سے جنبی کے متعلق پوچھا گیا: کیا وہ سو سکتا ہے یا کھا پی سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جبکہ وہ نماز والا وضو کر لے۔''

[ابن خزيمة: ٢١٧ یہ روایت شرحبیل کے ضعف کی بنا پر ضعیف ہے۔]

بَابُ مَنْ قَالَ يُجْزِئُهُ غَسْلُ يَدَيْهِ.

باب: اس امر کا بیان کہ جنبی کے لیے کھانے پینے سے پہلے ہاتھ دھو لینا کافی ہے

٥٩٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ، وَهُوَ جُنُبٌ، غَسَلَ يَدَيْهِ. [**صحيح**، دیکھیے حدیث: ٥٨٤۔]

(٥٩٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کچھ کھانا پینا چاہتے اور آپ جنبی ہوتے تو (پہلے) اپنے ہاتھ دھو لیتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ.

باب: اس امر کا بیان کہ بے وضو قرآن مجید کی تلاوت کی جا سکتی ہے

٥٩٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي الْخَلَاءَ، فَيَقْضِي الْحَاجَةَ، ثُمَّ يَخْرُجُ، فَيَأْكُلُ مَعَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَلَا يَحْجُبُهُ، وَرُبَّمَا قَالَ: وَلَا يَحْجُزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ إِلَّا الْجَنَابَةُ. [سنن ابي داود: ٢٢٩؛

(٥٩٤) عبداللہ بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر تشریف لاتے تو ہمارے ساتھ روٹی گوشت تناول فرما لیتے، قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور آپ کو تلاوتِ قرآن سے جنابت کے علاوہ کوئی چیز مانع نہیں ہوتی تھی۔

سنن الترمذي: ١٤٦؛ سنن النسائي: ٢٦٦، وصححه ابن خزيمة: ٢٠٨ وابن حبان: ١٩٢، ١٩٣ وابن الجارود: ٩٤ والحاكم، ١/ ١٠٧ ووافقه الذهبي- یہ روایت حسن ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر نے بھی وضاحت کی ہے۔ (دیکھئے فتح الباری، ١/ ٤٠٨، ح: ٣٠٥۔]

٥٩٥- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ))**. [**منكر**، سنن الترمذي: ١٣١؛ سنن الدارقطني، ١/ ١١٧؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ٨٩ اسماعیل بن عیاش کی اہل حجاز سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔]

(٥٩٥) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنبی شخص اور حائضہ عورت قرآن مجید نہ پڑھیں۔''

٥٩٦- قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: وَحَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ))**. [**منكر**، دیکھئے حدیث سابق: ٥٩٥۔]

(٥٩٦) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنبی شخص اور حائضہ عورت قرآن مجید میں سے کچھ بھی نہ پڑھیں۔''

بَابُ تَحْتَ كُلِّ شَعَرَةٍ جَنَابَةٌ.

باب: اس امر کا بیان کہ جنابت ہر بال کے نیچے ہے

٥٩٧- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ [وَجِيهٍ:] حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعَرَةٍ جَنَابَةً، فَاغْسِلُوا الشَّعَرَ، وَأَنْقُوا الْبَشَرَةَ))**. [سنن ابي داود: ٢٤٨؛ سنن الترمذي: ١٠٦؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ١٧٥ حارث بن وجیہ ضعیف ہے۔]

(٥٩٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے، لہٰذا بالوں کو اچھی طرح دھویا کرو اور جلد (بدن) کو صاف کیا کرو۔''

٥٩٨- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ

(٥٩٨) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''پانچ نمازیں، اور جمعہ سے جمعہ تک اور امانت کی ادائیگی

بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ، كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهَا)) قُلْتُ: وَمَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ؟ قَالَ: ((غُسْلُ الْجَنَابَةِ، فَإِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعَرَةٍ جَنَابَةً)). [المعجم الكبير للطبراني، ٤/ ١٥٥ یہ حدیث حسن ہے۔ آنے والی حدیث: ۵۹۹ اس کا بہترین شاہد ہے۔]

(یہ تمام اعمال) درمیانی عرصہ کے گناہوں کا کفارہ ہیں۔'' میں نے عرض کیا: امانت کی ادائیگی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''غسلِ جنابت، کیونکہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔''

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ [مَوْضِعَ] شَعَرَةٍ مِنْ جَسَدِهِ، مِنْ جَنَابَةٍ، لَمْ يَغْسِلْهَا، فُعِلَ بِهِ كَذَا وَكَذَا، مِنَ النَّارِ)). قَالَ عَلِيٌّ: فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ شَعَرِي، وَكَانَ يَجُزُّهُ. [سنن ابي داود: ٢٤٩ والطيالسي: ١٧٥؛ المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ١٠٠؛ مسند احمد، ١/ ٩٤؛ سنن الدارمی: ۷۵۷ اس حدیث کی سند "حسن لذاته" ہے۔]

(۵۹۹) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے غسل جنابت کے دوران میں اپنے جسم سے بال برابر جگہ بھی چھوڑ دی، اسے نہ دھویا تو اسے آگ کا اس طرح اور اس طرح (سخت) عذاب دیا جائے گا۔''
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اسی لیے اپنے بالوں سے عداوت رکھتا ہوں۔ آپ اپنے سر کے بال کاٹ دیا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ.

باب: اس امر کا بیان کہ مرد کی طرح عورت کو نیند میں احتلام ہو جائے تو کیا کرے؟

٦٠٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ)) فَقُلْتُ: فَضَحْتِ النِّسَاءَ، وَهَلْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَرِبَتْ يَمِينُكِ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا إِذًا؟)).

[صحيح بخاري: ١٣٠؛ صحيح مسلم: ٣١٣ (٧١٢)؛ سنن الترمذي: ١٢٢۔]

(۶۰۰) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا: اگر کوئی عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی اسے احتلام ہو جائے تو وہ کیا کرے؟) آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب وہ پانی دیکھے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔'' میں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: (ام سلیم!) تم نے یہ بات کر کے عورتوں کو رسوا کر دیا، کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا بھلا ہو، (اگر عورت کو احتلام نہیں ہوتا تو) پھر اس کی اولاد (شکل وصورت میں) اس کے مشابہ کیوں کر ہوتی ہے؟''

٦٠١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَعَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا رَأَتْ ذَلِكَ، فَأَنْزَلَتْ، فَعَلَيْهَا الْغُسْلُ**)) فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَكُونُ هَذَا؟ قَالَ: ((**نَعَمْ، مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ، وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ، فَأَيُّهُمَا سَبَقَ أَوْ عَلَا، أَشْبَهَهُ الْوَلَدُ**)). [صحيح مسلم: ٣١١ (٧١٠)؛ سنن النسائي: ١٩٥، ٢٠٠-]

(٦٠١) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ خواب میں کوئی عورت وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (تو کیا حکم ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب وہ ایسا دیکھے اور اسے انزال ہو جائے تو اس پر غسل کرنا لازم ہے۔“ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ایسا بھی ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، مرد کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا زرد ہوتا ہے۔ ان دونوں میں سے جو سبقت لے جائے یا غالب آ جائے، بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔“

٦٠٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ فَقَالَ: ((**لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ حَتَّى تُنْزِلَ. كَمَا أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ غُسْلٌ حَتَّى يُنْزِلَ**)).

[مسند احمد، ٦/ ٤٠٩؛ سنن النسائي: ١٩٨ یہ روایت علی بن زید بن جدعان کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٦٠٢) خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: اگر عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: ”جب تک انزال نہ ہو اس پر غسل واجب نہیں، جس طرح مرد پر واجب نہیں حتی کہ اسے انزال ہو۔“

بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ النِّسَاءِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

باب: اس امر کا بیان کہ عورتیں غسلِ جنابت کس طرح کریں؟

٦٠٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي، أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ: ((**إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ تُفِيضِي عَلَيْكِ مِنَ الْمَاءِ فَتَطْهُرِينَ**)) أَوْ قَالَ: ((**فَإِذَا**

(٦٠٣) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے سر کے بال خوب کس کر باندھتی ہوں۔ کیا میں غسلِ جنابت کے لیے انہیں کھولا کروں؟ تو آپ نے فرمایا: ”تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تم تین چلو سر پر ڈال لیا کرو، پھر باقی جسم پر پانی بہا لیا کرو۔ تم اسی سے پاک ہو جاؤ گی۔“ یا آپ نے فرمایا: ”جب تم نے اتنا عمل کر لیا تو تم پاک ہو گئیں۔“

أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ)). [صحيح مسلم: ٣٣٠ (٧٤٤)؛ سنن ابي داود: ٢٥١؛ سنن الترمذي: ١٠٥؛ سنن النسائي: ٢٤٢؛ ابن خزيمة: ٢٤٦-]

٦٠٤- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: بَلَغَ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَأْمُرُ نِسَائَهُ، [إِذَا اغْتَسَلْنَ،] أَنْ يَنْقُضْنَ رُءُوسَهُنَّ، فَقَالَتْ: يَا عَجَبًا لِابْنِ عَمْرٍو هَذَا، أَفَلَا يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ رُءُوسَهُنَّ، لَقَدْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ نَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، فَلَا أَزِيْدُ عَلَى أَنْ أُفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ إِفْرَاغَاتٍ. [صحيح مسلم: ٣٣١ (٧٤٧)؛ سنن النسائي: ٤١٦؛ ابن خزيمة: ٢٤٧-]

(۶۰۴) عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے گھر اور خاندان کی عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ غسل جنابت کے وقت اپنے سر کے بال کھولیں تو ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس ابن عمرو رضی اللہ عنہما پر تعجب ہے! وہ انہیں یہ حکم کیوں نہیں دے دیتے کہ وہ اپنے سروں کو منڈوا لیں۔ میں اور رسول اللہ ﷺ ہم دونوں ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے اور میں اپنے سر پر صرف تین بار پانی ڈال لیتی تھی۔

بَابُ الْجُنُبِ يَنْغَمِسُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ أَيُجْزِئُهُ؟

باب: کیا جنبی کے لیے کھڑے پانی میں غوطہ لگا لینا کافی ہے؟

٦٠٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى، وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ، مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ: حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ))** فَقَالَ: كَيْفَ يَفْعَلُ؟ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! قَالَ: يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا.

[صحيح مسلم: ٢٨٣ (٢٥٨)؛ سنن النسائي: ٢٢١؛ ابن خزيمة: ٩٣؛ ابن الجارود: ٥٦]

(۶۰۵) ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ غلام ابو السائب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص جب جنبی ہو تو کھڑے پانی میں غسل نہ کرے۔'' ابو السائب نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! تو پھر وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا: کسی برتن میں پانی لے کر (غسل کرے)۔

بَابُ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ.

باب: اس امر کا بیان کہ غسل انزال سے واجب ہوتا ہے

٦٠٦- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ

(۶۰۶) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَقَالَ: ((لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ أُقْحِطْتَ، فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ)). [صحيح بخاري: ١٨٠؛ صحيح مسلم: ٣٤٥ (٧٧٨)]

اللہ ﷺ ایک انصاری (صحابی) کے پاس سے گزرے۔ آپ نے اسے بلوایا۔ وہ (گھر سے) نکلا تو اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''شاید ہم نے تجھے (تمہاری مصروفیت سے) جلدی میں ڈال دیا؟'' اس نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''جب تو (اس کام سے) جلدی میں پڑ جائے یا انزال نہ ہو تو تم پر غسل فرض نہیں، البتہ وضو ضروری ہے۔''

٦٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُعَادَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ)).

[**صحيح**، سنن النسائي،١/ ١١٠، ح:١٩٩ وله شواهد عند مسلم: ٣٤٣ وغيره-]

(٦٠٧) ابو ایوب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانی پانی سے ہے''، یعنی غسل انزال کی صورت میں واجب ہوتا ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي وُجُوبِ الْغُسْلِ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ.

باب: جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہونے کا بیان

٦٠٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيُّ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ، فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَاغْتَسَلْنَا.

[**صحيح**، سنن الترمذي: ١٠٨؛ المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ٨٦؛ مسند احمد، ٦/ ١٦١؛ مسند ابي يعلى: ٤٩٢٥؛ ابن حبان: ١١٧٦-]

(٦٠٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ سے روایت ہے کہ جب دو شرمگاہیں باہم مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ میں نے اور رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کیا، پھر ہم نے غسل کیا۔

٦٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنْبَأَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ سَهْلُ بْنُ

(٦٠٩) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ شروع اسلام میں یہ رخصت تھی (کہ جب تک انزال نہ ہو، صرف دخول سے غسل

سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ: أَنْبَأَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: إِنَّمَا كَانَتْ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ أُمِرْنَا بِالْغُسْلِ، بَعْدُ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢١٥؛ سنن الترمذي: ١١٠؛ سنن الدارمي: ٧٦٥؛ مسند احمد، ٥/ ١١٥؛ ابن خزيمة: ٢٢٥؛ ابن حبان: ١١٧٣؛ ابن الجارود؛ ٩١؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ١٦٥؛ سنن الدارقطني، ١/ ١٢٦۔]

واجب نہیں ہوتا) پھر ہمیں غسل کرنے کا حکم دے دیا گیا۔

٦١٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ، ثُمَّ جَهَدَهَا، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ**)).

[صحيح بخاري: ٢٩١؛ صحيح مسلم: ٣٤٨ (٧٨٣)؛ سنن ابي داود: ٢١٦؛ سنن النسائي: ١٩١]

(٦١٠) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مرد عورت کی چار شاخوں، یعنی دو باز و اور دو ٹانگوں کے درمیان بیٹھے، پھر کوشش کرے تو غسل واجب ہو گیا۔''

٦١١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ، وَتَوَارَتِ [الْحَشَفَةُ] فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ**)). [مسند احمد، ٢/ ١٧٨، رقم: ٦٦٧٠؛ المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ٨٩ یہ روایت حجاج بن ارطاۃ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٦١١) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ختنے (شرمگاہیں) باہم مل جائیں اور سپاری (شرم گاہ کا ابتدائی حصہ) چھپ جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔''

بَابُ مَنِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَرَ بَلَلًا.

باب: اس امر کا بیان کہ جسے خواب میں احتلام ہو، لیکن تری نہ دیکھے

٦١٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَرَأَى بَلَلًا، وَلَمْ يَرَ أَنَّهُ احْتَلَمَ، اغْتَسَلَ، وَإِذَا رَأَى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَرَ بَلَلًا،**

(٦١٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو اور وہ تری دیکھے تو غسل کرے، اگرچہ اسے خواب یاد نہ ہو۔ جب وہ خواب میں احتلام والی کیفیت دیکھے، اور (جسم یا کپڑوں پر) نمی نہ دیکھے تو اس پر غسل کرنا لازم نہیں۔''

فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ)). [سنن ابي داود: ٢٣٦؛ سنن الترمذي: ١١٣
یہ روایت عبداللہ العمری کے ضعف کی بنا پر ضعیف ہے۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاسْتِتَارِ عِنْدَ الْغُسْلِ.

باب: غسل کرتے وقت پردے کے اہتمام کا بیان

٦١٣۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، وَأَبُوْ حَفْصٍ، عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ، وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيْدِ: أَخْبَرَنِيْ مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ: كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ، فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ، قَالَ: ((وَلِّنِي)) فَأُوَلِّيهِ قَفَايَ، وَأَنْشُرُ الثَّوْبَ فَأَسْتُرُهُ بِهِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٧٦؛ سنن النسائي: ٢٢٥؛ ابن خزيمة: ٢٨٣؛ المستدرك للحاكم، ١/١٦٦۔]

(٦١٣) ابوسمح رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ آپ جب غسل کرنا چاہتے تو فرماتے: ''مجھ سے رخ موڑ لو۔'' میں اپنی پشت آپ کی طرف کر لیتا اور کپڑا پھیلا کر آپ کے لیے پردہ کر دیتا۔

٦١٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَبَّحَ فِي سَفَرٍ، فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِرُنِي، حَتَّى أَخْبَرَتْنِي أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّهُ قَدِمَ عَامَ الْفَتْحِ، فَأَمَرَ بِسِتْرٍ فَسُتِرَ عَلَيْهِ، فَاغْتَسَلَ ثُمَّ سَبَّحَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ. [صحيح مسلم: ٣٣٦ و ٧١٩ (١٦٦٨)؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٤٠٥؛ ابن خزيمة: ١٢٣٥۔]

(٦١٤) عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے کہ میں نے لوگوں سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے سفر میں نوافل ادا کیے ہیں؟ تو مجھے کوئی ایسا شخص نہ ملا جو مجھے اس بارے میں کچھ بتا سکتا۔ بالآخر ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال تشریف لائے تھے۔ آپ نے پردہ کرنے کا حکم دیا تو آپ کے لیے پردہ کر دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے غسل کیا، پھر آٹھ رکعات (نماز چاشت) ادا کی۔

٦١٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحِمَّانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ أَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِمَارَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَا يَغْتَسِلَنَّ أَحَدُكُمْ بِأَرْضِ فَلَاةٍ، وَلَا فَوْقَ سَطْحٍ لَا يُوَارِيهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَرَى، فَإِنَّهُ يُرَى))**.

(٦١٥) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کھلے میدان میں یا بغیر پردے والی چھت پر غسل نہ کرے۔ اگر وہ کسی کو نہیں دیکھتا، اسے تو دیکھا جا رہا ہے۔''

[**ضعيف جداً**، الكامل لابن عدی، ۲/ ۷۰۴ حسن بن عمارہ متروک ہے اور ابوعبیدہ کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں ہے۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْحَاقِنِ أَنْ يُصَلِّيَ.

باب: پیشاب، پاخانہ کی حاجت ہو تو اسے روک کر نماز پڑھنا ممنوع ہے

٦١٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيَبْدَأْ بِهِ**)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٨٨؛ سنن الترمذي: ١٤٢؛ سنن النسائي: ٨٥٣؛ ابن خزيمة: ٩٣٢؛ ابن حبان: ١٩٤؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٦٨۔]

(۶۱۶) عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جانا چاہتا ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو اسے پہلے حاجت سے فارغ ہونا چاہیے۔''

٦١٧ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ السَّفْرِ بْنِ نُسَيْرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ حَاقِنٌ. [**صحيح**، مسند احمد، ٥/ ٢٥٠، ٢٦٠، ٢٦١، نیز دیکھئے حدیث: ۶۱۹۔]

(۶۱۷) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی (اس حال میں) نماز پڑھے، جبکہ اسے پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہو۔

٦١٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَبِهِ أَذًى**)). [**صحيح**، المصنف لابن ابي شيبة، ٢/ ٤٢٢؛ مسند احمد، ٢/ ٤٤٢؛ طحاوی، ٢/ ٤٠٥؛ ابن حبان: ٢٠٧٢۔]

(۶۱۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اس حال میں نماز کے لیے کھڑا نہ ہو، جبکہ اسے پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہو۔''

٦١٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ، [عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ] عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((**لَا يَقُومُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ حَاقِنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٩٠؛

(۶۱۹) ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کو پیشاب، پاخانہ کی حاجت ہو تو وہ اس وقت تک نماز کے لیے کھڑا نہ ہو جب تک (حاجت سے فارغ ہو کر) ہلکا پھلکا نہ ہو جائے۔''

سنن الترمذي: ٣٥٧؛ مسند احمد، ٥/ ٢٨٠؛ الادب المفرد للبخاري: ١٠٩٣۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِي قَدْ عَدَّتْ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا قَبْلَ أَنْ يَسْتَمِرَّ بِهَا الدَّمُ.

باب: استحاضہ کی مریضہ خاتون جسے اس بیماری سے پہلے اپنے ایامِ حیض کے متعلق معلوم ہو

٦٢٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ، فَانْظُرِي إِذَا أَتَى قَرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي، فَإِذَا مَرَّ الْقَرْءُ فَتَطَهَّرِي، ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقَرْءِ إِلَى الْقَرْءِ)). [سنن ابي داود: ٢٨٠؛ سنن النسائي: ٢١٢، یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ المنذر بن مغیرہ مجہول راوی ہے۔]

(٦٢٠) فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر اپنے مسلسل خون جاری رہنے کا شکوہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو ایک رگ ہے۔ تم متوجہ رہو، جب تمہارے ایامِ حیض شروع ہوں تو نماز نہ پڑھو۔ جب حیض کی مدت گزر جائے تو غسل کر لو، پھر اگلے ایام تک نماز کا سلسلہ جاری رکھو۔''

٦٢١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: ((لَا، إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ، وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي)). هَذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ.

[صحيح مسلم: ٣٣٣ (٧٥٣)؛ سنن الترمذي: ١٢٥؛ سنن النسائي: ٢١٣؛ مسند احمد، ٦/ ٤٢۔]

(٦٢١) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے استحاضہ کی شکایت ہے۔ میں پاک ہوتی ہی نہیں، کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، یہ تو ایک رگ ہے، حیض نہیں۔ جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دیا کرو، اور جب ختم ہو جائے تو خون والے مقام کو اچھی طرح دھو کر، یعنی غسل کرنے کے بعد نماز کا سلسلہ شروع کر دو۔'' یہ حدیث وکیع کی ہے۔

٦٢٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ

(٦٢٢) ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے طویل

إِمْلَاءً عَلَيَّ مِنْ كِتَابِهِ، وَكَانَ السَّائِلُ غَيْرِي-: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً طَوِيلَةً، قَالَتْ: فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ، قَالَتْ فَوَجَدْتُهُ عِنْدَ أُخْتِي زَيْنَبَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، قَالَ: ((وَمَا هِيَ؟ أَيْ هَنْتَاهُ)) قُلْتُ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً طَوِيلَةً كَبِيرَةً، وَقَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ، فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا؟ قَالَ: **((أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ، فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ))**. قُلْتُ: هُوَ أَكْثَرُ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ شَرِيكٍ. [سنن ابي داود: ٢٨٧، یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عقیل کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

عرصے تک بکثرت استحاضہ کی بیماری لاحق تھی۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، تاکہ آپ سے مسئلہ دریافت کروں۔ مجھے آپ ﷺ میری بہن زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر مل گئے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اے خاتون! وہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: مجھے طویل عرصے تک بکثرت استحاضہ کا عارضہ لاحق رہتا ہے۔ جو مجھے نماز روزے سے روکے رکھتا ہے، آپ مجھے اس بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں تمہارے لیے روئی تجویز کرتا ہوں، کیونکہ وہ خون جذب کر لے گی۔'' میں نے عرض کیا: وہ تو بہت زیادہ ہے، پھر راوی نے باقی حدیث شریک کی روایت کی طرح بیان کی۔

٦٢٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: **((لَا، وَلَكِنْ دَعِي قَدْرَ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ))**. قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ: **((وَقَدْرَهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ، وَصَلِّي))**.
[سنن ابي داود: ٢٧٦؛ سنن النسائي: ٢٠٩ یہ روایت ''رجل'' مجهول کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٦٢٣) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: مجھے استحاضہ کا عارضہ ہے، میں پاک نہیں ہوتی۔ کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، البتہ اتنے دن رات (نماز) چھوڑ دیا کر جتنے (دن رات، اس بیماری سے پہلے) حیض آیا کرتا تھا۔''
ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''مہینے میں سے اتنی مقدار کے مطابق، پھر غسل کر لے اور لنگوٹ باندھ لے، اور نماز پڑھ لے۔''

٦٢٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى

(٦٢٤) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے استحاضہ کی بیماری ہے، لہٰذا میں پاک نہیں ہوتی۔ کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ

النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: ((لَا، إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ، وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ، اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِكِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ)). [سنن ابي داود: ۲۹۸، یہ روایت اعمش اور حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

نے فرمایا: ''نہیں، یہ تو ایک رگ ہے اور یہ حیض نہیں ہے۔ تم ایام حیض میں نماز سے اجتناب کرو، پھر غسل کرلو اور ہر نماز کے لیے (نیا) وضو کرو، اگرچہ خون چٹائی پر ٹپکتا رہے۔''

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَتَصُومُ وَتُصَلِّي)). [سنن ابي داود: ۲۹۷؛ سنن الترمذي: ۱۲۷؛ سنن الدارمي: ۷۹۸ یہ روایت ابو الیقظان کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۶۲۵) عدی بن ثابت اپنے والد سے اور وہ اس (عدی) کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مستحاضہ خاتون اپنے ایام حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرکے ہر نماز کے لیے وضو کرے، روزے رکھے اور نماز پڑھے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا اخْتَلَطَ عَلَيْهَا الدَّمُ فَلَمْ تَقِفْ عَلَى أَيَّامِ حَيْضِهَا.

باب: مستحاضہ عورت کو جب خون میں امتیاز نہ رہے، اور اسے ایام حیض معلوم نہ ہوسکیں

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ، وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، سَبْعَ سِنِينَ، فَشَكَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، وَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي)).

(۶۲۶) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا جو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، سات سال تک استحاضہ کی مریضہ رہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اس کا شکوہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حیض نہیں، یہ تو ایک رگ ہے۔ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دے اور جب ختم ہوجائیں تو غسل کر اور نماز پڑھ۔''

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتیں، پھر نماز پڑھتی تھیں۔ وہ اپنی ہمشیرہ ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے (پانی والے) ٹب میں

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، ثُمَّ تُصَلِّي، وَكَانَتْ تَقْعُدُ فِي مِرْكَنٍ لِأُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، حَتَّى إِنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ.

[صحيح بخاري: ٣٢٧؛ صحيح مسلم: ٣٣٤ (٧٥٦)، سنن ابي داود: ٢٨٥؛ سنن النسائي: ٢٠٤]

بیٹھی رہتیں حتی کہ خون کی سرخی پانی پر نمایاں ہو جاتی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِكْرِ إِذَا ابْتَدَأَتْ مُسْتَحَاضَةً أَوْ كَانَ لَهَا أَيَّامُ حَيْضٍ فَنَسِيَتْهَا.

٦٢٧۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ: أَنْبَأَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا اسْتُحِيْضَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي اسْتُحِضْتُ حَيْضَةً مُنْكَرَةً شَدِيْدَةً، قَالَ لَهَا: ((احْتَشِي كُرْسُفًا)) قَالَتْ لَهُ: إِنَّهُ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ، إِنِّي أَثُجُّ ثَجًّا. قَالَ: ((تَلَجَّمِي وَتَحَيَّضِي فِي كُلِّ شَهْرٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ، ثُمَّ اغْتَسِلِي غُسْلًا، فَصَلِّي وَصُومِي ثَلَاثَةً وَعِشْرِيْنَ، أَوْ أَرْبَعَةً وَعِشْرِيْنَ، وَأَخِّرِي الظُّهْرَ وَقَدِّمِي الْعَصْرَ، وَاغْتَسِلِي لَهُمَا غُسْلًا، وَأَخِّرِي الْمَغْرِبَ وَعَجِّلِي الْعِشَاءَ، وَاغْتَسِلِي لَهُمَا غُسْلًا، وَهَذَا أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ)). [یہ روایت ضعیف ہے، دیکھیے حدیث:٦٢٢]

باب: جس کنواری لڑکی کو شروع ہی سے استحاضہ لاحق ہو جائے یا اپنے ایام حیض بھول جائے تو وہ کیا کرے؟

(٦٢٧) حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں استحاضے کی بیماری تھی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: مجھے نہایت شدید استحاضہ آتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم روئی رکھ لیا کرو۔'' انہوں نے کہا: وہ اس سے بھی شدید ہے، وہ تو بہتا ہی رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم لنگوٹ باندھ لیا کرو اور اللہ کے علم پر اعتماد کرتے ہوئے ہر مہینے چھ یا سات دن حیض شمار کر لیا کرو، پھر غسل کر کے تیئیس یا چوبیس دن نماز روزے کا سلسلہ جاری رکھو، تم ظہر کی نماز کو مؤخر اور عصر کی نماز مقدم کر کے دونوں کے لیے ایک ہی غسل کر لیا کرو، مغرب کی نماز مؤخر اور عشاء کی نماز مقدم کر کے دونوں کے لیے ایک ہی غسل کر لیا کرو اور یہ طریقہ مجھے زیادہ پسند ہے۔''

بَابُ فِي مَا جَاءَ فِي دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ.

٦٢٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا

باب: اس امر کا بیان کہ اگر حیض کا خون کپڑے کو لگ جائے

(٦٢٨) ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے کپڑے کو حیض کا خون لگ جانے کے بارے میں

سُفْيَانُ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ هُرْمُزَ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ، قَالَ: ((**اغْسِلِيهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ، وَحُكِّيهِ وَلَوْ بِضِلَعٍ**)). [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٣٦٣؛ سنن النسائي: ٣٩٥؛ ابن خزيمة: ٢٧٧؛ ابن حبان: ٢٣٥]

دریافت کیا، آپ نے فرمایا: ''تم اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ دھو کر کھرچ دو، اگرچہ لکڑی سے ہی کھرچو۔''

٦٢٩ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ. قَالَ: ((**اقْرُصِيهِ وَاغْسِلِيهِ وَصَلِّي فِيهِ**)). [صحيح بخاري: ٢٢٧؛ صحيح مسلم: ٢٩١ (٦٧٥)؛ سنن ابي داود: ٣٦١، ٣٦٢؛ سنن الترمذي: ١٣٨؛ سنن النسائي: ٢٩٣ـ]

(٦٢٩) اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے حیض آلود کپڑے کے متعلق پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: ''اسے انگلیوں سے (رگڑ کر، پھر اچھی طرح) مل کر دھو لو اور اس میں نماز پڑھ لو۔''

٦٣٠ ـ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَتْ إِحْدَانَا لَتَحِيضُ ثُمَّ تَقْرُصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَتَنْضِحُ عَلَى سَائِرِهِ، ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ. [صحيح بخاري: ٣٠٨]

(٦٣٠) نبی ﷺ کی اہلیہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ہم میں سے کسی کو حیض آتا تھا تو وہ طہارت کے وقت اپنے کپڑے سے خون رگڑ کر اتار دیتی، پھر اسے دھو لیتی اور باقی کپڑے پر چھینٹے مار لیتی، پھر اسے پہن کر نماز ادا کر لیتی تھی۔

بَابُ الْحَائِضِ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ.

باب: اس امر کا بیان کہ عورت، ایام حیض میں چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضا نہ دے

٦٣١ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهَا: أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَطْهُرُ، وَلَمْ يَأْمُرْنَا

(٦٣١) معاذہ عدویہ رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا عورت اپنے ایام حیض والی نمازوں کی قضا دے گی؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا: کیا تو حروریہ (خارجیہ) ہے؟ ہمیں نبی ﷺ کی موجودگی میں حیض آتا تھا۔ بعد ازاں ہم پاک ہو جاتیں۔ آپ

بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ. [صحيح بخاري: ٣٢١؛ صحيح مسلم: ٣٣٥ (٧٦١)؛ سنن ابي داود: ٢٦٢، ٢٦٣؛ سنن الترمذي: ١٣٠؛ سنن النسائي: ٣٨٢]

نے ہمیں کبھی ان نمازوں کی قضا دینے کا حکم نہیں دیا۔

بَابُ الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ.

باب: اس امر کا بیان کہ حائضہ عورت ہاتھ بڑھا کر مسجد سے کوئی چیز اٹھا سکتی ہے

٦٣٢ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ**)) فَقُلْتُ: إِنِّيْ حَائِضٌ، فَقَالَ: ((**لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِيْ يَدِكِ**)). [**صحيح**، مسند احمد، ٦/١٠٦؛ الطيالسي: ١٥١٠؛ سنن الدارمی: ١٠٧٠؛ ابن حبان: ١٣٥٦ـ]

(٦٣٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھے مسجد سے چٹائی (جائے نماز) اٹھا دو۔'' میں نے عرض کیا: میں تو حیض کی حالت میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔''

٦٣٣ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُدْنِيْ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَأَنَا حَائِضٌ، وَهُوَ مُجَاوِرٌ، -تَعْنِيْ مُعْتَكِفًا- فَأَغْسِلُهُ وَأُرَجِّلُهُ. [صحيح بخاري: ٢٩٥؛ صحيح مسلم: ٢٩٩ (٦٩١)؛ سنن النسائي: ٣٨٦]

(٦٣٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مسجد میں معتکف ہوتے اور میں حیض کی حالت میں (گھر میں) ہوتی آپ اپنا سر مبارک میری طرف کر دیتے، پھر میں آپ کا سر مبارک دھو دیتی اور کنگھی کر دیا کرتی تھی۔

٦٣٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، [عَنْ] عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ رَأْسَهُ فِيْ حِجْرِيْ وَأَنَا حَائِضٌ، وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ. [صحيح بخاري: ٢٩٧؛ صحيح مسلم: ٣٠١ (٦٩٣)؛ سنن ابي داود: ٢٦٠؛ سنن النسائي: ٢٧٥ـ]

(٦٣٤) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حیض کی حالت میں ہوتی اور رسول اللہ ﷺ میری گود میں اپنا سر مبارک رکھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہتے تھے۔

بَابُ مَا لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا.

باب: اس امر کا بیان کہ جب بیوی حائضہ ہو تو شوہر اس کے کتنا قریب ہو سکتا ہے؟

٦٣٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، [عَنْ] عَبْدِالْكَرِيْمِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا، إِذَا كَانَتْ حَائِضًا، أَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَأْتَزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا، وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ؟.

[صحيح بخاري: ٣٠٢؛ صحيح مسلم: ٢٩٣ (٦٨٠)؛ سنن ابي داود: ٢٧٣ـ]

(٦٣٥) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم میں سے جب کوئی حیض کی حالت میں ہوتی تو حیض کی کثرت کے ایام میں بھی نبی ﷺ اسے چادر باندھنے (لپیٹنے) کا حکم دیتے، پھر اس کے ساتھ لیٹ جاتے، اور تم میں سے کون ہے جو اپنے جذبات اس قدر قابو میں رکھے جس قدر رسول اللہ ﷺ کے تھے؟

٦٣٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا، إِذَا حَاضَتْ، أَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَأْتَزِرَ بِإِزَارٍ، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا.

[صحيح بخاري: ٣٠٠؛ صحيح مسلم: ٢٩٣ (٦٧٩)؛ سنن ابي داود: ٢٦٨؛ سنن الترمذي: ١٢٢؛ سنن النسائي: ٢٨٧ـ]

(٦٣٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم میں سے جب کوئی حیض کی حالت میں ہوتی تو نبی ﷺ اسے چادر باندھنے کا حکم فرماتے، پھر اس کے ساتھ لیٹ جاتے۔

٦٣٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي لِحَافِهِ، فَوَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ مِنَ الْحَيْضَةِ، فَانْسَلَلْتُ مِنَ اللِّحَافِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَفِسْتِ؟)) قُلْتُ: وَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ مِنَ الْحَيْضَةِ، قَالَ: ((**ذٰلِكِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ**)). قَالَتْ: فَانْسَلَلْتُ، فَأَصْلَحْتُ مِنْ شَأْنِي، ثُمَّ رَجَعْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**تَعَالَي فَادْخُلِي مَعِي فِي اللِّحَافِ**)). قَالَتْ: فَدَخَلْتُ مَعَهُ.

(٦٣٧) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے لحاف میں تھی کہ مجھے آغازِ حیض کی کیفیت کا احساس ہوا، جس طرح عورتوں کو ہوتا ہے۔ میں آپ کے لحاف سے باہر نکل آئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟'' میں نے عرض کیا کہ مجھے آغاز حیض کی اس کیفیت کا احساس ہوا ہے جو عورتوں کو محسوس ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے یہ چیز بناتِ آدم کے لیے لکھ دی ہے۔'' ام المومنین نے فرمایا: میں نے لحاف سے نکل کر اپنی حالت کو درست کیا۔ (اپنے کپڑوں کو خون آلود ہونے سے بچانے کے لیے مناسب انتظام کیا) پھر میں واپس آئی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''میرے پاس لحاف میں آ جاؤ۔''

[حسن، مسند احمد، ٦/ ٢٩٤؛ سنن الدارمی: ١٠٤٩؛ المصنف لعبدالرزاق: ١٢٣٥۔]

چنانچہ میں آپ کے پاس لحاف میں چلی گئی۔“

٦٣٨۔ حَدَّثَنَا الْخَلِيْلُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، سَأَلْتُهَا: كَيْفَ كُنْتِ تَصْنَعِيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحَيْضَةِ؟ قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا، فِيْ فَوْرِهَا أَوَّلَ مَا تَحِيْضُ، تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارًا إِلَى أَنْصَافِ فَخِذَيْهَا، ثُمَّ تَضْطَجِعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

[حسن، مسند احمد، ٦/ ٣٢٥؛ التمهيد لابن عبدالبر، ٣/ ١٦٥، نیز دیکھئے حدیث: ٥٤٠۔]

(٦٣٨) معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی اہلیہ (اور اپنی ہمشیرہ) ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: ایام حیض میں آپ کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ برتاؤ کیسا ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہم میں سے کوئی حیض کے بالکل ابتدائی دنوں میں ہوتی تو وہ اپنی نصف رانوں تک چادر باندھ لیتی، پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لیٹ جاتی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْحَائِضِ.

باب: حائضہ عورت سے ہمبستری کی ممانعت کا بیان

٦٣٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيْمٍ الْأَثْرَمِ، عَنْ أَبِي تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنْ أَتَى حَائِضًا، أَوِامْرَأَةً فِي دُبُرِهَا، أَوْ كَاهِنًا، فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ))**. [صحيح، سنن ابي داود: ٤٩٠٤؛ سنن الترمذي: ١٣٥؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٨٩٦٨؛ مسند احمد، ٢/ ٤٠٨۔]

(٦٣٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے حائضہ (بیوی) سے ہم بستری کی یا اس کی دبر میں (صحبت) کی یا کسی نجومی کے پاس گیا، پھر اس کی بتائی ہوئی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر جو (وحی) نازل کی گئی، اس کا انکار کیا۔“

بَابُ فِي كَفَّارَةِ مَنْ أَتَى حَائِضًا.

باب: حیض کی حالت میں ہمبستری کرنے کا کفارہ

٦٤٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ

(٦٤٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں ہم بستری

شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي الَّذِيْ يَأْتِي امْرَأَتَهُ، وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: ((يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ)). [سنن ابي داود: ٢٦٤؛ سنن الترمذي: ١٣٦؛ سنن النسائي: ٢٩٠؛ مسند احمد، ١/ ٢٢٩ یہ روایت حکم بن عتیبہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

کرے، وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔''

بَابُ فِي الْحَائِضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ.

باب: اس امر کا بیان کہ حیض کے بعد عورت کیسے غسل کرے؟

٦٤١ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا، وَكَانَتْ حَائِضًا: ((انْقُضِي شَعْرَكِ وَاغْتَسِلِي))
قَالَ عَلِيٌّ فِيْ حَدِيْثِهِ: ((انْقُضِي رَأْسَكِ)).

[**صحيح**، المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ٧٩؛ الصحيحه: ١٨٨]

(٦٤١) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، وہ حیض کی حالت میں تھیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''(جب تم حیض سے فارغ ہو جاؤ تو) اپنے بال کھول دو اور غسل کرو۔''
علی بن محمد کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''اپنا سر کھول دو۔''

٦٤٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْمَحِيْضِ، فَقَالَ: ((تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَهَا فَتَطَهَّرُ، فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ، أَوْ تَبْلُغُ فِي الطُّهُوْرِ، ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيْدًا، حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَأْسِهَا، ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ، ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً [فَتَطَهَّرُ] بِهَا))، قَالَتْ أَسْمَاءُ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِي بِهَا)) قَالَتْ عَائِشَةُ: ـكَأَنَّهَا تُخْفِي ذٰلِكَ ـ [تَتَبَّعِي] بِهَا أَثَرَ الدَّمِ، قَالَتْ: وَسَأَلَتْهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَ: ((تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ مَاءَهَا فَتَطَهَّرُ، فَتُحْسِنُ

(٦٤٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء (بنت شکل انصاریہ) رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے غسل حیض کا طریقہ پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''عورت بیری کے پتوں ملا پانی لے کر اچھی طرح صفائی کرے۔'' یا فرمایا: ''طہارت میں خوب مبالغہ کرے، پھر اپنے سر پر پانی ڈال کر خوب ملے حتی کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر سارے جسم پر پانی ڈالے، پھر مشک بیز (خوشبودار) روئی لے کر اس سے طہارت کرے۔'' اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس سے نظافت وطہارت کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اس سے تم طہارت حاصل کرو۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں آہستگی سے سمجھایا کہ اسے (جائے مخصوصہ) خون والے مقام پر لگا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس (اسماء رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ سے غسلِ

الطُّهُورَ أَوْ تَبْلُغُ فِي الطُّهُورِ، حَتَّى تَصُبَّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا، ثُمَّ تُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جَسَدِهَا)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ! لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ. [صحيح مسلم: ٣٣٢ (٧٥٠)؛ سنن ابي داود: ٣١٤، ٣١٥، ٣١٦]

جنابت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''عورت پانی لے، پھر خوب اچھی طرح صفائی کرے۔'' یا فرمایا: ''طہارت میں خوب مبالغہ کرے حتی کہ اپنے سر پر پانی ڈالے اور اسے خوب ملے تاکہ پانی جڑوں تک پہنچ جائے، پھر اپنے جسم پر پانی بہا لے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں، انہیں مسائل دینیہ سیکھنے میں حیا آڑے نہیں آتی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَسُؤْرِهَا.

باب: اس امر کا بیان کہ حائضہ کے ساتھ کھانا اور اس کا جوٹھا کھانا پینا جائز ہے

٦٤٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَظْمَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَيَأْخُذُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ كَانَ فَمِي، وَأَشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ، فَيَأْخُذُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ كَانَ فَمِي، وَأَنَا حَائِضٌ. [صحيح مسلم: ٣٠٠ (٦٩٢)؛ سنن ابي داود: ٢٥٩؛ سنن النسائي: ٧٠-]

(۶۴۳) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تو (بعض اوقات) میں ہڈی والی بوٹی سے دانتوں کے ساتھ گوشت کھاتی تو رسول اللہ ﷺ وہ بوٹی لے لیتے اور جہاں سے میں نے کھایا ہوتا، آپ بھی وہیں منہ لگاتے۔ میں برتن سے پانی پیتی تو رسول اللہ ﷺ اسے لے کر وہیں اپنا منہ رکھتے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا، جبکہ میں حائضہ ہوتی۔

٦٤٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا لَا يَجْلِسُونَ مَعَ الْحَائِضِ فِي بَيْتٍ، وَلَا يَأْكُلُونَ وَلَا يَشْرَبُونَ. قَالَ: فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ﴾ (٢/ البقرة:٢٢٢). فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الْجِمَاعَ)). [صحيح مسلم: ٣٠٢ (٦٩٤)؛ سنن ابي داود: ٢٥٨، ٢١٦٥؛ سنن الترمذي: ٢٩٧٧، ٢٩٧٨؛ سنن النسائي: ٢٨٩-]

(۶۴۴) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی لوگ گھر میں حیض والی عورتوں کے پاس نہیں بیٹھتے تھے، نہ ان کے ساتھ مل کر کھاتے پیتے تھے۔ اس بات کا نبی ﷺ سے ذکر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ﴾ ''اور لوگ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیں کہ یہ گندگی (بیماری) ہے۔ پس تم حیض (کے دنوں) میں عورتوں سے الگ رہو۔'' رسول اللہ ﷺ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: ''تم جماع کے سوا سب کچھ کر سکتے ہو۔''

بَابُ فِي مَا جَاءَ فِي اجْتِنَابِ الْحَائِضِ الْمَسْجِدَ.

باب: اس امر کا بیان کہ حائضہ عورت مسجد میں داخل ہونے سے اجتناب کرے

٦٤٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ الْهَجَرِيِّ، عَنْ مَحْدُوجٍ الذُّهْلِيِّ، عَنْ جَسْرَةَ قَالَتْ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَرْحَةَ هَذَا الْمَسْجِدِ، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: ((**إِنَّ الْمَسْجِدَ لَا يَحِلُّ لِجُنُبٍ وَلَا لِحَائِضٍ**)). [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني، ٢٣/ ٢٧٣ (مطولاً) تهذيب الكمال للمزي، ٢٧/ ٢٧٢ ابو الخطاب اور اس کا شیخ دونوں مجہول ہیں۔]

(٦٤٥) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس مسجد (نبوی) کے صحن میں داخل ہوئے اور آپ نے بلند آواز سے اعلان کیا: ''کسی جنبی یا حائضہ کے لیے مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ تَرَى بَعْدَ الطُّهْرِ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ.

باب: حائضہ عورت اگر طہارت کے بعد زرد یا گدلے رنگ کا پانی دیکھے

٦٤٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ النَّحْوِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ بَكْرٍ أَنَّهَا أُخْبِرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يَرِيبُهَا بَعْدَ الطُّهْرِ قَالَ: ((**إِنَّمَا هِيَ عِرْقٌ أَوْ عُرُوقٌ**)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: يُرِيدُ بَعْدَ الطُّهْرِ بَعْدَ الْغُسْلِ.

[سنن ابي داود: ٢٩٣؛ مسند احمد، ٦/ ٧١ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ ام بکر مجہولہ ہے۔]

(٦٤٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کے بارے میں، جو طہارت کے بعد وہ چیز دیکھے جس سے شک میں مبتلا ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ ایک رگ ہے۔'' یا فرمایا: ''رگیں ہیں۔''
محمد بن یحییٰ نے کہا: طہارت کے بعد سے مراد غسل کے بعد ہے۔

٦٤٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: لَمْ نَكُنْ نَرَى الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا.
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ

(٦٤٧) ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم (طہارت کے بعد) زرد اور گدلے رنگ کے مادے کو کچھ بھی اہمیت نہ دیتی تھیں۔
(دوسری سند) بواسطہ وہیب میں ہے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم (غسل حیض کے بعد) زرد اور گدلے رنگ کے مادے کو کچھ بھی اہمیت نہ دیتی تھیں۔

أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا.
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: وُهَيْبٌ أَوْلَاهُمَا، عِنْدَنَا بِهٰذَا.

[صحيح بخاري: ٣٢٦؛ سنن ابي داود: ٣٠٨؛ سنن النسائي: ٣٠٦٨]

محمد بن یحییٰ نے کہا: اس حدیث کی روایت میں ہمارے نزدیک وہیب، معمر سے زیادہ قابل اعتماد ہیں۔

بَابُ النُّفَسَاءِ كَمْ تَجْلِسُ.

باب: نفاس والی عورت کتنے دن بیٹھے گی؟ یعنی نماز روزہ موقوف رکھے گی

٦٤٨ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ أَبِي سَهْلٍ، عَنْ مُسَّةَ الْأَزْدِيَّةِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتِ النُّفَسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَجْلِسُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، وَكُنَّا نَطْلِي وُجُوهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ.

[**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٣١١؛ سنن الترمذي: ١٣٩؛ مسند احمد، ٦/ ٣٠٠؛ سنن الدارمي: ٩٦٠۔]

(٦٤٨) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نفاس والی عورت چالیس دن بیٹھی رہتی تھی اور ہم چھائیوں کے علاج کے لیے چہروں پر ورس (ایک جڑی بوٹی) ملا کرتی تھیں۔

٦٤٩ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ سُلَيْمٍ أَوْ سَلْمٍ، شَكَّ أَبُو الْحَسَنِ. ـوَأَظُنُّهُ هُوَ أَبُو الْأَحْوَصِ، ـ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَّتَ لِلنُّفَسَاءِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ.

[**ضعيف جدا**، مسند ابي يعلىٰ: ٣٧٩١؛ سنن الدارقطني، ١/ ٢٢٠؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي ١/ ٣٤٣ سلام الطّويل متروک راوی ہے۔]

(٦٤٩) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نفاس والی عورت کے لیے چالیس دن کی حد مقرر کی تھی، الا یہ کہ اس مدت سے پہلے پاک ہو جائے۔

بَابُ مَنْ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ.

باب: اس امر کا بیان کہ جو شخص اپنی حائضہ بیوی سے ہمبستری کر لے

٦٥٠ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ، إِذَا وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ

(٦٥٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب کوئی آدمی حائضہ بیوی سے ہمبستری کر لیتا تو نبی ﷺ اسے نصف دینار صدقہ کرنے کا حکم فرماتے۔

حَائِضٌ، أَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِنِصْفِ دِينَارٍ.

[**ضعيف**، سنن الترمذي: ۱۳۷ ابو امیہ عبدالکریم ضعیف راوی ہے۔]

بَابٌ: فِي مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ.

باب: حائضہ عورت کے ساتھ مل کر کھانے کا بیان

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: عَنْ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ، فَقَالَ: ((وَاكِلْهَا)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ۲۱۲؛ سنن الترمذي: ۱۳۳؛ ابن خزيمة: ۱۲۰۲]

(۶۵۱) عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حائضہ عورت کے ساتھ مل کر کھانے کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''تم اس کے ساتھ مل کر کھا سکتے ہو۔''

بَابٌ: فِي الصَّلَاةِ فِي ثَوْبِ الْحَائِضِ.

باب: حائضہ عورت کے کپڑے میں نماز ادا کرنے کا بیان

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي، وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ، وَأَنَا حَائِضٌ، وَعَلَيَّ مِرْطٌ لِي، وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ. [صحيح مسلم: ۵۱۴ (۱۱۴۷)؛ سنن ابي داود: ۳۷۰؛ سنن النسائي: ۷۶۹۔]

(۶۵۲) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں حالت حیض میں رسول اللہ ﷺ کے قریب لیٹی ہوئی تھی اور آپ نماز ادا کر رہے تھے۔ میں نے ایک چادر اپنے اوپر اوڑھ رکھی تھی اور اس کا کچھ حصہ آپ پر تھا۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى وَعَلَيْهِ مِرْطٌ، بَعْضُهُ عَلَيْهِ، وَعَلَيْهَا بَعْضُهُ، وَهِيَ حَائِضٌ.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ۳۶۹؛ مسند احمد، ۶/ ۳۳۰؛ مسند حميدى: ۳۱۳؛ ابن خزيمة: ۷۶۸؛ ابن حبان: ۷۳۲۹،

(۶۵۳) ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کی اور آپ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس کا کچھ حصہ ان (سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا) پر تھا اور وہ حائضہ تھیں۔

نیز دیکھئے صحيح بخاري: ٣٣٣ وصحيح مسلم: ٥١٣۔]

بَابٌ: إِذَا حَاضَتِ الْجَارِيَةُ لَمْ تُصَلِّ إِلَّا بِخِمَارٍ.

٦٥٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَاخْتَبَأَتْ مَوْلَاةٌ لَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((حَاضَتْ؟)) فَقَالَتْ نَعَمْ، فَشَقَّ لَهَا مِنْ عِمَامَتِهِ، فَقَالَ: ((اخْتَمِرِي بِهَذَا)).

[**ضعيف**، المصنف لابن ابي شيبة، ٢/ ٢٢٩ عبدالکریم بن ابی المخارق ضعیف راوی ہے۔]

باب: اس امر کا بیان کہ لڑکی بلوغت کے بعد اوڑھنی کے بغیر نماز نہ پڑھے

(٦٥٤) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو ان کی آزاد کردہ لونڈی آپ سے چھپ گئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا اسے حیض آگیا ہے؟'' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں، تو آپ نے اپنا عمامہ پھاڑ کر (ایک حصہ) اسے دیا اور فرمایا: ''اسے اوڑھنی کے طور پر استعمال کرلو۔''

٦٥٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَأَبُو النُّعْمَانِ، [قَالَا]: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٦٤١؛ سنن الترمذي: ٣٧٧؛ مسند احمد، ٦/ ١٥٠؛ ابن حبان: ١٧١١۔]

(٦٥٥) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی بالغ عورت کی نماز (چادر) اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں کرتا۔''

بَابُ الْحَائِضِ تَخْتَضِبُ.

باب: اس امر کا بیان کہ حائضہ عورت مہندی لگا سکتی ہے

٦٥٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَخْتَضِبُ الْحَائِضُ؟ فَقَالَتْ: قَدْ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ نَخْتَضِبُ، فَلَمْ يَكُنْ يَنْهَانَا عَنْهُ. [**صحيح**]

(٦٥٦) معاذہ رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا حائضہ عورت مہندی لگا سکتی ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کی موجودگی میں مہندی لگاتی تھیں۔ آپ ہمیں منع نہیں فرماتے تھے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَبَائِرِ.

باب: پٹیوں پر مسح کرنے کا بیان

٦٥٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: انْكَسَرَتْ إِحْدَى زَنْدَيَّ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْجَبَائِرِ.
قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: أَنْبَأَهُ الدَّبَرِيُّ، عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ، نَحْوَهُ.

[**ضعيف جدا**، المصنف لعبدالرزاق: ٦٢٣ عمرو بن خالد الواسطی کذاب ہے۔]

(٦٥٧) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میری ایک کلائی ٹوٹ گئی۔ میں نے (دھونے کے سلسلے میں) نبی ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے مجھے پٹیوں پر مسح کرنے کا حکم دیا۔
ابوالحسن بن سلمہ نے کہا: انہیں دبری نے عبدالرزاق سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

بَابُ اللُّعَابِ يُصِيبُ الثَّوْبَ.

باب: کپڑے کو لعاب لگ جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے

٦٥٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حَامِلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَلَى عَاتِقِهِ، وَلُعَابُهُ يَسِيلُ عَلَيْهِ. [**صحيح**، مسند احمد، ٢/ ٤٤٧، رقم: ٩٧٧٩۔]

(٦٥٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ نے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور ان کا لعاب بہہ کر آپ پر گر رہا تھا۔

بَابُ الْمَجِّ فِي الْإِنَاءِ.

باب: برتن میں کلی کرنے کا بیان

٦٥٩ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِدَلْوٍ، فَمَضْمَضَ مِنْهُ، فَمَجَّ فِيهِ مِسْكًا أَوْ أَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ، وَاسْتَنْثَرَ خَارِجًا مِنَ الدَّلْوِ.

[**ضعيف**، مسند احمد، ٤/ ٣١٥، ٣١٦؛ مسند حمیدی: ٨٨٦ عبدالجبار نے اپنے والد سے کچھ بھی نہیں سنا، لہٰذا یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٦٥٩) وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا، نبی ﷺ کی خدمت میں پانی کا ایک ڈول پیش کیا گیا۔ آپ نے اس میں سے پانی لے کر کلی کی جو کستوری کی طرح یا اس سے بھی بڑھ کر پاکیزہ تھی اور آپ نے ڈول سے باہر ناک صاف کی۔

٦٦٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ،

(٦٦٠) امام زہری، محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ قَدْ عَقَلَ مَجَّةً، مَجَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي دَلْوٍ مِنْ بِئْرٍ لَهُمْ.

[صحيح بخاري: ٧٧، ١٨٩؛ صحيح مسلم: ٦٥٧ (١٤٩٨)]

کہ انہیں کلی والا واقعہ یاد تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے کنوئیں کے پانی سے بھرے ہوئے ایک ڈول میں کلی کی تھی۔

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَرَى عَوْرَةَ أَخِيهِ.

باب: اس امر کا بیان کہ کسی کی شرمگاہ دیکھنا ممنوع ہے

٦٦١ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **((لَا تَنْظُرِ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يَنْظُرِ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ)).**

[صحيح مسلم: ٣٣٨ (٧٦٨)؛ سنن ابي داود: ٤٠١٨؛ سنن الترمذي: ٢٧٩٣ ـ]

(٦٦١) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور کوئی مرد کسی مرد کی شرمگاہ کو نہ دیکھے۔''

٦٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ مَوْلًى لِعَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا نَظَرْتُ، أَوْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ.

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: كَانَ أَبُوْ نُعَيْمٍ يَقُوْلُ: عَنْ مَوْلَاةٍ لِعَائِشَةَ.

[**ضعيف**، مسند احمد، ٦/ ٦٣؛ شمائل ترمذي: ٣٥٩ مولیٰ عائشہ مجہول راوی ہے۔]

(٦٦٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی شرمگاہ کو کبھی نہیں دیکھا۔

ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ابونعیم اس روایت کو ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (کے غلام کی بجائے ان) کی لونڈی سے روایت کرتے تھے۔

بَابُ مَنِ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَبَقِيَ مِنْ جَسَدِهِ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ كَيْفَ يَصْنَعُ.

باب: اس امر کا بیان کہ غسل جنابت کے دوران میں جسم کا تھوڑا سا حصہ بھی خشک رہ جائے تو کیا کرے؟

٦٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ: أَنْبَأَنَا مُسْلِمُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الرَّحَبِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ، فَرَأَى

(٦٦٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غسلِ جنابت کیا، پھر آپ کو تھوڑی سی جگہ ایسی نظر آئی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا۔ آپ نے اپنے بالوں کو اس جگہ پر نچوڑ کر تر کر لیا۔ اسحاق بن منصور کی روایت میں "فعصر شعرہٗ علیھا"

لُمْعَةً لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ، فَقَالَ بِجُمَّتِهِ فَبَلَّهَا عَلَيْهَا.
قَالَ إِسْحَقُ، فِي حَدِيثِهِ: فَعَصَرَ شَعْرَهُ عَلَيْهَا.
[ضعيف، مسند احمد، ١/ ٢٤٣؛ المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ٤١ ابوعلی الرحبی حسین بن قیس ضعیف ہے۔]

کے الفاظ ہیں۔ (دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔)

٦٦٤ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ فَرَأَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ أَجْزَأَكَ)). [ضعيف جدا، تهذيب الكمال للمزي، ١٠/ ٣٠٥ محمد بن عبید اللہ العرزمی متروک راوی ہے۔]

(٦٦٤) علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے غسلِ جنابت کر کے فجر کی نماز ادا کر لی۔ صبح ہوئی تو مجھے ناخن کے برابر جگہ نظر آئی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اس جگہ پر (گیلا) ہاتھ پھیر لیتے تو تمہیں کافی ہوتا۔''

بَابُ مَنْ تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعًا لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ.

باب: اس امر کا بیان کہ اگر دورانِ وضو میں کوئی جگہ خشک رہ جائے

٦٦٥ـ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، وَقَدْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ مَوْضِعَ الظُّفْرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوئَكَ)). [صحيح، سنن ابي داود: ١٧٣؛ مسند احمد، ٣/ ١٤٦؛ مسند ابي يعلىٰ: ٢٩٤٤؛ ابن خزيمة: ١٦٤۔]

(٦٦٥) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی وضو کر کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (اس نے اعضائے وضو میں) ناخن کے برابر جگہ (خشک) چھوڑ دی تھی، وہاں پانی نہیں پہنچا تھا۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''واپس جاؤ، پھر اچھی طرح وضو کرو۔''

٦٦٦ـ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ الظُّفْرِ عَلَى قَدَمِهِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ، قَالَ، فَرَجَعَ.
[صحيح مسلم: ٢٤٣ (٥٧٦)؛ مسند احمد، ١/ ٢١، ٢٣]

(٦٦٦) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے وضو کیا اور پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑ دی۔ آپ نے اسے دوبارہ وضو کرنے اور نماز لوٹانے (دہرانے) کا حکم دیا۔ پس وہ (وضو کرنے کے لیے) واپس چلا گیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الصَّلَاةِ
نماز سے متعلق احکام ومسائل

أَبْوَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

٦٦٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ((صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ)) فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ، وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ، حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْيَوْمِ الثَّانِي، أَمَرَهُ فَأَذَّنَ الظُّهْرَ فَأَبْرَدَ بِهَا، وَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ، وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟)) فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ)).

باب: اوقاتِ نماز کا بیان

(٦٦٧) بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر اوقاتِ نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم یہ دو دن ہمارے ساتھ نمازیں پڑھو۔'' جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اذان کہی۔ پھر انہیں حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی اقامت کہی (اور آپ نے نماز پڑھائی) سورج ابھی کافی بلند، سفید اور روشن تھا کہ آپ نے حکم دیا تو انہوں نے نماز عصر کے لیے اقامت کہی۔ پھر جب سورج غروب ہوا تو آپ نے حکم دیا تو (انہوں نے اذان کے بعد) مغرب کے لیے اقامت کہی۔ پھر جب شفق غائب ہوئی تو آپ نے حکم دیا تو انہوں نے (اذان کے بعد) نماز عشاء کے لیے اقامت کہی۔ پھر جب صبح صادق ہوئی تو انہوں نے (اذان کے بعد) نماز فجر کے لیے اقامت کہی۔ جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے انہیں (بلال رضی اللہ عنہ کو) حکم دیا تو انہوں نے ٹھنڈی کر کے ظہر کی اذان کہی اور اسے خوب ٹھنڈا کیا، پھر آپ نے عصر کی نماز پڑھائی، جبکہ سورج بلند تھا، البتہ گزشتہ دن کی نسبت تاخیر فرمائی، پھر آپ نے غروب شفق سے پہلے مغرب کی نماز پڑھائی، پھر ایک تہائی رات گزرنے کے بعد عشاء کی نماز پڑھائی، اور صبح کی نماز آپ نے خوب روشن کر کے پڑھائی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اوقات

[صحيح مسلم: ٦١٣ (١٣٩١)؛ سنن الترمذي: ١٥٢؛ سنن النسائي: ٥٢٠؛ مسند احمد، ٥/ ٣٤٩؛ ابن خزيمة: ٣٢٤.]

نماز کی بابت پوچھنے والا کہاں ہے؟'' اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول میں (حاضر) ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''جو اوقات تم نے دیکھے ہیں، تمہاری نمازوں کے اوقات ان کے درمیان ہیں۔''

٦٦٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عَلَى مَيَاثِرِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ، فِي إِمَارَتِهِ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، وَمَعَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، فَأَخَّرَ عُمَرُ الْعَصْرَ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: أَمَا إِنَّ جِبْرِيْلَ نَزَلَ فَصَلَّى إِمَامَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ! قَالَ: سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ أَبِي مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَأَمَّنِي، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ)) يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ. [صحيح بخاري: ٥٢١، ٣٢٢١؛ صحيح مسلم: ٦١٠ (١٣٧٩)؛ سنن ابي داود: ٣٩٤؛ سنن النسائي: ٤٩٥۔]

(٦٦٨) محمد بن مسلم بن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جن دنوں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مدینہ طیبہ کے گورنر تھے۔ وہ (زہری) ان (عمر بن عبدالعزیز) کے گدے پر بیٹھے تھے، ان کے ساتھ عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے۔ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے نماز عصر کی ادائیگی میں کچھ تاخیر کر دی تو عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا: جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ کے امام بن کر آپ ﷺ کو نمازیں پڑھائیں۔ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا: عروہ! خیال کرو تم کیا کہہ رہے ہو؟ تو عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام تشریف لائے، انہوں نے میری امامت کی اور میں نے ان کی معیت (اقتدا) میں نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی۔'' آپ ﷺ (ساتھ ساتھ) اپنی انگلیوں سے پانچ نمازیں گنتے تھے۔

بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْفَجْرِ.

باب: نماز فجر کے وقت کا بیان

٦٦٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّيْنَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى أَهْلِهِنَّ فَلَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ۔ تَعْنِي: مِنَ الْغَلَسِ۔ [صحيح مسلم: ٦٤٥ (١٤٥٧)؛ سنن النسائي: ٥٤٧.]

(٦٦٩) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ مومن خواتین نبی ﷺ کی اقتدا میں نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنے گھروں کو واپس جاتیں تو اس قدر اندھیرا ہوتا کہ انہیں کوئی پہچان نہ سکتا تھا۔

٦٧٠ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾. (١٧/الإسراء:٧٨) قَالَ: ((تَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ)). [**صحيح**، مسند احمد، ٢/ ٤٧٤؛ عن ابي مسعود وابي هريرة، جزء القراءة للبخاري: ٢٥١؛ سنن الترمذي: ٣١٣٥؛ ابن خزيمة: ١٤٧٤؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢١٠، ٢١١]

(٦٧٠) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ ''اور نماز فجر (بھی) بلاشبہ نماز فجر (فرشتوں کے) حاضر ہونے کا وقت ہے۔'' کی تفسیر میں فرمایا: ''اس وقت رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔''

٦٧١ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا نَهِيكُ بْنُ يَرِيمَ الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا مُغِيثُ بْنُ سُمَيٍّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَقْبَلْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ، فَقُلْتُ: مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: هَذِهِ صَلَاتُنَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَلَمَّا طُعِنَ عُمَرُ أَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ. [**صحيح**، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ٤٥٧؛ مسند ابي يعلىٰ: ٥٧٤٧۔]

(٦٧١) مغیث بن سمی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی معیت میں نماز فجر خوب اندھیرے میں پڑھی، جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر کہا: یہ کیا نماز (کا وقت) ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ یہ نماز (اندھیرے میں ہی) پڑھتے تھے۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ روشنی ہونے پر نماز پڑھانے لگے۔

٦٧٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ۔ وَجَدُّهُ بَدْرِيٌّ۔ يُخْبِرُ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَصْبِحُوا بِالصُّبْحِ، فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ، أَوْ لِأَجْرِكُمْ)). [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٤٢٤؛ سنن الترمذي: ١٥٤؛ سنن النسائي: ٥٤٩؛ مسند احمد، ٣/ ٤٦٥؛ ابن حبان: ١٤٨٩۔]

(٦٧٢) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھی طرح صبح ہونے دیا کرو، اس میں زیادہ ثواب ہے۔'' یا فرمایا: ''اس میں تمہارے لیے زیادہ اجر ہے۔''

بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ.

باب: نماز ظہر کے وقت کا بیان

٦٧٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ. [صحيح مسلم: ٦١٨ (١٤٠٤)؛ سنن ابي داود: ٨٠٦؛ سنن الترمذي: ٢٠٢؛ سنن النسائي: ٩٧٩؛ مسند احمد، ٥/ ٧٦؛ ابن خزيمة: ١٥٢٥ـ]

(٦٧٣) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا۔

٦٧٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيْلَةَ، عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الْهَجِيْرِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الظُّهْرَ، إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ. [صحيح بخاري: ٥٩٩؛ صحيح مسلم: ٦٤٧ (١٤٦٢)؛ سنن ابي داود: ٣٩٨؛ سنن الترمذي: ١٦٨؛ سنن النسائي: ٤٩٦ـ]

(٦٧٤) ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ دوپہر کی نماز جسے تم ظہر کی نماز کہتے ہو، اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا۔

٦٧٥ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ حَرَّ الرَّمْضَاءِ، فَلَمْ يُشْكِنَا.

قَالَ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ نَحْوَهُ. [صحيح مسلم: ٦١٩ (١٤٠٥)؛ سنن النسائي: ٤٩٨؛ مسند حميدى: ١٥٣]

(٦٧٥) خباب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شکوہ کیا کہ (ظہر کے وقت) شدید گرمی ہوتی ہے تو آپ نے ہمارے اس شکوہ کا ازالہ نہ فرمایا (بلکہ حسبِ معمول نماز پڑھاتے رہے۔)

قطان نے کہا: ہمیں یہ حدیث ابوحاتم نے الانصاری سے اور انہوں نے عوف رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کی۔

٦٧٦ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ [جُبَيْرٍ]، عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حَرَّ، الرَّمْضَاءِ، فَلَمْ يُشْكِنَا. [**صحيح بما قبله**؛ مسند البزار، (كشف الاستار): ٣٧٠؛ شرح معانى الآثار، ١/ ١٨٥، ح: ١٠١٣، من طريق آخر-]

(٦٧٦) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے نبی ﷺ سے شکوہ کیا کہ (ظہر کے وقت) زمین سخت گرم ہوتی ہے (لہٰذا نماز میں قدرے تاخیر کر لی جائے) تو آپ نے ہماری شکایت کا ازالہ نہ فرمایا۔

بَابُ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ.

باب: گرمی کی شدت میں نماز ظہر کو ٹھنڈا کرنے کا بیان

٦٧٧۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ **فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ**)).

[**صحيح**، الموطأ للامام مالك، ١/ ١٦؛ مسند الشافعى، ١/ ٢٧؛ طحاوى، ١/ ١٨٧۔]

(٦٧٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب گرمی شدید ہو تو نماز (ظہر) کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو، کیونکہ گرمی کی شدّت جہنم کی بھاپ سے ہے۔''

٦٧٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ **فَأَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ**)).

[صحيح مسلم: ٦١٥ (١٣٩٥)؛ سنن ابي داود: ٤٠٢؛ سنن الترمذي: ١٥٧؛ سنن النسائي: ٥٠١۔]

(٦٧٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب گرمی سخت ہو تو ظہر کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔''

٦٧٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ**)). [صحيح بخاري: ٣٢٥٩؛ مسند احمد، ٣/ ٩، ٥٢۔]

(٦٧٩) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔''

٦٨٠۔ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ بِالْهَاجِرَةِ، فَقَالَ لَنَا: ((**أَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ**)). [مسند احمد، ٤/ ٢٥٠؛ ابن حبان: ١٥٠٥؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ٤٣٩؛ طحاوى، ١/ ١٨٧ یہ روایت

(٦٨٠) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نماز ظہر دوپہر کے وقت پڑھتے تھے تو آپ نے ہمیں فرمایا: ''اس نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔''

شریک القاضی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

٦٨١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمنِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((أَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ)).

[**صحيح**، ابن خزيمة: ٣٣٠]

(٦٨١) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(جب گرمی شدید ہو تو) ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرو۔''

بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ.

باب: نمازِ عصر کے وقت کا بیان

٦٨٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِيْ، وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ. [صحيح مسلم: ٦٢١ (١٤٠٨)؛ سنن ابي داود: ٤٠٤؛ سنن النسائي: ٥٠٨۔]

(٦٨٢) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے، جبکہ سورج خاصا بلند اور روشن ہوتا، پھر کوئی جانے والا مدینہ کے مضافات کی بستیوں میں جاتا تو (وہاں پہنچنے کے بعد بھی) سورج بلند ہوتا تھا۔

٦٨٣ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ، وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِيْ، لَمْ يُظْهِرْهَا الْفَيْءُ بَعْدُ. [صحيح بخاري: ٥٤٦؛ صحيح مسلم: ٦١١ (١٣٨٢)]

(٦٨٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی، جبکہ دھوپ ابھی میرے کمرے میں ہی تھی اور سایہ کمرے (کی دیوار) پر نہیں چڑھا تھا۔

بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ.

باب: نمازِ عصر کی محافظت کا بیان

٦٨٤ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: ((مَلَأَ اللَّهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا، كَمَا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى)). [**حسن صحيح**، مسند البزار، (البحرالزخار)، ٢/ ١٨٠، ١٨١ح: ٥٥٧؛ مسند احمد، ١/ ١٥٠؛ ابن خزيمة: ١٣٣٦۔]

(٦٨٤) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان (مشرکین وکفار) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ جس طرح انہوں نے ہمیں نمازِ وسطیٰ (عصر) کی ادائیگی سے روکے رکھا۔''

٦٨٥ ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

(٦٨٥) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی عصر کی نماز رہ گئی گویا اس کے اہل وعیال اور

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الَّذِي تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ)). [صحيح مسلم: ٦٢٦ (١٤١٧)؛ سنن النسائي: ٥١٣۔]

مال واسباب سب کچھ تباہ ہو گئے۔''

٦٨٦۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: حَبَسَ الْمُشْرِكُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ، حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: ((حَبَسُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰى، مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا)). [صحيح مسلم: ٦٢٨ (١٤٢٦)؛ سنن الترمذي: ١٨١، ٢٩٨٥۔]

(٦٨٦) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (غزوۂ خندق کے دن) مشرکین نے نبی ﷺ کو نماز عصر ادا کرنے کا موقع نہ دیا حتی کہ سورج غروب ہو گیا، تو آپ نے فرمایا: ''ان لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ (عصر) ادا کرنے سے روک دیا۔ (اس کی پاداش میں) اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے۔''

بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ.

باب: نماز مغرب کے وقت کا بیان

٦٨٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلٰى مَوَاقِعِ نَبْلِهِ.

(٦٨٧) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مغرب کی نماز ادا کر کے فارغ ہوتے تو (اجالے کی وجہ سے) آدمی اپنا تیر گرنے کی جگہ دیکھ سکتا تھا۔

حَدَّثَنَا أَبُوْ يَحْيَى الزَّعْفَرَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، نَحْوَهُ. [صحيح بخاري: ٥٥٩؛ صحيح مسلم: ٦٣٧ (١٤٤١)]

ابو یحییٰ زعفرانی نے ابراہیم بن موسیٰ کے طریق سے مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

٦٨٨۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ. [صحيح بخاري: ٥٦١؛ صحيح مسلم: ٦٣٦ (١٤٤٠)؛ سنن ابي داود: ٤١٧؛ سنن الترمذي: ١٦٤۔]

(٦٨٨) سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے جب سورج غروب ہو جاتا تھا۔

٦٨٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ

(٦٨٩) عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ

مُوسَى: أَنْبَأَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ [عُمَرَ] بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوْا الْمَغْرِبَ حَتَّى تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ**)).

نے فرمایا: ''میری امت اس وقت تک دینِ فطرت (اسلام) پر قائم رہے گی، جب تک وہ ستارے خوب نمایاں ہونے تک مغرب کو مؤخر نہ کرے۔''

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مَاجَةَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُوْلُ: اضْطَرَبَ النَّاسُ فِي هَذَا الْحَدِيْثِ بِبَغْدَادَ. فَذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ الْأَعْيَنُ إِلَى الْعَوَّامِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَأَخْرَجَ إِلَيْنَا أَصْلَ أَبِيْهِ، فَإِذَا الْحَدِيْثُ فِيْهِ.

[**صحيح**، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ٤٤٨؛ سنن الدارمي: ١٢١٣؛ ابن خزيمة: ٣٤٠۔]

امام ابوعبداللہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے (اپنے شیخ) محمد بن یحییٰ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ اس حدیث کے بارے میں لوگوں کے درمیان کچھ اختلاف ہوا تو میں اور ابوبکر الاعین، عوام بن عباد بن عوام کے ہاں گئے تو انہوں نے ہمیں اپنے والد کا اصل (نسخہ) نکال کر (دکھایا) تو اس میں یہ حدیث موجود تھی۔

بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ.

باب: نمازِ عشاء کے وقت کا بیان

٦٩٠ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ**)). [صحيح مسلم: ٢٥٢ (٥٨٩)؛ سنن ابي داود: ٤٦؛ سنن النسائي: ٥٣٥۔]

(٦٩٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔''

٦٩١ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ١٦٧؛ مسند احمد، ٢/ ٢٥٠؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٤٦۔]

(٦٩١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو تہائی رات یا نصف رات تک مؤخر کر دیتا۔''

٦٩٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا؟ قَالَ: نَعَمْ. أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى قَرِيْبٍ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ. فَلَمَّا صَلَّى

(٦٩٢) حمید رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، کیا نبی ﷺ نے انگوٹھی بنوائی تھی؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، ایک رات آپ نے عشاء کی نماز تقریباً نصف رات تک مؤخر کی۔ جب آپ نماز ادا کر چکے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر

أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا. وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ)). قَالَ أَنَسٌ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ خَاتَمِهِ.

[**صحيح**، سنن النسائي: ٥٤٠؛ مسند احمد، ٣/ ١٨٢، نيز ديكھئے صحيح بخاري: ٦٦١؛ صحيح مسلم: ٦٤٠ وغيره-]

فرمایا: ''لوگ (عشاء کی) نماز پڑھ کر سو گئے ہیں، اور تم جب تک نماز کا انتظار کرتے رہو گے، نماز میں ہی (شمار) ہو گے۔'' انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (وہ کیفیت مجھے اس طرح یاد ہے) گویا میں آپ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

٦٩٣- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ. فَخَرَجَ، فَصَلَّى بِهِمْ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا. وَأَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ، وَلَوْلَا الضَّعِيْفُ وَالسَّقِيْمُ أَحْبَبْتُ أَنْ أُؤَخِّرَ هَذِهِ الصَّلَاةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٢٢-]

(٦٩٣) ابو سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی، پھر آپ (عشاء کے لیے) باہر تشریف نہ لائے حتی کہ آدھی رات گزر گئی، پھر آپ (گھر سے) باہر تشریف لائے، لوگوں کو نماز پڑھائی اور فرمایا: ''لوگ (عشاء کی) نماز پڑھ کر سو چکے ہیں اور تم جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے (گویا) تم نماز میں مصروف رہے۔ اور اگر ضعیف و بیمار لوگ نہ ہوتے تو مجھے یہی پسند تھا کہ میں اس نماز (عشاء) کو آدھی رات تک مؤخر کر دوں۔''

بَابُ مِيْقَاتِ الصَّلَاةِ فِي الْغَيْمِ.

باب: بادل ہونے کی صورت میں نماز کے اوقات

٦٩٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ فِي غَزْوَةٍ، فَقَالَ: ((بَكِّرُوْا بِالصَّلَاةِ فِي الْيَوْمِ الْغَيْمِ، فَإِنَّهُ مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ)). [**ضعيف**، مسند احمد، ٥/ ٣٦١؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ٤٤٤؛ ابن حبان: ١٤٦٣، یحییٰ بن ابی کثیر مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(٦٩٤) بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا: ''ابر آلود دن میں نماز جلدی پڑھ لیا کرو، کیونکہ جس کی عصر کی نماز رہ گئی، اس کے عمل ضائع ہو گئے۔''

بَابُ مَنْ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ نَسِيَهَا.

باب: نیند یا نسیان کی وجہ سے نماز رہ

جائے تو کیا کرے؟

٦٩٥ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَغْفُلُ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ يَرْقُدُ عَنْهَا، قَالَ: ((**يُصَلِّيهَا إِذَا ذَكَرَهَا**)).

[صحيح مسلم: ٦٨٤ (١٥٦٧)؛ سنن الترمذي: ١٧٨؛ سنن النسائي: ٦١٥-]

(٦٩٥) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو نماز پڑھنا بھول جائے یا سو یا رہ جائے۔ تو آپ نے فرمایا: ''جب اسے یاد آئے، اسی وقت پڑھ لے۔''

٦٩٦ - حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا**)).

[**صحيح**، شواہد کے لیے دیکھئے حدیث سابق: ٦٩٥]

(٦٩٦) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو اسے چاہیے کہ جب یاد آئے (اسی وقت) پڑھ لے۔''

٦٩٧ - حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ، فَسَارَ لَيْلَةً، حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكَرَى عَرَّسَ، وَقَالَ لِبِلَالٍ: ((**اِكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ**)) فَصَلَّى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ، وَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ، مُوَاجِهَ الْفَجْرِ، فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا، فَفَزِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((**أَيْ بِلَالُ!**)) فَقَالَ بِلَالٌ: أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((**اقْتَادُوا**)) فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا، ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ، فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ

(٦٩٧) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ خیبر سے واپس آئے تو ایک رات سفر کرتے رہے۔ جب آپ کو نیند آنے لگی تو رات کے آخری حصے میں آرام کے لیے رک گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''آج رات ہمارے لیے نگہبانی کرو۔'' (جب صبح صادق ہو تو اذان کہہ کر ہمیں مطلع کر دینا) بلال رضی اللہ عنہ حسبِ توفیق نماز پڑھتے رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سو گئے۔ جب صبح صادق طلوع ہونے کا وقت قریب ہوا تو بلال رضی اللہ عنہ فجر (مشرق) کی طرف منہ کر کے اپنی سواری سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ بلال رضی اللہ عنہ پر نیند غالب آگئی، جبکہ وہ اپنی سواری سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ سمیت صحابہ کرام میں سے کوئی بھی نہ جاگ سکا حتی کہ سورج کی روشنی (تپش) ان پر پڑی۔ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا گئے، پھر فرمایا: ''اے بلال!'' تو بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، جس نے آپ کو گھیر لیا، اس نے مجھے بھی گھیر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ: ((مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ -عَزَّوَجَلَّ- قَالَ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي﴾)) (٢٠/ طه:١٤) قَالَ، وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا لِلذِّكْرٰى.

[صحيح مسلم: ٦٨٠ (١٥٦٠)؛ سنن ابي داود: ٤٣٥؛ سنن الترمذي: ٣١٦٣؛ سنن النسائي: ٦١٩، ٦٢٠؛ مسند احمد، ٣/ ٤٢٨۔]

فرمایا: ''(یہاں سے) کوچ کرو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی سواریوں کو تھوڑی دور تک چلاتے گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: ''جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو اسے چاہیے کہ جب یاد آئے پڑھ لے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ﴾ ''اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔''

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کو یوں پڑھتے تھے: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِلذِّكْرٰى﴾

٦٩٨ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرُوْا تَفْرِيطَهُمْ فِي النَّوْمِ، فَقَالَ: نَامُوْا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ، إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقْظَةِ، فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً، أَوْ نَامَ عَنْهَا، فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا، وَلِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ))

قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ: فَسَمِعَنِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ وَأَنَا أُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ فَقَالَ: يَا فَتٰى! انْظُرْ كَيْفَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي شَاهِدٌ لِلْحَدِيْثِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: فَمَا أَنْكَرَ مِنْ حَدِيْثِهِ شَيْئًا.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٣٧؛ سنن الترمذي: ١٧٧؛ سنن النسائي: ٦١٨]

(٦٩٨) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگوں نے نیند کی وجہ سے اپنی کوتاہی کا ذکر کیا کہ وہ طلوع آفتاب تک سوئے رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیند آ جانا کوتاہی نہیں، کوتاہی تو یہ ہے کہ انسان بیدار ہونے کے باوجود عمداً تاخیر کرے۔ جب تم میں سے کوئی آدمی نماز پڑھنا بھول جائے یا اس نماز سے سویا رہ جائے تو اسے چاہیے کہ جب یاد آئے (اسی وقت) پڑھ لے اور اگلے دن والی نماز اس کے وقت پر ہی ادا کرے۔''

عبداللہ بن رباح نے کہا: میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا کہ مجھ سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے سن لی تو انہوں نے فرمایا: نوجوان! ذرا توجہ سے حدیث بیان کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ حدیث ارشاد فرمائی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ (عبداللہ بن رباح نے کہا: میں نے حدیث بیان کی تو) انہوں نے اس حدیث میں کسی بات کی تردید نہیں کی۔

بَابُ وَقْتِ الصَّلَاةِ فِي الْعُذْرِ وَالضَّرُوْرَةِ.

باب: عذر اور ضرورت (مجبوری) میں نماز کا وقت

٦٩٩ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ

(٦٩٩) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، وَعَنِ الْأَعْرَجِ، يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَهَا، وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَهَا)).

[صحيح بخاري: ٥٧٩؛ صحيح مسلم: ٦٠٨ (١٣٧٧)؛ سنن ابي داود: ٤١٢؛ سنن النسائي: ٥١٨-]

رکعت پالی، اس نے عصر کی نماز پالی اور جس نے طلوع آفتاب سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالی تو اس نے صبح کی نماز پالی۔''

٧٠٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، الْمِصْرِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا، وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا)).

(٧٠٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالی، اس نے نماز فجر پالی اور جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی، اس نے نماز عصر پالی۔''

حَدَّثَنَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[صحيح مسلم: ٦٠٩ (١٣٧٥)؛ سنن النسائي: ٥٥٢]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں یہ حدیث جمیل بن حسن نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے معمر سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَعَنِ الْحَدِيْثِ بَعْدَهَا.

باب: نماز عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد باتیں کرنے کی ممانعت کا بیان

٧٠١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَعَبْدُالْوَهَّابِ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ. وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا. [صحيح بخاري: ٥٦٨، نیز دیکھیے حدیث سابق: ٧٠٠-]

(٧٠١) ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کو تاخیر سے پڑھنا پسند کرتے تھے، اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

٧٠٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْلَى الطَّائِفِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ الْعِشَاءِ، وَلَا سَمَرَ بَعْدَهَا. [**حسن صحيح**، مسند احمد، ٦/ ٢٦٤؛ مسند الطيالسي: ١٤١٤؛ مسند ابي يعلى: ٤٧٨٤؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ٤٥١، ٤٥٢۔]

(٧٠٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء سے پہلے سوتے نہیں تھے اور اس کے بعد (غیر ضروری) باتیں نہیں کرتے تھے۔

٧٠٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: جَدَبَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ -يَعْنِي: زَجَرَنَا-. [مسند احمد، ١/ ٣٨٨؛ المصنف لابن ابي شيبة، ٢/ ٢٧٩؛ ابن خزيمة: ١٣٤٠؛ ابن حبان: ٢٠٣١، یہ روایت عطاء بن السائب کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٧٠٣) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عشاء کے بعد دیر تک باتیں کرتے رہنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُقَالَ صَلَاةُ الْعَتَمَةِ.

باب: اس امر کا بیان کہ نماز عشاء کو ''عتمہ'' کہنا منع ہے

٧٠٤۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي لَبِيْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: **((لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ، فَإِنَّهَا الْعِشَاءُ، وَإِنَّهُمْ لَيُعْتِمُوْنَ بِالْإِبِلِ))**. [صحيح مسلم: ٦٤٤ (١٤٥٥)؛ سنن ابي داود: ٤٩٨٤؛ سنن النسائي: ٥٤٢۔]

(٧٠٤) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''دیہاتی لوگ تمہاری نماز کے نام کے سلسلے میں تم پر غالب نہ آجائیں، اس کا نام عشاء ہے۔ وہ لوگ اونٹنیوں (کو دوہنے) کی وجہ سے اسے ''عتمہ'' یعنی اندھیرے والی نماز کہتے ہیں۔''

٧٠٥۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ،

(٧٠٥) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دیہاتی لوگ تمہاری نماز کے نام کے سلسلے میں تم پر غالب نہ

عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ)). زَادَ ابْنُ حَرْمَلَةَ: ((فَإِنَّمَا هِيَ الْعِشَاءُ، وَإِنَّمَا يَقُولُونَ الْعَتَمَةَ لِإِعْتَامِهِمْ بِالْإِبِلِ)).

[حسن صحيح، مسند احمد، ٢/ ٤٣٣، ٤٣٨]

آ جائیں۔"

ابن حرملہ نے یہ الفاظ زائد بیان کیے ہیں: "اس کا نام عشاء ہے اور وہ لوگ اندھیرا ہونے پر اونٹنیوں کو دوہنے (ان کا دودھ نکالنے) کی وجہ سے اسے بھی "عتمہ" یعنی اندھیرے والی نماز کہتے ہیں۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَبْوَابُ الْأَذَانِ وَالسُّنَّةِ فِيهَا

اذان کے احکام ومسائل اور اس کا مسنون طریقہ

بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ.

٧٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ، مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ [الْمَدَنِيُّ]: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ هَمَّ بِالْبُوقِ، وَأَمَرَ بِالنَّاقُوسِ فَنُحِتَ، فَأُرِيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ فِي الْمَنَامِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ، يَحْمِلُ نَاقُوسًا، فَقُلْتُ لَهُ: يَا عَبْدَاللَّهِ! تَبِيعُ النَّاقُوسَ؟ قَالَ: وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قُلْتُ: أُنَادِي بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ تَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا رَأَى. قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَأَيْتُ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوسًا، فَقَصَّ عَلَيْهِ الْخَبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

باب: اذان کی ابتدا کا بیان

(۷۰۶) عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بُوق (نرسنگا بجوانے) کا ارادہ کیا اور آپ نے ناقوس (بگل تیار کرنے) کا حکم دے دیا تو وہ تراشا گیا۔ (اسی اثنا میں) عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا، انہوں نے فرمایا: میں نے خواب میں ایک آدمی کو دو سبز کپڑے زیب تن کیے ہوئے دیکھا، وہ ایک ناقوس (بگل) اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے اس سے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تم یہ ناقوس بیچو گے؟ اس نے پوچھا: تم اس کا کیا کرو گے؟ میں نے کہا: میں اسے بجا کر نماز کے وقت سے لوگوں کو آگاہ کیا کروں گا۔ اس نے کہا: میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتلاؤں؟ میں نے کہا: وہ کیا؟ اس نے کہا: تم (لوگوں کو نماز کے وقت سے آگاہ کرنے کے لیے) اس طرح کہا کرو۔ اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ. اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، میں گواہی دیتا ہوں

((إِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ رَأَى رُؤْيَا، فَاخْرُجْ مَعَ بِلَالٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَلْقِهَا عَلَيْهِ، وَلْيُنَادِ بِلَالٌ، فَإِنَّهُ أَنْدَى صَوْتًا مِنْكَ)) . قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ بِلَالٍ إِلَى الْمَسْجِدِ. فَجَعَلْتُ أُلْقِيْهَا عَلَيْهِ وَهُوَ يُنَادِيْ بِهَا، قَالَ فَسَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالصَّوْتِ، فَخَرَجَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ رَأَى.

قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ: فَأَخْبَرَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ الْحَكَمِيُّ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ فِيْ ذٰلِكَ:

أَحْمَدُ اللّٰهَ ذَا الْجَلَالِ وَذَا الْإِكْـ
رَامِ حَمْدًا عَلَى الْأَذَانِ كَثِيْرًا
إِذْ أَتَانِيْ بِهِ الْبَشِيْرُ مِنَ اللّٰـ
ـهِ فَأَكْرِمْ بِهِ لَدَيَّ بَشِيْرًا
فِيْ لَيَالٍ وَالَى بِهِنَّ ثَلَاثٍ
كُلَّمَا جَاءَ زَادَنِيْ تَوْقِيْرًا

[**حسن**، سنن ابي داود: ٤٩٩؛ سنن الترمذي: ١٨٩؛ ابن خزيمة: ٣٦٣؛ ابن حبان: ١٦٧٩؛ ابن الجارود: ١٥٨؛ خلق افعال العباد للبخاري: ٢٤ـ]

کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، (لوگو!) آؤ نماز کی طرف حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، (لوگو!) آؤ نماز کی طرف، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، (لوگو!) آجاؤ کامیابی کی طرف، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، (لوگو!) آجاؤ کامیابی کی طرف، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں۔

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کو اپنا خواب سنایا۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے ایک آدمی کو دو سبز کپڑے پہنے ہوئے دیکھا، وہ ناقوس اٹھائے ہوئے تھا، پھر سارا واقعہ سنایا تو رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام سے) فرمایا: ''تمہارے اس ساتھی نے ایک خواب دیکھا ہے۔ (آپ نے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا:) تم بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں جا کر یہ الفاظ انہیں بتلاؤ اور بلال رضی اللہ عنہ ان الفاظ کو بلند آواز سے ادا کریں، کیونکہ وہ تمہاری نسبت بلند آواز والے ہیں۔

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں گیا۔ میں یہ الفاظ انہیں بتاتا گیا اور وہ بلند آواز سے ان الفاظ کو ادا کرتے گئے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ سنے تو وہ بھی آگئے اور کہا: اے اللہ کے رسول، اللہ کی قسم! میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے جیسا انہوں (عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) نے دیکھا ہے۔

ابو عبید نے فرمایا: ابو بکر الحکمی نے مجھے بتایا کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اس (واقعہ) کے بارے میں یہ اشعار کہے ہیں:

میں اللہ ذو الجلال والاکرام کی حمد وثنا بیان کرتا ہوں کہ اس نے مجھے (خواب میں) اذان سکھائی۔ اللہ کی طرف سے ایک بشارت دینے والا میرے پاس آیا اور تین راتیں مسلسل میرے

پاس آتا رہا۔ وہ جب بھی آیا، اس نے میری عزت وتوقیر میں اضافہ ہی کیا۔

٧٠٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحٰقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَشَارَ النَّاسَ لِمَا يُهِمُّهُمْ إِلَى الصَّلَاةِ، فَذَكَرُوا الْبُوقَ، فَكَرِهَهُ مِنْ أَجْلِ الْيَهُودِ، ثُمَّ ذَكَرُوا النَّاقُوسَ، فَكَرِهَهُ مِنْ أَجْلِ النَّصَارَى، فَأُرِيَ النِّدَاءَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَطَرَقَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلًا، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَالًا بِهِ، فَأَذَّنَ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَزَادَ بِلَالٌ، فِي نِدَاءِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ. فَأَقَرَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى، وَلَكِنَّهُ سَبَقَنِي. [**ضعيف وبعضه صحيح**، المعجم الكبير للطبراني، ١٢/ ٢٨٧ یہ روایت محمد بن خالد "متهم بالكذب" کی وجہ سے سخت ضعیف ہے، البتہ بعض حصے کے شواہد ہیں۔ دیکھئے صحیح بخاري: ٦٠٣، ٦٠٤؛ صحيح مسلم: ٣٧٧، ٣٧٨۔]

(٧٠٧) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں کو باجماعت نماز ادا کرنے میں دقت پیش آتی تھی تو نبی ﷺ نے اس بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا۔ بعض نے نرسنگا (بجانے) کا کہا، آپ نے اسے ناپسند کیا، یہودیوں (سے مشابہت) کی وجہ سے، پھر انہوں نے ناقوس (بگل) کا ذکر کیا تو آپ نے عیسائیوں کی (مشابہت کی) وجہ سے اسے پسند نہ کیا۔ (اس روز کوئی فیصلہ نہ ہو سکا) اسی رات ایک انصاری صحابی عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خواب میں اذان دکھائی گئی۔ انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے رات کو ہی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اپنا خواب سنایا تو (صبح کو) رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے اذان کہی۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کی اذان میں [الصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ] "نماز نیند سے بہتر ہے۔" کے الفاظ بڑھا دیئے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے قائم رکھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے بھی اس جیسا خواب دیکھا ہے، البتہ وہ (خواب بیان کرنے میں) مجھ سے سبقت لے گئے۔

بَابُ التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ.

باب: اذان میں ترجیع، شہادتین کے کلمات دہرانے کا بیان

٧٠٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ بْنِ مِعْيَرٍ، حِينَ جَهَّزَهُ إِلَى الشَّامِ، فَقُلْتُ لِأَبِي مَحْذُوْرَةَ: أَيْ عَمِّ! إِنِّي خَارِجٌ إِلَى الشَّامِ، وَإِنِّي

(٧٠٨) عبداللہ بن مُحیریز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ یتیم تھے اور ابو محذورہ بن مِعیَر رضی اللہ عنہ کی کفالت میں تھے۔ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ انہیں کسی کام سے سرزمینِ شام کی طرف بھیجنے لگے تو میں نے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: چچا جان! میں شام کی طرف جا رہا ہوں، وہاں مجھ سے اس اذان کی بابت پوچھا جائے گا جو آپ کہتے ہیں (لہٰذا مجھے سمجھا دیں) ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں

أُسَأَلُ عَنْ تَأْذِيْنِكَ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا مَحْذُوْرَةَ قَالَ: خَرَجْتُ فِيْ نَفَرٍ، فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ، فَأَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ، عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ مُتَنَكِّبُوْنَ، فَصَرَخْنَا نَحْكِيْهِ، نَهْزَأُ بِهِ، فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا قَوْمًا فَأَقْعَدُوْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: ((**أَيُّكُمُ الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ؟**)) فَأَشَارَ إِلَيَّ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، وَصَدَقُوْا، فَأَرْسَلَ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِيْ، وَقَالَ لِيْ: ((**قُمْ فَأَذِّنْ**)). فَقُمْتُ، وَلَا شَيْءَ أَكْرَهُ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا مِمَّا يَأْمُرُنِيْ بِهِ، فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَلْقَى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ التَّأْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهِ، فَقَالَ: ((**قُلْ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ**)). ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((**ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ. حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ. حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ**)). ثُمَّ دَعَانِيْ حِيْنَ قَضَيْتُ التَّأْذِيْنَ فَأَعْطَانِيْ صُرَّةً فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَةِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ، ثُمَّ أَمَرَّهَا عَلَى وَجْهِهِ، مِنْ بَيْنِ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ عَلَى كَبِدِهِ، ثُمَّ بَلَغَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سُرَّةَ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ**)). فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمَرْتَنِيْ بِالتَّأْذِيْنِ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ، قَدْ أَمَرْتُكَ**)). فَذَهَبَ كُلُّ شَيْءٍ

چند ساتھیوں کی معیت میں سفر پر روانہ ہوا۔ راستے میں (پڑاؤ کیا تو) رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے نماز کے لیے اذان کہی۔ ہم نے مؤذن کی آواز سنی۔ اس وقت ہم آپ ﷺ سے منحرف (غیر مسلم) تھے۔ ہم زور زور سے اذان کی نقل اتارنے اور مذاق کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہماری آوازیں سن لیں۔ آپ نے کچھ لوگوں کو ہماری طرف بھیجا (وہ ہمیں پکڑ لائے) اور ہمیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے لا بٹھایا۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کس کی آواز مجھے زیادہ بلند سنائی دی تھی؟'' میرے سب ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کر دیا اور ان کی بات درست بھی تھی۔ آپ نے ان سب کو تو چھوڑ دیا اور مجھے اپنے پاس روک لیا۔ آپ نے فرمایا: ''اٹھو اور اذان کہو۔'' میں آپ کا حکم سن کر کھڑا تو ہو گیا، لیکن میں اس وقت رسول اللہ ﷺ سے اور آپ کے حکم سے شدید نفرت محسوس کر رہا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا تو خود رسول اللہ ﷺ نے میرے سامنے اذان کے الفاظ ادا کیے۔ اور فرمایا: ''کہو: **اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ**۔'' پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: ''بلند آواز سے (دوبارہ) کہو، **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ. حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ. حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ**۔'' جب میں اذان مکمل کر چکا تو آپ نے مجھے ایک تھیلی عنایت فرمائی، اس میں کچھ چاندی تھی، پھر آپ نے اپنا دست مبارک ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر رکھا، پھر اسے ان کے چہرے پر اور سینے پر پھیرا، پھر ان کے جگر پر حتی کہ آپ کا ہاتھ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ

كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَرَاهِيَةٍ، وَعَادَ ذٰلِكَ كُلُّهُ مَحَبَّةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَدِمْتُ عَلَى عَتَّابِ بْنِ أَسِيْدٍ، عَامِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ، فَأَذَّنْتُ مَعَهُ بِالصَّلَاةِ عَنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ذٰلِكَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَا مَحْذُوْرَةَ، عَلَى مَا أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَيْرِيْزٍ.

[**حسن صحيح**، سنن النسائي: ٦٣٣؛ مسند احمد، ٣/ ٤٠٩؛ ابن خزيمة: ٣٧٩؛ ابن حبان: ١٦٨٠، نیز دیکھئے حدیث: ٧٠٩۔]

کی ناف تک جا پہنچا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تجھے برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے مکہ میں مؤذن مقرر فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، میں تمہیں مکہ میں مؤذن مقرر کرتا ہوں۔'' مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں جو کراہت (نفرت) تھی وہ سب ختم ہو کر رسول اللہ ﷺ کی محبت میں تبدیل ہوگئی۔

مَیں مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ عامل (گورنر) عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان (عتاب رضی اللہ عنہ) کے دور میں اذان کہتا رہا۔

عبدالعزیز بن عبدالملک نے فرمایا: جس طرح عبداللہ بن محیریز نے مجھ سے حدیث بیان کی، اسی طرح مجھ سے ایک ایسے آدمی نے بھی بیان کی جو ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے ملا تھا۔

٧٠٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ أَنَّ مَكْحُولًا حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا مَحْذُوْرَةَ، حَدَّثَهُ قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً، وَ الْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً، الْأَذَانُ ((**اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ. حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ. حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ**)). وَالْإِقَامَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً ((**اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ**

(٧٠٩) ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اذان کے انیس اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے اس کے الفاظ یہ ہیں: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے۔ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ. حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ. اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)). [صحيح مسلم: ٣٧٩ (٨٤٢)؛ سنن ابي داود: ٥٠٠؛ سنن الترمذي: ١٩١، ١٩٢؛ سنن النسائي: ٦٣٠]

رَسُوْلُ اللّٰهِ، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (لوگو!) آؤ نماز کی طرف، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، (لوگو!) آؤ نماز کی طرف، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (لوگو!) آجاؤ کامیابی کی طرف، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، (لوگو!) آجاؤ کامیابی کی طرف، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں۔

اور اقامت کے سترہ کلمات یہ ہیں: اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، (لوگو!) آؤ نماز کی طرف، (لوگو!) آؤ نماز کی طرف، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، (لوگو!) آجاؤ کامیابی کی طرف، (لوگو!) آجاؤ کامیابی کی طرف، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ تحقیق نماز کھڑی ہوگئی، تحقیق نماز کھڑی ہوگئی، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں۔

بَابُ السُّنَّةِ فِي الْأَذَانِ.

باب: اذان کہنے کا مسنون طریقہ

٧١٠ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ، مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ:

(٧١٠) رسول اللہ ﷺ کے مؤذن سعد قرظ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ (اذان

حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَجْعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ، وَقَالَ: ((إِنَّهُ أَرْفَعُ لِصَوْتِكَ)). [ضعيف، المعجم الصغير للطبراني: ٢٤١؛ المستدرك للحاكم، ٣/ ٦٠٧ عبدالرحمٰن بن سعد اور عمار بن سعد دونوں ضعیف ہیں۔]

کہتے ہوئے) اپنی (شہادت کی) انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں، نیز فرمایا: ''اس طرح کرنے سے تمہاری آواز بلند ہو جائے گی۔''

٧١١۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْأَبْطَحِ، وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ، فَخَرَجَ بِلَالٌ، فَأَذَّنَ فَاسْتَدَارَ فِي أَذَانِهِ، وَجَعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ. [صحيح، المعجم الكبير للطبراني، ٢٢/ ١٠٥؛ مسند ابي يعلى، ٢/ ١٩١، ح: ٨٩٤؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ٣٩٦؛ ابن خزيمة: ٣٨٨ یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن ہے۔]

(٧١١) ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ابطح کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ سرخ رنگ کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ (خیمے سے) باہر آئے انہوں نے اذان کہی اور دوران اذان میں (دائیں اور بائیں طرف ذرا) گھومے اور اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں۔

٧١٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِي أَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِينَ لِلْمُسْلِمِينَ: صَلَاتُهُمْ وَصِيَامُهُمْ))**. [موضوع، تاريخ بغداد للخطيب، ١١/ ٣٣٧ مروان بن سالم متروک ہے۔]

(٧١٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عامة المسلمین کے دو کاموں، نماز اور روزے کی ذمہ داری موذنوں کی گردنوں پر ہے۔''

٧١٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ بِلَالٌ لَا يُؤَخِّرُ الْأَذَانَ عَنِ الْوَقْتِ، وَرُبَّمَا أَخَّرَ الْإِقَامَةَ شَيْئًا. [مسند الطيالسي: ٧٧٠، شریک القاضی مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٧١٣) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان کو اس کے (اصل) وقت سے موخر نہیں کرتے تھے، البتہ اقامت کو بعض اوقات موخر کر دیتے تھے۔

٧١٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: كَانَ آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا أَتَّخِذَ مُؤَذِّنًا يَأْخُذُ عَلَى الْأَذَانِ أَجْرًا. [صحيح،

(٧١٤) عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے سب سے آخری وصیت یہ فرمائی کہ میں اذان کی اجرت لینے والے کو موذن مقرر نہ کروں۔

سنن الترمذي: ٢٠٩؛ مسند حميدى: ٩٠٦؛ المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ٢٢٨]

٧١٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْأَسَدِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْرَائِيْلَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ بِلَالٍ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُثَوِّبَ فِي الْفَجْرِ، وَنَهَانِي أَنْ أُثَوِّبَ فِي الْعِشَاءِ. [**ضعيف**، سنن الترمذي: ١٩٨؛ مسند احمد، ٦/ ١٤؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ٤٢٤ ابواسرائیل ضعیف راوی ہے، نیز اس میں دو مزید علتیں ہیں۔]

(۷۱۵) بلال رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فجر کی اذان میں تثویب کا حکم دیا اور عشاء کی اذان میں تثویب سے منع فرمایا۔

٧١٦۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ بِلَالٍ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يُؤْذِنُهُ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقِيلَ: هُوَ نَائِمٌ. فَقَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، فَأُقِرَّتْ فِي تَأْذِيْنِ الْفَجْرِ، فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ. [المصنف لعبدالرزاق: ١٨٢٠؛ مسند ابي يعلى: ٥٥٠٤؛ من طريق آخر مسند الشاميين للطبراني: ١٢٥٤ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ سعید بن المسیب کا سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔]

(۷۱۶) بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر کی اطلاع دینے آئے تو معلوم ہوا کہ آپ سوئے ہوئے ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ، اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ“ نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے۔ پھر یہ کلمہ اذانِ فجر میں مقرر کر دیا گیا اور اسی پر عمل جاری رہا۔

٧١٧۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْإِفْرِيقِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَمَرَنِي فَأَذَّنْتُ، فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيْمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ قَدْ أَذَّنَ، وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ**)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٥١٤؛ سنن الترمذي: ١٩٩ عبدالرحمٰن بن زیاد الافریقی ضعیف ہے۔]

(۷۱۷) زیاد بن حارث الصدائی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے اذان کہی۔ بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صدا کے بھائی (بنوصداء قبیلے کے فرد) نے اذان کہی ہے، اور جو شخص اذان کہے وہی اقامت کہے۔“

بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ.

باب: جب مؤذن اذان کہے تو سننے والے کو کیا کہنا چاہیے؟

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّافِعِيُّ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَقَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقُولُوا مِثْلَ قَوْلِهِ**)).

[**صحيح**، عمل اليوم والليلة للنسائي: ۳۳، نیز دیکھیے حدیث: ۷۲۰۔]

(۷۱۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مؤذن اذان کہے تو جس طرح وہ کہے، تم بھی اسی طرح کہا کرو۔''

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَبُو الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَنْبَأَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ: حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي أُمُّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا كَانَ عِنْدَهَا فِي يَوْمِهَا وَلَيْلَتِهَا، فَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ، قَالَ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ.

[عمل اليوم والليلة للنسائي: ۳۵؛ مسند احمد، ۶/ ۴۲۵؛ ابن خزيمة: ۴۱۲، یہ روایت حسن ہے، کیونکہ عبداللہ بن عتبہ حسن الحدیث راوی ہیں۔]

(۷۱۹) ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کی باری کے دن اور رات، ان کے (گھر) تشریف فرماتھے۔ آپ نے مؤذن کو اذان کہتے سنا تو آپ نے بھی اسی طرح کہا جس طرح مؤذن نے کہا۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ**)).

[صحيح بخاري: ۶۱۱؛ صحيح مسلم: ۳۸۳ (۸۴۸)؛ سنن ابي داود: ۵۲۲؛ سنن الترمذي: ۲۰۸؛ سنن النسائي: ۶۷۴۔]

(۷۲۰) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے۔''

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((**مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا**

(۷۲۱) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اذان سننے کے بعد یہ الفاظ ادا کرے: ((**وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا**)) اور میں بھی گواہی

شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا. غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ)). [صحيح مسلم: ٣٨٦ (٨٥١)؛ سنن ابي داود: ٥٢٥؛ سنن الترمذي: ٢١٠؛ سنن النسائي: ٦٨٠-]

دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے پر، اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔ تو اس کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

٧٢٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ. قَالُوا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْأَلْهَانِيُّ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، إِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [صحيح بخاري: ٦١٤؛ سنن ابي داود: ٥٢٩؛ سنن الترمذي: ٢١١؛ سنن النسائي: ٦٨١-]

(٧٢٢) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے: ((اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ)) ''اے اللہ! اس دعوتِ کامل (اذان) اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو مقام وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔'' قیامت کے دن اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔''

بَاب فَضْلِ الْأَذَانِ وَثَوَابِ الْمُؤَذِّنِينَ.

باب: اذان کی فضیلت اور اذان کہنے والوں کے ثواب کا بیان

٧٢٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ أَبُوهُ فِي حِجْرِ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو سَعِيدٍ: إِذَا كُنْتَ فِي الْبَوَادِي، فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْأَذَانِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَسْمَعُهُ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ)). [صحيح بخاري: ٦٠٩؛ سنن النسائي: ٦٤٥-]

(٧٢٣) عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اور ان کے والد ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے زیر کفالت تھے۔ انہوں نے کہا: ابوسعید رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: جب تم جنگل میں ہو تو بلند آواز سے اذان کہا کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''جو بھی جن، انسان، درخت یا پتھر اس (مؤذن) کی آواز سنے گا وہ (روزِ قیامت) اس کے حق میں گواہی دے گا۔''

٧٢٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي

(٧٢٤) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی

يَحْيَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ فِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ، وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ، وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حَسَنَةً، وَيُكَفَّرُ لَهُ مَا بَيْنَهُمَا)). [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٥١٥؛ سنن النسائي: ٦٤٦؛ مسند احمد، ٢/ ٢٤٩؛ ابن خزيمة: ٣٩٠۔]

ہے وہاں تک اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر تر وخشک چیز اس کے حق میں مغفرت کی دعا کرتی ہے۔ باجماعت نماز ادا کرنے والے کے حق میں پچیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دو (نمازوں) کے درمیان سرزد ہونے والے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

٧٢٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

[صحيح مسلم: ٣٨٧ (٨٥٢)؛ ابن حبان: ١٦٦٩؛ مسند احمد، ٤/ ٩٥۔]

(۷۲۵) معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اذان دینے والوں کی گردنیں سب سے لمبی (اونچی) ہوں گی۔''

٧٢٦۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى، أَخُو سُلَيْمٍ الْقَارِي، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٥٩٠؛ المعجم الكبير للطبراني: ١١٦٠٣ حسین بن عیسیٰ ضعیف ہے۔]

(۷۲۶) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذان وہ لوگ دیں جو تم میں سے بہترین ہوں، اور تمہیں نماز وہ لوگ پڑھائیں جو قرآن مجید پڑھنے والے (قاری وعالم) ہوں۔''

٧٢٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا مُخْتَارُ بْنُ غَسَّانَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْأَزْرَقُ الْبُرْجُمِيُّ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَذَّنَ مُحْتَسِبًا سَبْعَ سِنِينَ، كَتَبَ [اللَّهُ] لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ)).

[**ضعيف**، تهذيب الكمال للمزي، ٧/ ٥٢؛ سنن الترمذي: ٢٠٦؛ المعجم الكبير للطبراني: ١١٠٩٨ من طريق آخر

(۷۲۷) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی حصولِ اجر وثواب کی نیت سے (مسلسل) سات سال اذان کہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے آگ (جہنم) سے نجات لکھ دیتا ہے۔''

جابر الجعفی متروك ہے۔]

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَكُتِبَ لَهُ، بِتَأْذِينِهِ، فِي كُلِّ يَوْمٍ، سِتُّونَ حَسَنَةً، وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً)).

[المستدرك للحاكم، ۱/ ۲۰۵؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ۱/ ۴۳۳؛ شرح السنة للبغوى، ۱/ ۵۸، ابن جریج مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(۷۲۸) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی نے (مسلسل) بارہ سال اذان کہی، اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اس کے حق میں روزانہ اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔''

بَابُ إِفْرَادِ الْإِقَامَةِ.

باب: اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہنے کا بیان

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: الْتَمَسُوا شَيْئًا يُؤْذِنُونَ بِهِ عِلْمًا لِلصَّلَاةِ، فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ. [صحيح بخاري: ۶۰۳؛ صحيح مسلم: ۳۷۸ (۸۳۸)؛ سنن ابي داود: ۵۰۸، ۵۰۹؛ سنن الترمذي: ۱۹۳؛ سنن النسائي: ۶۲۸۔]

(۷۲۹) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کسی ایسی چیز کی تلاش تھی جس کے ذریعے سے وہ نماز (باجماعت) کی اطلاع دے سکیں، لہٰذا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہیں۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

[**صحیح**، دیکھیے حدیث سابق: ۷۲۹۔]

(۷۳۰) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات دوہرے اور اقامت کے کلمات اکہرے کہیں۔

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ، مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَذَانَ بِلَالٍ كَانَ مَثْنَى مَثْنَى. وَإِقَامَتُهُ مُفْرَدَةٌ. [سنن الدارقطني، ۱/ ۲۴۶

(۷۳۱) مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد قرظ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دہری اور اقامت اکہری ہوتی تھی۔

یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ عبدالرحمٰن بن سعد اور عمار بن سعد دونوں ضعیف ہیں۔]

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَدْرٍ، عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ: حَدَّثَنِي مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ: حَدَّثَنِي أَبِي، مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ مَثْنَى مَثْنَى، وَيُقِيمُ وَاحِدَةً. [سنن الدارقطني، ۱/ ۲٤۱، معمر بن محمد بن عبیداللہ اور اس کا باپ دونوں ضعیف ہیں، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(۷۳۲) ابو رافع رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا، بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہتے تھے۔

بَابُ إِذَا أُذِّنَ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا تَخْرُجْ.

باب: جب اذان ہو جائے تو مسجد سے نکلنا ممنوع ہے

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِي، فَأَتْبَعَهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. [صحيح مسلم: ٦٥٥ (١٤٨٩)؛ سنن ابي داود: ٥٣٦؛ سنن الترمذي: ٢٠٤؛ سنن النسائي: ٦٨٤]

(۷۳۳) ابو شعثاء رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں مؤذن نے اذان کہی۔ ایک آدمی مسجد سے اٹھ کر چلنے لگا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسے دیکھتے رہے حتی کہ وہ مسجد سے نکل گیا، پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی نے ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

۷۳٤۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ، مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((مَنْ أَدْرَكَهُ الْأَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ خَرَجَ، لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ، وَهُوَ لَا يُرِيدُ الرَّجْعَةَ، فَهُوَ مُنَافِقٌ))**. [تهذيب الكمال للمزي، ٢٧/ ٦٣؛ ابن ابی فروہ متروک اور عبدالجبار ضعیف ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(۷۳٤) عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مسجد میں موجود ہو اور اذان ہو جائے، پھر وہ بلا وجہ باہر نکل جائے اور واپس آنے کا ارادہ بھی نہیں رکھتا تو وہ منافق ہے۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الْمَسَاجِدِ وَالْجَمَاعَاتِ

مساجد اور نماز باجماعت کے احکام

بَابُ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا.

باب: اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے مسجد تعمیر کرنے والے کی فضیلت

٧٣٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْجَعْفَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيْدِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: **((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيْهِ اسْمُ اللّٰهِ، بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ))**. [مسند احمد، ١/ ٢٠، ٥٣؛ المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ٣١٠؛ ابن حبان: ١٦٠٨ یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٧٣٥) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے مسجد تعمیر کی، تاکہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر (محل) بنائے گا۔“

٧٣٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: **((مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا، بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ))**. [صحيح مسلم: ٥٣٣ (١١٩٠)؛ سنن الترمذي: ٣١٨۔]

(٧٣٦) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ویسا ہی (گھر) بنائے گا۔“

٧٣٧۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا

(٧٣٧) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول

الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلّٰهِ [مِنْ مَالِهِ] بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ**)). [**ضعيف**، تاريخ دمشق لابن عساكر، ۳۷/ ۲۳۹ ولید بن مسلم مدلس اور ابن لہیعہ مدلس ومختلط ہیں۔]

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے مال سے اللہ تعالیٰ (کی خوشنودی) کے لیے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔''

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلّٰهِ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ، أَوْ أَصْغَرَ، بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ**)).

[**صحيح**، ابن خزيمة: ۱۲۹۲؛ مشكل الآثار للطحاوی: ۱۵۵۷۔]

(۷۳۸) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قطات (پرندے) کے گھونسلے جتنی یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔''

بَابُ تَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ.

باب: مساجد کی تزئین وآرائش کا بیان

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ**)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٤٩؛ سنن النسائي: ٦٩٠؛ مسند احمد، ۳/ ١٤٣؛ ابن خزيمة: ۱۳۲۲؛ ابن حبان: ١٦١٤۔]

(۷۳۹) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ لوگ آپس میں مسجدوں کی وجہ سے فخر کرنے لگیں گے۔''

۷٤٠۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَجَلِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَرَاكُمْ سَتُشَرِّفُونَ مَسَاجِدَكُمْ بَعْدِي كَمَا شَرَّفَتِ الْيَهُودُ كَنَائِسَهَا، وَكَمَا شَرَّفَتِ النَّصَارَى بِيَعَهَا**)).

[**ضعیف**، لیث بن ابی سلیم ضعیف اور جبارہ بن مغلس کذاب ہے۔]

(۷٤٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دیکھتا ہوں کہ تم میرے بعد اس طرح بلند وبالا مساجد بناؤ گے جس طرح یہودیوں نے اپنے کنیسے (عبادت گاہیں) اور عیسائیوں نے اپنے گرجے بلند وبالا بنا رکھے ہیں۔''

٧٤١۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْكَرِيْمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَا سَاءَ عَمَلُ قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا زَخْرَفُوْا مَسَاجِدَهُمْ**)). [**ضعيف جدا**، حلية الاولياء، ٤/ ١٥٢ جبارہ بن مغلس کذاب راوی ہے۔]

(۷۴۱) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس قوم کی عملی حالت دگرگوں ہو جاتی ہے تو وہ قوم مساجد کی تزئین و آرائش کرنے لگتی ہے۔''

بَابُ أَيْنَ يَجُوْزُ بِنَاءُ الْمَسَاجِدِ.

باب: مسجد کس جگہ بنانا جائز ہے؟

٧٤٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ مَوْضِعُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ لِبَنِي النَّجَّارِ، وَكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ وَمَقَابِرُ لِلْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: ((**ثَامِنُوْنِي بِهِ**)). قَالُوْا: لَا نَأْخُذُ لَهُ ثَمَنًا أَبَدًا، قَالَ: فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْنِيْهِ وَهُمْ يُنَاوِلُوْنَهُ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: ((**أَلَا إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ**)) قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ. [صحيح بخاري: ٤٢٨؛ صحيح مسلم ٥٢٤ (١١٧٣)؛ سنن ابي داود: ٤٥٢؛ سنن النسائي: ٧٠٣۔]

(۷۴۲) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مسجد نبوی والی جگہ قبیلہ بنو نجار کی ملکیت تھی۔ اس میں کھجوریں اور مشرکین کی قبریں تھیں۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میرے ساتھ اس جگہ کی قیمت طے کر لو۔'' انہوں نے کہا: ہم اس کی قیمت کبھی نہیں لیں گے۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: نبی ﷺ نے خود مسجد نبوی کی تعمیر شروع کی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو سامانِ تعمیر پکڑاتے جاتے تھے۔ اور نبی ﷺ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری تھے:

اَلَا اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَة
فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَة

''حقیقی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے،
یا اللہ! انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔''

انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (مسجد تعمیر ہونے سے پہلے) جہاں نماز کا وقت ہو جاتا نبی ﷺ وہیں نماز پڑھ لیتے تھے۔

٧٤٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُوْ هَمَّامٍ الدَّلَّالُ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَجْعَلَ مَسْجِدَ الطَّائِفِ حَيْثُ كَانَ طَاغِيَتُهُمْ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٤٥٠، یہ روایت محمد بن عبداللہ بن عیاض ''مجہول الحال'' کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۷۴۳) عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں طائف میں وہاں مسجد بنانے کا حکم دیا جہاں طائف والوں کا پہلے بت تھا۔

٧٤٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

(۷۴۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان باغات کے متعلق پوچھا

عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَسُئِلَ عَنِ الْحِيْطَانِ تُلْقَى[فِيهَا] الْعَذِرَاتُ، فَقَالَ: ((إِذَا سُقِيَتْ مِرَارًا فَصَلُّوا فِيهَا)). يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

[**ضعيف**، سنن الدارقطني، ١/ ٢٢٨ عمرو بن عثمان بن سیار ضعیف اور ابن اسحاق مدلس ہیں۔]

گیا جن میں (بطور کھاد) گندگی ڈالی جاتی ہے، تو انہوں نے فرمایا: ''جب انہیں بار بار سیراب کر لیا جائے تو وہاں نماز پڑھ سکتے ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ یہ بات نبی ﷺ کی طرف منسوب کرتے تھے۔

بَابُ الْمَوَاضِعِ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ.

باب: ان مقامات کا بیان جہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے

٧٤٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ. وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ، إِلَّا الْمَقْبُرَةَ وَالْحَمَّامَ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٩٢؛ سنن الترمذي: ٣١٧؛ مسند احمد، ٢/ ٨٣؛ ابن خزيمة: ٧٩١؛ ابن حبان: ١٦٩٩؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٥١۔]

(۷۴۵) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قبرستان اور غسل خانے کے سوا باقی ساری زمین مسجد ہے۔''

٧٤٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبِيرَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلَّى فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ: فِي الْمَزْبَلَةِ، وَالْمَجْزَرَةِ، وَالْمَقْبَرَةِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ، وَالْحَمَّامِ، وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ، وَفَوْقَ الْكَعْبَةِ. [**ضعيف**، سنن الترمذي: ٣٤٦؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٢/ ٢٢٩، زید بن جبیرہ متروک راوی ہے۔]

(۷۴۶) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ، مذبح خانہ، قبرستان، عام گزرگاہ، غسل خانے میں، اونٹوں کے باڑے میں اور کعبہ کی چھت پر۔

٧٤٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

(۷۴۷) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سات مقامات پر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ بیت اللہ کی چھت پر، قبرستان میں، کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ، جانور ذبح

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَبْعُ مَوَاطِنَ لَا تَجُوْزُ فِيْهَا الصَّلَاةُ: ظَاهِرُ بَيْتِ اللّٰهِ، وَالْمَقْبُرَةُ، وَالْمَزْبَلَةُ، وَالْمَجْزَرَةُ، وَالْحَمَّامُ، وَعَطَنُ الْإِبِلِ، وَمَحَجَّةُ الطَّرِيْقِ)).

[**ضعيف**، مسند البزار (البحر الزخار): ١٦١ ابو صالح ضعیف راوی ہے۔]

کرنے کی جگہ (مذبح خانہ) غسل خانے میں، اونٹوں کے باڑے میں اور عام راستے پر۔''

بَابُ مَا يُكْرَهُ فِي الْمَسَاجِدِ.

باب: وہ امور جو مساجد میں مکروہ ہیں

٧٤٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جَبِيْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خِصَالٌ لَا تَنْبَغِي فِي الْمَسْجِدِ: لَا يُتَّخَذُ طَرِيْقًا، وَلَا يُشْهَرُ فِيْهِ سِلَاحٌ، وَلَا يُقْبَضُ فِيْهِ بِقَوْسٍ، وَلَا يُنْشَرُ فِيْهِ نَبْلٌ، وَلَا يُمَرُّ فِيْهِ بِلَحْمٍ نِيْءٍ، وَلَا يُضْرَبُ فِيْهِ حَدٌّ وَلَا يُقْتَصُّ فِيْهِ مِنْ أَحَدٍ، وَلَا يُتَّخَذُ سُوْقًا)). [**ضعيف**، الكامل لابن عدى، ٣/ ٢٠٣؛ المعجم الكبير للطبراني: ١٣٢١٩؛ والاوسط: ٣١ مختصراً من طریق آخر۔ زید بن جبیرہ متروک ہے۔]

(٧٤٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چند امور ایسے ہیں جو مساجد میں کرنے مناسب نہیں: مسجد کو راہ گزر نہ بنایا جائے، اس میں کوئی ہتھیار نہ لہرایا جائے، کمان نہ پکڑی جائے، اور نہ تیر باہر نکالے جائیں، اس میں کچا گوشت لے کر نہ جایا جائے، اور نہ کسی پر حد جاری کی جائے، کسی سے قصاص نہ لیا جائے، اور نہ اسے بازار کی حیثیت دی جائے، یعنی اس میں خرید و فروخت نہ کی جائے۔''

٧٤٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبَيْعِ وَالْاِبْتِيَاعِ وَعَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسَاجِدِ. [**حسن**، سنن ابي داود: ١٠٧٩؛ سنن الترمذي: ٣٢٢؛ سنن النسائي: ٧١٥؛ مسند احمد، ٢/ ١٧٩؛ ابن خزيمة: ١٣٠٤۔]

(٧٤٩) عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں خرید و فروخت اور اشعار پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

٧٥٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ: حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ يَقْظَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ مَكْحُوْلٍ،

(٧٥٠) واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی مساجد کو بچوں سے، دیوانوں سے، شرارتی لوگوں سے، خرید و فروخت سے، جھگڑوں سے، شور و غوغا سے، حدود قائم

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمْ صِبْيَانَكُمْ وَمَجَانِينَكُمْ وَشِرَاءَكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَخُصُومَاتِكُمْ وَرَفْعَ أَصْوَاتِكُمْ وَإِقَامَةَ حُدُودِكُمْ وَسَلَّ سُيُوفِكُمْ، وَاتَّخِذُوا عَلَى أَبْوَابِهَا الْمَطَاهِرَ، وَجَمِّرُوهَا فِي الْجُمَعِ)). [**ضعيف**، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١٠/ ١٠٣، من طريق علاء بن كثير الشامي، وهو متروك ابوسعید المصلوب کذاب ہے، لہٰذا یہ سند موضوع ہے، نیز حارث بن نبہان متروک اور عتبہ بن یقظان بھی ضعیف ہے۔]

کرنے سے اور تلواریں سونتنے سے محفوظ رکھو۔ ان کے دروازوں کے قریب طہارت خانے (وضو کی جگہ) بناؤ اور جمعہ کے دن انہیں خوشبو سے معطّر کرو۔''

بَابُ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ.

باب: مسجد میں سونے کا بیان

٧٥١ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [**صحيح**، مسند احمد، ٢/ ٥، ١٢؛ سنن النسائي: ٧٢٣، نیز دیکھئے صحیح بخاري: ٤٤٠ وصحيح مسلم: ٢٤٧٩ (٦٣٧٠، ٦٣٧١)۔]

(۷۵۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مسجد میں سو جاتے تھے۔

٧٥٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ يَعِيشَ بْنَ قَيْسِ بْنِ طِخْفَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((انْطَلِقُوا)) فَانْطَلَقْنَا إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ وَأَكَلْنَا وَشَرِبْنَا، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتُمْ نِمْتُمْ هٰهُنَا، وَإِنْ شِئْتُمُ انْطَلَقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ)) قَالَ: فَقُلْنَا: بَلْ نَنْطَلِقُ إِلَى الْمَسْجِدِ. [سنن ابي داود: ٥٠٤٠؛ الادب المفرد للبخاري: ١١٨٧؛ مسند احمد، ٢/ ٤٢٩؛ صحيح ابن حبان: ١٩٥٩، ١٩٦٠ نیز دیکھئے المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٧١، یہ حدیث صحیح

(۷۵۲) قیس بن طخفہ رضی اللہ عنہ جو اصحاب صفہ میں سے تھے، ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''آؤ (میرے ساتھ) چلو۔'' ہم ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف چل دیئے (وہاں جا کر) ہم نے کھایا اور پیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''تم چاہو تو یہیں سو جاؤ اور چاہو تو مسجد میں چلے جاؤ۔'' ہم نے عرض کیا: ہم مسجد میں ہی چلے جاتے ہیں۔

ہے، اسے مضطرب قرار دے کر ضعیف کہنا درست نہیں۔]

بَاب أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلُ.

٧٥٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنِ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلُ؟ قَالَ: ((**الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ**)) قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((**ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى**)) قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: ((**أَرْبَعُوْنَ عَامًا، ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مُصَلًّى، فَصَلِّ حَيْثُ مَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ**)). [صحيح بخاري: ٣٣٦٦؛ صحيح مسلم: ٥٢٠ (١١٦١)؛ سنن النسائي: ٦٨١۔]

باب: سب سے پہلے کون سی مسجد تعمیر کی گئی؟

(۷۵۳) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! سب سے پہلے کون سی مسجد تعمیر کی گئی؟ آپ نے فرمایا: ''مسجد حرام۔'' میں نے عرض کیا: پھر کونسی؟ آپ نے فرمایا: ''مسجد اقصیٰ۔'' میں نے پوچھا: ان دونوں کی تعمیر کے درمیان کتنی مدت کا وقفہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''چالیس سال، پھر تمہارے لیے ساری زمین ہی نماز کی جگہ ہے، جہاں وقت ہو جائے، وہیں نماز پڑھ لو۔''

بَابُ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ.

٧٥٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ قَدْ عَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ دَلْوٍ فِيْ بِئْرٍ لَهُمْ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ السَّالِمِيِّ، وَكَانَ إِمَامَ قَوْمِهِ بَنِيْ سَالِمٍ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ﷺ إِنِّيْ قَدْ أَنْكَرْتُ مِنْ بَصَرِيْ، وَإِنَّ السَّيْلَ يَأْتِيْ فَيَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ، وَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْتِيَنِيْ فَتُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَافْعَلْ. قَالَ: ((**أَفْعَلُ**)). فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ، بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ، وَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنْتُ لَهُ، وَلَمْ

باب: گھروں میں نماز کے لیے جگہ مخصوص و متعین کرنا جائز ہے

(۷۵۴) محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ، جنہیں یاد تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈول میں سے پانی لے کر ان کے کنوئیں میں کلی فرمائی تھی۔ وہ عتبان بن مالک سالمی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جو اپنے قبیلے بنو سالم کے امام تھے اور انہوں نے غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں شرکت بھی کی تھی، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری نظر کمزور ہو چکی ہے، سیلاب آتا ہے تو وہ میرے اور قبیلے کی مسجد کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ میرے لیے اسے (عبور) پار کرنا مشکل ہوتا ہے۔ آپ مناسب سمجھیں تو میرے ہاں تشریف لا کر میرے گھر میں کسی جگہ نماز ادا فرمائیں، جسے میں نماز کی جگہ مقرر کر لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں آجاؤں گا۔'' جب

يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ؟)) فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ احْتَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرَةٍ تُصْنَعُ لَهُمْ. [صحيح بخاري: ١٨٩ (مختصرًا)؛ صحيح مسلم: ٦٥٧ (١٤٩٦)؛ سنن النسائي: ٧٨٩؛ ابن خزيمة: ١٢٣١-]

دن خوب چڑھ آیا تو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ آپ نے (گھر میں داخل ہونے کی) اجازت طلب کی تو میں نے اجازت دے دی۔ آپ بیٹھے نہیں اور فرمایا: ''تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں؟'' میں جس جگہ نماز پڑھنا چاہتا تھا، میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں کھڑے ہوئے۔ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنا لی۔ آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ پھر میں نے آپ کو خزیرہ (ایک قسم کا کھانا) کھلانے کے لیے روک لیا جو ابھی آپ کے لیے تیار کیا جا رہا تھا۔

٧٥٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ [الْخِرَقِيُّ]: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ: تَعَالَ فَخُطَّ لِي مَسْجِدًا فِي دَارِي أُصَلِّي فِيهِ، وَذَلِكَ بَعْدَ مَا عَمِيَ، فَجَاءَ فَفَعَلَ. [**صحيح**، ابن حبان: ٤٧٩٨ (مطولاً)]

(۷۵۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور میرے لیے نماز کی جگہ متعین کر دیں جہاں میں نماز پڑھا کروں۔ وہ صحابی نابینا ہو گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان کی درخواست پوری کر دی۔

٧٥٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْجَارُودِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَنَعَ بَعْضُ عُمُومَتِي لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تَأْكُلَ فِي بَيْتِي وَتُصَلِّيَ فِيهِ، قَالَ، فَأَتَاهُ، وَفِي الْبَيْتِ فَحْلٌ مِنْ هَذِهِ الْفُحُولِ، فَأَمَرَ بِنَاحِيَةٍ مِنْهُ، فَكُنِسَ وَرُشَّ فَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَاجَةَ: الْفَحْلُ هُوَ الْحَصِيرُ الَّذِي قَدِ اسْوَدَّ. [صحيح، مسند احمد، ٣/ ١١٢، ١٢٩؛ مسند ابي يعلى: ٤٢٢٠٦؛ ابن حبان: ٢٥٩٥-]

(۷۵۶) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے ایک چچا نے نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا، اور نبی ﷺ سے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر کھانا تناول فرمائیں اور نماز بھی پڑھیں، چنانچہ آپ تشریف لے آئے۔ گھر میں ایک پرانی چٹائی تھی۔ آپ نے اس کے ایک حصے کو صاف کرنے کا حکم دیا، لہٰذا اسے صاف کر کے اس پر پانی چھڑک دیا گیا۔ آپ نے نماز پڑھائی اور ہم نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔

امام ابوعبداللہ ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: حدیث میں وارد لفظ ''فحل'' سے ایسی چٹائی مراد ہے جو (کسی بھی وجہ سے) سیاہ ہو چکی ہو۔

بَابُ تَطْهِيرِ الْمَسَاجِدِ وَتَطْيِيبِهَا.

باب: مساجد کی صفائی اور انہیں معطر کرنے کا بیان

٧٥٧۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الْجَوْنِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ أَخْرَجَ أَذًى مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ**)).

[**ضعيف**، تهذيب الكمال للمزی، ١٧/ ١٥٤؛ سير اعلام النبلاء للذهبی، ١٠/ ١٨٧ محمد بن صالح ضعیف اور مسلم بن ابی مریم کا سیدنا ابوسعید الخدری سے سماع ثابت نہیں۔]

(٧٥٧) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالا (اسے صاف کیا) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔''

٧٥٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ: أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِالْمَسَاجِدِ أَنْ تُبْنَى فِي الدُّوْرِ، وَأَنْ تُطَهَّرَ وَتُطَيَّبَ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٥٥؛ سنن الترمذي: ٥٩٤؛ مسند احمد، ٦/ ٢٧٩؛ ابن خزيمة: ١٢٩٢؛ ابن حبان: ٣٠٦۔]

(٧٥٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مساجد تعمیر کرنے، انہیں صاف ستھرا رکھنے اور انہیں معطّر کرنے کا حکم دیا ہے۔

٧٥٩۔ حَدَّثَنَا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَقَ الْحَضْرَمِيُّ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُطَهَّرَ وَتُطَيَّبَ. [**صحيح**، دیکھئے حدیث سابق: ٧٥٨۔]

(٧٥٩) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مساجد تعمیر کرنے، انہیں صاف ستھرا رکھنے اور انہیں معطّر (خوشبودار) رکھنے کا حکم دیا ہے۔

٧٦٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَسْرَجَ فِي الْمَسَاجِدِ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ. [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ١٢٤٧، عن ابی ہریرۃ۔ خالد بن ایاس متروک راوی ہے۔]

(٧٦٠) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سب سے پہلے مسجدوں میں روشنی کا بندوبست تمیم داری رضی اللہ عنہ نے کیا۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ.

باب: مسجد میں تھوکنے کی ممانعت کا بیان

٧٦١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ أَبُو مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا، ثُمَّ قَالَ: ((**إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْزُقْ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى**)). [صحيح بخاري: ٤٠٨، ٤٠٩؛ صحيح مسلم: ٥٤٨ (١٢٢٥)؛ سنن النسائي: ٨٢٦ـ]

(٧٦١) ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ نے ایک کنکری لے کر اسے کھرچ دیا، پھر فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی آدمی بلغم تھوکے تو اپنے سامنے یا دائیں جانب نہ تھوکے، اسے چاہیے کہ بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لے۔“

٧٦٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَكَّتْهَا، وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خَلُوقًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَا أَحْسَنَ هَذَا**)).

[**صحيح**، سنن النسائي: ٧٢٩؛ ابن خزيمة: ١٢٩٦]

(٧٦٢) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی طرف (دیوار) پر بلغم دیکھا تو آپ اس قدر غضب ناک ہوئے کہ آپ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا۔ (تب) ایک انصاری خاتون نے آکر اسے کھرچ دیا اور اس جگہ خوشبو لگا دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بہت اچھا کام ہے۔“

٧٦٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، وَهُوَ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ، **فَحَتَّهَا**. ثُمَّ قَالَ، حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ: ((**إِنَّ أَحَدَكُمْ، إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ، كَانَ اللَّهُ قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ**)). [صحيح بخاري: ٧٥٣؛ صحيح مسلم: ٥٤٧ (١٢٢٤)؛ سنن ابي داود: ٤٧٩؛ سنن النسائي: ٧٢٥ـ]

(٧٦٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قبلے کی طرف (دیوار پر) بلغم دیکھا، جبکہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ نے اسے کھرچ ڈالا۔ پھر آپ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔ پس تم میں سے کوئی شخص دوران نماز میں سامنے کی طرف نہ تھوکے۔“

٧٦٤ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَكَّ بُزَاقًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ. [**صحيح**، مسند احمد،

(٧٦٤) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مسجد میں قبلے کی طرف (دیوار پر) تھوک لگا ہوا تھا، بلاشبہ نبی ﷺ نے اسے کھرچ دیا۔

٦/١٣٨؛ ابن خزيمة: ١٣١٥، نیز دیکھئے صحیح مسلم: ٥٤٩ (١٢٢٧)]

بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِنْشَادِ الضَّوَالِّ فِي الْمَسْجِدِ.

باب: مسجد میں گم شدہ چیز کے اعلان کی ممانعت کا بیان

٧٦٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((لَا وَجَدْتَهُ، إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ))**. [صحيح مسلم: ٥٦٩ (١٢٦٢)؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ١٧٤؛ ابن خزيمة: ١٣٠١۔]

(٧٦٥) بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی تو (نماز کے بعد) ایک آدمی نے اعلان کیا، کون ہے جو مجھے میرے گم شدہ سرخ اونٹ کی اطلاع دے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تجھے وہ (اونٹ) نہ ملے۔ مساجد جس کام کے لیے بنائی گئی ہیں، یہ اسی کے لیے ہیں۔''

٧٦٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ إِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ. [**حسن**، دیکھئے حدیث: ٧٤٩۔]

(٧٦٦) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٧٦٧۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسَدِيِّ، أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **((مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا))**. [صحيح مسلم: ٥٦٨ (١٢٦٠)؛ سنن الترمذي: ١٣٢١۔]

(٧٦٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے سنے تو وہ یوں کہے: اللہ کرے تجھے یہ چیز نہ ملے، کیونکہ یہ مساجد اس لیے نہیں بنائی گئیں۔''

بَابُ الصَّلَاةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ وَمُرَاحِ الْغَنَمِ.

باب: اونٹوں اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کا بیان

٧٦٨- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنْ لَمْ تَجِدُوْا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَأَعْطَانَ الْإِبِلِ، فَصَلُّوْا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ))**. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٣٤٨؛ سنن الدارمي: ١٣٩١؛ ابن خزيمة: ٧٩٥؛ ابن حبان: ١٣٨٤؛ مسند احمد، ٢/ ٤٥١-]

(٧٦٨) ابو ہریرہ ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہیں اونٹوں اور بکریوں کے باڑے کے سوا دوسری کوئی جگہ نہ مل رہی ہو تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو، (لیکن) اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔''

٧٦٩- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا [هُشَيْمٌ ،] عَنْ يُوْنُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((صَلُّوْا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوْا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ، فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ))**. [**صحيح**، المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ٣٨٤؛ سنن النسائي: ٧٣٦ من طريق آخر، مسند احمد، ٤/ ٨٥-]

(٧٦٩) عبداللہ بن مغفل مزنی ؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہو اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو، کیونکہ وہ خلقت میں شیطان (صفت) ہیں۔''

٧٧٠- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيُّ ، أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((لَا يُصَلَّى فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ، وَيُصَلَّى فِي مُرَاحِ الْغَنَمِ))**. [**حسن صحيح**، مسند احمد، ٣/ ٤٠٤؛ المصنف لابن ابي شيبة، ١٤/ ١٥٠]

(٧٧٠) سبرہ بن معبد جہنی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھی جائے اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔''

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ.

باب: مسجد میں داخل ہونے کی دعا

٧٧١- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُوْلُ: **((بِسْمِ اللَّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ**

(٧٧١) سیدہ فاطمہ دختر رسول اللہ ﷺ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: **((بِسْمِ اللَّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ))** ''اللہ کے نام سے مسجد میں داخل ہوتا ہوں، اور اللہ کے رسول پر سلام ہو۔ اے

اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)). وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ. اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ)). [سنن الترمذي: ٣١٤؛ مسند احمد، ٦/ ٢٨٢ ، یہ روایت لیث بن ابی سُلیم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

اللہ! میرے گناہ معاف کر دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' اور جب آپ مسجد سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ دعا کرتے: ((بِسْمِ اللّٰهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ. اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ)) ''اللہ کے نام سے مسجد سے باہر جا رہا ہوں، اور اللہ کے رسول پر سلام ہو۔ یا اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔''

٧٧٢۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. ثُمَّ لِيَقُلْ: اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)). [صحيح مسلم: ٧١٣ (١٦٥٢) سنن ابي داود: ٤٦٥؛ سنن النسائي: ٧٣٠۔]

(٧٧٢) ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو (وہ پہلے) نبی ﷺ پر سلام بھیجے، پھر یہ دعا پڑھے: ((اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) ''یا اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' اور جب وہ (مسجد سے) باہر جائے تو یوں کہے: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)) ''یا اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل و رحمت کا خواستگار ہوں۔''

٧٧٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)). [**صحيح**، عمل اليوم والليلة للنسائي: ٩١؛ المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ٣٣٩؛ وعبدالرزاق: ١٦٧١؛ ابن خزيمة: ٤٥٢؛ ابن حبان: ٢٠٤٧؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٠٧؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٢/ ٤٤٢۔]

(٧٧٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو (پہلے) نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور یہ دعا پڑھے: ((اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) ''یا اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' اور جب وہ (مسجد سے) باہر جائے تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور یہ دعا پڑھے: ((اللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) ''یا اللہ! مجھے شیطان مردود کے شر سے محفوظ رکھ۔''

بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ.

باب: نماز کے لیے مسجد کی طرف چل کر جانے کا بیان

٧٧٤- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، لَا يُرِيْدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً، حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ، مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ)). [**صحیح**، دیکھئے حدیث:۲۸۱۔]

(۷۷۴) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر وہ مسجد کی طرف آئے، صرف نماز (کی تڑپ) اسے اٹھائے، اس کا نماز کے علاوہ دوسرا کوئی مقصد نہ ہو تو اس کے ہر قدم کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے حتی کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے، پھر جب مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو گویا وہ نماز ہی میں (مصروف) ہے، جب تک نماز اسے وہاں روکے رکھے۔“

٧٧٥- حَدَّثَنَا أَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، وَأْتُوْهَا تَمْشُوْنَ، وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا)).

[صحيح مسلم: ٦٠٢ (١٣٥٩)؛ سنن ابي داود: ٥٧٢؛ سنن الترمذي: ٣٢٩؛ سنن النسائي: ٨٦٢-]

(۷۷۵) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب جماعت کھڑی ہو جائے تو نماز کے لیے دوڑ کر نہ آؤ بلکہ اطمینان سے (حسبِ معمول) چل کر آؤ۔ جو (جماعت کے ساتھ) مل جائے وہ پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے (بعد میں اٹھ کر) پورا کر لو۔“

٧٧٦- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيْدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ؟)) قَالُوْا: بَلَى. يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَى إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ)).

[**حسن صحیح**، مسند احمد، ۳/۳، نیز دیکھئے حدیث:

(۷۷۶) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”کیا میں تمہیں ایسے اعمال نہ بتاؤں جن کے سبب اللہ (تمہارے) گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور نیکیوں میں اضافہ کر دیتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں، (ضرور بتائیں)۔ آپ نے فرمایا: ”دل نہ چاہنے کے باوجود مکمل اور اچھی طرح وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔“

[۔۴۲۷]

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ غَدًا مُسْلِمًا، فَلْيُحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ، فَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى، وَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ ﷺ سُنَنَ الْهُدَى، وَلَعَمْرِي، لَوْ أَنَّ كُلَّكُمْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ، لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ، مَعْلُومُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ، فَيَعْمِدُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّي فِيهِ، فَمَا يَخْطُو خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً.

[**صحیح**، مسند احمد، ۱/ ۳۸۲، ۴۱۴، ۴۱۹ مسلم الہجری ضعیف ہے، لیکن یہ حدیث شواہد ومتابعت کے ساتھ حسن ہے۔]

(۷۷۷) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، جس شخص کو یہ بات پسند ہے کہ وہ کل اللہ تعالیٰ کو حالت اسلام میں ملے تو اسے چاہیے کہ ان پانچوں نمازوں کی محافظت کرے، جہاں ان کی اذان ہوتی ہے (وہاں انہیں باجماعت ادا کرے) کیونکہ یہ ہدایت والے کاموں میں سے ہے، اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت والے سارے کام مشروع کیے ہیں۔ میری زندگی کی قسم! اگر تم لوگ گھروں میں نماز ادا کرنے لگ جاؤ تو اپنے نبی کی سنت چھوڑ بیٹھو گے، اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی تو تم یقیناً گمراہ ہو جاؤ گے۔ میں نے دیکھا ہے، ہم میں سے صرف وہی نماز باجماعت سے پیچھے رہتا تھا جو منافق ہوتا اور اس کا نفاق سب کے علم میں ہوتا تھا۔ میں نے یہ منظر بھی دیکھا ہے کہ (کمزور و بیمار) آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے لایا جاتا یہاں تک کہ وہ صف میں شامل ہو جاتا۔ اور جو آدمی خوب اچھی طرح وضو کرنے کے بعد مسجد کی طرف جاتا، پھر وہاں نماز ادا کرتا ہے تو اس کے ہر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔"

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُوَفَّقِ أَبُو الْجَهْمِ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ، وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً، وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُ

(۷۷۸) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اپنے گھر سے نماز کے لیے (مسجد کی طرف) جاتے ہوئے یہ دعا پڑھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ، وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً، وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفِ مَلَكٍ)) "یا اللہ! مانگنے والوں کا تجھ پر جو حق ہے میں اس حق کی وجہ سے، اور (نماز کے لیے) اپنے اس چلنے کی وجہ سے تجھ سے

سَبْعُونَ أَلْفِ مَلَكٍ)). [ضعيف، مسند احمد، ۳/ ۲۱؛ عمل اليوم والليلة لابن السنى: ۸۳ عطیہ العوفی، فضیل بن مرزوق اور فضل بن الموفق تینوں ضعیف ہیں۔]

سوال کرتا ہوں، میں نہ فخر کرتے ہوئے گھر سے باہر آیا ہوں اور نہ تکبر کے لیے، نہ دکھلاوے اور نہ شہرت کے لیے، میں تو صرف تیری ناراضی سے بچنے اور تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے گھر سے آیا ہوں۔ میری تجھ سے دعا ہے کہ مجھے جہنم سے محفوظ کر دے، میرے گناہ معاف فرما دے۔ یقیناً تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔"

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، إِسْمَعِيلَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَشَّاءُونَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ، أُولَئِكَ الْخَوَّاضُونَ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ)). [ضعيف، السلسلة الضعيفة: ۲۰۵۰ ابو رافع ضعیف اور ولید بن مسلم مدلس ہیں۔]

(۷۷۹) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اندھیرے میں (نماز عشاء اور فجر کے وقت) مسجدوں کی طرف کثرت سے چل کر جانے والے ہی اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہوتے ہیں۔"

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الشِّيرَازِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِيَبْشَرِ الْمَشَّاءُونَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِنُورٍ تَامٍّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [صحيح، ابن خزيمة: ۱۴۹۸؛ المستدرك للحاكم، ۱/ ۲۱۲۔]

(۷۸۰) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اندھیروں (کے اوقات) میں کثرت سے مساجد کی طرف جانے والے لوگوں کے لیے قیامت کے دن مکمل نور (روشنی) کی بشارت ہے۔"

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا مَجْزَأَةُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ، مَوْلَى ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الصَّائِغُ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [صحيح، المستدرك للحاكم، ۱/ ۲۱۲، شاہد کے لیے دیکھئے حدیث: ۷۸۰۔]

(۷۸۱) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اندھیروں میں (عشاء اور فجر کے وقت) کثرت سے مساجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور (روشنی) کی بشارت دے دو۔"

بَاب: الْأَبْعَدُ فَالْأَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ أَعْظَمُ أَجْرًا.

باب: مسجد میں جو جتنا زیادہ دور سے آئے اسے اتنا ہی زیادہ ثواب ملتا ہے

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**الْأَبْعَدُ فَالْأَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ أَعْظَمُ أَجْرًا**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٥٥٦؛ مسند احمد، ٢/ ٣٥١۔]

(۷۸۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا گھر مسجد سے دور ہو، پھر جس کا اس سے بھی دور ہو، تو اسے پہلے شخص سے بھی زیادہ اجر ملتا ہے۔''

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، بَيْتُهُ أَقْصَى بَيْتٍ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ، فَتَوَجَّعْتُ لَهُ، فَقُلْتُ: يَا فُلَانُ! لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيكَ الرَّمَضَ، وَيَرْفَعُكَ مِنَ الْوَقَعِ وَيَقِيكَ هَوَامَّ الْأَرْضِ فَقَالَ: وَاللَّهِ، مَا أُحِبُّ أَنَّ بَيْتِي بِطُنُبِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ. قَالَ، فَحَمَلْتُ بِهِ حِمْلًا حَتَّى أَتَيْتُ [بَيْتَ] النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ، فَذَكَرَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَذَكَرَ أَنَّهُ يَرْجُو فِي أَثَرِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ**)). [صحيح مسلم: ٦٦٣ (١٥١٦)؛ مسند احمد، ٥/ ١٣٣؛ سنن الدارمي: ١٢٨٨۔]

(۷۸۳) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک انصاری صحابی کا گھر مدینہ منورہ میں (مسجد نبوی سے) سب سے زیادہ دور تھا۔ اس کے باوجود اس کی کوئی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باجماعت ادا ہونے سے نہیں رہتی تھی۔ ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس کی تکلیف کا احساس ہوا تو میں نے اس سے کہا: بھئی، آپ اگر ایک گدھا خرید لیں تو وہ آپ کو گرمی کی اذیت، راستے کے پتھروں کی ٹھوکروں اور موذی کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رکھے گا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر سے متصل ہو۔ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اس کی یہ بات بہت زیادہ ناگوار گزری اور میں اسے برداشت نہ کر سکا حتی کہ میں نے نبی ﷺ کے گھر جا کر آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپ نے اسے بلوا کر اس کی وجہ دریافت کی تو اس نے آپ کے سامنے بھی وہی بات کہی اور بتایا کہ وہ اپنے چل کر آنے کے قدموں کے نشانات پر اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کا امیدوار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے جس ثواب کی امید رکھی ہے، وہ یقیناً تجھے ملے گا۔''

۷۸٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوسَى، مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَرَادَتْ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْ دِيَارِهِمْ إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ، فَكَرِهَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعْرُوا الْمَدِينَةَ، فَقَالَ: ((**يَا بَنِي سَلِمَةَ! أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ؟**))

(۷۸٤) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنو سلمہ قبیلے کے لوگوں نے ارادہ کیا کہ وہ نقل مکانی کر کے مسجد کے قریب آ جائیں۔ نبی ﷺ کو ان کا یہ ارادہ اچھا نہ لگا کہ وہ اطرافِ مدینہ کو خالی کر آئیں۔ آپ نے فرمایا: ''بنو سلمہ! کیا تمہیں اپنے قدموں (دور سے چل کر آنے) کا ثواب نہیں چاہیے؟'' پھر وہ

فَأَقَامُوْا. [صحيح بخاري: ٦٥٥، ٦٥٦؛ صحيح مسلم: ٦٦٥ (١٥١٩، ١٥٢٠)؛ مسند احمد، ٣/ ١٠٦-]

وہیں رہائش پذیر رہے۔

٧٨٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتِ الْأَنْصَارُ بَعِيدَةً مَنَازِلُهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ. فَأَرَادُوْا أَنْ يَقْتَرِبُوا فَنَزَلَتْ: ﴿وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَآثَارَهُمْ﴾ [٣٦/ يٰسين: ١٢] قَالَ، فَثَبَتُوْا. [تفسير ابن جرير، ٢٠/ ٤٩٨ یہ روایت سماک عن عکرمہ کے سلسلے کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٧٨٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (بعض) انصاریوں کے گھر مسجد (نبوی) سے خاصے دور تھے۔ انہوں نے مسجد کے قریب رہائش پذیر ہونے کا ارادہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَآثَارَهُمْ﴾ ''اور ہم لکھتے ہیں جو (عمل) وہ آگے بھیجتے ہیں اور ان کے آثار (نشانِ قدم) بھی۔'' تو وہ لوگ وہیں مقیم رہے۔

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِيْ جَمَاعَةٍ.

باب: باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت

٧٨٦- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ، تَزِيْدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوْقِهِ، بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً**)). [صحيح بخاري: ٤٧٧؛ صحيح مسلم: ٦٥٠ (١٤٧٩، ١٤٨٠)]

(٧٨٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کی باجماعت نماز گھر یا بازار میں پڑھی جانے والی نماز سے بیس سے زیادہ درجے افضل ہے۔''

٧٨٧- حَدَّثَنَا أَبُوْ مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**فَضْلُ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ جُزْءًا**)). [صحيح بخاري: ٤٧١٧؛ صحيح مسلم: ٦٤٩ (١٤٧٣)]

(٧٨٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باجماعت نماز، تم میں سے کسی اکیلے کی نماز سے پچیس درجے افضل ہے۔''

٧٨٨- حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٥٦٠؛ ابن

(٧٨٨) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باجماعت نماز ادا کرنا، گھر میں نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ (افضل) ہے۔''

حبان: ١٧٤٩؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٨٠-]

٧٨٩ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ رُسْتَةُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً))**. [صحيح مسلم: ٦٥٠ (١٤٧٨)]

(٧٨٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز ادا کرنا اکیلے آدمی کی نماز سے ستائیس درجے افضل ہے۔

٧٩٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ أَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ أَوْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً))**. [**حسن**، سنن ابي داود: ٥٥٤؛ سنن النسائي: ٨٤٤]

(٧٩٠) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز ادا کرنا اکیلے آدمی کی نماز سے چوبیس یا پچیس درجے زیادہ (افضل) ہے۔

بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ.

باب: نماز باجماعت سے پیچھے رہ جانے پر (وعید) سختی کا بیان

٧٩١ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَنْطَلِقَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ))**.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٥٤٨؛ سنن الترمذي: ٢١٧ نیز دیکھئے صحیح بخاري: ٦٥٧؛ صحيح مسلم: ٦٥١ (١٤٨١)]

(٧٩١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں، وہ کھڑی کی جائے۔ پھر میں کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر میں کچھ لوگوں کو ساتھ لے جاؤں جن کے پاس لکڑی کے گٹھے ہوں اور جا کر ان کے گھروں کو آگ لگا دوں جو باجماعت نماز ادا کرنے نہیں آتے۔“

٧٩٢ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِيْنٍ، عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ، قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّي كَبِيْرٌ، ضَرِيْرٌ،

(٧٩٢) عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میں بوڑھا اور نابینا ہوں، میرا گھر بھی مسجد سے دور ہے۔ کوئی میری مرضی کا آدمی بھی نہیں جو مجھے نماز

شَاسِعُ الدَّارِ، وَلَيْسَ لِي قَائِدٌ يُلَاوِمُنِي، فَهَلْ تَجِدُ لِي مِنْ رُخْصَةٍ؟ قَالَ: ((هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((مَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً)).

[سنن ابي داود: ٥٥٢، یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ ابورزین عن ابن ام مکتوم مرسل ہے۔]

کے وقت مسجد لائے اور لے جائے، تو کیا آپ میرے لیے (دین میں) کوئی رخصت پاتے ہیں؟ (کہ میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں) آپ نے فرمایا: ''کیا تم اذان سنتے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''میں تمہارے لیے (گھر میں نماز پڑھنے کی) کوئی رخصت نہیں پاتا۔''

٧٩٣- حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ، فَلَا صَلَاةَ لَهُ، إِلَّا مِنْ عُذْرٍ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٥٥١، من طريق آخر، المعجم الكبير للطبراني: ١٢٢٦٥؛ ابن حبان: ٤٢٦؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٣/ ٥٧-]

(٧٩٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اذان سنی، پھر (نماز کے لیے مسجد میں) نہ آیا تو اس کی نماز نہیں ہوتی، سوائے کسی (شرعی) عذر کے۔''

٧٩٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَاءَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، وَابْنُ عُمَرَ أَنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ، عَلَى أَعْوَادِهِ: ((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجَمَاعَاتِ، أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ)).

[صحيح مسلم: ٨٦٥ (٢٠٠٢)؛ سنن النسائي: ١٣٧١-]

(٧٩٤) عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو منبر کے زینے پر یہ فرماتے سنا: ''لوگ نماز با جماعت ترک کرنے سے باز آ جائیں، ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا، پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔''

٧٩٥- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الْهُذَلِيُّ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ بْنِ عَمْرٍو الضَّمْرِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ عَنْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ بُيُوتَهُمْ)). [**صحيح**، مسند احمد، ٥/ ٢٠٦، شواہد کے ساتھ صحیح ہے دیکھئے حدیث سابق: ٧٩٤-]

(٧٩٥) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ نماز با جماعت ترک کرنے سے باز آ جائیں، ورنہ میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں گا۔''

بَابُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

باب: نماز عشاء اور فجر با جماعت ادا کرنے کی فضیلت

٧٩٦ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا**)).

[**صحيح**، السنن الکبریٰ للنسائي: ٣٨٧؛ مسند احمد، ٦/ ٨٠-]

(٧٩٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور فجر کی نماز (باجماعت ادا کرنے) میں کیا (اجر) ہے، تو وہ ان دونوں نمازوں (کی ادائیگی) کے لیے ضرور آئیں، خواہ انہیں سرین کے بل گھسٹتے ہوئے آنا پڑے۔''

٧٩٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا**)). [صحيح مسلم: ٦٥١ (١٤٨٢)]

(٧٩٧) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز عشاء اور نماز فجر یہ دو نمازیں منافقین کے لیے زیادہ بوجھل اور مشکل ہیں، اگر انہیں معلوم ہوتا کہ ان نمازوں میں کیا (اجر) ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوتے، خواہ انہیں سرین کے بل گھسٹ کر ہی آنا پڑتا۔''

٧٩٨ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ [غَزِيَّةَ] عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ((**مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدٍ، جَمَاعَةً، أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، لَا تَفُوتُهُ الرَّكْعَةُ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عِتْقًا مِنَ النَّارِ**)). [یہ روایت ضعیف ہے، عمارہ کی سیدنا انس سے ملاقات ثابت نہیں، نیز اسماعیل بن عیاش کی غیر شامیوں سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔]

(٧٩٨) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''جو آدمی کسی مسجد میں (مسلسل) چالیس راتیں باجماعت نمازیں اس طرح پڑھے کہ اس کی عشاء کی پہلی رکعت نہ چھوٹے، اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دیتا ہے۔''

بَابُ لُزُومِ الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ.

باب: مساجد میں زیادہ وقت گزارنے اور نماز کے انتظار میں رہنے کی فضیلت

٧٩٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا**

(٧٩٩) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے تو جب تک وہ نماز کی وجہ سے رکا رہا، وہ نماز ہی میں (شمار) ہوتا ہے۔ اور تم

دَخَلَ الْمَسْجِدَ، كَانَ فِي صَلَاةٍ، مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ، وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ. يَقُولُونَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ)). [صحيح بخاري: ٤٧٧-]

میں سے کوئی آدمی نماز ادا کرنے کے بعد جب تک اس جگہ بیٹھا رہتا ہے جہاں نماز پڑھی، تب تک فرشتے اس کے حق میں دعائیں کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں: یا اللہ! اسے بخش دے، یا اللہ! اس پر رحم فرما، یا اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے اور جب تک وہ کسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔‘‘

٨٠٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ، إِلَّا تَبَشْبَشَ اللَّهُ لَهُ كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ، إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ)). [**صحيح**، مسند احمد، ٢/ ٣٠٧؛ الطيالسي: ٢٣٣٤؛ ابن خزيمة: ٣٥٩، ١٥٠٣؛ ابن حبان: ١٦٠٧؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٣-]

(٨٠٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’جو مسلمان شخص نماز اور ذکر کے لیے باقاعدگی سے مسجدوں میں حاضری دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس طرح خوش ہوتا ہے جس طرح مسافر کے اہلِ خانہ اس کے گھر واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں۔‘‘

٨٠١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَغْرِبَ، فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ، وَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُسْرِعًا، قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، وَقَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: ((أَبْشِرُوا، هَذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ، يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ، يَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ أُخْرَى)). [**صحيح**، مسند احمد، ٢/ ١٨٦، ١٨٧-]

(٨٠١) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم نے مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ادا کی۔ نماز کے بعد جانے والے چلے گئے اور مسجد میں بیٹھنے والے بیٹھے رہے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ اس قدر تیزی سے تشریف لائے کہ آپ کا سانس پھولا ہوا تھا، اور آپ نے اپنا کپڑا (چادر) گھٹنوں سے اٹھایا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ’’تمھیں مبارک ہو، تمھارے رب نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہوا ہے اور وہ فرشتوں کے سامنے تمھارا ذکر فخر کے ساتھ کر رہا ہے اور فرما رہا ہے: میرے بندوں کو تو دیکھو، ایک فریضہ ادا کر کے اب دوسرے فریضے کی ادائیگی کا انتظار کر رہے ہیں۔‘‘

٨٠٢- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا

(٨٠٢) ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم کسی کو مسجد کی طرف آتے جاتے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ

رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ، فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ﴾ الْآيَةَ)). [٩/ التوبة: ١٨] [سنن الترمذي: ٣٠٩٣؛ سنن الدارمی: ١٢٢٦؛ ابن خزيمة: ١٥٠٢؛ ابن حبان: ١٧٢١؛ المستدرك للحاكم، ٢/ ٣٣٢ یہ روایت حسن ہے، کیونکہ دراج عن ابی الہیثم بھی حسن الحدیث ہیں، جیسا کہ یحییٰ بن معین وغیرہ نے صراحت فرمائی ہے۔]

مَسْجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ﴾ ''اللہ کی مساجد کو صرف وہی آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ إِقَامَةِ الصَّلَوَاتِ وَالسُّنَّةِ فِيهَا

اقامتِ نماز اور اس کا مسنون طریقہ

بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ.

٨٠٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ)). [**صحيح**، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٢/ ١١٦؛ ابن حبان: ٤٤٢]

باب: نماز شروع کرنے کا بیان

(۸۰۳) ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ رُو ہو کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور فرماتے: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ)) ''اللہ سب سے بڑا ہے۔''

٨٠٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيُّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ صَلَاتَهُ يَقُولُ: ((**سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٧٧٥؛ سنن الترمذي: ٢٤٢؛ سنن النسائي: ٩٠٠؛ سنن الدارمى: ١٢٤٢؛ ابن خزيمة: ٤٦٧ـ]

(۸۰۴) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ((**سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ**)) ''یااللہ! تو (ہر نقص اور عیب سے) پاک ہے، ہم تیری تعریف کرتے ہوئے تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں، تیرا نام بڑا ہی بابرکت ہے، تیری شان بہت بلند ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے۔''

٨٠٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ

(۸۰۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر (تحریمہ) کہتے تو تکبیر اور قراءت کے درمیان تھوڑی دیر خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان کچھ دیر

وَالْقِرَاءَةِ، قَالَ فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ، فَأَخْبِرْنِي مَا تَقُولُ. قَالَ: ((أَقُولُ: اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ)). [صحيح بخاري: ٧٤٤؛ صحيح مسلم: ٥٩٨ (٥٩٨)؛ سنن ابي داود: ٧٨١؛ سنن النسائي: ٣٣٤۔]

خاموش رہتے ہیں۔ آپ (اس دوران میں) کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں یہ دعا پڑھتا ہوں: ((اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ)) ''یا اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح دوری کر دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری کر رکھی ہے۔ یا اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک صاف کیا جاتا ہے۔ یا اللہ! مجھے پانی، برف اور اولوں کے ذریعے سے میرے گناہوں سے پاک صاف کر دے۔''

٨٠٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا حَارِثَةُ بْنُ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٤٣؛ ابن خزيمة: ٤٧٠۔]

(٨٠٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ))۔ ''اے اللہ! تو (ہر عیب سے) پاک ہے، ہم تیری تعریف کرتے ہوئے تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں، تیرا نام بڑا بابرکت ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے۔''

بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ فِي الصَّلَاةِ.

باب: نماز میں تعوذ پڑھنے کا بیان

٨٠٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: ((اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا)) ثَلَاثًا. ((الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا)) ثَلَاثًا. ((سُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ)). قَالَ

(٨٠٧) جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے تو تین بار فرماتے: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا)) ''اللہ بڑا ہے، بہت بڑا، اللہ بڑا ہے، بہت بڑا'' اس کے بعد تین بار فرماتے: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا)) ''سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، بہت زیادہ تعریفیں۔'' پھر تین بار فرماتے: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا)) ''میں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرتا ہوں صبح و شام۔'' پھر آپ فرماتے: ((اَللّٰهُمَّ

عَمْرٌو: هَمْزُهُ الْمُوْتَةُ، وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ، وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ.

[سنن ابي داود: ٧٦٤؛ مسند احمد، ٤/ ٨٢؛ مسند ابي يعلى: ٧٣٩٨؛ ابن خزيمة: ٤٦٨؛ ابن حبان: ١٧٧٩؛ ابن الجارود: ١٨٠؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٣٥ اس حدیث کی سند حسن ہے، محدثین کی ایک جماعت اس کی تحسین وتصحیح کر رہی ہے۔]

اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ)) ''یا اللہ! میں شیطان مردود سے، اس کے چھونے سے، اس کے تھتکارنے (شاعری) اور پھونک سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' عمرو بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہمز، اس کے چھونے سے مراد مُوتہ (بیماری) ہے، نفث: یعنی اس کے تھتکارنے سے مراد شاعری ہے اور اس کی پھونک سے مراد تکبر ہے۔

٨٠٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَهَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ)).

قَالَ: هَمْزُهُ الْمُوْتَةُ وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ، وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ.

[**صحيح**، مسند احمد، ١/ ٤٠٤، رقم: ٣٨٣٠، حدیث سابق: ٨٠٧ اس کا بہترین شاہد ہے، لہٰذا یہ روایت بھی حسن ہے۔]

(٨٠٨) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیمِ وَهَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ)) ''یا اللہ! میں شیطان مردود سے، اس کے چھونے سے، اس کی پھونک اور اس کے تھتکارنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

راوی نے کہا: ہمز، اس کے چھونے سے مراد مُوتہ (بیماری) ہے، نفث: یعنی اس کے تھتکارنے سے مراد شاعری ہے اور اس کی پھونک سے مراد تکبر ہے۔

بَابُ وَضْعِ الْيُمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ.

باب: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان

٨٠٩۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَؤُمُّنَا، فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ. [**حسن صحيح**، سنن الترمذي: ٢٥٢؛ مسند احمد، ٥/ ٢٢٦، ٢٢٧، رقم: ٢١٩٧٤۔]

(٨٠٩) ہُلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت کراتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیتے تھے۔

٨١٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي، فَأَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٧٢٦؛ سنن الترمذي: ٢٩٢؛ ابن خزيمة: ٤٨٠]

(٨١٠) وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا، آپ نے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑا ہوا تھا۔

٨١١ـ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْهَرَوِيُّ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَاتِمٍ، أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ: أَنْبَأَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبَ السُّلَمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَرَّ بِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا وَاضِعٌ يَدِي الْيُسْرَى عَلَى الْيُمْنَى، فَأَخَذَ بِيَدِي الْيُمْنَى فَوَضَعَهَا عَلَى الْيُسْرَى. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٧٥٥؛ سنن النسائي: ٨٨٩؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٢/٢٨ـ]

(٨١١) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے (نماز میں) اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا، نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے تو آپ نے میرا دایاں ہاتھ پکڑ کر بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

بَابُ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ.

باب: نماز میں قراءت کی ابتدا کا بیان

٨١٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿**الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**﴾. (١/ الفاتحة:١) [صحيح مسلم: ٤٩٨ (١١١٠)؛ سنن ابي داود: ٧٨٣ـ]

(٨١٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ قراءت کی ابتدا ﴿**الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**﴾ سے کرتے تھے۔

٨١٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿**الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**﴾. [صحيح بخاري: ٧٤٣؛ صحيح مسلم: ٣٩٩ (٨٩٠)؛ سنن النسائي: ٩٠٣]

(٨١٣) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما یہ سب حضرات ﴿**الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**﴾ سے قراءت شروع کرتے تھے۔

٨١٤ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، وَبَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ أَبِي [عَبْدِ] اللّٰهِ، ابْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿**الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**﴾.

[**صحيح بما قبله**، مسند ابي يعلى: ٦٢٢١؛ تهذيب

(٨١٤) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ﴿**الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**﴾ سے قراءت شروع کرتے تھے۔

الكمال للمزي، ٢٤/ ٢٨]

٨١٥- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَقَلَّمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ فِي الْإِسْلَامِ حَدَثًا مِنْهُ، فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقْرَأُ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ! إِيَّاكَ وَالْحَدَثَ، فَإِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ، وَمَعَ عُمَرَ، وَمَعَ عُثْمَانَ، فَلَمْ أَسْمَعْ رَجُلًا مِنْهُمْ يَقُولُهُ، فَإِذَا قَرَأْتَ فَقُلْ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾. [**ضعيف**، سنن الترمذي: ٢٤٤؛ سنن النسائي: ٩٠٩؛ جزء القراءة للبخاري: ١١٦؛ مسند احمد، ٤/ ١٨٥ ابن عبداللہ بن مغفل مجہول الحال ہے۔]

(٨١٥) یزید بن عبداللہ بن مغفل نے کہا: میں نے اپنے والد عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی کو اسلام میں بدعت سے نفرت کرنے والا نہیں دیکھا۔ انہوں نے مجھے نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے سنا تو فرمایا: بیٹے! دین میں نئے کام سے اجتناب کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ، ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتدا میں نمازیں پڑھی ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی کو اس طرح پڑھتے نہیں سنا۔ جب تم قراءت کرو تو ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ کہہ کر شروع کرو۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ.

باب: نماز فجر میں قراءت کا بیان

٨١٦- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ﴾. (٥٠/ ق: ١٠)

[صحيح مسلم: ٤٥٧ (١٠٢٥)؛ سنن الترمذي: ٣٠٦؛ سنن النسائي: ٩٥١-]

(٨١٦) قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فجر کی نماز میں یہ آیت پڑھتے سنا: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ﴾ ''اور ہم نے کھجور کے بلند و بالا درخت پیدا کیے، جن کے خوشے تہ بہ تہ ہیں۔''

٨١٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَصْبَغَ، مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ، كَأَنِّي أَسْمَعُ قِرَاءَتَهُ ﴿فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ٥ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ﴾ (٨١/ التكوير: ١٥، ١٦). [**حسن**، سنن ابي داود: ٨١٧؛ مسند ابي يعلى: ١٤٦٣-]

(٨١٧) عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی معیت میں نماز ادا کی، آپ فجر کی نماز میں قراءت فرما رہے تھے (جو مجھے ایسے یاد ہے) گویا میں اب بھی آپ کی قراءت سن رہا ہوں: ﴿فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ٥ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ﴾ ''چنانچہ میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے، چلنے والے، چھپنے والے ستاروں کی۔''

٨١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ

(٨١٨) ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی

الْعَوَّامِ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سُوَيْدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَهُ أَبُو الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ. [صحيح مسلم: ٤٦١ (١٠٣١)]

نماز میں ساٹھ سے سو آیات تک تلاوت کیا کرتے تھے۔

٨١٩- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا، فَيُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ. وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ. [صحيح مسلم: ٤٥١ (١٠١٢)؛ سنن ابي داود: ٧٩٨؛ سنن النسائي: ٩٧٩-]

(٨١٩) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تو ظہر کی پہلی رکعت کو طویل کرتے اور دوسری رکعت کو (نسبتاً) مختصر کرتے تھے۔ صبح کی نماز میں بھی آپ کا یہی معمول تھا۔

٨٢٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِالْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أَتَى عَلَى ذِكْرِ عِيسَى، أَصَابَتْهُ شَرْقَةٌ، فَرَكَعَ. -يَعْنِي: سَعْلَةً-. [**صحيح**، مسند حميدى: ٨٢١، نيز ديكهيے صحيح مسلم: ٤٥٥ (١٠٢٢) بخاري قبل حديث: ٧٧٤ (تعليقًا) سنن ابي داود: ٦٤٩؛ سنن النسائي: ١٠٠٨-]

(٨٢٠) عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ فجر میں سورۂ مومنون کی تلاوت کی۔ جب عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپ کو کھانسی آ گئی، پھر آپ رکوع میں چلے گئے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

باب: جمعہ کے دن نمازِ فجر میں قراءت کا بیان

٨٢١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُخَوَّلٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الٓمٓ

(٨٢١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نمازِ فجر (کی پہلی رکعت) میں ﴿الٓمٓ تَنْزِيلُ﴾ اور (دوسری رکعت میں) ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

تَنْزِيلُ﴾، (٣٢/ السجدة:١) وَ ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾.
(٧٦/ الانسان:١) [صحيح مسلم: ٨٧٩ (٢٠٣١)؛ سنن ابي داود: ١٠٧٤؛ سنن الترمذي: ٥٢٠؛ سنن النسائي: ٩٥٧-]

٨٢٢- حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الٓمٓ تَنْزِيلُ﴾ وَ ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾. [**صحيح بما بعده**، مسند ابي يعلى: ٨١٣، نیز دیکھئے حدیث: ٨٢١، ٨٢٣-]

(٨٢٢) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نمازِ فجر (کی پہلی رکعت) میں ﴿الٓمٓ تنزیل﴾ اور (دوسری رکعت میں) ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

٨٢٣- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الٓمٓ تَنْزِيلُ﴾ وَ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾. [صحيح بخاري: ٨٩١؛ صحيح مسلم: ٨٨٠ (٢٠٣٤)؛ سنن النسائي: ٩٥٦-]

(٨٢٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نمازِ فجر (کی پہلی رکعت) میں ﴿الٓمٓ تنزیل﴾ اور (دوسری رکعت میں) ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

٨٢٤- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ: أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الٓمٓ تَنْزِيلُ﴾ وَ ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾.

(٨٢٤) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر (کی پہلی رکعت) میں ﴿الٓمٓ تنزیل﴾ اور (دوسری رکعت میں) ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

قَالَ إِسْحَقُ: هٰكَذَا: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، لَا أَشُكُّ فِيهِ . [صحيح، تهذيب الكمال للمزي، ٢٧/ ٥١٧-]

راویٔ حدیث اسحاق بن سلیمان نے کہا: ہمیں عمرو نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ.

باب: ظہر اور عصر کی قراءت کا بیان

٨٢٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ قَزَعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ

(٨٢٥) قزعہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تیرے لیے اس میں کوئی خیر نہیں۔ میں نے

صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ: لَيْسَ لَكَ فِي ذٰلِكَ خَيْرٌ، قُلْتُ: بَيِّنْ. رَحِمَكَ اللّٰهُ. قَالَ: كَانَتِ الصَّلَاةُ تُقَامُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ، فَيَخْرُجُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَقِيْعِ، فَيَقْضِي حَاجَتَهُ، فَيَجِيءُ، فَيَتَوَضَّأُ، فَيَجِدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلَى مِنَ الظُّهْرِ.

[صحيح مسلم: ٤٥٤ (١٠٢٠)؛ سنن النسائي: ٩٧٤؛ جزء القراءة للبخاري: ٢٤٨۔]

عرض کیا: آپ پر اللہ کی رحمت ہو، بیان تو فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ظہر کی جماعت کھڑی ہو جاتی تو ہم میں سے کوئی شخص بقیع کی طرف جاتا، وہاں قضائے حاجت سے فارغ ہو کر واپس آتا، پھر وضو کرتا اور رسول اللہ ﷺ کو ظہر کی پہلی رکعت میں پالیتا۔

٨٢٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، قَالَ، قُلْتُ لِخَبَّابٍ: بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ قِرَائَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ. [صحيح بخاري: ٧٤٦، ٧٦٠؛ سنن ابي داود: ٨٠١۔]

(٨٢٦) ابو معمر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ لوگوں کو ظہر اور عصر کی نمازوں میں رسول اللہ ﷺ کی قراءت کا علم کس طرح ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا: آپ کی ڈاڑھی مبارک ہلنے سے۔

٨٢٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فُلَانٍ. قَالَ: وَكَانَ يُطِيْلُ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ، وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ.

[**صحيح**، سنن النسائي: ٩٨٣؛ مسند احمد، ٢/ ٣٠٠؛ ابن خزيمة: ٥٢٠؛ ابن حبان: ١٨٣٧۔]

(٨٢٧) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے فلاں شخص سے زیادہ کسی کی نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ نہیں دیکھی۔ سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ صاحب (امیر مدینہ) ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو لمبا اور آخری دو رکعتوں کو (ذرا) مختصر کرتے تھے اور (ظہر کے برعکس) عصر کی نماز ہلکی پڑھاتے تھے۔

٨٢٨۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدٌ الْعَمِّيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اجْتَمَعَ ثَلَاثُوْنَ بَدْرِيًّا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: تَعَالَوْا حَتَّى نَقِيْسَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ فَمَا اخْتَلَفَ مِنْهُمْ رَجُلَانِ،

(٨٢٨) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (ایک مرتبہ کہیں) تیس بدری صحابہ اکٹھے ہو گئے، انہوں نے کہا: آؤ ہم سرّی نمازوں میں رسول اللہ ﷺ کی قراءت کا اندازہ کریں (کہ کس قدر تھی) ان میں سے دو نے بھی اختلاف نہیں کیا اور (سب نے اجتماعی طور پر) یہ اندازہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی ظہر کی پہلی رکعت میں قراءت تیس آیات کے برابر ہوتی تھی اور

فَقَاسُوْا قِرَاءَ تَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ بِقَدْرِ ثَلَاثِيْنَ آيَةً، وَفِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ، وَقَاسُوْا ذٰلِكَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ النِّصْفِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ.

[ضعيف، مسند احمد، ٥/ ٣٦٥، رقم: ٢٣٠٩٧ (مرسلاً) زید العمی ضعیف اور المسعودی مختلط ہیں۔]

دوسری رکعت میں اس سے نصف اور عصر کی نماز کے بارے میں اندازہ تھا کہ ظہر کی آخری دو رکعتوں والی قراءت سے نصف ہوتی تھی۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْآيَةِ أَحْيَانًا فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ.

باب: ظہر اور عصر کی نماز میں کبھی کبھار کوئی آیت بلند آواز سے پڑھنے کا بیان

٨٢٩- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا. [صحيح بخاري: ٧٦٢، ٧٧٩؛ صحيح مسلم: ٤٥١ (١٠١٢، ١٠١٣)؛ سنن ابي داود: ٧٩٨؛ سنن النسائي: ٩٧٣-]

(٨٢٩) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرتے تھے اور بعض اوقات ہمیں کوئی آیت سنا دیتے تھے۔

٨٣٠- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيْدِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ، فَنَسْمَعُ مِنْهُ الْآيَةَ بَعْدَ الْآيَاتِ، مِنْ سُوْرَةِ لُقْمَانَ وَالذَّارِيَاتِ. [ضعيف، سنن النسائي: ٩٧٢، ابواسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(٨٣٠) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے تھے اور ہمیں چند آیات کے بعد سورۂ لقمان اور الذاریات کی کوئی آیت سنائی دیتی تھی۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ.

باب: مغرب کی نماز میں قراءت کا بیان

٨٣١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّهِ -قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: هِيَ:

(٨٣١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ (سیدہ لبابہ رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ کی قراءت کرتے سنا۔

لُبَابَةَ۔ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا. [صحيح بخاري: ٧٦٣؛ صحيح مسلم: ٤٦٢ (١٠٣٣)؛ سنن ابي داود: ٨١٠؛ سنن الترمذي: ٣٠٨؛ سنن النسائي: ٩٢٧۔]

٨٣٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ. قَالَ جُبَيْرٌ، فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ: فَلَمَّا سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ: ﴿أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ﴾ كَادَ قَلْبِي يَطِيرُ. (٥٢/ الطور: ٣٥، ٣٨) [صحيح بخاري: ٤٨٥٤؛ صحيح مسلم: ٤٦٣ (١٠٣٥)؛ سنن ابي داود: ٨١١؛ سنن النسائي: ٩٨٨۔]

(٨٣٢) جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورۂ طور کی تلاوت کرتے سنا۔ جبیر رضی اللہ عنہ نے ایک دوسری حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ آیات سنیں: ﴿أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ...... فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ﴾ ''کیا پیدا کیے گئے ہیں وہ بغیر کسی (خالق) کے یا وہ خود پیدا کرنے والے ہیں؟ کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ بلکہ وہ یقین نہیں رکھتے۔ کیا ان کے پاس آپ کے رب کے خزانے ہیں؟ یا وہ (ان کے) داروغے ہیں؟ کیا ان کے لیے کوئی سیڑھی ہے کہ وہ اس پر (چڑھ کر) سن لیتے ہیں؟ تو پھر چاہیے کہ ان کا سننے والا کوئی واضح دلیل لے آئے۔'' مجھ پر اس قدر رقت طاری ہوئی، قریب تھا کہ میرا دل اڑ جائے۔

٨٣٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾. [**منكر**، تهذيب الكمال للمزي، ١/ ٢٧٢؛ تاريخ بغداد للخطيب، ٤/ ٤٩، ٥٠، احمد بن بدیل متکلم فیہ ہے، نیز کئی محدثین نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔]

(٨٣٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ مغرب کی نماز میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ.

باب: نماز عشاء میں قراءت کا بیان

٨٣٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ:

(٨٣٤) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی۔ انہوں نے فرمایا: میں

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ. [صحيح بخاري: ٧٦٧، ٧٦٩؛ صحيح مسلم: ٤٦٤ (١٠٣٧)؛ سنن ابي داود: ١٢٢١؛ سنن الترمذي: ٣١٠؛ سنن النسائي: ١٠٠١-]

نے آپ ﷺ کو ﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾ کی قراءت کرتے سنا۔

٨٣٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، جَمِيعًا، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، مِثْلَهُ، قَالَ: فَمَا سَمِعْتُ إِنْسَانًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِنْهُ. [**صحيح**، دیکھئے حدیث: ٨٣٤-]

(٨٣٥) براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بالا حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوش آواز یا آپ سے بہتر قراءت کرنے والے کسی انسان کو نہیں دیکھا۔

٨٣٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ، فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**اقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ**)). [صحيح مسلم: ٤٦٥ (١٠٤١)؛ سنن النسائي: ٩٩٩-]

(٨٣٦) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو بہت طویل قراءت کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ اور ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔"

بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ.

باب: نماز میں امام کے پیچھے قراءت کرنے کا بیان

٨٣٧- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ، وَإِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ**)). [صحيح بخاري: ٧٥٦؛ صحيح مسلم: ٣٩٤ (٨٧٤)؛ سنن ابي داود: ٨٢٢؛ سنن الترمذي: ٢٤٧؛ سنن النسائي: ٩١١]

(٨٣٧) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی، اس کی کوئی نماز نہیں۔"

٨٣٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ

(٨٣٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ، أَنَّ أَبَا السَّائِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، غَيْرُ تَمَامٍ**)). فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَإِنِّي أَكُوْنُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ، فَغَمَزَ ذِرَاعِي، وَقَالَ: يَا فَارِسِيُّ! اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ.

[صحيح مسلم: ٣٩٥ (٨٧٨)؛ سنن ابي داود: ٨٢١؛ سنن الترمذي: ٢٩٥٣؛ سنن النسائي: ٩١٠؛ جزء القراءة للبخاري: ٧٢، ٧٣، ٧٥؛ خلق افعال العباد: ١٨؛ الموطأ للامام مالك: ٧٤؛ الطيالسي: ٢٥٦١؛ مسند احمد، ٢/ ٢٥٠۔]

فرمایا: ''جس آدمی نے کوئی نماز ادا کی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے، نامکمل ہے۔''

(ابو سائب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:) میں نے عرض کیا: اے ابو ہریرہ! کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں؟ تو انہوں نے میرے بازو کو دبا کر فرمایا: اے فارسی! تم اسے اپنے دل میں پڑھ لیا کرو۔

٨٣٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي سُفْيَانَ السَّعْدِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُورَةٍ، فِي فَرِيضَةٍ أَوْ غَيْرِهَا**)). [**ضعيف**، المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ٣٦١ ابوسفیان سعدی طریف بن شہاب ضعیف ہے۔]

(٨٣٩) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ فرض نماز ہو یا دوسری کوئی (نفلی) نماز ہو۔''

٨٤٠۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ**)). [**حسن صحيح**، مسند احمد ٦/ ١٤٢، ٢٧٥؛ جزء القراءة للبخاري: ٩۔]

(٨٤٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر وہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔''

٨٤١۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السُّكَيْنِ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ السَّلَعِيُّ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ**

(٨٤١) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر وہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو وہ ناقص ہے، وہ ناقص ہے۔''

الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ)). [حسن صحيح، مسند احمد، ٢/ ٢٠٤، ٢١٥؛ جزء القراءة للبخاري: ١٠]

٨٤٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَقْرَأُ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ؟ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ: أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ)) فَقَالَ: رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَجَبَ هَذَا. [ضعيف الاسناد، كتاب القراءت للبيهقي: ٣٥٧، معاویہ بن یحییٰ الصدفی ضعیف ہے۔]

(۸۴۲) ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے پوچھا کہ جب امام قراءت کررہا ہو تو کیا میں اس وقت بھی قراءت کروں؟ انہوں نے فرمایا: ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا تھا: کیا ہر نماز میں قراءت ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔" یہ سن کر لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: یہ تو واجب ہوگئی۔

٨٤٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

[صحيح، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٢/ ١٧٠-]

(۸۴۳) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں (صرف) سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔

بَابٌ: فِي سَكْتَتَيِ الْإِمَامِ.

باب: امام کے دو سکتوں کا بیان

٨٤٤- حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ جَمِيلٍ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ. فَكَتَبْنَا إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِينَةِ، فَكَتَبَ أَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ.

قَالَ سَعِيدٌ: فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ: مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ؟ قَالَ: إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ، وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ.
ثُمَّ قَالَ: بَعْدُ وَإِذَا قَرَأَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾.

(۸۴۴) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے دو سکتے یاد ہیں تو عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اسے تسلیم نہ کیا۔ ہم نے مدینہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا (اور اس بارے میں دریافت کیا) تو انہوں نے لکھ بھیجا کہ (یہ بات) سمرہ رضی اللہ عنہ کو ٹھیک یاد ہے۔ سعید نے کہا: ہم نے قتادہ سے دریافت کیا کہ یہ دو سکتے کون کون سے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ایک سکتہ تو وہ ہے جب نمازی نماز میں داخل ہوتا ہے اور دوسرا سکتہ اس وقت ہوتا ہے جب امام قراءت سے فارغ ہوتا ہے۔
ایک اور موقع پر قتادہ نے فرمایا: دوسرا سکتہ اس وقت ہوتا ہے جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتا

قَالَ: وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ، إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ، أَنْ يَسْكُتَ حَتَّى يَتَرَادَّ إِلَيْهِ نَفَسُهُ. [ضعيف، سنن ابي داود: ٧٧٩، ٧٨٠؛ سنن الترمذي: ٢٥١؛ ابن خزيمة: ١٥٧٨٠؛ ابن حبان: ٤٤٨ قتادہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

ہے۔
نیز قتادہ نے کہا: انہیں (صحابہ کرام) کو یہ بات پسند تھی کہ جب امام قراءت سے فارغ ہو تو کچھ دیر خاموش ہو جائے، تاکہ اس کا سانس بحال ہو جائے۔

٨٤٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِشْكَابَ. قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ، قَالَ سَمُرَةُ: حَفِظْتُ سَكْتَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ. سَكْتَةً قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، وَسَكْتَةً عِنْدَ الرُّكُوعِ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ. فَكَتَبُوا إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَصَدَّقَ سَمُرَةَ. [یہ روایت حسن ہے، کیونکہ حسن بصری عن سمرہ کتاب سے ہے اور کتاب کی روایت جمہور کے نزدیک صحیح ہے، نیز یونس بن عبید کی متابعت بھی موجود ہے۔]

(٨٤٥) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو سکتے یاد ہیں۔ ایک سکتہ قراءت (فاتحہ) سے پہلے اور دوسرا سکتہ رکوع سے پہلے۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہ کیا تو انہوں نے مدینہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھ کر (اس بارے میں دریافت کیا) تو انہوں نے سمرہ رضی اللہ عنہ کی بات کی تصدیق کی۔

بَابٌ: إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا.

باب: اس امر کا بیان کہ جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو

٨٤٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا، وَإِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا: آمِينَ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٦٠٤]

(٨٤٦) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ ''اللہ اکبر'' کہے تو تم بھی ''اللہ اکبر'' کہو، جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو، اور جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین کہو۔ جب وہ رکوع کرے تب تم رکوع کرو۔ جب وہ ''سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہے تو تم ''اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ'' کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تب تم سجدہ کرو، وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

٨٤٧ـ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي

(٨٤٧) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہا کرو۔ اور

غَلَّابٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ ذِكْرِ أَحَدِكُمُ التَّشَهُّدُ)). [صحيح مسلم: ٤٠٤ (٩٠٤)؛ سنن ابي داود: ٩٧٢، ٩٧٣؛ سنن النسائي: ٨٢١-]

جب وہ قعدہ میں پہنچے تو تم میں سے ہر ایک کا پہلا ذکر تشہد ہونا چاہیے۔''

٨٤٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِأَصْحَابِهِ صَلَاةً، نَظُنُّ أَنَّهَا الصُّبْحُ. فَقَالَ: ((هَلْ قَرَأَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟)) قَالَ رَجُلٌ: أَنَا. قَالَ: ((إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٨٢٦؛ سنن الترمذي: ٣١٢؛ سنن النسائي: ٩٢٠؛ جزء القراء ة للبخاري: ٩٥؛ الموطأ للامام مالك، ١/ ٨٦، ٨٧؛ ابن حبان: ٤٥٤-]

(۸۴۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی، ہمارا خیال ہے کہ وہ فجر کی نماز تھی۔ (نماز کے بعد) آپ نے دریافت فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے (دورانِ نماز میں میرے ساتھ) قراءت کی ہے؟'' ایک آدمی نے کہا: جی ہاں، میں نے کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''میں بھی کہتا تھا کہ تلاوتِ قرآن میں میرے ساتھ ٹکراؤ کیوں ہو رہا ہے؟''

٨٤٩- حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَزَادَ فِيهِ، قَالَ: فَسَكَتُوا، بَعْدُ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ الْإِمَامُ. [صحيح، دیکھیے حدیث سابق: ۸۴۸-]

(۸۴۹) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر راوی نے گزشتہ حدیث میں مذکور واقعہ اسی طرح بیان کیا ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد صحابہ کرام ان نمازوں میں خاموش رہنے لگے جن میں امام جہراً قراءت کرتا ہے۔

٨٥٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ، فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ)). [سنن الدارقطني، ١/ ٣٣١؛ مسند احمد، ٣/ ٢٣٩؛ مسند عبد بن حميد: ١٠٥٠ یہ روایت سخت ضعیف ہے، کیونکہ جابر جعفی متہم بالکذب ہے، نیز ابو زبیر مدلس ہیں۔]

(۸۵۰) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا کوئی امام ہو تو امام کی قراءت اس کی بھی قراءت ہے۔''

بَابُ الْجَهْرِ بِآمِينَ.

باب: بلند آواز سے آمین کہنے کا بیان

٨٥١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ**)). [صحيح بخاري: ٦٤٠٢؛ سنن النسائي: ٩٢٧؛ مسند احمد، ٢/ ٢٢٨ـ]

(٨٥١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قراءت کرنے والا (امام) آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو، کیونکہ (اس وقت) فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی، اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔''

٨٥٢ـ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، وَجَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ، وَهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَرَّانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ**)). [صحيح بخاري: ٧٨٠؛ صحيح مسلم: ٤١٠ (٩١٥)؛ سنن ابي داود: ٩٣٦؛ سنن الترمذي: ٢٥٠؛ سنن النسائي: ٩٢٨ـ]

(٨٥٢) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قراءت کرنے والا (امام) آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو۔ پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی، اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔''

٨٥٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، ابْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: تَرَكَ النَّاسُ التَّأْمِينَ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ: ((﴿**غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ**﴾)) قَالَ: ((**آمِينَ**)) حَتَّى يَسْمَعَهَا أَهْلُ الصَّفِّ الْأَوَّلِ، فَيَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدُ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٩٣٤؛ مسند ابي يعلى: ٦٢٢٠، بشر ضعیف اور ابن عم ابی ہریرہ مجہول الحال ہے۔]

(٨٥٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگوں نے (جہراً) آمین کہنا ترک کر دیا ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ جب ﴿**غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ**﴾ کہتے تو آمین کہتے تھے یہاں تک کہ پہلی صف والے سن لیتے، پھر (سب مل کر آمین کہتے تو) مسجد گونج اٹھتی۔

٨٥٤ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ

(٨٥٤) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے

عَبْدِالرَّحْمنِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ: ((وَلَا الضَّالِّينَ)) قَالَ: ((آمِينَ)). [**صحیح**، یہ روایت اگرچہ محمد ابن ابی لیلیٰ کی وجہ سے سندًا ضعیف ہے، لیکن اپنے بہت سے صحیح شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔]

سنا کہ جب آپ نے ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہا تو پھر ''آمین'' کہی۔

٨٥٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَعَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. فَلَمَّا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ: ((آمِينَ)). فَسَمِعْنَاهَا مِنْهُ. [مسند احمد، ٤/ ٣١٥، ٣١٦، رقم: ١٨٨٤٠ یہ روایت انقطاع اور ابو اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٨٥٥) وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ آپ نے جب ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہا تو آمین کہی۔ ہم سب نے آپ کے آمین کہنے کی آواز سنی۔

٨٥٦۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ، مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِينِ))**. [**صحیح**، الأدب المفرد للبخاري: ٩٨٨؛ الصحيحه للالباني: ٦٩١۔]

(٨٥٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہودی تمہارے (ایک دوسرے کو) سلام کہنے اور (جہری) آمین سے جتنا حسد کرتے ہیں اتنا تمہاری کسی دوسری چیز پر حسد نہیں کرتے۔''

٨٥٧۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو مُسْهِرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ صُبَيْحٍ الْمُرِّيُّ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ، مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى آمِينَ. فَأَكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ آمِينَ))**.

[**ضعیف**، طلحہ بن عمرو ضعیف ہے۔]

(٨٥٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہودی تمہارے آمین کہنے پر جتنا حسد کرتے ہیں اتنا تمہاری کسی دوسری چیز پر حسد نہیں کرتے، لہٰذا تم کثرت سے آمین کہا کرو۔''

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

باب: رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنے کا بیان

٨٥٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَأَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ. وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. [صحيح بخاري: ٧٣٥؛ صحيح مسلم: ٣٩٠ (٨٦١)؛ سنن ابي داود: ٧٢١؛ سنن الترمذي: ٢٥٥؛ سنن النسائي: ١٠٢٦ـ]

(٨٥٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے اور آپ سجدوں کے درمیان ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے۔

٨٥٩ـ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ. [صحيح مسلم: ٣٩١ (٨٦٥)؛ سنن ابي داود: ٧٤٥؛ سنن النسائي: ٨٧٩؛ جزء رفع اليدين للبخاري: ٧، ٥٣ـ]

(٨٥٩) مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (نماز شروع کرتے وقت) جب اللہ اکبر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنے کانوں کے قریب لے جاتے، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی اسی طرح کرتے تھے۔

٨٦٠ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ، وَحِينَ يَرْكَعُ، وَحِينَ يَسْجُدُ. [مسند احمد، ٢/ ١٣٢، رقم: ٦١٦٣؛ جزء رفع اليدين للبخاري: ٥٦، یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ اسماعیل بن عیاش ''حسن الحدیث'' ہونے کے باوجود غیر شامی سے روایت میں ضعیف ہیں۔]

(٨٦٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور جب آپ سجدہ کرتے تو کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے تھے۔

٨٦١ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا رِفْدَةُ بْنُ قُضَاعَةَ الْغَسَّانِيُّ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ

(٨٦١) عمیر بن قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عُمَيْرِ بْنِ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ، فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ. [تهذيب الكمال للمزي، ٩/ ٢١٤، یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ عبداللہ کا اپنے والد سے کچھ بھی سننا ثابت نہیں، نیز رفدہ بن قضاعۃ ضعیف ہے۔]

٨٦٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ، وَهُوَ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ)) وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، فَإِذَا قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)). رَفَعَ يَدَيْهِ فَاعْتَدَلَ، فَإِذَا قَامَ مِنَ الثِّنْتَيْنِ، كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ، كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ. [**صحیح**، دیکھئے حدیث: ٨٠٣۔]

(٨٦٢) محمد بن عمرو بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ، دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محفل میں تھے، ان میں ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بھی تھے، (محمد بن عمرو بن عطاء نے کہا:) میں نے انہیں (ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو) فرماتے ہوئے سنا: میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ جانتا ہوں۔ آپ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہوتے اور اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے، پھر ''اللہ اکبر'' کہتے اور جب آپ رکوع کا ارادہ کرتے تو تب بھی اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب (رکوع سے اٹھتے ہوئے) ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہتے تو اپنے ہاتھوں کو (اسی طرح) اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ جب دو رکعتیں پڑھ کر (تیسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر (اسی طرح) اٹھاتے جس طرح نماز شروع کرتے وقت اٹھائے تھے۔

٨٦٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ، قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدٍ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ حِيْنَ كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَاسْتَوَى حَتَّى رَجَعَ

(٨٦٣) عباس بن سہل ساعدی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ابوحمید (ساعدی) ابو اُسید ساعدی، سہل بن سعد ساعدی اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم یہ سب ایک مجلس میں اکٹھے ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابوحمید (ساعدی) رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ (نماز کے لیے) کھڑے ہوئے تو آپ نے ''اللہ اکبر'' کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھائے، پھر جب آپ نے رکوع کے لیے ''اللہ اکبر'' کہا تب

كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٧٣٤؛ سنن الترمذي: ٢٦٠؛ سنن الدارمي: ١٣١٣؛ ابن خزيمة: ٥٨٩، ٦٠٨؛ ابن حبان: ٤٩٤۔]

بھی دونوں ہاتھ اٹھائے، پھر رکوع سے اٹھ کر بھی رفع الیدین کیا، اور سیدھے کھڑے ہو گئے حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ واپس آ گئی۔

٨٦٤۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، أَبُو أَيُّوبَ الْهَاشِمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ. [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٧٤٤؛ سنن الترمذي: ٢٦٦، ٣٤٢٣؛ ابن خزيمة: ٥٨٤، ٦٠٧۔]

(٨٦٤) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ جب فرض نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو ''اللہ اکبر'' کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ اس قدر بلند کرتے کہ وہ کندھوں کے برابر ہو جاتے، جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تب بھی اسی طرح کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی اسی طرح کرتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر (تیسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوتے تو اسی طرح کرتے۔

٨٦٥۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ [رِيَاحٍ]، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ. [المعجم الكبير للطبراني، ١١/ ٢٨، رقم: ١٠٩٥٨، یہ روایت سخت ضعیف ہے، کیونکہ عمر بن ریاح متروک، متہم بالکذب راوی ہے۔]

(٨٦٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (نماز میں) ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے۔

٨٦٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، وَإِذَا رَكَعَ.

[**صحيح**، مسند ابي يعلى: ٣٧٩٣؛ سنن الدارقطني، ١/ ٢٩٠؛ جزء للبخاري: ٨۔]

(٨٦٦) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے وقت اور رکوع جاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

٨٦٧۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

(٨٦٧) وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے سوچا کہ میں (غور سے) دیکھوں گا کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح نماز ادا

وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي، فَقَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ، فَلَمَّا رَكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٧٢٦؛ سنن النسائي: ٨٩٠؛ ابن خزيمة: ٤٨٠؛ ابن حبان: ٤٨٥۔]

کرتے ہیں۔ (چنانچہ میں نے دیکھا کہ) آپ کھڑے ہوئے، قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنے کانوں کے برابر دونوں ہاتھ اٹھائے۔ جب آپ نے رکوع کیا تب بھی آپ نے اسی طرح کیا اور جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپ نے دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھایا۔

٨٦٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ [رَأْسَهُ] مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَيَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَرَفَعَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ يَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ.

[**صحيح**، مسند السراج: ٩٣۔]

(٨٦٨) ابوالزبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نماز کے شروع میں، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔
ابوالزبیر رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ ابراہیم بن طہمان رحمۃ اللہ علیہ نے (یہ حدیث بیان کرتے وقت) کانوں تک ہاتھ اٹھائے۔

بَابُ الرُّكُوعِ فِي الصَّلَاةِ.

باب: نماز میں رکوع کرنے کا مسنون طریقہ

٨٦٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ، وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ. [**صحيح**، دیکھیے حدیث: ٨١٢۔]

(٨٦٩) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تو اپنا سر نہ تو اونچا رکھتے اور نہ نیچے کی طرف جھکاتے بلکہ آپ کا سر مبارک ان (دونوں کیفیتوں) کے درمیان ہوتا تھا۔

٨٧٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ، فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٨٥٥؛ سنن الترمذي: ٢٦٥؛ سنن النسائي: ١٠٢٨۔]

(٨٧٠) ابومسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رکوع اور سجدے میں اپنی پشت (کمر) سیدھی نہیں رکھتا، اس کی نماز درست نہیں۔“

٨٧١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ

(٨٧١) علی بن شیبان رضی اللہ عنہ اپنے قبیلے کے اس وفد میں شامل تھے جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ ان کا بیان

بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ، وَكَانَ مِنَ الْوَفْدِ قَالَ: خَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ، فَلَمَحَ بِمُؤْخِرِ عَيْنِهِ رَجُلًا لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ -يَعْنِي: صُلْبَهُ- فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ، قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ)). [**صحيح**، مسند احمد، ٤/ ٢٢، ٢٣؛ ابن خزيمة: ٥٩٣؛ ابن حبان: ١٨٩١.]

ہے کہ ہم اپنے علاقے سے نکلے حتی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پہنچے۔ ہم نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے آنکھ کے کنارے سے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع اور سجدے میں اپنی پشت (صحیح طرح) سیدھی نہیں کر رہا تھا۔ جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''مسلمانو! جو آدمی رکوع اور سجدے میں اپنی پشت سیدھی نہیں کرتا، اس کی نماز نہیں ہوتی۔''

٨٧٢-حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَابِصَةَ بْنَ مَعْبَدٍ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي، فَكَانَ إِذَا رَكَعَ سَوَّى ظَهْرَهُ، حَتَّى لَوْ صُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ لَاسْتَقَرَّ.

[المعجم الكبير للطبراني، ٢٢/ ١٤٧، رقم: ١٨٢٥١ یہ روایت سخت ضعیف ہے، کیونکہ طلحہ بن زید القرشی متروک و متہم راوی ہے۔]

(٨٧٢) وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ جب رکوع کرتے تو اپنی پشت اس حد تک سیدھی کرتے کہ اگر اس پر پانی ڈالا جائے تو وہ وہیں رک جائے۔

بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ.

باب: رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کا بیان

٨٧٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: رَكَعْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي، فَطَبَّقْتُ، فَضَرَبَ يَدِي وَقَالَ: قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا، ثُمَّ أُمِرْنَا أَنْ نَرْفَعَ إِلَى الرُّكَبِ.

[صحيح بخاري: ٧٩٠؛ صحيح مسلم: ٥٣٥ (١١٩٤)؛ سنن ابي داود: ٨٦٧؛ سنن الترمذي: ٢٥٩؛ سنن النسائي: ١٠٣٣.]

(٨٧٣) مصعب بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پہلو میں (نماز ادا کی اور) میں نے رکوع میں تطبیق کی۔ انہوں نے میرے ہاتھ پر مار کر فرمایا: ہم یہ عمل کیا کرتے تھے، پھر ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم (ہاتھوں کو) گھٹنوں پر رکھیں۔''

٨٧٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ،

(٨٧٤) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكَعُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَيُجَافِي بِعَضُدَيْهِ. [**صحيح**، مسند اسحاق بن راهويه، ٢/ ٤٤١، ح: ١٠٠٨ یہ سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن اپنے حسن لذاتہ شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔]

کرتے اور بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے تھے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

باب: رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کیا پڑھا جائے؟

٨٧٥- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَالَ: **((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))** قَالَ: **((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ))**.

[**صحيح**، نیز دیکھیے صحيح بخاري: ٧٨٨، ٨٠٣]

(٨٧٥) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب **((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))** کہتے تو اس کے بعد **((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ))** کہتے۔

٨٧٦- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ))**. [صحيح بخاري: ٨٠٥؛ صحيح مسلم: ٤١١ (٩٢١)]

(٨٧٦) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہا کرو۔''

٨٧٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ))**. [**صحيح**، نیز دیکھیے حدیث سابق: ٨٧٦ وغیرہ۔]

(٨٧٧) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہا کرو۔''

٨٧٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ

(٨٧٨) عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: **((سَمِعَ اللّٰهُ**

ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)). [صحيح مسلم: ٤٧٦ (١٠٦٧)؛ سنن ابي داود: ٨٤٦۔]

لِمَنْ حَمِدَهُ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)) ''اللہ نے سن لی حمد اس کی جس نے بھی اس کی تعریف کی، یا اللہ! اے ہمارے رب! سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں اتنی جو آسمانوں کو، زمینوں کو اور ہر اس چیز کو بھر دیں جو تو ان کے بعد چاہے۔''

٨٧٩۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ: ذُكِرَتِ الْجُدُودُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: جَدُّ فُلَانٍ فِي الْخَيْلِ، وَقَالَ آخَرُ: جَدُّ فُلَانٍ فِي الْإِبِلِ، وَقَالَ آخَرُ: جَدُّ فُلَانٍ فِي الْغَنَمِ، وَقَالَ آخَرُ: جَدُّ فُلَانٍ فِي الرَّقِيقِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ، وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ الرَّكْعَةِ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)). وَطَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَوْتَهُ بِـ: الْجَدِّ، لِيَعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ كَمَا يَقُولُونَ. [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني، ٢٢/ ١٣٣، ١٣٤، رقم: ٣٥٥؛ مسند ابي يعلى: ٨٨٢، ابوعمر مجہول، جبکہ شریک القاضی مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔]

(٨٧٩) ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کے قریب ہی دنیوی خوش حالی کا تذکرہ شروع کر دیا گیا۔ کسی نے کہا: فلاں آدمی گھوڑوں کے لحاظ سے بہت خوش قسمت ہے، دوسرے نے کہا: فلاں آدمی اونٹوں کے لحاظ سے خوش نصیب ہے، کسی نے کہا: فلاں آدمی کی خوش نصیبی بکریوں میں ہے اور کوئی بولا: فلاں کی خوش حالی غلاموں کے لحاظ سے ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز مکمل کی، اور آپ نے آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھایا تو (ذرا بلند آواز سے) یہ دعا پڑھی: ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) ''یا اللہ! اے ہمارے رب! سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، اتنی جو آسمانوں کو، زمینوں کو اور ہر اس چیز کو بھر دیں جو تو ان کے بعد چاہے۔ یا اللہ! جو کچھ تو عطا کرنا چاہے کوئی اسے روک نہیں سکتا اور جو کچھ تو روک لے کوئی دوسرا وہ چیز دے نہیں سکتا۔ کسی بھی شان و شوکت اور مال والے کو اس کی شان و شوکت اور مال تیرے مقابلے میں کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔'' رسول اللہ ﷺ نے اس دعا کا آخری جملہ ''ذَا الْجَدِّ'' بلند آواز سے ادا کیا، تا کہ وہ جان لیں کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں حقیقت پر مبنی نہیں۔

بَابُ السُّجُودِ.

باب: سجدوں کا بیان

٨٨٠۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

(٨٨٠) ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى يَدَيْهِ، فَلَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ. [صحيح مسلم: ٤٩٦ (١١٠٧)؛ سنن ابي داود: ٨٩٨؛ سنن النسائي: ١١١٠-]

نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے بازو خوب کھول کر (اپنے پہلوؤں سے) اس حد تک دور کرتے کہ اگر (ان کے نیچے سے) بکری کا بچہ گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔

٨٨١- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ [عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ] بْنِ أَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ، فَمَرَّ بِنَا رَكْبٌ وَأَنَاخُوا بِنَاحِيَةِ الطَّرِيْقِ، فَقَالَ لِي أَبِي: كُنْ فِي بَهْمِكَ حَتَّى آتِيَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَأَسْأَلُهُمْ، قَالَ: فَخَرَجَ. وَجِئْتُ -يَعْنِي- دَنَوْتُ. فَإِذَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُمْ. فَكُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عُفْرَتَيْ إِبْطَيْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا سَجَدَ.

(٨٨١) عبداللہ بن اقرم خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں وادیٔ نمرہ میں اپنے والد کے ہمراہ موجود تھا کہ ایک قافلہ ہمارے پاس سے گزرا، اورانہوں نے راستے سے ذرا ہٹ کر پڑاؤ ڈالا۔ میرے والد نے مجھ سے کہا: تم ان بکریوں کے پاس رہو۔ میں جا کران لوگوں سے بات چیت کرتا ہوں۔ (عبداللہ نے) کہا: میرے والد چلے گئے، میں بھی ان کے قریب چلا گیا۔ وہاں دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔ نماز کا وقت ہوا تو میں نے بھی ان کی معیت میں نماز ادا کی۔ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو مجھے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی تھی۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ: عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، وَقَالَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: يَقُوْلُ النَّاسُ: عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ.

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: لوگ راوی کو عبیداللہ بن عبداللہ کہتے ہیں، جبکہ ابوبکر بن ابی شیبہ نے فرمایا: لوگ اس راوی کو عبداللہ بن عبیداللہ کہتے ہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَصَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، وَأَبُوْ دَاوُدَ. قَالُوْا: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَقْرَمَ، عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٧٤؛ سنن النسائي: ١١٠٩-]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ محمد بن بشار کے طریق سے بھی عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم عن ابیہ کے واسطے سے یہ حدیث نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

٨٨٢- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ: أَنْبَأَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السُّجُوْدِ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. [**ضعيف**، سنن ابي

(٨٨٢) وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ سجدہ کرتے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھتے اور جب سجدے سے اٹھتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھاتے تھے۔

داود: ۸۳۸؛ سنن الترمذي: ۲٦۸؛ سنن النسائي: ۱۰۹۰

شریک القاضی مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ**)). [صحيح بخاري: ۸۱۵، ۸۱٦؛ صحيح مسلم: ٤۹۰ (۱۰۹۵)؛ سنن ابي داود: ۸۸۹، ۸۹۰؛ سنن الترمذي: ۲۷۳؛ سنن النسائي: ۱۰۹٤۔]

(۸۸۳) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں (اعضاء) پر سجدہ کروں۔''

۸۸٤۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ، وَلَا أَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا**)). قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: فَكَانَ أَبِي يَقُولُ: الْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، وَكَانَ يَعُدُّ الْجَبْهَةَ وَالْأَنْفَ وَاحِدًا. [صحيح بخاري: ۸۱۲؛ صحيح مسلم: ٤۹۰ (۱۰۹٦) نیز دیکھئے حدیث سابق: ۸۸۳۔]

(۸۸٤) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور (یہ بھی کہ) میں بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹوں۔''
ابن طاوس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے والد فرمایا کرتے تھے کہ (ان سات اعضاء سے) دو ہاتھ، دو گھٹنے، دو پاؤں مراد ہیں، وہ پیشانی اور ناک کو ایک ہی عضو شمار کرتے تھے۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((**إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ: وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ**)). [صحيح مسلم: ٤۹۱ (۱۱۰۰)؛ سنن ابي داود: ۸۹۱؛ سنن الترمذي: ۲۷۲؛ سنن النسائي: ۱۰۹۵۔]

(۸۸۵) عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کا چہرہ، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں (کل) سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں۔''

۸۸٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا أَحْمَرُ، صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَأْوِي لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِمَّا يُجَافِي بِيَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، إِذَا سَجَدَ.

(۸۸٦) صحابی رسول احمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے اتنا دور کرتے کہ ہمیں (یہ پُر مشقت حالت دیکھ کر) ترس آتا۔

[حسن صحيح، سنن ابي داود: ٩٠٠؛ مسند احمد، ٤/ ٣٤٢]

بَابُ التَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

باب: رکوع اور سجدوں کی تسبیحات کا بیان

٨٨٧۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ الْبَجَلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ الْغَافِقِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي إِيَاسَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ (٦٩/ الحاقة:٥٢) قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ)) فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ)). [سنن ابي داود: ٨٦٩؛ ابن خزيمة: ٦٠٠، ٦٠١؛ ابن حبان: ٥٠٦؛ المستدرك للحاكم، ٢/ ٤٧٧ یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔ بعض علماء کا اسے ضعیف کہنا درست نہیں ہے۔]

(٨٨٧) عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت: ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ ''آپ اپنے عظمت والے رب کی تسبیح کریں۔'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''یہ عمل اپنے رکوع میں کرو۔'' اور جب آیت: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ ''اپنے بلند و برتر رب کے نام کی تسبیح کریں۔'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''یہ عمل اپنے سجدوں میں کرو۔''

٨٨٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَإِذَا سَجَدَ قَالَ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [تهذيب الكمال للمزي، ٢٣/ ٢٦ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ ابوازہر مجہول اور ابن لہیعہ مدلس ومختلط ہیں۔]

(٨٨٨) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ جب رکوع کرتے تو تین بار ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ'' کہتے اور جب سجدہ کرتے تو تین بار ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى'' کہتے۔

٨٨٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي)) يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ. [صحيح بخاري:

(٨٨٩) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع و سجود میں یہ دعا کثرت سے پڑھا کرتے تھے: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَللَّهُمَّ اغْفِرْلِي)) اے اللہ! میں تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں، اے اللہ! مجھے معاف کردے۔ آپ (یہ دعا پڑھ کر گویا) قرآن پر عمل

٤٩٦٨؛ صحيح مسلم: ٤٨٤ (١٠٨٥)؛ سنن ابي داود: ٨٧٧؛ سنن النسائي: ١٠٤٨۔]

کرتے تھے۔

٨٩٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ إِسْحَقَ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، ثَلَاثًا، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ، وَإِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ فِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا. فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ، وَذَلِكَ أَدْنَاهُ**)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٨٨٦؛ سنن الترمذي: ٢٦١، *اسحاق بن یزید مجہول ہے، نیز انقطاع بھی ہے۔*]

(٨٩٠) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص رکوع کرے تو وہ رکوع میں تین بار "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" کہے، جب اس نے یہ کام کرلیا تو اس کا رکوع مکمل ہوگیا اور جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو وہ اپنے سجدوں میں تین بار "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" کہے۔ جب اس نے یہ کام کرلیا تو اس کا سجدہ مکمل ہو گیا۔ (یاد رہے کہ) یہ کم از کم مقدار ہے۔''

بَابُ الِاعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ.

باب: سجدوں میں اعتدال کا بیان

٨٩١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ، وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٧٥؛ ابن خزيمة: ٦٤٤؛ مسند احمد، ٣/ ٣٠٥۔]

(٨٩١) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اعتدال میں رہے اور اپنے بازو (زمین پر) اس طرح نہ پھیلائے جس طرح کتا پھیلا دیتا ہے۔''

٨٩٢۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَسْجُدْ أَحَدُكُمْ وَهُوَ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ**)). [صحيح بخاري: ٥٣٢؛ صحيح مسلم: ٤٩٣ (١١٠٢)؛ سنن ابي داود: ٨٩٧؛ سنن الترمذي: ٢٧٦؛ سنن النسائي: ١١١١۔]

(٨٩٢) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سجدوں میں اعتدال اختیار کرو اور تم میں سے کوئی شخص کتے کی طرح (زمین پر) بازو پھیلا کر سجدہ نہ کرے۔''

بَابُ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

باب: دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان

٨٩٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

(٨٩٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ

هَارُوْنَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا، فَإِذَا سَجَدَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ، لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا، وَكَانَ يَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى.

[**صحيح**، دیکھئے حدیث:۸۱۲۔]

رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سجدے کے لیے نہ جھکتے حتی کہ بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک (دوسرا) سجدہ نہ کرتے جب تک مکمل طور پر بیٹھ نہ جاتے اور (بیٹھتے وقت) آپ اپنا بایاں پاؤں بچھا لیتے تھے۔

٨٩٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوْسَى، عَنْ إِسْرَائِيْلَ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ))**. [**ضعيف**، سنن الترمذي: ٢٨٢ حارث الاعور سخت ضعیف راوی ہے۔]

(۸۹۴) علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''سجدوں کے درمیان اقعاء نہ کرو۔'' یعنی سرین زمین پر ہو اور پنڈلیاں کھڑی کر لی جائیں۔

٨٩٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوَابٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ النَّخَعِيُّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي مُوْسَى وَأَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((يَا عَلِيُّ! لَا تُقْعِ إِقْعَاءَ الْكَلْبِ))**. [یہ روایت حارث الاعور (ضعیف) اور ابو مالک متروک کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔]

(۸۹۵) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے علی! (نماز میں) کتے کی طرح اقعاء نہ کیا کرو۔''

٨٩٦۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ: أَنْبَأَنَا الْعَلَاءُ أَبُوْ مُحَمَّدٍ. قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: **((إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَلَا تُقْعِ كَمَا يُقْعِي الْكَلْبُ ضَعْ أَلْيَتَيْكَ بَيْنَ قَدَمَيْكَ، وَأَلْزِقْ ظَاهِرَ قَدَمَيْكَ بِالْأَرْضِ))**. [**موضوع**، السلسلة الضعيفة للالباني: ٢٦١٤ العلاء متروک، متہم بالکذب راوی ہے۔]

(۸۹۶) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جب تم سجدوں سے سر اٹھاؤ تو کتے کی طرح پنڈلیاں کھڑی کر کے سرین کے بل مت بیٹھو۔ اپنے سرین دونوں پاؤں کے درمیان رکھو اور پاؤں کی اوپر والی سمت زمین سے ملا دو۔''

بَابُ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

باب: دو سجدوں کے درمیان کیا پڑھا جائے؟

٨٩٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ

(۸۹۷) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دو سجدوں

غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي)). [صحيح مسلم: ٧٧٢ (١٨١٤)؛ سنن ابي داود: ٨٧١؛ سنن الترمذي: ٢٦٢، ٢٦٣؛ سنن النسائي: ١٠٠٩-]

کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ((رَبِّ اغْفِرْلِی، رَبِّ اغْفِرْلِی)) ''اے میرے رب! مجھے بخش دے، اے میرے رب! میری مغفرت فرما۔''

٨٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ، عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ أَبِي ثَابِتٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْزُقْنِي وَارْفَعْنِي)).

[سنن ابي داود: ٨٥٠؛ سنن الترمذي: ٢٨٤؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٦١ یہ روایت حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن صحیح مسلم کی ایک حدیث کے عموم اور امام مکحول تابعی کے عمل کی وجہ سے اسے دوسجدوں کے درمیان پڑھنا جائز ہے۔]

(٨٩٨) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز (تہجد) میں دوسجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''رَبِّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی وَارْفَعْنِی'' میرے رب! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر، میری کمزوریاں ونقائص دور فرما، مجھے رزق عطا فرما اور مجھے بلند مقام نصیب فرما۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ.

باب: تشہد کا بیان

٨٩٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ. السَّلَامُ عَلَى جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَعَلَى فُلَانٍ

(٨٩٩) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم جب نبی ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرتے تو کہتے: بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ کو سلام، جبرائیل کو سلام، میکائیل کو سلام، اور فلاں فلاں فرشتے کو سلام۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ کہتے سنا تو فرمایا: ''اس طرح نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ کو سلام، وہ تو خود ''السلام'' (سلامتی عطا کرنے والا) ہے۔ جب تم (تشہد میں) بیٹھو تو کہو: ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

وَفُلَانٍ۔ يَعْنُونَ الْمَلَائِكَةَ۔ فَسَمِعَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَا تَقُولُوا: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا جَلَسْتُمْ فَقُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)).

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَينَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ)) کہ تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادات صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ بندہ جب یہ الفاظ کہتا ہے تو اس کی یہ دعا آسمان اور زمین کے ہر صالح بندے (فرشتے، انسان، جن) کو پہنچ جاتی ہے۔ (پھر یہ کہو:) ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ)) ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشِ، وَحُصَيْنٍ، وَأَبِي هَاشِمٍ، وَحَمَّادٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ. وَعَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ وَأَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دوسرے استاذ محمد بن یحییٰ کے طریق سے بھی یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَمَنْصُورٍ، وَحُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَالْأَسْوَدِ وَأَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّشَهُّدَ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک اور استاذ محمد بن معمر کے طریق سے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ صحابہ کرام کو تشہد سکھایا کرتے تھے۔ پھر گزشتہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

[صحيح بخاري: ٨٣١، ٨٣٥؛ صحيح مسلم: ٤٠٢ (٩٠٠، ٨٩٧)؛ سنن ابي داود: ٩٦٨؛ سنن النسائي: ١١٦٤۔]

٩٠٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، فَكَانَ

(٩٠٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد (اس قدر اہتمام سے) سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھا رہے ہوں۔ آپ کہا کرتے تھے: ((التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ

يَقُولُ: ((التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)).

[صحيح مسلم: ٤٠٣ (٩٠٢)؛ سنن ابي داود: ٩٧٤؛ سنن الترمذي: ٢٩٠؛ سنن النسائي: ١١٧٥-]

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) ''تمام زبانی، بابرکت، بدنی اور مالی عبادات صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام (سلامتی) ہو اور اس کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں پر بھی سلام (سلامتی نازل) ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

٩٠١۔ حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ قَتَادَةَ.
وَهَذَا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا، وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا، فَقَالَ: ((إِذَا صَلَّيْتُمْ، فَكَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ، فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ: التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، سَبْعُ كَلِمَاتٍ هُنَّ تَحِيَّةُ الصَّلَاةِ)).

[**صحيح**، دیکھیے حدیث: ٨٤٧۔]

(٩٠١) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور ہمارے سامنے مسنون طریقے بیان فرمائے: آپ نے ہمیں نماز کے احکام سکھاتے ہوئے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھو اور قعدہ میں پہنچ جاؤ تو سب سے پہلے یوں کہنا چاہیے: ((اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ)) ''تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادات صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام (سلامتی) ہو اور اس کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں پر بھی سلام (سلامتی نازل) ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' یہ سات کلمات نماز کا تحیہ ہیں۔''

٩٠٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(٩٠٢) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد (اس قدر اہتمام سے) سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھا رہے ہوں۔ (اس کے الفاظ یوں ہیں): ((بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ

يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: ((بِاسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ، التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ)). [ضعيف، سنن النسائي: ١١٧٦ ابوالزبیر مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

لِلَّهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ)) ''اللہ کے نام سے، اللہ کی توفیق سے، تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام (سلامتی) ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے صالح بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے پناہ چاہتا ہوں۔''

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب: نبی ﷺ پر درود پڑھنے کا بیان

٩٠٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: ((قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ [وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ] كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ)). [صحيح بخاري: ٤٧٩٨؛ سنن النسائي: ١٢٩٤-]

(٩٠٣) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ہم نے عرض کیا اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو سلام کہنے کا طریقہ تو جان لیا ہے، البتہ آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم یوں کہو: ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ)) ''یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر درود (رحمت) نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل کی۔ اور محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی۔''

٩٠٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ

(٩٠٤) عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھے ملے تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک (خاص) تحفہ نہ دوں؟ (تو انہوں نے فرمایا:) ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ (گھر سے) باہر تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو معلوم ہو گیا ہے۔ آپ پر

هَدِيَّةً؟ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْنَا: قَدْ عَرَفْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: ((قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)). [صحيح بخاري: ٣٣٧٠، ٦٣٥٧؛ صحيح مسلم: ٤٠٦ (٩٠٨)؛ سنن ابي داود: ٩٧٦، ٩٧٧؛ سنن الترمذي: ٤٨٣؛ سنن النسائي: ١٢٨-]

صلوٰۃ (درود) کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: ''یوں کہو: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ))'' یا اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت بھیجی، بے شک تو ہی تعریفوں والا اور بزرگی والا ہے۔ یا اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر نازل کیں۔ بے شک تو ہی تعریفوں والا اور بزرگی کا حق دار ہے۔''

٩٠٥- حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ طَالُوتَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُمِرْنَا بِالصَّلَاةِ عَلَيْكَ. فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ: ((قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)). [صحيح بخاري: ٣٣٦٩؛ صحيح مسلم: ٤٠٧ (٩١١)؛ سنن ابي داود: ٩٧٩؛ سنن النسائي: ١٢٩٥-]

(٩٠٥) ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں آپ پر صلوٰۃ (درود) پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہم آپ پر صلوٰۃ (درود) کس طرح بھیجیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''یوں کہو: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ))'' یا اللہ! محمد ﷺ پر ان کی ازواج اور اولاد پر رحمت فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت فرمائی اور محمد ﷺ پر، آپ کی ازواج اور اولاد پر تمام جہانوں میں برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم علیہ السلام پر برکتیں نازل فرمائیں۔ بے شک تو ہی تعریفوں کے لائق اور بزرگی کا حق دار ہے۔''

٩٠٦- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ بَيَانٍ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّ ذَلِكَ

(٩٠٦) اسود بن یزید رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجو تو اچھی طرح سے بھیجو، کیونکہ تم نہیں جانتے شاید اسے آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا جاتا ہو۔ لوگوں نے کہا: پھر آپ ہی ہمیں (درود کا مسنون طریقہ) سکھا دیں۔ انہوں نے فرمایا: کہو:

يُعْرَضُ عَلَيْهِ، قَالَ، فَقَالُوْا لَهُ: فَعَلِّمْنَا، قَالَ، قُوْلُوْا: ((اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ، [وَقَائِدِ] الْخَيْرِ، وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)). [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني، ٩/ ١١٥، رقم: ٨٦١٣، المسعودی مختلط راوی ہیں یہ روایت ان کے اختلاط سے پہلے کی ثابت نہیں ہے۔]

((اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ، وَقَائِدِ الْخَيْرِ، وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) ''یا اللہ! تو اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما، رسولوں کے سردار، متقین کے امام اور آخری نبی محمد ﷺ پر جو تیرے بندے، رسول، نیکی کے امام و رہبر اور رسولِ رحمت ہیں۔ یا اللہ! انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما، جس کی وجہ سے سب اگلے پچھلے لوگ ان پر رشک کریں۔ یا اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر اسی طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی۔ بے شک تو ہی تعریفوں کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ یا اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو ہی تعریفوں کے لائق اور بزرگی والا ہے۔''

٩٠٧ـ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، أَبُوْ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا صَلَّى عَلَيَّ، فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ)). [مسند احمد، ٣/ ٤٤٥، رقم: ١٥٦٨ یہ روایت عاصم بن عبید اللہ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٩٠٧) عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان مجھ پر درود پڑھتا ہے، جب تک وہ درود پڑھتا رہتا ہے، فرشتے اس کے حق میں دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ (اب یہ اس پر منحصر ہے کہ) وہ تھوڑا درود پڑھے یا زیادہ۔''

٩٠٨ـ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

(٩٠٨) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ)). [المعجم الكبير للطبراني، ١٢/ ١٨٠ یہ روایت جبارہ بن مغلس کذاب کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔]

نے فرمایا: ''جس نے مجھ پر درود پڑھنا موقوف (ترک) کر دیا، وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔''

بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

باب: تشہد اور درود کے بعد کی دعائیں

٩٠٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْأَخِيرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ)).

[صحيح مسلم: ٥٨٨ (١٣٢٤)؛ سنن ابي داود: ٩٨٣؛ سنن النسائي: ١٣١١]

(٩٠٩) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ عذابِ جہنم، عذابِ قبر، زندگی اور موت کے فتنوں اور مسیح دجال کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔''

٩١٠- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ: ((مَا تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟)) قَالَ التَّشَهُّدَ ثُمَّ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ، أَمَا وَاللَّهِ مَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ، فَقَالَ: ((حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ)). [ابن خزيمة: ٧٢٥؛ ابن حبان: ٧٦٨ یہ روایت اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ سماع کی صراحت نہیں۔]

(٩١٠) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے دریافت کیا: ''تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟'' اس نے کہا: میں (پہلے) تشہد پڑھتا ہوں، پھر اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے اس کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم: مجھے وہ عمدہ دعائیں نہیں آتیں جو آپ اور معاذ رضی اللہ عنہ پڑھتے اور گنگناتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم بھی یہی کچھ گنگناتے ہیں۔''

بَابُ الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ.

باب: تشہد میں (انگلی سے) اشارہ کرنے کا بیان

٩١١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى فِي الصَّلَاةِ، وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ.

[صحيح، سنن ابي داود: ٩٩١؛ سنن النسائي: ١٢٧٢؛ ابن خزيمة: ٧١٥، ٧١٦؛ ابن حبان: ٤٩٩-]

(٩١١) نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ نماز میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔

٩١٢ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ حَلَّقَ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى، وَرَفَعَ الَّتِي تَلِيهِمَا، يَدْعُو بِهَا فِي التَّشَهُّدِ.

[صحيح]

(٩١٢) وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ بنایا، اور اس کے ساتھ والی (شہادت کی) انگلی کو اٹھا رکھا تھا۔ آپ تشہد میں اس کے ساتھ (اشارہ کرتے ہوئے) دعا کر رہے تھے۔

٩١٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ، فَيَدْعُو بِهَا، وَالْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ، [بَاسِطَهَا] عَلَيْهَا.

[صحيح مسلم: ٥٨٠ (١٣٠٩)؛ سنن الترمذي: ٢٩٤؛ سنن النسائي: ١٢٧٠-]

(٩١٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیتے اور دائیں ہاتھ کی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی اٹھا کر (اس سے اشارہ کرتے ہوئے) دعا کرتے۔ اور آپ نے بایاں ہاتھ اپنے (بائیں) گھٹنے پر پھیلا کر رکھا ہوتا تھا۔

بَابُ التَّسْلِيمِ.

باب: سلام (پھیرنے) کا بیان

٩١٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٩٩٦؛ سنن الترمذي: ٢٩٥؛ سنن النسائي: ١٣٢٣؛ الطيالسي: ٣٠٨؛ ابن خزيمة: ٧٢٨؛ ابن حبان: ١٩٩٠-]

(٩١٤) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے حتی کہ آپ کے رخسار کی سفیدی (مقتدیوں کو) نظر آنے لگتی (اور آپ فرماتے:) ”اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ“ ”تم پر اللہ کی طرف سے سلامتی اور رحمت ہو۔“

٩١٥- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ.

[صحيح مسلم: ٥٨٢ (١٣١٥)؛ سنن النسائي: ١٣١٧-]

(۹۱۵) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے۔

٩١٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ ((**السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ**)). [**صحيح بما قبله**، سنن الدارقطني، ١/ ٣٥٦، نیز دیکھئے سنن ابي داود: ٩٩٧-]

(۹۱۶) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے حتی کہ آپ کے رخسار کی سفیدی (مقتدیوں کو) نظر آنے لگتی اور آپ فرماتے: ((**اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ**)) تم پر اللہ کی طرف سے سلامتی اور رحمت ہو، تم پر اللہ کی طرف سے سلامتی اور رحمت ہو۔

٩١٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ [بُرَيْدِ] بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: صَلَّى بِنَا عَلِيٌّ، يَوْمَ الْجَمَلِ، صَلَاةً ذَكَّرَنَا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَإِمَّا أَنْ نَكُونَ نَسِينَاهَا، وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ تَرَكْنَاهَا، فَسَلَّمَ عَلَى يَمِينِهِ وَعَلَى شِمَالِهِ. [**منكر**، وأما السلام يمينًا ويسارًا فصحيح بما قبله، مسند احمد، ٤/ ٤١٦؛ المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ٢١٧، ح: ٢٤٩١؛ شرح معانی الآثار للطحاوی، ١/ ٢٦٧، ح: ١٤٧٤ یہ سند محمد بن اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۹۱۷) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے موقع پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایسی نماز پڑھائی کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کی یاد تازہ کرا دی۔ جسے ہم فراموش کر بیٹھے تھے یا (سستی کی بنا پر) چھوڑ چکے تھے۔ انہوں نے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا تھا۔

بَابُ مَنْ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً

باب: ایک طرف سلام پھیرنے کا بیان

٩١٨- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ [الْمَدَنِي]، أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ

(۹۱۸) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے سامنے کی طرف ایک ہی سلام پھیرا۔

اللَّهِ ﷺ سَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ.

[المعجم الكبير للطبراني، ٦/ ١٢٢؛ سنن الدارقطني، ١/ ٣٥٩ یہ روایت عبدالمہیمن کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

٩١٩- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ [الصَّنْعَانِيُّ:] حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ.

[سنن الترمذي: ٢٩٦، یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ زہیر بن محمد سے شامیوں کی روایت غیر مستقیم (منکروضعیف) ہوتی ہے۔]

(۹۱۹) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سامنے کی طرف ایک ہی سلام پھیرا کرتے تھے۔

٩٢٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى سَلَمَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً. [السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٢/ ١٧٩، یہ روایت یحییٰ بن راشد کے ضعف کی بنا پر ضعیف ہے۔]

(۹۲۰) سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے نماز پڑھی تو ایک ہی (طرف) سلام پھیرا۔

بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى الْإِمَامِ.

باب: امام کو سلام کا جواب دینے کا بیان

٩٢١- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَرُدُّوا عَلَيْهِ)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ١٠٠١؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٧٠ قتادہ مدلس ہیں اور ابوبکر الہذلی متروک راوی ہے۔]

(۹۲۱) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب امام سلام کہے تو تم اس کے سلام کا جواب دو۔“

٩٢٢- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ الْقَاسِمِ: أَنْبَأَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُسَلِّمَ عَلَى أَئِمَّتِنَا، وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ.

[**ضعيف**، دیکھیے حدیث سابق: ۹۲۱۔]

(۹۲۲) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنے اماموں کو ان کے سلام کا جواب دیا کریں اور ہم ایک دوسرے کو بھی سلام کہیں۔

بَابٌ وَلَا يَخُصُّ الْإِمَامُ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ.

باب: امام صرف اپنے لیے دعا نہ کرے

٩٢٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ يَزِيدَ ابْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَا يَؤُمُّ عَبْدٌ، فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ. فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ))**. [یہ حدیث حسن ہے۔ دیکھیے حدیث:٦١٩]

(٩٢٣) ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص نماز پڑھائے تو وہ انہیں (مقتدیوں) کو چھوڑ کر خاص اپنے لیے دعا نہ کرے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو ان کے ساتھ خیانت کی۔''

بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام (پھیرنے) کے بعد اذکار اور دعاؤں کا بیان

٩٢٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ: **((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ. تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ))**.

[صحيح مسلم: ٥٩٢ (١٣٣٥)؛ سنن ابي داود: ١٥١٢؛ سنن الترمذي: ٢٩٨؛ سنن النسائي: ١٣٣٩۔]

(٩٢٤) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو (قبلہ رخ) صرف اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر میں یہ دعا پڑھ لیتے: **((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ))** ''یااللہ! تو سلامتی والا ہے، اور سلامتی تیری طرف سے ہی آتی ہے۔ اے عظمت اور بزرگی والے رب! تو بہت ہی برکتوں والا ہے۔''

٩٢٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ مَوْلًى لِأُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ، إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ: **((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا))**.

[مسند احمد: ٦/ ٢٩٤، ٣٠٥؛ مسند الحميدى: ٢٩٩؛ مسند عبد بن حميد: ١٥٣٥؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ١٠٢، مولیٰ ام سلمہ (مجہول) کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٩٢٥) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب صبح کی نماز کا سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: **((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا))** ''یااللہ! میں تجھ سے علم نافع، حلال و پاکیزہ رزق اور (تیری بارگاہ میں) قبول ہونے والے اعمال (کی توفیق) مانگتا ہوں۔''

٩٢٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، وَأَبُو يَحْيَى التَّيْمِيُّ، وَ[ابْنُ]

(٩٢٦) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان آدمی دو باتوں پر ہمیشگی اختیار کرتا ہے وہ جنت

الْأَجْلَحِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُمَا يَسِيرٌ، وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ. يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُ عَشْرًا، وَيَحْمَدُ عَشْرًا)) فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ: ((فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ، وَإِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ سَبَّحَ وَحَمِدَ وَكَبَّرَ مِائَةً، فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَأَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ، فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ)) قَالُوْا: وَكَيْفَ لَا يُحْصِيهِمَا؟ قَالَ: ((يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَقُوْلُ: اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا، حَتَّى يَنْفَكَّ الْعَبْدُ لَا يَعْقِلُ، وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ، فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتَّى يَنَامَ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٥٠٦٥؛ سنن الترمذي: ٣٤١٠؛ سنن النسائي: ١٣٤٩؛ ابن حبان: ٢٠١٢، ٢٠١٨؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٥٣.]

میں جائے گا اور وہ دونوں کام انتہائی آسان ہیں، لیکن ان پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں۔ ہر نماز کے بعد دس دفعہ ''سبحان اللہ'' دس دفعہ ''اللہ اکبر'' اور دس دفعہ ''الحمد للہ'' کہے۔ (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا:) میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے ہاتھ سے اس عدد کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ (پانچ نمازوں کے حساب سے) زبان پر تو ایک سو پچاس کلمات ہیں، جبکہ میزان میں پندرہ سو ہوں گے۔ اور جب اپنے بستر پر جائے تو سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کے کلمات (کل) سو بار کہہ لے تو یہ زبان سے کہنے میں سو ہیں اور میزان میں (دس گنا کے حساب سے) ایک ہزار ہوں گے، بھلا تم میں سے کون ہے جو روزانہ اڑھائی ہزار گناہ کرتا ہو؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آدمی پابندی سے یہ عمل کیوں نہیں کر سکتا؟ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو شیطان آ کر اسے کہتا ہے: فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر حتی کہ انسان اپنی نماز سے غافل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب بندہ بستر پر جاتا ہے تو شیطان اسے (اللہ کے اس ذکر سے غافل کر کے) سلانے لگتا ہے حتی کہ وہ (یہ عمل پورا کیے بغیر ہی) سو جاتا ہے۔''

٩٢٧- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: -وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ-: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الْأَمْوَالِ وَالدُّثُوْرِ بِالْأَجْرِ، يَقُوْلُوْنَ كَمَا نَقُوْلُ وَيُنْفِقُوْنَ وَلَا نُنْفِقُ. قَالَ لِي: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ أَدْرَكْتُمْ مَنْ قَبْلَكُمْ وَفُتُّمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، تَحْمَدُوْنَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُسَبِّحُوْنَهُ، وَتُكَبِّرُوْنَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ)).

قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَدْرِي أَيَّتُهُنَّ أَرْبَعٌ. [**حسن صحيح**،

(٩٢٧) ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مال دار اور دولت مند لوگ تو اجر و ثواب میں سبقت لے گئے (اور ہم نادار لوگ پیچھے رہ گئے) وہ زبانی عبادات اسی طرح کرتے ہیں جس طرح ہم کرتے ہیں، وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور ہم (نادار ہونے کی وجہ سے) خرچ نہیں کر سکتے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس پر عمل پیرا ہو کر تم سبقت لے جانے والوں کو پالو گے اور پیچھے رہ جانے والے تمہیں پا نہ سکیں گے۔ ہر نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ اور ۳۴ مرتبہ ''الحمد للہ، سبحان اللہ اور اللہ اکبر'' کہا

مسند الحميدي: ١٣٣؛ مسند احمد، ٥/ ١٥٨؛ ابن خزيمة: ٧٤٨۔]

کرو۔"

سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ ان میں سے کون سا کلمہ ۳۴ بار کہنا ہے۔

٩٢٨۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي شَدَّادٌ، أَبُو عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ: حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ: **((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ))**.

[صحيح مسلم: ٥٩١ (١٣٣٤)؛ سنن ابي داود: ١٥١٣؛ سنن الترمذي: ٣٠٠؛ سنن النسائي: ١٣٣٨۔]

(٩٢٨) ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ "استغفر اللہ" کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے: **((اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ))** "یا اللہ! تو سلامتی والا ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے آتی ہے۔ اے عظمتوں اور بزرگی والے رب! تو بہت ہی برکتوں والا ہے۔"

بَابُ الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ.

باب: امام نماز سے فارغ ہونے کے بعد کس طرف سے پھرے؟

٩٢٩۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَمَّنَا النَّبِيُّ ﷺ فَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ جَانِبَيْهِ جَمِيعًا.

[**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ١٠٤١؛ سنن الترمذي: ٣٠١، نیز دیکھئے حدیث: ٨٠٩۔]

(٩٢٩) ہلب طائی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ ہمیں نماز پڑھا کر دونوں کی طرف سے پھرتے تھے۔

٩٣٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ فِي نَفْسِهِ جُزْءًا، يَرَى أَنَّ حَقًّا لِلَّهِ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ. قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، أَكْثَرُ انْصِرَافِهِ عَنْ يَسَارِهِ. [صحيح بخاري: ٨٥٢؛ صحيح

(٩٣٠) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے عمل (نماز) میں شیطان کا حصہ مقرر نہ کرے۔ وہ یہ کہ صرف دائیں طرف سے پھرنا ہی اپنے اوپر اللہ کا حق سمجھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ اکثر بائیں طرف سے گھومتے تھے۔

مسلم: ٧٠٧ (١٦٣٨)؛ سنن ابي داود: ١٠٤٢؛ سنن النسائي: ١٣٥٩۔]

٩٣١۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْفَتِلُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ فِي الصَّلَاةِ.

[**حسن صحيح**، مسند احمد، ٢/ ١٧٤، ١٧٨۔]

(٩٣١) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد دائیں جانب اور بائیں جانب (دونوں طرف) پھرتے دیکھا ہے۔

٩٣٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ [هِنْدٍ] بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ، ثُمَّ يَلْبَثُ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ. [صحيح بخاري: ٨٣٧، ٨٤٩؛ سنن ابي داود: ١٠٤٠؛ سنن النسائي: ١٣٣٤۔]

(٩٣٢) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو آپ کے سلام پھیرنے کے بعد عورتیں اٹھ (کر گھروں کو چلی) جاتی تھیں۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ اٹھنے سے پہلے تھوڑی دیر اپنی جگہ تشریف رکھتے تھے۔

بَابُ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَوُضِعَ الْعَشَاءُ.

باب: جب جماعت کھڑی ہو اور دستر خوان چن دیا جائے

٩٣٣۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَأُوا بِالْعَشَاءِ))**. [صحيح مسلم: ٥٥٧ (١٢٤١)؛ سنن الترمذي: ٣٥٣؛ سنن النسائي: ٨٥٤۔]

(٩٣٣) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کھانا (سامنے) رکھ دیا جائے اور جماعت کھڑی ہوجائے تو پہلے کھانا کھالو۔''

٩٣٤۔ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَأُوا بِالْعَشَاءِ))**.

قَالَ فَتَعَشَّى ابْنُ عُمَرَ لَيْلَةً وَهُوَ يَسْمَعُ الْإِقَامَةَ.

[صحيح بخاري: ٥٤٦٣، ٥٤٦٤؛ صحيح مسلم: ٥٥٩

(٩٣٤) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔''

نافع رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ (ایک مرتبہ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رات کا کھانا کھایا، حالانکہ وہ اقامت (کی آواز) سن رہے تھے۔

(١٢٤٤)]

٩٣٥- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَأُوا بِالْعَشَاءِ)). [صحيح بخاري: ٥٤٦٥؛ صحيح مسلم: ٥٥٨ (١٢٤٣)]

(٩٣٥) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔''

بَابُ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ.

باب: بارش والی رات میں باجماعت نماز ادا کرنے کا بیان

٩٣٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، [عَنْ أَبِي قِلَابَةَ] عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ: خَرَجْتُ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ، فَلَمَّا رَجَعْتُ اسْتَفْتَحْتُ، فَقَالَ أَبِي: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: أَبُو الْمَلِيحِ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَأَصَابَتْنَا سَمَاءٌ لَمْ تَبُلَّ أَسَافِلَ نِعَالِنَا، فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٠٥٩؛ ابن خزيمة: ١٦٥٧؛ ابن حبان: ٢٠٧٩؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٩٣-]

(٩٣٦) ابوالملیح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ایک بارش والی رات میں (باجماعت نماز کے لیے گھر سے) نکلا۔ جب واپس آ کر میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو میرے والد نے پوچھا: کون؟ میں نے کہا: ابوالملیح ہوں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ ہم حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ بارش ہوئی، جس سے ہمارے جوتوں کے تلوے بھی گیلے نہیں ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے (آپ کے حکم سے) اعلان کر دیا کہ ''اپنے اپنے مقام پر (خیموں میں) نماز پڑھ لو۔''

٩٣٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنَادِي مُنَادِيهِ، فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ، أَوِ اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ ذَاتِ الرِّيحِ: ((صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٠٦٠؛ سنن النسائي: ٦٥٥، نیز دیکھئے صحيح بخاري: ٦٦٦؛ صحيح مسلم: ٢٩٧ (١٦٠٠)]

(٩٣٧) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ بارش یا تیز ہوا والی سرد رات میں رسول اللہ ﷺ کا مؤذن اعلان کرتا تھا کہ ''اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھ لو۔''

٩٣٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، قَالَ:

(٩٣٨) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن بارش ہو رہی تھی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھروں میں ہی

سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، يَوْمِ مَطَرٍ: ((صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ)). [صحيح، ابن خزيمة: ١٨٦٦؛ مسند احمد، ١/ ٢٧٧، من طريق آخر-]

نماز پڑھ لو۔''

٩٣٩ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ أَنْ يُؤَذِّنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَطِيرٌ. فَقَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ. ثُمَّ قَالَ: نَادِ فِي النَّاسِ فَلْيُصَلُّوا فِي بُيُوتِهِمْ. فَقَالَ لَهُ النَّاسُ: مَا هٰذَا الَّذِي صَنَعْتَ؟ قَالَ: قَدْ فَعَلَ هٰذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، تَأْمُرُنِي أَنْ أُخْرِجَ النَّاسَ مِنْ بُيُوتِهِمْ فَيَأْتُونِي يَدُوسُونَ الطِّينَ إِلَى رُكَبِهِمْ. [صحيح بخاري: ٦١٦؛ صحيح مسلم: ٦٩٩ (١٦٠٤)؛ سنن ابي داود: ١٠٦٦-]

(۹۳۹) عبداللہ بن حارث بن نوفل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن بارش ہورہی تھی۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے موذن کواذان کہنے کا حکم دیا تو موذن نے کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، پھر (ابن عباس رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: لوگوں کے لیے اعلان کردو کہ وہ گھروں میں نماز پڑھ لیں۔ تو لوگوں نے ان سے کہا: آپ نے یہ کیا کام کیا؟ انہوں نے فرمایا: یہ کام تو انہوں نے بھی کیا تھا جو مجھ سے افضل تھے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں لوگوں کو ان کے گھروں سے بلاؤں اور وہ اس حال میں آئیں کہ گھٹنوں تک کیچڑ سے لت پت ہوں۔

بَابُ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّيَ.

باب: نمازی کے سترہ کا بیان

٩٤٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي، وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِينَا، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: **((مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ، فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ))**. [صحيح مسلم: ٤٩٩ (١١١١)؛ سنن ابي داود: ٦٥٨؛ سنن الترمذي: ٣٣٥-]

(۹۴۰) طلحہ بن عبیداللہ تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نماز پڑھ رہے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے گزرتے رہے۔ اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''تمہارے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو تو سامنے سے گزرنے والا اسے کوئی ضرر نہیں دے گا۔''

٩٤١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ [رَجَاءٍ] الْمَكِّيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ تُخْرَجُ لَهُ حَرْبَةٌ فِي السَّفَرِ، فَيَنْصِبُهَا فَيُصَلِّي إِلَيْهَا. [صحيح بخاري: ٤٩٤؛

(۹۴۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ دورانِ سفر میں نبی ﷺ کی خدمت میں (برچھی یا) ایک چھوٹا نیزہ پیش کیا جاتا تھا۔ آپ اسے (اپنے سامنے زمین میں) گاڑ کر اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

صحيح مسلم: ٥٠١ (١١١٥)؛ سنن ابي داود: ٦٨٧ ـ]

٩٤٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَصِيرٌ يُبْسَطُ بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ، يُصَلِّي إِلَيْهِ. [صحيح بخاري: ٧٣٠؛ صحيح مسلم: ٧٨٢ (١٨٢٧)؛ سنن ابي داود: ١٣٦٨؛ سنن النسائي: ٧٦٣ـ]

(۹۴۲) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک چٹائی تھی جسے دن کے وقت بچھایا جاتا تھا اور رات کے وقت (لپیٹ کر) اس سے حجرہ سا (آڑ) بنا لیتے اور اس کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھتے تھے۔

٩٤٣ـ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، أَبُو بِشْرٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ جَدِّهِ حُرَيْثِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَخُطَّ خَطًّا، ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)).** [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٦٨٩، اس روایت کی سند میں اضطراب ہے اور جمہور محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔]

(۹۴۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو (بطورِ سترہ) اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے۔ اگر کچھ نہ ملے تو لاٹھی گاڑ لے۔ اگر لاٹھی بھی نہ ملے تو لکیر ہی کھینچ لے، پھر اس کے سامنے سے جو چیز بھی گزرے گی، اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔''

بَابُ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي.

باب: نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ

٩٤٤ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَرْسَلُونِي إِلَى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، فَأَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((لَأَنْ يَقُومَ أَرْبَعِينَ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)).** قَالَ سُفْيَانُ: فَلَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً، أَوْ شَهْرًا، أَوْ صَبَاحًا، أَوْ سَاعَةً. [**صحيح بالذي بعده**، دیکھئے حدیث: ۹۴۵ـ]

(۹۴۴) بُسر بن سعید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے مجھے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا، تاکہ میں ان سے نمازی کے سامنے سے گزرنے کا مسئلہ پوچھ کر آؤں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بندے کا چالیس تک کھڑے رہنا (نمازی) کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہے۔'' سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ چالیس سے مراد سال ہیں یا مہینے، دن ہیں یا گھڑیاں۔

٩٤٥ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ يَسْأَلُهُ: مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((**لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَالَهُ فِي أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَخِيهِ وَهُوَ يُصَلِّي، كَانَ لَأَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ**)) قَالَ: لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ عَامًا، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ((**خَيْرٌ لَهُ مِنْ ذَلِكَ**)). [صحيح بخاري: ٥١٠؛ صحيح مسلم: ٥٠٧ (١١٣٢)؛ سنن ابي داود: ٧٠١؛ سنن الترمذي: ٣٣٦؛ سنن النسائي: ٧٥٧ـ]

(۹۴۵) بُسر بن سعید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے ابُوجہیم بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیغام بھیج کر ان سے دریافت کیا کہ آپ نے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے آدمی کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر تم میں سے کوئی یہ جان لے کہ اسے اپنے نماز پڑھنے والے بھائی کے سامنے سے گزرنے کا کتنا گناہ ہے تو وہ گزرنے کی نسبت (انتظار میں) چالیس...... تک کھڑے رہنے کو بہتر سمجھے۔'' (راویٔ حدیث نے) کہا: مجھے یہ معلوم نہیں کہ چالیس سے مراد سال ہیں یا مہینے، یا چالیس دن۔

٩٤٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهِبٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِي أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَخِيهِ، مُعْتَرِضًا فِي الصَّلَاةِ، كَانَ لَأَنْ يُقِيمَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِي خَطَاهَا**)). [مسند احمد، ٣/ ٣٧١، رقم: ٨٨٣٧؛ ابن خزيمة: ٨١٤؛ ابن حبان: ٣٣٦٥ یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ عبیداللہ اوران کے چچا جمہور کے نزدیک موثق ہیں۔]

(۹۴۶) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ اسے اپنے نماز پڑھتے بھائی کے سامنے سے عرض میں، یعنی ایک طرف سے دوسری طرف گزرنے پر کتنا گناہ ہے تو وہ اپنے اٹھائے ہوئے ایک قدم کی نسبت سو سال تک کھڑے رہنے کو بہتر سمجھے۔''

بَابُ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ.

باب: ان چیزوں کا بیان جن کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

٩٤٧ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِعَرَفَةَ، فَجِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلَى أَتَانٍ، فَمَرَرْنَا عَلَى بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْنَا عَنْهَا وَتَرَكْنَاهَا، ثُمَّ دَخَلْنَا فِي الصَّفِّ.

[صحيح بخاري: ٧٦، ٤٩٣؛ صحيح مسلم: ٥٠٤

(۹۴۷) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ عرفات میں نماز ادا کر رہے تھے، میں اور فضل رضی اللہ عنہ ایک گدھی پر سوار ہو کر آئے اور صف کے کچھ حصے کے سامنے سے گزر گئے، پھر ہم اس سے نیچے اترے اور اسے چھوڑ دیا، پھر ہم صف (نماز) میں شامل ہو گئے۔

(١١٢٤)؛ سنن ابي داود: ٧١٦؛ سنن الترمذي: ٣٣٧؛ سنن النسائي: ٧٥١-]

٩٤٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، هُوَ قَاصُّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ [أُمِّهِ] عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي حُجْرَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَمَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ، أَوْ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ بِيَدِهِ. فَرَجَعَ. فَمَرَّتْ زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا، فَمَضَتْ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((هُنَّ أَغْلَبُ)). [**ضعيف**، مسند احمد، ٦/ ٢٩٤ "أمه" مجهولة الحال ہے۔]

(٩٤٨) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ ان کے حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ یا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے سے گزرنے لگے تو آپ نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں روکا، وہ واپس ہو گئے۔ پھر زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا گزرنے لگیں تو آپ نے اسی طرح ہاتھ کے اشارے سے انہیں بھی روکا مگر وہ گزر گئیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''یہ عورتیں (بات نہیں مانتیں) غالب آجاتی ہیں۔''

٩٤٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا جَابِرُ [بْنُ زَيْدٍ]، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ، وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ**)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٧٠٣؛ سنن النسائي: ٧٥٢؛ ابن خزيمة: ٨٣٢؛ ابن حبان: ٤١٢]

(٩٤٩) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کالا کتا اور حائضہ (بالغہ) عورت نماز توڑ دیتے ہیں۔''

٩٥٠- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، أَبُو طَالِبٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ [زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى]، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ وَالْحِمَارُ**)). [**صحيح**، مسند احمد، ٢/ ٢٩٩-]

(٩٥٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عورت، (سیاہ) کتا اور گدھا نماز توڑ دیتے ہیں۔''

٩٥١- حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ وَالْحِمَارُ**)). [**صحيح**، مسند احمد، ٤/ ٨٦؛ ابن حبان: ٢٣٨٦-]

(٩٥١) عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عورت (سیاہ) کتا اور گدھا نماز توڑ دیتے ہیں۔''

٩٥٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الرَّجُلِ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ، الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ**)). قَالَ، قُلْتُ: مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ؟ فَقَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي، فَقَالَ: ((**الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ**)). [صحيح مسلم: ٥١٠ (١١٣٧)؛ سنن ابي داود: ٧٠٢؛ سنن الترمذي: ٣٣٨؛ سنن النسائي: ٧٥١ـ]

(٩٥٢) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو (اس کے سامنے سے گزرنے والی) عورت، گدھا اور سیاہ کتا نماز توڑ دیتے ہیں۔“ میں (عبداللہ بن صامت رحمۃ اللہ علیہ) نے دریافت کیا: سیاہ اور سرخ میں فرق کیوں ہے؟ انہوں نے فرمایا: جس طرح تم مجھ سے پوچھ رہے ہو، اسی طرح میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا، آپ نے فرمایا: ”کالا کتا شیطان ہے۔“

بَابُ ادْرَأْ مَا اسْتَطَعْتَ.

باب: اس امر کا بیان کہ نمازی اپنے سامنے سے گزرنے والے کو ممکن حد تک روکے

٩٥٣ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، أَبُو الْمُعَلَّى، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، فَذَكَرُوا الْكَلْبَ وَالْحِمَارَ وَالْمَرْأَةَ، فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي الْجَدْيِ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي يَوْمًا، فَذَهَبَ جَدْيٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَبَادَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقِبْلَةَ. [مسند احمد، ١/ ٢٤٧، رقم: ٢٢٢٢ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، حسن العرنی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کچھ نہیں سنا۔]

(٩٥٣) حسن عرنی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے ان چیزوں کا ذکر ہوا جو نماز توڑ دیتی ہیں، تو لوگوں نے کتے، گدھے اور عورت کا ذکر کیا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ لوگ بکری کے بچے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ ایک دن نماز پڑھ رہے تھے۔ بکری کا بچہ آپ کے سامنے سے گزرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ جلدی سے قبلے کی طرف بڑھ گئے۔

٩٥٤ ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى سُتْرَةٍ. وَلْيَدْنُ مِنْهَا. وَلَا يَدَعْ [أَحَدًا] يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يَمُرُّ، فَلْيُقَاتِلْهُ. فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ**)). [صحيح مسلم: ٥٠٥ (١١٢٨)؛ سنن ابي داود: ٦٩٧، ٦٩٨؛ سنن النسائي: ٧٥٨ـ]

(٩٥٤) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ سترے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے، اور اس کے قریب کھڑا ہو، اور کسی کو سامنے سے گزرنے نہ دے۔ اگر کوئی گزرنے لگے تو اس سے لڑائی کرے، کیونکہ وہ شیطان ہے۔“

٩٥٥۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْحَمَّالُ، وَالْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي، فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ)).
وَقَالَ الْمُنْكَدِرِيُّ: فَإِنَّ مَعَهُ الْعُزَّى. [صحيح مسلم: ٥٠٦ (١١٣٠)]

(٩٥٥) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے نہ دے، اگر وہ انکار کرے (اور گزرنے پر اصرار کرے) تو اس سے لڑے، کیونکہ اس کے ساتھ اس کا ساتھی، یعنی شیطان ہے۔''
منکدری نے کہا: اس کے ساتھ عزیٰ (بت) ہوتا ہے۔

بَابُ مَنْ صَلَّى وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ.

باب: اگر نمازی کے سامنے کوئی چیز ہو تو کوئی حرج نہیں

٩٥٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، كَاعْتِرَاضِ الْجِنَازَةِ. [صحيح مسلم: ٥١٢ (١١٤٠)]

(٩٥٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کو نماز (تہجد) پڑھتے تھے اور میں آپ کے اور قبلے کے درمیان اس طرح لیٹی ہوتی تھی جس طرح سامنے جنازہ پڑا ہوتا ہے۔

٩٥٧۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُهَا بِحِيَالِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
[**صحيح**، سنن ابي داود: ٤١٤٨؛ مسند احمد، ٦/ ٣٢٢۔]

(٩٥٧) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کا بستر رسول اللہ ﷺ کے سجدے کی جگہ کے بالکل برابر ہوتا تھا۔

٩٥٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ، زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا بِحِذَائِهِ، وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ. [صحيح بخاري: ٣٣٣، ٣٧٩؛ صحيح مسلم: ٥١٣ (١١٤٦)؛ سنن ابي داود: ٦٥٦۔]

(٩٥٨) ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے برابر (سامنے لیٹی) ہوتی۔ آپ جب سجدہ کرتے تو بعض اوقات آپ کا کپڑا مجھے بھی لگ جاتا۔

٩٥٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنِي أَبُو الْمِقْدَامِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ،

(٩٥٩) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باتیں کرنے والے اور سوئے ہوئے آدمی کے پیچھے، یعنی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلَّى خَلْفَ الْمُتَحَدِّثِ وَالنَّائِمِ. [حسن، یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن ہے۔ دیکھئے المعجم الاوسط للطبراني، ٦/ ١١٨، ح: ٥٢٤٢۔]

ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسْبَقَ الْإِمَامُ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

باب: امام سے پہلے رکوع اور سجدہ کرنے کی ممانعت کا بیان

٩٦٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُنَا أَنْ لَا نُبَادِرَ الْإِمَامَ بِالرُّكُوعِ [وَالسُّجُودِ]. وَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا. وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا. [صحیح، مسند احمد، ٢/ ٤٤٠، نیز دیکھئے صحیح مسلم: ٤١٥ (٩٣٢) وغیرہ۔]

(۹۶۰) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی ﷺ ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے کہ ہم رکوع اور سجود میں امام سے آگے نہ بڑھیں۔ جب وہ تکبیر (اللہ اکبر) کہے تو تم تکبیر کہو، اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔

٩٦١- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ)). [صحيح مسلم: ٤٢٧ (٩٦٣)؛ سنن الترمذي: ٥٨٢؛ سنن النسائي: ٨٢٩۔]

(۹۶۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے، کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے۔''

٩٦٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ، شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ دَارِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ، فَإِذَا رَكَعْتُ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعْتُ فَارْفَعُوا، وَإِذَا سَجَدْتُ فَاسْجُدُوا، وَلَا أُلْفِيَنَّ رَجُلًا يَسْبِقُنِي إِلَى الرُّكُوعِ، وَلَا إِلَى السُّجُودِ)). [صحیح، تهذيب الكمال للمزي، ٨/ ٣٧٦، نیز دیکھئے حدیث: ۹۶۳۔]

(۹۶۲) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا جسم اب بھاری بھر کم ہو گیا ہے، لہٰذا جب میں رکوع کروں تب تم رکوع کیا کرو اور جب میں سجدہ کروں تب تم سجدہ کیا کرو۔ خبردار! میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ رکوع اور سجدہ کرنے میں مجھ سے پہل کرے۔''

٩٦٣- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ

(۹۶۳) معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول

ابْنِ عَجْلَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا تُبَادِرُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ، فَمَهْمَا أَسْبِقُكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ، تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ، وَمَهْمَا أَسْبِقُكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ، تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ، إِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ))**. [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٦١٩؛ ابن خزيمة: ١٥٩٤؛ ابن حبان: ٢٢٢٦-]

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رکوع اور سجدہ کرنے میں مجھ سے پہل نہ کیا کرو۔ میں رکوع کرنے میں تم سے جتنا بھی آگے ہوں گا، جب میں رکوع سے سر اٹھاؤں گا تو تم مجھ سے مل جاؤ گے۔ سجدہ کرتے وقت میں تم سے جتنا بھی آگے ہوں گا، جب میں سجدے سے سر اٹھاؤں گا تو تم مجھ سے مل جاؤ گے۔ میرا جسم اب بھاری بھرکم ہو گیا ہے۔''

بَابُ مَا يُكْرَهُ فِي الصَّلَاةِ.

باب: ان امور کا بیان جو نماز میں مکروہ ہیں

٩٦٤- حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنَا هَارُونُ [بْنُ هَارُونَ] بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيُّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((إِنَّ مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ يُكْثِرَ الرَّجُلُ مَسْحَ جَبْهَتِهِ، قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنْ صَلَاتِهِ))**.

[**ضعيف**، یہ روایت ہارون بن ہارون کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٩٦٤) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کام جہالت پر مبنی ہے کہ آدمی نماز سے فارغ ہونے سے پہلے (دوران نماز میں) اپنا ہاتھ بار بار پیشانی پر پھیرتا رہے۔''

٩٦٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ، وَإِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((لَا تُفَقِّعْ أَصَابِعَكَ وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ))**. [**ضعيف**، حارث الاعور متروک راوی ہے۔]

(٩٦٥) علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز پڑھتے ہوئے انگلیاں مت چٹخاؤ۔''

٩٦٦- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، سُفْيَانُ بْنُ زِيَادٍ الْمُؤَدِّبُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ فِي الصَّلَاةِ.

[سنن ابي داود: ٦٤٣؛ ابن خزيمة: ٧٧٢، حسن بن ذکوان

(٩٦٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی نماز کے دوران میں منہ ڈھانپ لے۔

مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

٩٦٧ـ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرٍو الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ [الْمَقْبُرِيِّ]، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا قَدْ شَبَّكَ أَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ، فَفَرَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. [مسند احمد، ٤/ ٢٤٢، رقم: ١٨١١٥؛ ابن خزيمة: ٤٤٤؛ ابن حبان: ٢٠٣٦ یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس کے کئی شواہد بھی ہیں۔]

(٩٦٧) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا، جس نے نماز کے دوران میں اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی انگلیوں کو الگ الگ کر دیا۔

٩٦٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ، وَلَا يَعْوِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْهُ))**. [**موضوع**، السلسلة الضعيفة للالباني: ٢٤٢٠ عبداللہ بن سعید متروک ہے۔ **تنبیہ**: اس مفہوم کی صحیح حدیث کے لیے دیکھیے صحيح بخاري: ٦٢٢٣]

(٩٦٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے اور آواز نہ نکالے، کیونکہ اس سے شیطان ہنستا ہے۔''

٩٦٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((الْبُزَاقُ وَالْمُخَاطُ وَالْحَيْضُ وَالنُّعَاسُ فِي الصَّلَاةِ، مِنَ الشَّيْطَانِ))**. [**ضعيف**، سنن الترمذي: ٢٧٤٨، شریک مدلس ہیں اور ابوالیقظان ضعیف ہے۔]

(٩٦٩) عدی بن ثابت انصاری اپنے والد سے اور وہ عدی کے نانا عبداللہ بن یزید بن زید خطمی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نماز میں تھوکنا، ناک صاف کرنا، حیض آجانا اور اونگھ آنا شیطان کی طرف سے ہے۔''

بَابُ مَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ.

باب: جو شخص لوگوں کا امام ہو اور وہ اس کی امامت سے ناراض ہوں

٩٧٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْإِفْرِيقِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ: الرَّجُلُ يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَهُمْ لَهُ**

(٩٧٠) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے آدمیوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ وہ شخص جو لوگوں کا امام ہو اور اس کے مقتدی اس سے ناراض ہوں۔ وہ شخص جو وقت گزر جانے کے بعد دیر سے نماز کے لیے آتا ہے

كَارِهُونَ، وَالرَّجُلُ لَا يَأْتِي الصَّلَاةَ إِلَّا دِبَارًا۔ يَعْنِي: بَعْدَ مَا يَفُوتُهُ الْوَقْتُ۔ وَمَنِ اعْتَبَدَ مُحَرَّرًا)). [ضعيف، سنن ابي داود: ۵۹۳ عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی ضعیف ہے۔]

اور وہ شخص جس نے کسی آزاد کو غلام بنالیا ہو۔"

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَرْحَبِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تَرْتَفِعُ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُؤُوسِهِمْ شِبْرًا: رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَأَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ)). [ضعيف، المعجم الكبير للطبراني، ۱۱/ ۴۴۹ عبیدہ بن اسود مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(۹۷۱) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی نماز ان کے سروں سے بالشت بھر بھی اوپر نہیں جاتی: ایک وہ آدمی جو لوگوں کا امام ہو اور وہ اس سے ناراض ہوں۔ ایسی عورت جو اس حال میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو، اور وہ دو (مسلمان) بھائی جو ایک دوسرے سے قطع تعلق کیے ہوئے ہوں۔"

بَابُ الْإِثْنَانِ جَمَاعَةٌ.

باب: دو آدمی جماعت ہیں

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَمْرِو بْنِ جَرَادٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اثْنَانِ، فَمَا فَوْقَهُمَا، جَمَاعَةٌ)). [ضعيف، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ۳/ ۶۹؛ سنن الدار قطني، ۱/ ۲۸۰ ربیع بن بدر متروک اور اس کا والد مجہول ہے۔]

(۹۷۲) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دو یا دو سے زائد افراد جماعت ہیں۔"

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

[صحيح بخاري: ۷۲۸۔]

(۹۷۳) عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بسر کی۔ نبی ﷺ رات کو نماز (تہجد) کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپ کی بائیں طرف جا کھڑا ہوا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، أَبُو بِشْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا

(۹۷۴) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز ادا کر رہے تھے۔ میں آ کر آپ کی بائیں جانب

شُرَحْبِيلُ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ، فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ. [مسند احمد، ٣/٣٢٦، رقم: ١٤٤٩٦؛ ابن خزيمة: ١٥٣٥ یہ روایت شرحبیل بن سعد کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

٩٧٥۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: [صَلَّى] رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ بِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ، وَبِي، فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَصَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَلْفَنَا. [صحيح مسلم: ٦٦٠ (١٥٠٢)؛ سنن ابي داود: ٦٠٩؛ سنن النسائي: ٨٠٤۔]

(٩٧٥) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر کی ایک خاتون کو اور مجھے نماز پڑھائی۔ آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور اس خاتون نے ہمارے پیچھے (والی صف میں کھڑے ہو کر) نماز ادا کی۔

بَابُ مَنْ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَلِيَ الْإِمَامَ.

باب: اس امر کا بیان کہ کس آدمی کا امام کے قریب کھڑے ہونا مستحب ہے؟

٩٧٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُوْلُ: **((لَا تَخْتَلِفُوا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، لِيَلِيَنِّي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)).** [صحيح مسلم: ٤٣٢ (٩٧٢)؛ سنن ابي داود: ٦٧٤؛ سنن النسائي: ٨٠٨۔]

(٩٧٦) ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز (کی صف بندی) کے وقت ہمارے کندھوں کو ہاتھ لگا کر فرماتے تھے: ”آگے پیچھے کھڑے نہ ہوا کرو، ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا۔ تم میں سے عقل مند اور سمجھ دار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں، پھر وہ لوگ جو فہم و فراست میں ان کے قریب ہیں، پھر وہ جو ان کے قریب ہیں۔“

٩٧٧۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ، لِيَأْخُذُوا عَنْهُ. [**صحيح**، مسند احمد، ٣/ ١٠٠، ١٩٩؛ مسند ابي يعلى: ٣٨١٦؛ مسند عبد بن حميد: ١٤٠٧؛ ابن حبان: ٧٢٥٨؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢١٨۔]

(٩٧٧) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ بات پسند کیا کرتے تھے کہ مہاجرین اور انصار آپ کے قریب کھڑے ہوں، تاکہ وہ آپ سے (نماز کا طریقہ اچھی طرح) سیکھ لیں۔

٩٧٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا، فَقَالَ: ((تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِي، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ)). [صحيح مسلم: ٤٣٨ (٩٨٢)؛ سنن ابي داود: ٦٨٠؛ سنن النسائي: ٧٩٦-]

(٩٧٨) ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ کو دیکھا، وہ پیچھے پیچھے رہتے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''آگے بڑھ کر میری اقتدا (میں نماز ادا کیا) کرو۔ تمہارے بعد والے تمہاری اقتدا کریں گے۔ جو لوگ ہمیشہ پیچھے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ بھی انہیں (اجروثواب اور منزلت و مرتبت میں) پیچھے کر دیتا ہے۔''

بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ.

باب: اس امر کا بیان کہ امامت کا زیادہ حق دار کون ہے؟

٩٧٩ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي، فَلَمَّا أَرَدْنَا الِانْصِرَافَ قَالَ لَنَا: ((إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا، وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا)). [صحيح بخاري: ٦٥٨؛ صحيح مسلم: ٦٧٤ (١٥٣٥)؛ سنن ابي داود: ٥٨٩؛ سنن الترمذي: ٢٠٥؛ سنن النسائي: ٦٣٥-]

(٩٧٩) مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اور میرا ایک ساتھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب ہم نے (اپنے وطن کی طرف) واپسی کا ارادہ کیا تو آپ نے ہمیں فرمایا: ''جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم لوگ اذان اور اقامت کہنا (پھر باجماعت نماز ادا کرنا) اور تم میں سے جو آدمی (عمر، علم اور مقام کے لحاظ سے) بڑا ہو، وہ امامت کرائے۔''

٩٨٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ ضَمْعَجٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً، فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانَتِ الْهِجْرَةُ سَوَاءً، فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا، وَلَا يُؤَمَّ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا يُجْلَسْ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ، إِلَّا بِإِذْنٍ، أَوْ بِإِذْنِهِ)). [صحيح مسلم: ٦٧٣ (١٥٣٢)؛ سنن ابي داود: ٥٨٢، ٥٨٣، ٥٨٤؛ سنن الترمذي: ٢٣٥؛ سنن النسائي: ٧٨١]

(٩٨٠) ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسا آدمی لوگوں کی امامت کرائے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن) زیادہ پڑھا ہوا ہو۔ اگر وہ لوگ قراءت میں برابر ہوں تو ایسا آدمی امام بنے جس نے ان میں سب سے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر وہ لوگ اس لحاظ سے بھی برابر ہوں تو وہ شخص نماز پڑھائے جو عمر میں سب سے بڑا ہو۔ اور کوئی آدمی دوسرے کے گھر میں یا دائرہ اختیار میں امامت نہ کرائے اور اس کی اجازت کے بغیر اس کی مخصوص مسند پر نہ بیٹھے۔''

بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ.

باب: امام کی ذمہ داری اور فرائض کا بیان

٩٨١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ

(٩٨١) ابوحازم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ

بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَخُو فُلَيْحٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ يُقَدِّمُ فِتْيَانَ قَوْمِهِ، يُصَلُّونَ بِهِمْ، فَقِيلَ لَهُ: تَفْعَلُ، وَلَكَ مِنَ الْقِدَمِ مَا لَكَ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ، فَإِنْ أَحْسَنَ، فَلَهُ وَلَهُمْ، وَإِنْ أَسَاءَ، يَعْنِي، فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ)).

[المستدرك للحاكم، ١/ ٣٣٧ یہ روایت عبدالحمید بن سلیمان کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(جماعت کے وقت) اپنی قوم کے نوجوانوں کو آگے بڑھاتے تھے، تاکہ وہ نماز پڑھائیں۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ آپ کو قدیم الاسلام ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''امام (نماز کا) ذمہ دار ہے۔ اگر وہ اچھے طریقے سے نماز پڑھائے تو اسے اور اس کے مقتدیوں کو بھی ثواب ہوگا اور اگر اس نے غلطی کی تو وہ (اکیلا) گناہ گار ہوگا اور مقتدی گناہ گار نہیں ہوں گے۔''

٩٨٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أُمِّ غُرَابٍ، عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا عَقِيلَةُ، عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ، أُخْتِ خَرَشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُومُونَ سَاعَةً، لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي بِهِمْ)). [ضعيف، سنن ابي داود: ٥٨١ ام غراب اور عقیلہ دونوں مجہولہ ہیں۔]

(٩٨٢) سلامہ بنت حر رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''(قیامت سے پہلے) لوگوں پر ایسا دور بھی آئے گا کہ وہ کافی دیر (انتظار میں) کھڑے رہیں گے۔ انہیں کوئی امام نہیں ملے گا جو انہیں نماز پڑھا سکے۔''

٩٨٣۔ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ خَرَجَ فِي سَفِينَةٍ، فِيهَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ، فَحَانَتْ صَلَاةٌ مِنَ الصَّلَوَاتِ، فَأَمَرْنَاهُ أَنْ يَؤُمَّنَا، وَقُلْنَا لَهُ: إِنَّكَ أَحَقُّنَا بِذَلِكَ، أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَبَى، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ، فَالصَّلَاةُ لَهُ وَلَهُمْ، وَمَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذَلِكَ [شَيْئًا] فَعَلَيْهِ، وَلَا عَلَيْهِمْ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٥٨٠؛ ابن خزيمة: ١٥١٣؛ ابن حبان: ٣٧٤؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢١٠۔]

(٩٨٣) ابوعلی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ وہ ایک کشتی میں سوار ہو کر سفر پر روانہ ہوئے۔ اس کشتی میں عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بھی سوار تھے۔ نماز کا وقت ہوا تو ہم نے ان سے عرض کیا کہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں اور یہ بھی کہا کہ آپ اس (امامت) کے زیادہ حق دار ہیں، آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔ انہوں نے (نماز پڑھانے سے) انکار کر دیا اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص لوگوں کا امام بنے اور صحیح طریقے سے نماز پڑھائے تو اسے اور اس کے مقتدیوں کو اجر ملتا ہے اور اگر اس نے نماز ادا کرنے میں کوئی کوتاہی کی تو اس کا وبال اسی پر ہے۔ انہیں (مقتدیوں کو) گناہ نہیں ہوگا۔''

بَابُ مَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ.

باب: جو لوگوں کی امامت کرائے، اسے چاہیے کہ وہ ہلکی نماز پڑھائے

٩٨٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ: فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ، لِمَا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا، قَالَ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطُّ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُجَوِّزْ. فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ)).

[صحيح بخاري: ٩٠، ٧٠٢، ٧٠٤؛ صحيح مسلم: ٤٦٦ (١٠٤٤)]

(۹۸۴) ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں تو فلاں صاحب کی وجہ سے فجر کی نماز سے (عمداً) پیچھے رہ جاتا ہوں، کیونکہ وہ بہت لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو وعظ کرتے ہوئے کبھی اس قدر غصے میں نہیں دیکھا، جس قدر آپ اس روز غضب ناک ہوئے۔ آپ نے فرمایا: ''لوگو! تم میں سے بعض (امام) لوگوں کو نماز (باجماعت) سے نفرت دلاتے ہیں۔ تم میں سے جو بھی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہیے کہ مختصر (ہلکی) پڑھائے، کیونکہ ان میں کوئی کمزور، بوڑھا اور حاجت مند بھی ہوتا ہے۔''

٩٨٥ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوجِزُ وَيُتِمُّ الصَّلَاةَ. [صحيح مسلم: ٤٦٩ (١٠٥٢)]

(۹۸۵) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مختصر (ہلکی) اور کامل نماز پڑھایا کرتے تھے۔

٩٨٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْأَنْصَارِيُّ بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا، فَصَلَّى، فَأُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ. فَقَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ، دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ لَهُ مُعَاذٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ؟ إِذَا صَلَّيْتَ بِالنَّاسِ فَاقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ)).

[صحيح مسلم: ٤٦٥ (١٠٤١)؛ سنن النسائي: ٩٩٩-]

(۹۸۶) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو بہت لمبی کر دی۔ ہم میں سے ایک آدمی نے جماعت چھوڑ کر اکیلے نماز پڑھ لی۔ معاذ رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے کہا: وہ منافق ہو گیا ہے۔ جب اس آدمی کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر معاذ رضی اللہ عنہ والی بات بیان کر دی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنے میں ڈالنا چاہتے ہو؟ جب تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى اور اِقْرَاْءْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔''

٩٨٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ

(۹۸۷) عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ يَقُولُ: كَانَ آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ أَمَّرَنِي عَلَى الطَّائِفِ، قَالَ لِي: ((**يَا عُثْمَانُ! تَجَاوَزْ فِي الصَّلَاةِ وَاقْدِرِ النَّاسَ بِأَضْعَفِهِمْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالصَّغِيرَ وَالسَّقِيمَ وَالْبَعِيدَ وَذَا الْحَاجَةِ**)). [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٥٣١؛ سنن النسائي: ١٦٧٣؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٩٩-]

نے مجھے آخری نصیحت تب فرمائی جب مجھے طائف کا امیر مقرر کیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”عثمان! نماز مختصر پڑھایا کرنا اور کمزور لوگوں کی مناسبت سے لوگوں کا اندازہ کرنا، کیونکہ ان (نمازیوں) میں بوڑھے، بچے، مریض، دور جانے والے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔“

٩٨٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَعِيلَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: حَدَّثَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ آخِرَ مَا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفَّ بِهِمْ**)). [صحيح مسلم: ٤٦٨ (١٠٥١)]

(٩٨٨) عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آخری بات جو مجھ سے فرمائی وہ یہ تھی کہ ”جب تو لوگوں کی امامت کرائے تو ان پر تخفیف کرنا۔“

بَابُ الْإِمَامِ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ إِذَا حَدَثَ أَمْرٌ.

باب: ضرورت کے پیش نظر امام نماز کو مختصر کر سکتا ہے

٩٨٩- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ، وَإِنِّي أُرِيدُ إِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي، مِمَّا أَعْلَمُ لِوَجْدِ أُمِّهِ بِبُكَائِهِ**)).

[صحيح بخاري: ٧٠٩، ٧٠١؛ صحيح مسلم: ٤٧٠ (١٠٥٦)]

(٩٨٩) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ میں نماز شروع کرتا ہوں تو میرا ارادہ طویل نماز پڑھانے کا ہوتا ہے، پھر میں بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں پریشان ہوگی۔“

٩٩٠- حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُلَاثَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنِّي لَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي الصَّلَاةِ**)). [**صحيح بما قبله**،

(٩٩٠) عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں (دورانِ نماز) بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔“

المعجم الكبير للطبراني، ٩/٥٦ والاوسط، ٦٦/٨ ح: ٧٩٧٨؛ مسند البزار، ١١٢/٤ یہ حدیث اپنے شاہد کی بنا پر صحیح ہے۔ دیکھئے حدیث سابق:٩٨٩]

٩٩١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ)).

[صحيح بخاري: ٧٠٧، ٨٦٨؛ سنن ابي داود: ٧٨٩، ٧٩٠؛ سنن النسائي: ٨٢٦۔]

(٩٩١) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں تو میرا ارادہ ہوتا ہے کہ میں اسے طویل کروں، پھر میں بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ (رونے کی وجہ سے) اس کی ماں کو پریشانی ہو۔''

بَابُ إِقَامَةِ الصُّفُوفِ.

باب: صفیں سیدھی کرنے کا بیان

٩٩٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟)) قَالَ: قُلْنَا: وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: ((يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ، وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ)). [صحيح مسلم: ٤٣٠ (٩٦٨)؛ سنن ابي داود: ٦٦١؛ سنن النسائي: ٨١٧۔]

(٩٩٢) جابر بن سمرہ سوائی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے حضور صف بندی کرتے ہیں؟'' راوی کہتے ہیں، ہم نے عرض کیا: فرشتے اپنے رب کے حضور کس طرح صف بندی کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ پہلے اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں ایک دوسرے سے خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔''

٩٩٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبِي، وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ)). [صحيح بخاري: ٧٢٣؛ صحيح مسلم: ٤٣٣ (٩٧٥)؛ سنن ابي داود: ٦٦٨۔]

(٩٩٣) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم صفوں کو خوب برابر یعنی سیدھی رکھا کرو، کیونکہ صفیں سیدھی رکھنا نماز کی تکمیل میں سے ہے۔''

٩٩٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّي الصَّفَّ حَتَّى يَجْعَلَهُ مِثْلَ الرُّمْحِ أَوِالْقِدْحِ، قَالَ: فَرَأَى صَدْرَ رَجُلٍ [نَاتِئًا]، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ))**.

[صحيح مسلم: ٤٣٦ (٩٧٩)؛ سنن ابي داود: ٦٦٣، ٦٦٥؛ سنن الترمذي: ٢٢٧؛ سنن النسائي: ٨١١ـ]

(۹۹۴) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ صف کو انتہائی اہتمام سے سیدھا کراتے تھے حتی کہ اسے برچھی یا تیر کی طرح سیدھا کر دیتے۔ (ایک مرتبہ) آپ ﷺ نے کسی آدمی کا سینہ آگے بڑھا ہوا دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو اچھی طرح سیدھا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ ضرور تمہارے درمیان اختلاف (پھوٹ) ڈال دے گا۔''

٩٩٥ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ، وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً))**. [مسند احمد، ٦/ ٦٧، رقم: ٢٤٣٨١، (مختصرًا)؛ ابن خزيمة: ١٥٥ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ اسماعیل بن عیاش کی غیر شامیوں سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔]

(۹۹۵) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحمت نازل کرتا اور اس کے فرشتے ان کے حق میں دعائے رحمت کرتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں۔ جو آدمی صف کے شگاف، یعنی خالی جگہ کو پُر کرے، اس عمل کے عوض اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے۔''

بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ

باب: پہلی صف کی فضیلت کا بیان

٩٩٦ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ: أَنْبَأَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ، ثَلَاثًا، وَلِلثَّانِي، مَرَّةً.

[**صحيح**، مسند احمد، ٤/ ١٢٦، ١٢٧؛ الطيالسي: ١١٦٣؛ ابن خزيمة: ١٥٥٨ـ]

(۹۹۶) عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلی صف والوں کے حق میں تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے حق میں صرف ایک مرتبہ دعائے مغفرت کرتے تھے۔

٩٩٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ مُصَرِّفٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْسَجَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ

(۹۹۷) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر رحمت فرماتا ہے اور فرشتے ان کے حق میں دعا کرتے ہیں۔''

اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ)).

[**صحيح**، مسند احمد، ٤/ ٢٩٩، ٣٠٤، یہ شواہد کے ساتھ حسن ہے۔]

٩٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لَكَانَتْ قُرْعَةٌ))**.

[صحيح مسلم: ٤٣٩ (٩٨٤)]

(۹۹۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اگر جان لیں کہ پہلی صف میں نماز پڑھنے کا کیا (اجرو ثواب) ہے تو قرعہ اندازی ہوتی۔''

٩٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ))**. [**حسن صحيح**، اس حدیث کے بہت سے شواہد ہیں، نیز دیکھئے حدیث: ۹۹۷۔]

(۹۹۹) عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے حق میں دعا کرتے ہیں۔''

بَابُ صُفُوفِ النِّسَاءِ.

باب: عورتوں کی صفوں کا بیان

١٠٠٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَعَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((خَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا))**. [صحيح مسلم: ٤٤٠ (٩٨٥، ٩٨٦)؛ سنن الترمذي: ٢٢٤۔]

(۱۰۰۰) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کی بہترین صفیں آخری ہیں اور (فتنے کے خوف کی بنا پر) ان کی پہلی صفیں بری ہیں۔ اور مردوں کی بہترین صفیں پہلی ہیں، اور ان کی آخری صفیں بری ہیں۔''

١٠٠١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ مُقَدَّمُهَا، وَشَرُّهَا مُؤَخَّرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ مُؤَخَّرُهَا وَشَرُّهَا مُقَدَّمُهَا))**.

[**حسن صحيح**، مسند احمد، ٣/ ٢٩٣، ٣٣١]

(۱۰۰۱) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی بہترین صفیں آگے والی ہیں اور ان کی بری صفیں آخری ہیں۔ اور عورتوں کی بہترین صفیں آخر والی ہیں اور ان کی پہلی صفیں بری ہیں۔''

بَابُ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِيْ فِي الصَّفِّ.

باب: ستونوں کے درمیان صف بنا کر نماز ادا کرنے کا بیان

١٠٠٢ـ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، أَبُوْ طَالِبٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، وَأَبُوْ قُتَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا نُنْهَى أَنْ نَصُفَّ بَيْنَ السَّوَارِيْ، عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَنُطْرَدُ عَنْهَا طَرْدًا . [مسند الطيالسي: ١٠٧٣؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢١٨؛ ابن خزيمة: ١٥٦٧ـ یہ روایت قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۰۰۲) قرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمیں ستونوں کے درمیان صف بنانے سے منع کیا جاتا تھا اور اس سے سختی سے روکا جاتا تھا۔

بَابُ صَلَاةِ الرَّجُلِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ.

باب: آدمی کا صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا بیان

١٠٠٣ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ، وَكَانَ مِنَ الْوَفْدِ، قَالَ: خَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَبَايَعْنَاهُ، وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ، قَالَ: ثُمَّ صَلَّيْنَا وَرَاءَهُ صَلَاةً أُخْرٰى، فَقَضَى الصَّلَاةَ، فَرَأٰى رَجُلًا فَرْدًا يُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ، قَالَ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ انْصَرَفَ قَالَ: ((**اسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ، لَا صَلَاةَ لِلَّذِيْ خَلْفَ الصَّفِّ**)). [**صحيح**، مسند احمد، ٤/ ٢٣؛ ابن خزيمة: ١٥٦٩؛ ابن حبان: ٢٢٠١ـ]

(۱۰۰۳) علی بن شیبان رضی اللہ عنہ جو وفد میں ایک رکن کی حیثیت سے آئے تھے، ان کا بیان ہے کہ ہم اپنے علاقے سے روانہ ہوئے حتی کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی بیعت کی۔ ہم نے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی۔ علی بن شیبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر ہم نے آپ کی اقتدا میں ایک اور نماز ادا کی۔ آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ ایک آدمی صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھ رہا ہے۔ (جب اس نے نماز پڑھ لی تو) اللہ کے نبی ﷺ اس کے پاس جا کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''نئے سرے سے (دوبارہ) نماز پڑھو۔ صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔''

١٠٠٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: أَخَذَ بِيَدِيْ زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فَأَوْقَفَنِيْ عَلَى شَيْخٍ بِالرَّقَّةِ، يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، فَقَالَ: صَلّٰى رَجُلٌ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ

(۱۰۰۴) ہلال بن یساف رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ زیاد بن ابی الجعد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رقہ میں ایک شیخ کے قریب جا کھڑا کیا۔ انہیں وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا۔ انہوں نے فرمایا: ایک شخص نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو نبی ﷺ نے اسے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم فرمایا تھا۔

أَنْ يُعِيْدَ. [**صحيح**، مسند حميدى: ٨٨٤؛ مسند احمد، ٤/ ٢٢٨؛ سنن الدارمى: ١٢٨٩۔]

بَابُ فَضْلِ مَيْمَنَةِ الصَّفِّ.

باب: صف کی دائیں جانب کی فضیلت کا بیان

١٠٠٥۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ))**. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٦٧٦؛ ابن خزيمة: ١٥٥٠؛ ابن حبان: ٣٩٣، ٣٩٤؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢١٤ سفیان ثوری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(۱۰۰۵) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ صف کی دائیں جانب (کھڑے ہونے) والوں پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے حق میں رحمت و مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔“

١٠٠٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. ـقَالَ مِسْعَرٌ ـ: مِمَّا نُحِبُّ أَوْ مِمَّا أُحِبُّ أَنْ نَقُوْمَ عَنْ يَمِيْنِهِ. [صحيح مسلم: ٧٠٩ (١٦٤٢)؛ سنن ابي داود: ٦١٥؛ سنن النسائي: ٨٢٣۔]

(۱۰۰۶) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھتے تو ہمیں...... یا فرمایا کہ مجھے...... یہ بات اچھی لگتی تھی کہ ہم دائیں جانب کھڑے ہوں۔

١٠٠٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ، أَبُوْ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْكِلَابِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سَلِيْمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قِيْلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ مَيْسَرَةَ الْمَسْجِدِ تَعَطَّلَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((مَنْ عَمَّرَ مَيْسَرَةَ الْمَسْجِدِ، كُتِبَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ))**.

[**ضعيف**، المعجم الاوسط للطبراني، ٥/ ٦٤، ح: ٤٦٧٨ لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔]

(۱۰۰۷) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، نبی ﷺ سے عرض کیا گیا کہ (صف کی دائیں جانب کی فضیلت کی وجہ سے سب لوگ اسی طرف کھڑے ہوتے ہیں اور) مسجد کی بائیں جانب بالکل خالی ہوگئی، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مسجد کی بائیں جانب کو آباد کیا، اس کے لیے دگنا اجر ہے۔“

بَابُ الْقِبْلَةِ.

باب: قبلے کا بیان

١٠٠٨ - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ طَوَافِ الْبَيْتِ، أَتَى مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا مَقَامُ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ، الَّذِي قَالَ اللَّهُ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾. (٢/ البقرة: ١٢٥)

قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِمَالِكٍ: أَهَكَذَا قَرَأَ ﴿وَاتَّخِذُوا﴾ قَالَ: نَعَمْ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٣٩٦٩؛ سنن الترمذي: ٨٥٦، ٨٦٢؛ سنن النسائي: ٢٩٦٤ ولید بن مسلم نے سماعِ مسلسل کی صراحت نہیں کی۔]

(١٠٠٨) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہوئے، پھر مقام ابراہیم کے پاس آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی وہ جگہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ''اور تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ مقرر کرلو۔''

ولید بن مسلم کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا انہوں نے یہ لفظ ﴿وَاتَّخِذُوا﴾ (خاء کے نیچے زیر) ہی پڑھا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

١٠٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى؟ فَنَزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾. (٢/ البقرة: ١٢٥) [صحيح بخاري: ٤٠٢ سنن الترمذي: ٢٩٥٩۔]

(١٠٠٩) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کاش! آپ مقام ابراہیم کے قریب نماز ادا فرمائیں، تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ''اور تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ مقرر کرلو۔''

١٠١٠ - حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرٍو الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَصُرِفَتِ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ بِشَهْرَيْنِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا صَلَّى إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَكْثَرَ تَقَلُّبَ وَجْهِهِ فِي السَّمَاءِ، وَعَلِمَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِ نَبِيِّهِ ﷺ أَنَّهُ يَهْوَى الْكَعْبَةَ، فَصَعِدَ جِبْرِيلُ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ وَهُوَ يَصْعَدُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، يَنْظُرُ مَا يَأْتِيهِ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿قَدْ نَرَى

(١٠١٠) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں اٹھارہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں، پھر آپ کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد دو ماہ بعد کعبہ (بیت اللہ) کو قبلہ مقرر کر دیا گیا (اس سے قبل) جب رسول اللہ ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تو اکثر و بیشتر آسمان کی طرف اپنا چہرہ اٹھایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے دل کی بات کو جانتا تھا کہ وہ کعبہ کو قبلہ بنانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ جبریل علیہ السلام اوپر (آسمان کی طرف) چڑھے، وہ اوپر چڑھ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی نظریں ان کا پیچھا کر رہی تھیں۔ آپ اس امر کے منتظر تھے کہ وہ

تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ﴾ الآية (٢/ البقرة: ١٤٤) فَأَتَانَا آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ صُرِفَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ، وَقَدْ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَنَحْنُ رُكُوعٌ فَتَحَوَّلْنَا، فَبَنَيْنَا عَلَى مَا مَضَى مِنْ صَلَاتِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا جِبْرِيلُ! كَيْفَ حَالُنَا فِي صَلَاتِنَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟)) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ﴾. (٢/ البقرة: ١٤٣) [**منكر**، ابواسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے، البتہ اس مفہوم کی حدیث کچھ اختلاف کے ساتھ صحیح بخاري: ٤٠، ٢٩٩ وصحیح مسلم: ٥٢٥ (١١٧٦) وغیرہ میں موجود ہے۔]

کیا وحی لے کر آتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ﴾ ''ہم آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھتے ہیں......'' اس کے بعد ایک آدمی ہمارے پاس آیا، اس نے کہا: اب کعبہ کو قبلہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ ہم دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھ چکے تھے اور رکوع کی حالت میں تھے: ہم نے (اس کی بات سنتے ہی) اپنا رخ کعبہ کی طرف موڑ لیا، اور اس سے پہلے جو نماز ادا کر چکے تھے بقیہ نماز کی بنا اسی پر کر لی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے جبریل! ہم جو نمازیں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھ چکے ہیں، ان کا کیا بنے گا؟ تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ﴾ ''اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان (نمازوں) کو ضائع نہیں کرے گا۔''

١٠١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ؛ ح: وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٣٤٢، ٣٤٣۔]

(١٠١١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔''

بَابُ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يَرْكَعَ.

باب: جو شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ نماز پڑھے بغیر نہ بیٹھے

١٠١٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يَرْكَعَ

(١٠١٢) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔''

رَكْعَتَيْنِ)). [صحيح، ابن خزيمة: ١٣٢٥، نیز دیکھئے حديث:١٠١٣۔]

١٠١٣۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ**)).

[صحيح بخاري: ٤٤٤؛ صحيح مسلم: ٧١٤ (١٦٥٤)؛ سنن ابي داود: ٤٦٧، ٤٦٨؛ سنن الترمذي: ٣١٦؛ سنن النسائي: ٧٣١۔]

(۱۰۱۳) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔“

بَابُ مَنْ أَكَلَ الثُّومَ فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسْجِدَ.

باب: لہسن کھا کر مسجد میں جانے کی ممانعت کا بیان

١٠١٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَطِيبًا، أَوْ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ، هَذَا الثُّومُ وَهَذَا الْبَصَلُ. وَلَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ، فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ إِلَى الْبَقِيعِ، فَمَنْ كَانَ آكِلَهَا، لَا بُدَّ، فَلْيُمِتْهَا طَبْخًا. [صحيح مسلم: ٥٦٧ (١٢٥٨)؛ سنن النسائي: ٧٠٨۔]

(۱۰۱۴) معدان بن ابی طلحہ یعمری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ یا کہا انھوں نے جمعہ کے دن خطبہ دیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: لوگو! تم دو پودے، یعنی لہسن اور پیاز کھاتے ہو، جنہیں میں برا سمجھتا ہوں۔ میں عہد رسالت میں دیکھا کرتا تھا کہ اگر کسی کے منہ سے ان کی بو محسوس ہوتی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بقیع (قبرستان) کی طرف بھیج دیا جاتا تھا۔ اگر کسی نے یہ کھانے ہی ہوں تو انہیں اچھی طرح پکا کر ان کی بو ختم کر لے۔

١٠١٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ

(۱۰۱۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی نے یہ پودا، یعنی لہسن کھایا ہو تو وہ ہماری مسجد میں اس کی بو سے ہمیں ایذا نہ پہنچائے۔“

مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ، الثُّوْمِ، فَلَا يُؤْذِيْنَا بِهَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا)).

قَالَ إِبْرَاهِيْمُ: وَكَانَ أَبِي يَزِيْدُ فِيْهِ، الْكُرَّاثَ وَالْبَصَلَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. يَعْنِي أَنَّهُ يَزِيْدُ عَلَى حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الثُّوْمِ. [صحيح مسلم، ٥٦٣ (١٢٥١)]

ابراہیم بن سعد نے کہا: میرے والد، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں یہ اضافہ بھی کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے لہسن کے ساتھ گندنا اور پیاز کا بھی ذکر کیا۔

١٠١٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ شَيْئًا فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسْجِدَ)).

[صحيح بخاري: ٨٥٣؛ صحيح مسلم: ٥٦١ (١٢٤٨)؛ سنن ابي داود: ٣٨٢٥۔]

(۱۰۱۶) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اس پودے کا کچھ حصہ بھی کھایا ہو، وہ مسجد میں ہرگز نہ آئے۔“

بَابُ الْمُصَلِّي يُسَلَّمُ عَلَيْهِ كَيْفَ يَرُدُّ.

باب: اگر نمازی کو سلام کہا جائے تو وہ سلام کا جواب کس طرح دے؟

١٠١٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَتَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ مَسْجِدَ قُبَاءٍ يُصَلِّي فِيْهِ، فَجَاءَتْ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ، فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا، وَكَانَ مَعَهُ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهِ.

[**صحيح**، سنن النسائي: ١١٨٨؛ ابن خزيمة: ٨٨٨؛ ابن حبان: ٢٢٥٨؛ المستدرك للحاكم، ٣/ ١٢؛ نیز دیکھیے سنن ابي داود: ٩٢٥ وغیرہ۔]

(۱۰۱۷) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ مسجد قباء میں تشریف لائے، آپ وہاں نماز ادا کر رہے تھے کہ انصار میں سے کچھ حضرات آپ کی خدمت میں سلام پیش کرنے کے لیے حاضر ہوئے۔ صہیب رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ تھے۔ میں (زید بن اسلم) نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ انہیں سلام کا جواب کس طرح دیتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔

١٠١٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَةٍ. ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَأَشَارَ إِلَيَّ، فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي، فَقَالَ: ((إِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ آنِفًا وَأَنَا أُصَلِّي)).

(۱۰۱۸) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے کسی کام کے سلسلے میں بھیجا۔ جب میں آپ کی خدمت میں واپس آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے میری طرف اشارہ کر دیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلا کر فرمایا: ”تم نے ابھی ابھی مجھے سلام کیا تھا اور میں نماز

[صحيح مسلم: ٥٤٠ (١٢٠٥)؛ سنن النسائي: ١١٩٠-]

پڑھ رہا تھا۔ (اسی لیے زبان کے بجائے اشارے سے جواب دیا ہے)۔"

١٠١٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ، فَقِيلَ لَنَا: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا.

[**صحيح**، دیکھئے صحيح بخاري: ١٢١٦؛ صحيح مسلم: ٥٣٨ (١٢٠١)؛ سنن ابي داود: ٩٢٣، من طريق آخر-]

(١٠١٩) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نماز کے دوران میں ایک دوسرے کو سلام کرلیا کرتے تھے۔ پھر ہمیں کہا گیا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

بَابُ مَنْ يُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ.

باب: جو شخص لاعلمی میں قبلہ کے بجائے دوسری طرف نماز پڑھ لے

١٠٢٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَعِيدٍ، أَبُو الرَّبِيعِ السَّمَّانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَأُشْكِلَتْ عَلَيْنَا الْقِبْلَةُ، فَصَلَّيْنَا، وَأَعْلَمْنَا، فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِذَا نَحْنُ قَدْ صَلَّيْنَا لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾. (٢/ البقرة: ١١٥)

[سنن الترمذي: ٣٤٥؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٢/ ١١ یہ روایت عاصم بن عبیداللہ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٠٢٠) ربیعہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ فضا ابر آلود ہوگئی اور ہمیں قبلہ کی سمت معلوم نہ ہوسکی، چنانچہ ہم نے (اندازے سے) نماز ادا کرلی اور نشان لگالیا۔ جب آفتاب طلوع ہوا تو پتہ چلا کہ ہم نے تو قبلے کے سوا (کسی اور طرف) نماز ادا کی ہے۔ ہم نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾ "تم جدھر بھی رخ کرلو، ادھر ہی اللہ کا چہرہ ہے۔"

بَابُ الْمُصَلِّي يَتَنَخَّمُ.

باب: نماز کے دوران میں بلغم تھوکنے کا بیان

١٠٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا صَلَّيْتَ فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَلَا عَنْ يَمِينِكَ

(١٠٢١) طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو اپنے سامنے اور دائیں طرف (کبھی) نہ تھوکنا البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک سکتے ہو۔"

وَلَكِنِ ابْزُقْ عَنْ يَسَارِكَ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٧٨؛ سنن الترمذي: ٥٧١؛ سنن النسائي: ٧٢٧۔]

١٠٢٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((**مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَهُ (يَعْنِي رَبَّهُ) فَيَتَنَخَّعُ أَمَامَهُ؟ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسْتَقْبَلَ فَيُتَنَخَّعَ فِي وَجْهِهِ؟ إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقَنَّ عَنْ شِمَالِهِ، أَوْ لِيَقُلْ هٰكَذَا فِي ثَوْبِهِ**)).

ثُمَّ أَرَانِي إِسْمَعِيلُ يَبْزُقُ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ يَدْلُكُهُ.

[صحيح مسلم: ٥٥٠ (١٢٢٨)؛ سنن النسائي: ٣١٠۔]

(۱۰۲۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی قبلے والی دیوار پر بلغم لگا ہوا دیکھا۔ آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''کیا بات ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے رب کی طرف متوجہ ہو کر کھڑا ہوتا ہے، پھر اپنے سامنے کی طرف بلغم تھوک دیتا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے سامنے آ کر اس کے چہرے پر تھوک دیا جائے؟ جب تم میں سے کسی کو تھوکنا ہو تو اپنی بائیں طرف تھوک لے یا اپنے کپڑے میں تھوک کر اس طرح کر (کے مَل) لے۔'' (ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا:) پھر اسماعیل نے مجھے (اس طرح کر کے) دکھایا، اپنے کپڑے میں تھوکا، پھر اسے مَل دیا۔

١٠٢٣۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَعَبْدُاللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى شَبَثَ بْنَ رِبْعِيٍّ بَزَقَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: يَا شَبَثُ! لَا تَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: ((**إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ، حَتَّى يَنْقَلِبَ أَوْ يُحْدِثَ حَدَثَ سُوْءٍ**)).

[**حسن**، ابن خزيمة: ٩٢٤۔]

(۱۰۲۳) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے شبث بن ربعی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے سامنے کی طرف تھوکتے دیکھا تو فرمایا: شبث! اپنے سامنے مت تھوکا کرو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس سے منع کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ اس کی طرف کر لیتا ہے حتی کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائے یا کوئی برا (غیر مناسب) کام کرے۔''

١٠٢٤۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَزَقَ فِي ثَوْبِهِ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ دَلَكَهُ.

[**صحيح**، دیکھئے صحیح بخاري: ٢٤١ (مختصراً)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١/ ٢٥٥۔]

(۱۰۲۴) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھتے ہوئے اپنے کپڑے پر تھوکا، پھر اسے مَل دیا۔

بَابُ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلَاةِ.

باب: نماز کے دوران میں کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کا بیان

۱۰۲۵ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا**)). [صحيح مسلم: ٨٥٧ (١٩٨٨)؛ سنن ابي داود: ١٠٥٠؛ سنن الترمذي: ٤٩٨ـ]

(۱۰۲۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے (نماز کے دوران میں) کنکریوں کو چھوا، اس نے لغو (فضول) کام کیا۔''

۱۰۲٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فِي مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ: ((**إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً**)). [صحيح بخاري: ١٢٠٧؛ صحيح مسلم: ٥٤٦ (١٢١٩)؛ سنن النسائي: ١١٩٣ـ]

(۱۰۲٦) معیقیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کے دوران میں کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کی بابت فرمایا: ''اگر تم نے یہ کام کرنا ہی ہو تو صرف ایک بار کرلو۔''

۱۰۲۷ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ، فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى**)). [سنن ابي داود: ٩٤٥؛ سنن الترمذي: ٣٧٩؛ سنن النسائي: ١١٩٢؛ ابن خزيمة: ٩١٣، ٩١٤؛ ابن حبان: ٤٨١، ٤٨٢ـ اس حدیث کی سند ''حسن'' ہے، کیونکہ ابواحوص کی توثیق ابن خزیمہ، ابن حبان اور ترمذی نے تصحیح وتحسین کے ذریعے سے کردی ہے۔]

(۱۰۲۷) ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، لہٰذا (کوئی شخص دورانِ نماز میں) کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے۔''

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ.

باب: چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان

۱۰۲۸ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ:

(۱۰۲۸) ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھ لیتے تھے۔

حَدَّثَتْنِي مَيْمُوْنَةُ، زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. [صحيح بخاري: ٣٨١-]

١٠٢٩- حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَلَى حَصِيْرٍ.

[صحيح مسلم: ٥١٩ (١١٥٩)؛ سنن الترمذي: ٣٣٢-]

(۱۰۲۹) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حصیر (ایک بڑی چٹائی) پر نماز ادا فرمائی۔

١٠٣٠- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ، وَهُوَ بِالْبَصْرَةِ عَلَى بِسَاطِهِ، ثُمَّ حَدَّثَ أَصْحَابَهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى بِسَاطِهِ. [مسند احمد، ١/ ٢٣٢، رقم: ٢٠٦١؛ ابن خزيمة: ١٠٠٥ یہ روایت زمعہ بن صالح کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے، البتہ صحيح بخاري: ٢٦٠٣ میں اس مفہوم کی حدیث موجود ہے جو اس ضعیف روایت سے بے پروا کر دیتی ہے۔]

(۱۰۳۰) عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں اپنے بچھونے پر نماز ادا کی، پھر اپنے ساتھیوں کو (اس امر سے) آگاہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بچھونے پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

بَابُ السُّجُوْدِ عَلَى الثِّيَابِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ.

باب: گرمی یا سردی کی صورت میں کپڑوں پر سجدہ کرنے کا بیان

١٠٣١- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ إِسْمَعِيْلَ بْنِ أَبِي حَبِيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: جَاءَ نَا النَّبِيُّ ﷺ. فَصَلَّى بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِالْأَشْهَلِ، فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى ثَوْبِهِ، إِذَا سَجَدَ. [**ضعيف**، مسند احمد، ٤/ ٣٣٤ اسماعیل بن ابی حبیبہ میں ضعف ہے۔]

(۱۰۳۱) عبداللہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے ہمیں قبیلہ بنو عبدالاشہل کی مسجد میں نماز پڑھائی۔ میں نے دیکھا کہ آپ نے سجدے کے وقت اپنے دونوں ہاتھ کپڑے پر رکھے ہوئے تھے۔

١٠٣٢- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيْلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ إِسْمَعِيْلَ الْأَشْهَلِيُّ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَعَلَيْهِ كِسَاءٌ مُتَلَفِّفٌ

(۱۰۳۲) ثابت بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ بنو عبدالاشہل کی مسجد میں نماز پڑھی۔ (نماز کے وقت) آپ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ کنکریوں کی ٹھنڈک سے بچنے کے لیے آپ (سجدے کے وقت) اپنے ہاتھ اس پر رکھ لیتے تھے۔

بِهِ، يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيْهِ يَقِيهِ بَرْدَ الْحَصَى. [ضعيف، ابن خزيمة: ٦٧٦؛ المعجم الكبير للطبراني، ٢/ ٧٦ ابراہیم بن اسماعیل ضعیف راوی ہے۔]

١٠٣٣- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ، فَإِذَا لَمْ يَقْدِرْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ، بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ.

[صحيح بخاري: ٣٨٥؛ صحيح مسلم: ٦٢٠ (١٤٠٧)؛ سنن ابي داود: ٦٦٠؛ سنن الترمذي: ٥٨٤؛ سنن النسائي: ١١١٧۔]

(۱۰۳۳) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم شدید گرمی میں نبی ﷺ کی معیت میں نماز ادا کرتے تھے۔ جب ہم میں سے کوئی شخص (زمین گرم ہونے کی وجہ سے) اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ سکتا تو اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا تھا۔

بَابُ التَّسْبِيحِ لِلرِّجَالِ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّصْفِيقِ لِلنِّسَاءِ.

باب: نماز میں (امام کی غلطی پر) مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں

١٠٣٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)).

[صحيح بخاري: ١٢٠٣؛ صحيح مسلم: ٤٢٢ (٩٥٤)؛ سنن ابي داود: ٩٣٩۔]

(۱۰۳۴) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(دورانِ نماز میں امام کو اس کی غلطی سے آگاہ کرنے کے لیے) مرد ''سُبْحَانَ اللهِ'' کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔''

١٠٣٥- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)).

[صحيح بخاري: ٦٨٤، ١٢٠١؛ صحيح مسلم: ٤٢١ (٩٤٩)]

(۱۰۳۵) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کے لیے ''سبحان اللہ'' کہنا ہے اور عورتوں کے لیے تالی بجانا ہے۔''

١٠٣٦- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، وَعُبَيْدُاللَّهِ، عَنْ

(۱۰۳۶) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (نماز میں امام کو اس کی غلطی سے آگاہ کرنے کے لیے)

نَافِعٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ فِي التَّصْفِيْقِ، وَلِلرِّجَالِ فِي التَّسْبِيْحِ. [یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ سوید بن سعید اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

عورتوں کو تالی بجانے کی اور مردوں کو ''سبحان اللہ'' کہنے کی اجازت دی ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي النِّعَالِ.

باب: جوتوں سمیت نماز پڑھنے کا بیان

١٠٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْسٍ قَالَ: كَانَ جَدِّي، أَوْسٌ، أَحْيَانًا يُصَلِّي، فَيُشِيْرُ إِلَيَّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَأُعْطِيْهِ نَعْلَيْهِ، وَيَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ. [**صحيح**، مسند احمد، ٤/ ١٠؛ سنن الدارمی: ٦٩٨-]

(١٠٣٧) ابن ابی اوس رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میرے دادا اوس رضی اللہ عنہ بعض اوقات نماز پڑھنے کے دوران میں ہی مجھے اشارہ کرتے تو میں ان کے جوتے انہیں دے دیتا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتوں سمیت نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

١٠٣٨ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا. [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٦٥٣-]

(١٠٣٨) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتے اتار کر اور جوتوں سمیت (دونوں طرح) نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

١٠٣٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ وَالْخُفَّيْنِ. [مسند احمد، ١/ ٤٦١، رقم: ٤٣٩٧، یہ روایت سنداً ضعیف ہے، کیونکہ ابو اسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(١٠٣٩) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو جوتے اور موزے پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

بَابُ كَفِّ الشَّعَرِ وَالثَّوْبِ فِي الصَّلَاةِ.

باب: نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سمیٹنے کا بیان

١٠٤٠ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَأَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ

(١٠٤٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں (نماز کے دوران میں) بالوں

طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ لَا أَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا)). [صحيح، دیکھئے حدیث:۸۸۳۔]

اور کپڑوں کو نہ سمیٹوں۔"

١٠٤١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أُمِرْنَا أَلَّا [نَكُفَّ] شَعَرًا [وَلَا ثَوْبًا] وَلَا نَتَوَضَّأَ مِنْ مَوْطِإٍ. [سنن ابي داود: ٢٠٤، یہ روایت اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۰۴۱) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم (نماز کے دوران میں) بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں اور پاؤں سے زمین روندنے، یعنی ننگے پاؤں چلنے کی وجہ سے وضو نہ کریں۔

١٠٤٢۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي مُخَوَّلٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعْدٍ، رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، يَقُولُ: رَأَيْتُ أَبَا رَافِعٍ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، رَأَى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي، وَقَدْ عَقَصَ شَعْرَهُ، فَأَطْلَقَهُ، أَوْ نَهَى عَنْهُ، وَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَاقِصٌ شَعْرَهُ. [صحيح، مسند احمد (اطراف المسند، ٦/ ٢٢١)؛ سنن الدارمي: ١٣٨٧، نیز دیکھئے سنن ابي داود: ٦٤٦۔]

(۱۰۴۲) رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بالوں کا جوڑا بنا کر نماز پڑھتے دیکھا تو ابورافع رضی اللہ عنہ نے ان کے بال کھول دیے یا اس سے منع کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا ہے کہ آدمی بالوں کا جوڑا بنا کر نماز ادا کرے۔

بَابُ الْخُشُوعِ فِي الصَّلَاةِ.

باب: نماز میں خشوع کا بیان

١٠٤٣۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا تَرْفَعُوا أَبْصَارَكُمْ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ تَلْتَمِعَ**)) -يَعْنِي: فِي الصَّلَاةِ. [صحيح، مسند ابي يعلىٰ: ٥٥٠٩؛ المعجم الكبير للطبراني: ١٣١٣٩؛ ابن حبان: 2281۔]

(۱۰۴۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نماز کے دوران میں اپنی نظریں آسمان کی طرف نہ اٹھاؤ، ایسا نہ ہو کہ وہ اچک لی جائیں۔"

١٠٤٤۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

(۱۰۴۴) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز

مَالِكٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بِأَصْحَابِهِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: ((**مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ**)). حَتَّى اشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ: ((**لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَيَخْطَفَنَّ اللَّهُ أَبْصَارَهُمْ**)). [صحيح بخاري: ٧٥٠؛ سنن ابي داود: ٩١٣؛ سنن النسائي: ١١٩٤۔]

سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''کیا بات ہے کہ لوگ (نماز کے دوران میں) اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھا لیتے ہیں۔'' آپ نے اس بارے میں سختی سے فرمایا: ''لوگ اس کام سے باز آ جائیں، ورنہ اللہ تعالیٰ ان کی نگاہوں کو اچک لے گا۔''

١٠٤٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ، أَوْ لَا تَرْجِعُ أَبْصَارُهُمْ**)). [صحيح مسلم: ٤٢٨ (٩٦٦)]

(۱۰۴۵) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگ (نماز کے دوران میں) اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آ جائیں ورنہ (اس کی پاداش میں) ان کی نظریں (سلامت) نہ لوٹیں گی۔''

١٠٤٦۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتِ امْرَأَةٌ تُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، حَسْنَاءُ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَسْتَقْدِمُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا، وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ، فَإِذَا رَكَعَ قَالَ هَكَذَا، يَنْظُرُ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿**وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ**﴾ (١٥/ الحجر:٢٤) فِي شَأْنِهَا. [سنن الترمذي: ٣١٢٢؛ سنن النسائي: ٨٧١ عمرو بن مالك النكرى کی ابو جوزاء سے روایت غیر محفوظ ہے۔ لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(۱۰۴۶) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک انتہائی حسین جمیل خاتون نبی ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کیا کرتی تھی۔ بعض لوگ اگلی صفوں میں چلے جاتے تا کہ اس پر ان کی نگاہ نہ پڑے، جبکہ بعض لوگ (اس کی جھلک دیکھنے کے لیے) پیچھے رہتے حتیٰ کہ آخری صف میں کھڑے ہوتے۔ جب رکوع میں جاتے تو اس طرح بغل کے نیچے سے اسے دیکھتے۔ پھر اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿**وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ**﴾ ''اور یقیناً ہم جانتے ہیں تم میں سے آگے بڑھنے والوں کو اور انہیں بھی جو پیچھے رہتے ہیں۔''

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ.

باب: ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا

١٠٤٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

(۱۰۴۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحَدُنَا يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ)). [صحيح بخاري: ٣٥٨؛ صحيح مسلم: ٥١٥ (١١٤٨)؛ سنن ابي داود: ٦٢٥؛ سنن النسائي: ٧٦٤۔]

میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے ہر ایک کو دو دو کپڑے میسر ہیں؟“

١٠٤٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ.

[صحیح، دیکھئے حدیث:١٠٢٩۔]

(١٠٤٨) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ ایک ہی کپڑا اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

١٠٤٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مُتَوَشِّحًا بِهِ، وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

[صحيح بخاري: ٣٥٤، ٣٥٦؛ صحيح مسلم: ٥١٧ (١١٥٢)؛ سنن الترمذي: ٣٣٩؛ سنن النسائي: ٧٦٥۔]

(١٠٤٩) عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ایک کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھ رہے تھے، جس کے دونوں کنارے آپ کے کندھوں پر تھے۔

١٠٥٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّافِعِيُّ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْظَلَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ مُشْكَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِالْبِئْرِ الْعُلْيَا، فِي ثَوْبٍ.

[مسند احمد، ٣/ ٤١٧؛ المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ١٩٥ عبدالرحمٰن بن کیسان مستور ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(١٠٥٠) کیسان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے بئر علیا کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے دیکھا۔

١٠٥١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مُتَلَبِّبًا بِهِ. [المصنف لابن ابي شيبة،

(١٠٥١) کیسان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے بئر علیا کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کو ظہر اور عصر کی نماز ایک کپڑے میں پڑھتے دیکھا، جسے آپ نے لپیٹا ہوا تھا۔

۱ / ۳۱۳، یہ روایت بھی ضعیف ہے، دیکھئے حدیثِ سابق: ۱۰۵۰]

بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ.

باب: قرآن مجید کے سجدوں کا بیان

۱۰۵۲ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي، يَقُولُ: يَا وَيْلَهُ! أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ، فَسَجَدَ، فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ، فَأَبَيْتُ، فَلِيَ النَّارُ))**. [صحيح مسلم: ٨١ (٢٤٤)]

(۱۰۵۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ابن آدم سجدے والی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان ایک طرف ہو کر خوب روتا ہے اور کہتا ہے، ہائے افسوس! ابنِ آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، اس نے سجدہ کر لیا، اس کے لیے جنت ہے۔ مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، میں نے سجدہ کرنے سے انکار کیا، تو میرے لیے جہنم ہے۔''

۱۰۵۳ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ يَا حَسَنُ! أَخْبَرَنِي جَدُّكَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ، فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، كَأَنِّي أُصَلِّي إِلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ، فَقَرَأْتُ السَّجْدَةَ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي، فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ: اللَّهُمَّ احْطُطْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا، وَاكْتُبْ لِي بِهَا أَجْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ، عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ. [**حسن**، سنن الترمذي: ٥٧٩؛ ابن خزيمة: ٥٦٢؛ ابن حبان: ٢٧٦٨ـ]

(۱۰۵۳) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اتنے میں ایک آدمی نے آ کر عرض کیا: میں نے گزشتہ رات خواب دیکھا، گویا میں ایک درخت کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھ رہا ہوں۔ میں نے سجدہ والی آیت تلاوت کی، پھر سجدہ کیا تو میرے ساتھ درخت نے بھی سجدہ کیا، میں نے سنا، وہ درخت (سجدہ کی حالت میں) یہ کہہ رہا تھا: "اَللّٰهُمَّ احْطُطْ عَنِّی بِهَا وِزْرًا وَّاكْتُبْ لِی بِهَا اَجْرًا وَّاجْعَلْهَا لِی عِنْدَكَ ذُخْرًا" یا اللہ! اس سجدے کے سبب میرے گناہ معاف کر، اور اس کے عوض مجھے اجر عطا فرما اور اس عمل کو اپنے ہاں میرے لیے ذخیرہ بنا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے سجدہ والی آیت پڑھنے کے بعد سجدہ کیا تو میں نے سنا کہ آپ سجدۂ تلاوت میں وہی دعا پڑھ رہے تھے جو اس آدمی نے درخت سے سنی تھی۔

۱۰۵۴ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ [عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ] أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ

(۱۰۵۴) علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سجدہ (تلاوت) کرتے تو یہ دعا پڑھتے: **((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ، اَنْتَ رَبِّی، سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِی شَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ))**

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، أَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي شَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ)). [صحيح مسلم: ٧٧١ (١٨١٢)؛ سنن ابي داود، ٧٤٤، ٧٦٠؛ سنن الترمذي: ٢٦٦؛ سنن النسائي: ١١٢٧، ١١٧٨، ١١٢٩۔]

"یا اللہ! میں نے تیرے حضور سجدہ کیا، میں تجھ پر ایمان لایا، اور میں تیرا تابع فرمان ہوا، تو ہی میرا رب ہے، میرا چہرہ اس ذات کے سامنے جھکا جس نے اس کے کان بنائے اور آنکھیں عطا کیں، برکتوں والا ہے وہ اللہ جو بہترین خالق ہے۔"

بَابُ عَدَدِ سُجُودِ الْقُرْآنِ.

باب: قرآنِ مجید کے سجدوں کی تعداد کا بیان

١٠٥٥ ـ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عُمَرَ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَجَدَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً، مِنْهُنَّ النَّجْمُ.

[**ضعيف**، سنن الترمذي: ٥٦٨، عمر بن حیان مجہول ہے۔]

(١٠٥٥) ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ (قرآن مجید کے) گیارہ سجدے کیے۔ ان میں سے ایک سجدہ سورۂ نجم میں ہے۔

١٠٥٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَائِدٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنِ الْمَهْدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُيَيْنَةَ بْنِ خَاطِرٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً، لَيْسَ فِيهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ شَيْءٌ: الْأَعْرَافُ، وَالرَّعْدُ، وَالنَّحْلُ، وَبَنِي إِسْرَائِيلَ، وَمَرْيَمُ، وَالْحَجُّ، وَسَجْدَةُ الْفُرْقَانِ، وَسُلَيْمَانُ سُورَةِ النَّمْلِ، وَالسَّجْدَةُ، وَفِي ص، وَسَجْدَةُ الْحَوَامِيمِ. [**ضعيف**، تهذيب الكمال للمزي، ٢١/ ٣١٥، ٨/ ٥٩١ مہدی بن عبدالرحمٰن مجہول اور عثمان بن فائد ضعیف ہے۔]

(١٠٥٦) ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ گیارہ سجودِ (تلاوت) کیے ہیں۔ ان میں مفصّل سورتوں میں (سورۃ الحجرات سے والناس تک) کوئی سجدہ نہیں تھا۔

(یہ سجدے درج ذیل سورتوں میں ہیں:) الاعراف، الرعد، النحل، بنی اسرائیل، مریم، الحج، الفرقان، النمل، السجدۃ، ص اور سورۂ حم السجدۃ۔

١٠٥٧ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

(١٠٥٧) عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

مَرْيَم، عَنْ نَافِعِ بْنِ يَزِيْدَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سَعِيْدٍ الْعُتَقِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُنَيْنٍ، مِنْ بَنِي عَبْدِ كَلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَقْرَأَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ، مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ، وَفِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ١٤٠١، حارث بن سعید مجہول الحال ہے۔]

اللہ ﷺ نے انہیں قرآن مجید میں پندرہ سجدے پڑھائے۔ ان میں سے مفصّل سورتوں میں تین سجدے تھے اور سورۂ حج میں دو۔

١٠٥٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ وَ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾.

[صحيح مسلم: ٥٧٨ (١٢٩٩)؛ سنن النسائي: ٩٦٨۔]

(١٠٥٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سورت ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ اور ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ میں سجدے کیے ہیں۔

١٠٥٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِي ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾.

(١٠٥٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سورت ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ میں سجدہ (تلاوت) کیا۔

قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَذْكُرُهُ غَيْرَهُ.

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٥٧٤؛ مسند حميدى: ٩٩٢؛ مسند احمد، ٢/ ٢٤٧؛ سنن الدارمي: ١٤٧٨؛ سنن الدارقطني: ١/ ٤٠٩۔]

ابو بکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث یحییٰ بن سعید کی حدیث ہی سے ہے۔ میں نے کسی دوسرے کو یہ حدیث بیان کرتے نہیں سنا۔

بَابُ إِتْمَامِ الصَّلَاةِ.

باب: نماز کی مکمل ادائیگی کا بیان

١٠٦٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي نَاحِيَةٍ [مِنَ]

(١٠٦٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مسجد میں داخل ہو کر نماز ادا کی۔ رسول اللہ ﷺ بھی مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے۔ (نماز کے بعد) اس نے آ کر سلام کیا تو آپ نے اسے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''جا، پھر نماز

الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ فَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ، فَارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَرَجَعَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ، فَارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ بَعْدُ)). قَالَ، فِي الثَّالِثَةِ: فَعَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ. ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَاعِدًا، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا)). [صحيح بخاري: ٦٢٥١؛ صحيح مسلم: ٣٩٧ (٨٨٦)؛ سنن ابي داود: ٨٥٦؛ سنن الترمذي: ٢٦٩٢۔]

پڑھ، تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' وہ گیا اور اس نے (دوبارہ) نماز ادا کی۔ پھر آکر اس نے نبی ﷺ کو سلام کیا، آپ نے اسے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''جا، پھر نماز پڑھ، تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' (آخر) اس نے تیسری بار عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے نماز (کا طریقہ) سکھا دیں۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اچھی طرح مکمل وضو کرو، پھر قبلہ رخ ہو کر ''اللہ اکبر'' کہو (اور نماز شروع کر دو) پھر جس قدر ہو سکے قرآن پڑھو۔ اس کے بعد رکوع کرو اور رکوع خوب اطمینان سے کرو، پھر رکوع سے سر اٹھا کر اطمینان سے سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اطمینان سے سجدہ کرو، پھر سجدے سے سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر ساری نماز اسی طرح آرام و اطمینان سے ادا کرو۔''

١٠٦١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالُوا: لِمَ؟ فَوَاللَّهِ مَا كُنْتَ بِأَكْثَرِنَا لَهُ تَبَعَةً، وَلَا أَقْدَمِنَا لَهُ صُحْبَةً، قَالَ: بَلَى. قَالُوا: فَاعْرِضْ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، وَيَقِرَّ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ فِي مَوْضِعِهِ، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ مُعْتَمِدًا، لَا يَصُبُّ رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ، مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، حَتَّى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ يَهْوِي

(١٠٦١) محمد بن عمرو بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ دس صحابہ کے ایک مجمع میں تھے، ان میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: وہ کیوں؟ اللہ کی قسم! آپ ہم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہیں رہے اور نہ ہم سے زیادہ آپ ﷺ کی صحبت کا موقع ملا ہے۔ ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں! (بات ایسے ہی ہے) تو صحابہ نے ان سے فرمایا: پھر (مکمل طریقہ) بیان کریں۔ ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ''اللہ اکبر'' کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے، اور آپ کا ہر عضو اپنی اپنی جگہ پر آجاتا۔ پھر آپ قراءت کرتے، پھر اللہ اکبر کہہ کر کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے، پھر رکوع کرتے، اور (رکوع کی حالت میں) اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر خوب جما کر رکھتے، اور اپنے سر کو نہ زیادہ جھکاتے اور نہ اوپر کو اٹھاتے

إِلَى الْأَرْضِ وَيُجَافِي بَيْنَ يَدَيْهِ، عَنْ جَنْبَيْهِ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَخُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ، ثُمَّ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَجْلِسُ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ إِلَى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، كَمَا صَنَعَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ يُصَلِّي بَقِيَّةَ صَلَاتِهِ هَكَذَا، حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي يَنْقَضِي فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ وَجَلَسَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ، مُتَوَرِّكًا، قَالُوا: صَدَقْتَ هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٧٣٠؛ سنن الترمذي: ٣٠٤؛ ابن خزيمة: ٥٨٧؛ ابن حبان: ١٨٦٧؛ ٤٤٢-]

بلکہ (پشت کے برابر) سیدھا رکھتے۔ پھر ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہتے ہوئے (رکوع سے اٹھتے اور) اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے اور اس قدر اطمینان سے کھڑے ہوتے کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ پر آجاتی، پھر آپ (سجدہ کرنے کے لیے) زمین کی طرف جھکتے اور اپنے دونوں ہاتھ پہلوؤں سے دور رکھتے۔ بعد ازاں آپ سجدے سے سر اٹھاتے اور اپنے بائیں پاؤں کو موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے۔ آپ سجدے کی حالت میں پاؤں کی انگلیاں سیدھی رکھتے، پھر دوسرا سجدہ کرتے۔ پھر (دوسرے سجدے سے اٹھتے ہوئے) اللہ اکبر کہتے اور بائیں پاؤں پر بیٹھ جاتے حتی کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ پر آجاتی۔ پھر کھڑے ہوتے اور دوسری رکعت میں بھی (تمام اعمال) اسی طرح انجام دیتے، پھر جب آپ دو رکعتیں پڑھ کر (تشہد کے بعد) تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو کندھوں تک اسی طرح ہاتھ اٹھاتے جس طرح شروع نماز میں اٹھاتے تھے۔ پھر آپ ساری نماز اسی طرح ادا فرماتے حتی کہ جب وہ رکعت ہوتی جس کے بعد سلام پھیرنا ہوتا تو آپ اپنے بائیں پاؤں کو آگے کی طرف نکال کر سرین کے بل بائیں پہلو پر بیٹھتے، اسے تورک کہتے ہیں۔ (جب ابوحمید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا یہ طریقہ بیان کیا) تو سب صحابہ نے (ان کی تصدیق کی اور) کہا کہ آپ نے بالکل صحیح بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ (واقعتاً) اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔

١٠٦٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ سَمَّى اللَّهَ، وَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ

(١٠٦٢) عمرہ رحمۃ اللہ علیہا کا بیان ہے کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب وضو کرتے تو ''بسم اللہ'' کہہ کر اپنے ہاتھ برتن میں ڈالتے اور وضو مکمل کرتے، پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو جاتے اور ''اللہ اکبر'' کہتے۔ آپ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے، پھر

مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَيُجَافِي بِعَضُدَيْهِ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيُقِيمُ صُلْبَهُ، وَيَقُومُ قِيَامًا هُوَ أَطْوَلُ مِنْ قِيَامِكُمْ قَلِيلًا، ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ، وَيُجَافِي بِعَضُدَيْهِ مَا اسْتَطَاعَ فِيمَا رَأَيْتُ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَجْلِسُ عَلَى قَدَمِهِ الْيُسْرَى، وَيَنْصِبُ الْيُمْنَى وَيَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ.

[**ضعيف جدا**، حارثہ بن ابی الرجال ضعیف ہے۔]

رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور اپنے بازو پہلوؤں سے دور رکھتے۔ پھر رکوع سے سر اٹھاتے اور اپنی پشت کو اچھی طرح سیدھا کرتے، اور (قومہ میں) تمہارے قیام سے ذرا طویل قیام کرتے۔ پھر سجدہ کرتے اور اپنے ہاتھوں کو قبلہ کی طرف سیدھا رکھتے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ممکن حد تک اپنے بازو پہلوؤں سے دور رکھتے تھے۔ پھر آپ سجدے سے سر اٹھا کر (تشہد کے لیے) بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور بائیں پہلو پر جھکنا، یعنی سرین کو زمین پر ٹکانا پسند نہیں کرتے تھے۔

بَابُ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ.

باب: سفر میں نماز قصر کرنے کا بیان

١٠٦٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عُمَرَ قَالَ: صَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ، وَالْجُمُعَةُ رَكْعَتَانِ وَالْعِيدُ رَكْعَتَانِ، تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ، عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ. [**صحيح**، سنن النسائي: ١٤٢١؛ مسند احمد، ١/ ٣٧ شریک کی شعبہ نے متابعت کر رکھی ہے۔]

(١٠٦٣) عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: سفر، جمعہ اور عید کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ یہ محمد ﷺ کی زبان مبارک کی رُو سے مکمل ہیں، قصر نہیں۔

١٠٦٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: أَنْبَأَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: صَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ، وَالْفِطْرُ وَالْأَضْحَى رَكْعَتَانِ، تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ، عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

[**صحيح**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ٤٩٠؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٣/ ١٩٩؛ ابن خزيمة: ١٤٢٥۔]

(١٠٦٤) عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: سفر، جمعہ اور عید الفطر و عید الاضحیٰ کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ یہ محمد ﷺ کی زبان مبارک کی رُو سے مکمل ہیں، قصر نہیں۔

١٠٦٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ:

(١٠٦٥) یعلیٰ بن امیہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ ''اگر

سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قُلْتُ: ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ (٤/ النساء: ١٠١) وَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ؟ فَقَالَ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: ((صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ)). [صحيح مسلم: ٦٨٦ (١٥٧٣)؛ سنن ابي داود: ١١٩٩، ١٢٠٠؛ سنن الترمذي: ٣٠٣٤؛ سنن النسائي: ١٤٣٤.]

تمہیں کفار کی طرف سے حملے کا خوف ہو تو تمہارے لیے نماز کو قصر کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔'' (اس کا جواز صرف خوف سے مشروط ہے) اب تو امن ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بھی اسی طرح تعجب ہوا تھا جس طرح تمہیں ہوا ہے۔ میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''یہ ایک قسم کا صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر کیا ہے، لہٰذا اس کا صدقہ قبول کرو۔''

١٠٦٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: إِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ، وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ يَفْعَلُ. [**صحيح**، سنن النسائي: ١٤٣٥؛ مسند احمد: ٢/ ٩٤؛ ابن خزيمة: ٩٤٦؛ ابن حبان: ٢٧٣٥؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٠٨.]

(١٠٦٦) امیہ بن عبداللہ بن خالد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ہمیں قرآن کریم میں حضر کی نماز اور نمازِ خوف کا ذکر ملتا ہے، جبکہ نمازِ سفر (کے جواز) کا ذکر نہیں ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو ہماری طرف نبی بنا کر مبعوث کیا، اور ہم کچھ نہیں جانتے تھے۔ ہم اسی طرح عمل کریں گے جس طرح ہم نے محمد ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔

١٠٦٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنْ هَذِهِ الْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ، حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهَا. [**حسن صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٩٩، ١٢٤، نیز شواہد کے لیے دیکھئے: صحيح بخاري: ١١٠٢ وصحيح مسلم: ٦٨٩ (١٥٧٩)]

(١٠٦٧) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اس شہر (مدینہ طیبہ) سے باہر تشریف لے جاتے تو آپ واپس آنے تک دو رکعت سے زیادہ (نماز) نہیں پڑھتے تھے۔

١٠٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ، وَجُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ

(١٠٦٨) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی زبان مبارک سے، یعنی آپ ﷺ کے ذریعے سے حضر میں چار رکعات اور سفر میں دو رکعات نماز فرض کی۔

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: افْتَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ.

[صحيح مسلم: ٦٨٧ (١٥٧٥)؛ سنن ابي داود: ١٢٤٧؛ سنن النسائي: ٤٥٧۔]

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ.

باب: سفر میں دو نمازیں جمع کرنے کا بیان

١٠٦٩۔ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، وَطَاوُسٍ: أَخْبَرُوهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يُعْجِلَهُ شَيْءٌ، وَلَا يَطْلُبُهُ عَدُوٌّ، وَلَا يَخَافُ شَيْئًا.

[**ضعیف**، ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع ضعیف راوی ہے۔]

(١٠٦٩) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دورانِ سفر میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر لیتے تھے، جبکہ آپ کو نہ تو کسی کام کی جلدی ہوتی، نہ دشمن آپ کے درپے ہوتا اور نہ آپ کو کوئی خوف ہوتا تھا۔

١٠٧٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فِي السَّفَرِ.

[صحيح مسلم: ٧٠٦ (١٦٣١)؛ سنن ابي داود ١٢٠٦، ١٢٠٨؛ سنن النسائي: ٥٨٨۔]

(١٠٧٠) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ غزوۂ تبوک کے موقع پر دورانِ سفر میں نماز ظہر اور عصر (اسی طرح) نماز مغرب اور عشاء جمع کرتے تھے۔

بَابُ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ.

باب: دورانِ سفر میں نفل نماز پڑھنے کا بیان

١٠٧١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ، فَصَلَّى بِنَا، ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَهُ وَانْصَرَفَ، قَالَ فَالْتَفَتَ فَرَأَى أُنَاسًا يُصَلُّونَ، فَقَالَ: مَا يَصْنَعُ

(١٠٧١) حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ایک سفر میں ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر ہم ان کے ساتھ نماز سے فارغ ہوئے، وہ بھی نماز سے فارغ ہوئے۔ انہوں نے مڑ کر دیکھا تو کچھ لوگوں کو نماز پڑھتے پایا۔ آپ نے فرمایا: یہ

هٰؤُلَاءِ؟ قُلْتُ: يُسَبِّحُونَ، قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ صَلَاتِي، يَا ابْنَ أَخِي! إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ، حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ. ثُمَّ صَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ، حَتّٰى قَبَضَهُمُ اللّٰهُ، وَاللّٰهُ يَقُولُ: ﴿**لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ**﴾. (۳۳/ الأحزاب:۲۱) [صحيح بخاري: ۱۱۰۲؛ صحيح مسلم: ۶۸۹ (۱۵۷۹)؛ سنن ابي داود: ۱۲۲۳؛ سنن النسائي: ۱۴۵۹۔]

لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: یہ نوافل ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: برادر زادے! اگر میں نے نوافل پڑھنے ہوتے تو نماز پوری پڑھ لیتا (اور قصر نہ کرتا) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا ہوں، آپ نے زندگی بھر سفر میں کبھی دو رکعات سے زیادہ نماز نہیں پڑھی، پھر میں سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ بھی رہا، انہوں نے بھی زندگی بھر (سفر میں کبھی) دو رکعات سے زیادہ نماز نہیں پڑھی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿**لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ**﴾ ''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اسوۂ حسنہ ہے۔''

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ طَاوُسًا، عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي طَاوُسٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ السَّفَرِ، فَكُنَّا نُصَلِّي فِي الْحَضَرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا، وَكُنَّا نُصَلِّي فِي السَّفَرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا.

[مسند احمد، ۱/ ۲۳۲؛ مسند عبد بن حميد: ۶۱۸ یہ حدیث سنداً ''حسن'' اور متناً ''صحیح'' ہے۔ اسامہ بن زید اللیثی حسن الحدیث راوی ہیں۔]

(۱۰۷۲) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حضر اور سفر (دونوں حالتوں کی) نماز مقرر فرمائی۔ ہم حضر اور سفر میں فرضوں سے پہلے اور بعد میں نفل نماز پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ الْمُسَافِرُ إِذَا أَقَامَ بِبَلْدَةٍ.

باب: جب مسافر کسی شہر میں قیام کرے تو کتنے دن تک قصر ادا کرے

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، مَاذَا سَمِعْتَ فِي سُكْنَى مَكَّةَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**ثَلَاثًا لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ**)).

(۱۰۷۳) عبدالرحمٰن بن حمید زہری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے مکہ مکرمہ میں اقامت کے بارے میں کیا سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مہاجرین کو (منیٰ سے) واپسی کے بعد (مکہ میں) تین دن رہنے کی اجازت

[صحيح بخاري: ٣٩٣٣؛ صحيح مسلم: ١٣٥٢ (٣٢٩٧)؛ سنن الترمذي: ٩٤٩؛ سنن النسائي: ١٤٥٥۔]

ہے۔"

١٠٧٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، فِي أُنَاسٍ مَعِي، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ ذِي الْحِجَّةِ. [صحيح بخاري: ٢٥٠٥؛ صحيح مسلم: ١٢١٦ (٢٩٤٣)]

(١٠٧٤) عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، میں چند دوسرے احباب کے ہمراہ تھا کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ ماہ ذوالحجہ کی چار تاریخ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے تھے۔

١٠٧٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَنَحْنُ إِذَا أَقَمْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا، نُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا. [صحيح بخاري: ١٠٨٠؛ سنن ابي داود: ١٢٣٠؛ سنن الترمذي: ٥٤٩۔]

(١٠٧٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس دن قیام کیا اور دو دو رکعت نماز ادا فرماتے رہے، لہٰذا ہم بھی جب انیس دن قیام کرتے ہیں تو دو دو رکعت ہی پڑھتے ہیں اور جب اس سے زیادہ مدت ٹھہرتے ہیں تو چار رکعات (مکمل) نماز پڑھتے ہیں۔

١٠٧٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ بْنُ الصَّيْدَلَانِيُّ، مُحَمَّدُ ابْنُ أَحْمَدَ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَامَ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، يَقْصُرُ الصَّلَاةَ. [سنن ابي داود: ١٢٣١؛ سنن النسائي: ١٤٥٤، اس حدیث کا بہترین شاہد سنن النسائی میں ہے، لہٰذا یہ صحیح ہے۔]

(١٠٧٦) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں پندرہ دن قیام کیا اور نماز قصر ادا کرتے رہے۔

١٠٧٧۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، وَعَبْدُ الْأَعْلَى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ. نُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

(١٠٧٧) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو واپس آنے تک دو دو رکعتیں پڑھتے رہے۔ میں (یحییٰ بن ابی اسحاق) نے انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ

رَكْعَتَيْنِ، حَتَّى رَجَعْنَا. قُلْتُ: كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرًا. [صحيح بخاري: ١٠٨١؛ صحيح مسلم: ٦٩٣ (١٥٨٦)؛ سنن ابي داود: ١٢٣٣؛ سنن الترمذي: ٥٤٨؛ سنن النسائي: ١٤٣٩۔]

میں کتنا عرصہ قیام کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: دس دن۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ.

باب: نماز ترک کرنے والے کا حکم

١٠٧٨ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ**)). [صحيح، سنن ابي داود: ٤٦٧٨؛ سنن الترمذي: ٢٦٢٠۔]

(١٠٧٨) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندے اور کفر کے درمیان (فرق) نماز ترک کرنا ہے۔“

١٠٧٩ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٦٢١؛ سنن النسائي: ٤٦٤۔]

(١٠٧٩) بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان جو عہد ہے، وہ نماز ہے۔ جس نے اسے ترک کر دیا، اس نے کفر کیا۔“

١٠٨٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ، فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ**)).

[مسند ابي يعلىٰ: ٤١٠٠، یہ روایت یزید بن ابان الرقاشی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٠٨٠) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بندے اور شرک کے درمیان فرق صرف نماز چھوڑنا ہے۔ جس نے اسے چھوڑ دیا تو اس نے شرک کیا۔“

بَابُ فِي فَرْضِ الْجُمُعَةِ.

باب: جمعہ کی فرضیت کا بیان

١٠٨١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

(١٠٨١) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: ”لوگو! مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع (توبہ) کر لو اور مصروف ہونے سے پہلے پہلے

الْمُسَيَّبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تُوبُوا إِلَى اللَّهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا، وَبَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تُشْغَلُوا، وَصِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ، وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، تُرْزَقُوا وَتُنْصَرُوا وَتُجْبَرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِي مَقَامِي هَذَا، فِي يَوْمِي هَذَا، فِي شَهْرِي هَذَا، مِنْ عَامِي هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَمَنْ تَرَكَهَا فِي حَيَاتِي أَوْ بَعْدِي، وَلَهُ إِمَامٌ عَادِلٌ أَوْ جَائِرٌ، اسْتِخْفَافًا بِهَا، أَوْ جُحُودًا لَهَا، فَلَا جَمَعَ اللَّهُ لَهُ شَمْلَهُ، وَلَا بَارَكَ لَهُ فِي أَمْرِهِ أَلَا، وَلَا صَلَاةَ لَهُ، وَلَا زَكَاةَ لَهُ، وَلَا حَجَّ لَهُ، وَلَا صَوْمَ لَهُ، وَلَا بِرَّ لَهُ حَتَّى يَتُوبَ، فَمَنْ تَابَ، تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. أَلَا، لَا تَؤُمَّنَّ امْرَأَةٌ رَجُلًا، وَلَا يَؤُمَّ أَعْرَابِيٌّ مُهَاجِرًا، وَلَا يَؤُمَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا، إِلَّا أَنْ يَقْهَرَهُ بِسُلْطَانٍ، يَخَافُ سَيْفَهُ وَسَوْطَهُ)). [**ضعيف**، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٢/ ٩٠، ١٧١؛ مسند عبد بن حميد: ١١٣٦؛ مسند ابي يعلىٰ: ١٨٥٦ علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔]

اعمالِ صالحہ کرلو۔ یادالٰہی کی کثرت اور ظاہری و پوشیدہ طور پر کثرت سے صدقہ خیرات کر کے اپنے رب کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرلو، تو تمہیں (وافر) رزق عطا کیا جائے گا، تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہارے نقصانات کی تلافی ہوگی۔ یادرکھو! اللہ تعالیٰ نے میری اس جگہ پر، آج کے دن، اس مہینے اور اس سال میں قیامت تک کے لیے تم پر جمعہ فرض کیا ہے۔ جس شخص نے میری زندگی میں یا میرے بعد، عادل یا ظالم حکمران کی موجودگی میں جمعہ کو معمولی سمجھتے ہوئے یا اس کا انکار کرتے ہوئے چھوڑا، اللہ تعالیٰ اس کے بکھرے ہوئے امور کبھی نہ سمیٹے اور نہ اس کے کام میں برکت ہو۔ خبردار! تارکِ جمعہ کی نہ کوئی نماز قبول ہے نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ روزہ اور نہ کوئی دوسری نیکی جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے، اور جو کوئی توبہ کرے اللہ تعالیٰ (ضرور) اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ خبردار! کوئی عورت کسی مرد کی امام نہیں بن سکتی۔ اور نہ کوئی اعرابی (بدو) کسی مہاجر کا اور نہ کوئی فاجر و فاسق شخص کسی مومن (نیکوکار) کا۔ سوائے ایسی صورت میں کہ (ظالم) بادشاہ کی تلوار (قتل) یا کوڑوں (تعذیب وسزا) کا اندیشہ ہو۔''

١٠٨٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ قَائِدَ أَبِي حِينَ ذَهَبَ بَصَرُهُ، فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَسَمِعَ الْأَذَانَ يَسْتَغْفِرُ لِأَبِي أُمَامَةَ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، وَدَعَا لَهُ، فَمَكَثْتُ حِينًا أَسْمَعُ ذَلِكَ مِنْهُ، ثُمَّ قُلْتُ فِي نَفْسِي: وَاللَّهِ إِنَّ ذَا لَعَجْزٌ، إِنِّي أَسْمَعُهُ كُلَّمَا سَمِعَ أَذَانَ الْجُمُعَةِ يَسْتَغْفِرُ لِأَبِي أُمَامَةَ وَيُصَلِّي عَلَيْهِ، وَلَا أَسْأَلُهُ، عَنْ

(١٠٨٢) عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب میرے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی بینائی ختم ہوگئی تو میں ان کا ہاتھ تھام کر انہیں لے جایا کرتا تھا۔ میں جب بھی انہیں جمعہ کے لیے لے جاتا تو وہ (جمعہ کی) اذان سن کر ابوامامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے حق میں بخشش و مغفرت کی دعائیں کرتے۔ میں ایک عرصے تک ان سے یہ دعائیں سنتا رہا۔ پھر میں نے دل میں سوچا کہ اللہ کی قسم! یہ میری کیسی کمزوری ہے کہ وہ جب بھی جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حق میں مغفرت و رحمت کی دعائیں کرتے ہیں، اور میں ان سے یہ سنتا ہوں، جبکہ ان سے اس کی وجہ نہیں پوچھتا کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟

ذَلِكَ لِمَ هُوَ؟ فَخَرَجْتُ بِهِ كَمَا كُنْتُ أَخْرُجُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ. فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ اسْتَغْفَرَ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتَاهُ أَرَأَيْتَكَ صَلَاتَكَ عَلَى أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ كُلَّمَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ بِالْجُمُعَةِ لِمَ هُوَ؟ قَالَ: أَيْ بُنَيَّ كَانَ أَوَّلَ مَنْ صَلَّى بِنَا صَلَاةَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ، فِي نَقِيعِ الْخَضِمَاتِ، فِي هَزْمٍ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بَيَاضَةَ. قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَرْبَعِينَ رَجُلًا. [**حسن**، سنن ابي داود: ١٠٦٩؛ ابن خزيمة: ١٧٢٤؛ ابن الجارود: ٢٩١؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٨١۔]

حسب معمول میں انہیں جمعہ کے لیے لے گیا۔ جب انہوں نے جمعہ کی اذان سنی تو حسب سابق انہوں نے ان کے حق میں دعائے مغفرت کی۔ میں نے ان سے عرض کیا: ابا جان! آپ جب جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو ایسے وقت بالخصوص اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا کرنے کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: بیٹے! رسول اللہ ﷺ کے مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے سے پہلے (مدینہ منورہ کے نواح میں) پانی کے جوہڑوں کے پاس قبیلۂ بنو بیاضہ کی سنگلاخ زمین کے قریب میدان میں سب سے پہلے انہوں نے ہی ہمیں نماز جمعہ پڑھائی تھی۔
میں نے ان سے پوچھا کہ ان دنوں آپ کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا: چالیس آدمی تھے۔

١٠٨٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ؛ وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا. كَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ. وَالْأَحَدُ لِلنَّصَارٰى. فَهُمْ لَنَا تَبَعٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَالْأَوَّلُونَ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ**)).
[صحيح مسلم: ٨٥٦ (١٩٨٢)؛ سنن النسائي: ١٣٦٩۔]

(١٠٨٣) **ابوہریرہ رضی اللہ عنہ** کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ (کی اہمیت و فضیلت سمجھنے) سے محروم رکھا۔ یہودیوں کے لیے ہفتے کا دن اور عیسائیوں کے لیے اتوار کا دن مقرر تھا، وہ قیامت تک ہم سے پیچھے ہی رہیں گے۔ ہم دنیا والوں میں سے آخری (امت) ہیں اور (آخرت میں) اول ہیں، یعنی سب سے پہلے ہمارا حساب کتاب ہوگا۔''

بَابُ فِي فَضْلِ الْجُمُعَةِ.

باب: جمعہ کی فضیلت کا بیان

١٠٨٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ، وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ. وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ، فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ. خَلَقَ اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ. وَأَهْبَطَ**

(١٠٨٤) **ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ** کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور اللہ تعالیٰ کے ہاں دوسرے ایام کی نسبت زیادہ عظمت والا ہے۔ یہ دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن سے بھی زیادہ عظمت والا ہے۔ اس دن میں پانچ باتیں ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسی دن زمین پر اتارا۔ اسی دن ان کی وفات ہوئی۔ اس دن میں ایک گھڑی

اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ. وَفِيهِ تَوَفَّى اللَّهُ آدَمَ. وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ. مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا. وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ. مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ)). [ضعيف، مسند احمد: ٣/ ٤٣٠؛ الضعيفه للالباني: ٣٧٢٦، عبداللہ بن محمد بن عقیل ضعیف ہے۔]

ایسی ہے کہ اس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا کرے اللہ اسے قبول فرماتا ہے، بشرطیکہ حرام یعنی گناہ کا سوال نہ کرے۔ اسی دن قیامت بپا ہوگی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے، آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔''

١٠٨٥ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. فِيهِ خُلِقَ آدَمُ. وَفِيهِ النَّفْخَةُ. وَفِيهِ الصَّعْقَةُ. فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ، يَعْنِي بَلِيتَ، فَقَالَ:((إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ)). [سنن ابي داود: ١٠٤٧؛ سنن النسائي: ١٣٧٥؛ مسند احمد: ٤/ ٨؛ سنن الدارمي: ١٥٨٠، یہ روایت ضعیف ہے، اس میں علت قادحہ یہ ہے کہ عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے مراد ابن جابر ثقہ راوی نہیں، بلکہ ابن تمیم ہے جو کہ ضعیف ہے اور یہی تحقیق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور محدثین کی ہے۔]

(١٠٨٥) شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے افضل دنوں میں سے جمعے کا دن ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔ اسی دن صور پھونکا جائے گا۔ اسی دن (صور کی دہشت ناک آواز سن کر) لوگوں پر مدہوشی کی کیفیت طاری ہوگی۔ تم اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''
ایک آدمی نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارا بھیجا ہوا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا، جبکہ آپ کا جسم مبارک تو خاک ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے زمین پر اس بات کو حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔''

١٠٨٦ ـ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةُ مَا بَيْنَهُمَا. مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ)).
[صحيح مسلم: ٢٣٣ (٥٥٠، ٥٥١)؛ سنن الترمذي: ٢١٤۔]

(١٠٨٦) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک جمعہ دوسرے جمعے تک کے درمیانی عرصے کے گناہوں کا کفارہ ہے، بشرطیکہ انسان کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے کا بیان

١٠٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ ابْنُ عَطِيَّةَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنِي أَوْسُ بْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ، وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ، وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ، فَاسْتَمَعَ، وَلَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ، أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٤٥؛ ابن خزيمة: ١٧٦٧؛ ابن حبان: ٥٥٩؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٨١، ٢٨٢.]

(١٠٨٧) اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور کرائے (خطبۂ جمعہ کے لیے) جلدی آئے، اول وقت میں پہنچے، چل کر آئے اور سوار نہ ہو، امام سے قریب ہو کر بیٹھے اور خوب غور سے سنے اور لغو (فضول حرکت) سے بچے، تو اس کے لیے ہر قدم پر ایک سال کے عمل، یعنی سال بھر کے روزوں اور قیام کا ثواب ملے گا۔“

١٠٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ، عَلَى الْمِنْبَرِ: ((مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٤٢، ٤٨؛ مسند حميدى: ٦١٠.]

(١٠٨٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص جمعہ کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ (قبل ازیں) غسل کرلے۔“

١٠٨٩ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)).

[صحيح بخاري: ٨٥٨؛ صحيح مسلم: ٨٤٦ (١٩٥٧)؛ سنن ابي داود: ٣٤١؛ سنن النسائي: ١٣٧٨.]

(١٠٨٩) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے۔“

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَٰلِكَ

باب: جمعہ کے دن غسل نہ کرنے کی رخصت

١٠٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَدَنَا وَأَنْصَتَ وَاسْتَمَعَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا)).

(١٠٩٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر جمعہ کے لیے آئے اور امام کے قریب ہو کر خاموشی سے بیٹھے اور توجہ سے خطبہ سنے تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعے تک کے اور مزید تین دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس نے کنکریوں کو چھوا، اس نے لغو (فضول) حرکت کی۔“

حدیث:۱۰۲۵۔]

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَبِهَا وَنِعْمَتْ. يُجْزِئُ عَنْهُ الْفَرِيضَةُ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ)). [یہ روایت یزید الرقاشی اور اسماعیل بن مسلم مکی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس مفہوم کی حسن حدیث کے لیے دیکھئے سنن ابي داود: ٣٥٤؛ سنن الترمذي: ٤٩٧سنن النسائي: ١٣٨١ وغیرہ۔]

(۱۰۹۱) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی نے جمعہ کے دن (صرف) وضو کیا تو یہ بہت اچھا کام ہے۔ اس کا فرض ادا ہو جائے گا، اور جس نے غسل کیا تو غسل کرنا بہت افضل ہے۔“

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّهْجِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ.

باب: جمعہ کے لیے جلدی جانے کا بیان

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ مَنَازِلِهِمْ. الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ. فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ، وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ، فَالْمُهَجِّرُ إِلَى الصَّلَاةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً. ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَمُهْدِي بَقَرَةٍ. ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَمُهْدِي كَبْشٍ. حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ. زَادَ سَهْلٌ فِي حَدِيثِهِ: فَمَنْ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا يَجِيءُ بِحَقٍّ إِلَى الصَّلَاةِ)). [صحيح بخاري: ٨٨١؛ صحيح مسلم: ٨٥٠ (٩٦٤)؛ سنن ابي داود: ٣٥١؛ سنن الترمذي: ٤٩٩؛ سنن النسائي: ١٣٨٧۔]

(۱۰۹۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے مقرر ہوتے ہیں، جو آنے والوں کے نام ان کے درجات (ترتیب) کے مطابق لکھتے رہتے ہیں۔ جب امام خطبہ دینے کے لیے نکلتا ہے تو وہ اپنی فہرستوں کو لپیٹ لیتے ہیں اور توجہ سے خطبہ سننے لگتے ہیں (یعنی اس کے بعد آنے والوں کے نام اپنی فہرستوں میں درج نہیں کرتے) سب سے پہلے آنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی آدمی ایک اونٹ کی قربانی کرے، پھر اس کے بعد والے کی مثال ایک گائے قربان کرنے والے کی طرح ہے، پھر اس سے بعد والا ایک مینڈھا قربان کرنے والے کی طرح ہے۔ آپ نے مرغی اور انڈے کا بھی ذکر کیا۔ سہل رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ”پھر جو شخص (امام کے خطبہ کے لیے آجانے کے) بعد آتا ہے وہ محض فریضۂ نماز ادا کرنے کے لیے آتا ہے۔“

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ

(۱۰۹۳) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے لیے آنے والوں کی مثال یوں بیان

جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَرَبَ مَثَلَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ التَّبْكِيْرِ، كَنَاحِرِ الْبَدَنَةِ، كَنَاحِرِ الْبَقَرَةِ، كَنَاحِرِ الشَّاةِ، حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ. [یہ روایت سعید بن بشیر کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

فرمائی کہ سب سے پہلے آنے والا ایسے ہے جیسے کوئی اونٹ ذبح کرے، اس سے بعد والا گائے ذبح کرنے والے کی طرح ہے اور اس سے بعد والا بکری ذبح کرنے والے کی طرح اور اس سے بھی بعد والا مرغی ذبح کرنے والے کی طرح ہے۔

١٠٩٤ـ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَوَجَدَ ثَلَاثَةً، وَقَدْ سَبَقُوْهُ. فَقَالَ: رَابِعُ أَرْبَعَةٍ. وَمَا رَابِعُ أَرْبَعَةٍ بِبَعِيْدٍ. إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**إِنَّ النَّاسَ يَجْلِسُونَ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قَدْرِ رَوَاحِهِمْ إِلَى الْجُمُعَاتِ. الْأَوَّلَ وَالثَّانِي وَالثَّالِثَ**)). ثُمَّ قَالَ: رَابِعُ أَرْبَعَةٍ. وَمَا رَابِعُ أَرْبَعَةٍ بِبَعِيْدٍ. [**ضعيف**، السنة لابن ابي عاصم: ٦٢٠، اعمش مدلس ہیں اور سماع کی صراحت بھی نہیں ہے۔]

(۱۰۹۴) علقمہ کا بیان ہے کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی معیت میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے گیا۔ انہوں نے دیکھا کہ تین آدمی ان سے پہلے پہنچے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مسجد میں آنے والا چوتھا آدمی ہوں۔ تاہم چوتھا آدمی بھی (اجر و ثواب کے لحاظ سے) کوئی زیادہ دور نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی ترتیب سے بیٹھیں گے جس ترتیب سے وہ جمعہ کے لیے جایا کرتے تھے۔ پہلا پہلے نمبر پر، دوسرا دوسرے اور پھر تیسرا تیسرے نمبر پر ہو گا۔'' پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار میں سے چوتھا ہو گا، اور چار آدمیوں میں سے چوتھا بھی کوئی دور نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الزِّيْنَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

باب: جمعہ کے دن زیب و زینت اختیار کرنے کا بیان

١٠٩٥ـ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ [سَعْدٍ]، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ، عَلَى الْمِنْبَرِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ: ((**مَا عَلَى أَحَدِكُمْ لَوِ اشْتَرَى ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، سِوَى ثَوْبِ مِهْنَتِهِ**)).

(۱۰۹۵) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی حرج نہیں اگر تم میں سے کوئی آدمی اپنے کام کاج والے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے لیے دو کپڑے خرید لے۔''

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ

ابو بکر بن ابی شیبہ کا بیان ہے کہ ہمیں ہمارے ایک شیخ نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے، انہوں نے یوسف بن عبداللہ بن سلام سے اور انہوں نے اپنے

قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ.

[صحيح، سنن ابي داود: ١٠٧٨؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٣/ ٢٤٢؛ مسند عبد بن حميد: ٤٤٩۔]

والد سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے خطبہ دیا تو مذکورہ بات بیان فرمائی۔

١٠٩٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. فَرَأَى عَلَيْهِمْ ثِيَابَ النِّمَارِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَا عَلَى أَحَدِكُمْ، إِنْ وَجَدَ سَعَةً، أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِجُمُعَةٍ، سِوَى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ))**. [**صحيح**، دیکھیے حدیث سابق:١٠٩٥۔]

(١٠٩٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جمعہ کے دن لوگوں سے خطاب فرمایا تو دیکھا کہ انہوں نے عام (معمول کے مطابق) کپڑے زیب تن کیے ہوئے ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر گنجائش ہو تو کوئی حرج نہیں کہ تم میں سے کوئی اپنے کام کاج والے کپڑوں کے علاوہ جمعے کے لیے دو کپڑے تیار کر لے۔''

١٠٩٧۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ، وَحَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ غُسْلَهُ، وَتَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ طُهُورَهُ، وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ وَلَمْ يَلْغُ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى))**. [**حسن صحيح**، مسند احمد: ٥/ ١٧٧؛ مسند حميدي: ١٣٨؛ ابن خزيمة: ١٧٦٣۔]

(١٠٩٧) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی جمعہ کے دن خوب اچھی طرح غسل کرے، اچھی طرح وضو کرے اور اپنا بہترین لباس زیب تن کرے اور اللہ نے اس کے مقدر میں گھر والوں کی جو خوشبو لکھی ہے وہ لگائے، پھر وہ جمعہ ادا کرنے کے لیے آئے تو کوئی لغو حرکت نہ کرے اور پہلے سے بیٹھے ہوئے دو آدمیوں کے درمیان بیٹھ کر ان میں دوری نہ کرے تو اس کے اس جمعے اور دوسرے جمعے کے درمیان ہونے والے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

١٠٩٨۔ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ هَذَا يَوْمُ عِيدٍ، جَعَلَهُ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ. فَمَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ. وَإِنْ كَانَ طِيبٌ فَلْيَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ))**.

[صالح بن ابی اخضر جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف

(١٠٩٨) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ عید کا دن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے مقرر فرمایا ہے، لہٰذا جو آدمی جمعہ ادا کرنے آئے اسے (پہلے) غسل کر لینا چاہیے۔ اگر خوشبو میسر ہو تو لگا لے اور مسواک بھی ضرور کرو۔''

ہے۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ.

باب: جمعہ کے وقت کا بیان

١٠٩٩ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

[صحيح بخاري: ٩٣٩؛ صحيح مسلم: ٨٥٩ (١٩٩١)]

(۱۰۹۹) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم قیلولہ (آرام) جمعہ کے بعد کرتے تھے اور دوپہر کا کھانا بھی جمعے کے بعد کھایا کرتے تھے۔

١١٠٠ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ، فَلَا نَرَى لِلْحِيطَانِ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهِ. [صحيح بخاري: ٤١٦٨؛ صحيح مسلم: ٨٦٠ (١٩٩٢)؛ سنن ابي داود: ١٠٨٥؛ سنن النسائي: ١٣٩٢۔]

(۱۱۰۰) سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی ﷺ کی معیت میں نماز جمعہ ادا کر کے واپس لوٹتے تو ہمیں دیواروں کا اتنا سایہ بھی میسر نہ ہوتا کہ ہم اس سائے میں چل سکیں۔

١١٠١ ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ النَّبِيِّ ﷺ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ. [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ١/٣٥٣؛ المستدرك للحاكم: ٣/٧٠٣، ح: ٦٥٥٤، عبدالرحمٰن بن سعد ضعیف اور اس کا باپ اور دادا دونوں مجہول ہیں۔]

(۱۱۰۱) نبی ﷺ کے مؤذن سعد القرظ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جمعہ کی اذان اس وقت کہتے تھے جب سایہ تسمے کے برابر ہوتا تھا۔

١١٠٢ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كُنَّا نُجَمِّعُ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَقِيلُ. [صحيح بخاري: ٩٠٥، ٩٤٠۔]

(۱۱۰۲) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم (رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں) جمعہ کی نماز ادا کرتے، پھر واپس آ کر قیلولہ (دوپہر کا آرام) کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

باب: جمعہ کے دن خطبے کا بیان

١١٠٣ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، أَبُو سَلَمَةَ:

(۱۱۰۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ (جمعہ کے دن) دو خطبے دیا کرتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھتے تھے۔ بشر بن مفضل رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ. يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا جَلْسَةً. زَادَ بِشْرٌ: وَهُوَ قَائِمٌ. [صحيح بخاري: ٩٢٨؛ صحيح مسلم: ٨٦١ (١٩٩٤)؛ سنن الترمذي: ٥٠٦؛ سنن النسائي: ١٤١٧۔]

اضافہ ہے کہ آپ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔

١١٠٤۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ. [صحيح مسلم: ١٣٥٩ (٣٣١١)؛ سنن ابي داود: ٤٠٧٧؛ سنن النسائي: ٥٣٤٥۔]

(١١٠٤) عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔

١١٠٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ. قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا، غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْعُدُ قَعْدَةً، ثُمَّ يَقُومُ. [صحيح مسلم: ٨٦٢ (١٩٩٥)؛ سنن ابي داود: ١٠٩٤۔]

(١١٠٥) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے، البتہ (دورانِ خطبہ میں) آپ تھوڑا سا بیٹھ کر پھر کھڑے ہو جاتے تھے۔

١١٠٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا. ثُمَّ يَجْلِسُ. ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْرَأُ آيَاتٍ. وَيَذْكُرُ اللَّهَ. وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا، وَصَلَاتُهُ قَصْدًا. [صحيح مسلم: ٨٦٢ (١٩٩٥، ١٩٩٦)؛ سنن ابي داود: ١١٠١۔]

(١١٠٦) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ (جمعے کا) خطبہ کھڑے ہو کر دیتے تھے، پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہو کر چند آیات پڑھتے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے۔ آپ ﷺ کا خطبہ درمیانہ اور نماز بھی درمیانی ہوتی تھی۔

١١٠٧۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَطَبَ فِي

(١١٠٧) نبی ﷺ کے مؤذن سعد القرظ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب جنگ کے دوران میں خطبہ دیتے تو کمان کا سہارا لے کر کھڑے ہوتے اور جب آپ جمعے کا خطبہ دیتے تو

الْحَرْبِ، خَطَبَ عَلَى قَوْسٍ. وَإِذَا خَطَبَ فِي الْجُمُعَةِ، خَطَبَ عَلَى عَصًا. [ضعيف، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٣/ ٢٠٦، عبدالرحمٰن بن سعد ضعیف، جبکہ اس کا باپ اور دادا دونوں مجہول ہیں۔]

عصا کا سہارا لے کر کھڑے ہوتے۔

١١٠٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ أَنَّهُ سُئِلَ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا أَوْ قَاعِدًا؟ قَالَ: أَوَمَا تَقْرَأُ ﴿وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ [٦٢/ الجمعة:١١) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: غَرِيبٌ. لَا يُحَدِّثُ بِهِ إِلَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحْدَهُ. [المعجم الكبير للطبراني، ١٠/ ٧٦، ح: ١٠٠٢٣؛ المصنف لابن ابي شيبة، ٢/ ٢٢، ح: ٥١٨٣ یہ روایت اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۱۰۸) علقمہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا نبی ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے یا بیٹھ کر؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم یہ آیت نہیں پڑھتے: ﴿وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ وہ آپ کو (خطبے میں) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔
امام ابوعبداللہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے، اسے صرف ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہی روایت کیا ہے۔

١١٠٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ سَلَّمَ.

[السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٣/ ٢٠٤، ٢٠٥ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ ابن لہیعہ مدلس و مختلط تھے۔]

فائدہ: سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما جب خطبہ دیتے تو سلام کہتے تھے۔ دیکھئے انساب الاشراف للبلاذری، ١/ ١٨٦ و سنده صحيح۔

(۱۱۰۹) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب (خطبہ دینے کے لیے) منبر پر تشریف لاتے تو (حاضرین وسامعین کو) سلام کہا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاسْتِمَاعِ لِلْخُطْبَةِ وَالْإِنْصَاتِ لَهَا.

باب: اس امر کا بیان کہ خطبہ توجہ کے ساتھ اور خاموشی سے سنا جائے

١١١٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ)). [صحيح بخاري: ٩٣٤؛ صحيح

(۱۱۱۰) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو، (اس دوران میں) اگر تم نے اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش رہو تو تم نے لغو (بے کار، فضول) حرکت کی۔“

مسلم: ٨٥١ (١٩٦٥)؛ سنن الترمذي: ٥١٢؛ سنن النسائي: ١٤٠٢۔]

١١١١۔ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَبَارَكَ، وَهُوَ قَائِمٌ. فَذَكَّرَنَا بِأَيَّامِ اللَّهِ. وَأَبُو الدَّرْدَاءِ أَوْ أَبُو ذَرٍّ يَغْمِزُنِي. فَقَالَ: مَتَى أُنْزِلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ. إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهَا إِلَّا الْآنَ. فَأَشَارَ إِلَيْهِ، أَنِ اسْكُتْ. فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ: سَأَلْتُكَ مَتَى أُنْزِلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ فَلَمْ تُخْبِرْنِي؟ فَقَالَ: أُبَيٌّ: لَيْسَ لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ الْيَوْمَ إِلَّا مَا لَغَوْتَ. فَذَهَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ. وَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي قَالَ أُبَيٌّ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صَدَقَ أُبَيٌّ)). [**صحيح**، مسند احمد (زوائد المسند) ٥/ ١٤٣۔]

(۱۱۱۱) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن (خطبہ کے دوران میں) کھڑے ہو کر سورۂ تبارک یعنی سورۃ الملک کی تلاوت کی اور ہمیں ماضی کے احوال وواقعات سنا کر وعظ ونصیحت کی۔ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ یا ابوذر رضی اللہ عنہ مجھے اپنی طرف متوجہ کر کے پوچھنے لگے کہ یہ سورت کب نازل ہوئی تھی؟ میں نے تو ابھی پہلی مرتبہ سنی ہے۔ انہوں (ابی رضی اللہ عنہ) نے انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی، تو آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: آج آپ کو اس نماز سے یہی ملا کہ آپ نے ایک لغو کام کیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور انہیں یہ سارا واقعہ اور ابی رضی اللہ عنہ کی بات بتائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابی رضی اللہ عنہ نے بالکل ٹھیک کہا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ.

باب: اس امر کا بیان کہ اگر کوئی شخص دورانِ خطبہ مسجد میں آئے تو کیا کرے

١١١٢۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ جَابِرًا. وَأَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: دَخَلَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: ((أَصَلَّيْتَ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)).

وَأَمَّا عَمْرٌو فَلَمْ يَذْكُرْ سُلَيْكًا. [صحيح بخاري: ٩٣٠، ٩٣١؛ صحيح مسلم: ٨٧٥ (٢٠١٨)؛ سنن ابي داود: ١١١٥؛ سنن الترمذي: ٥١٠؛ سنن النسائي: ١٤٠١۔]

(۱۱۱۲) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ مسجد میں پہنچے تو نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا: ''کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟'' انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر دو رکعتیں پڑھ لو۔''

حدیث کے راوی عمرو بن دینار نے آنے والے کا نام ''سلیک'' بیان نہیں کیا۔

١١١٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

(۱۱۱۳) ابو سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی (مسجد میں) آیا۔ آپ نے اس سے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: ((أَصَلَّيْتَ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)).

پوچھا: ''کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر دو رکعتیں پڑھ لو۔''

[**حسن صحيح**، سنن الترمذي: ٥١١؛ سنن النسائي: ١٤٠٩؛ مسند احمد، ٣/ ٢٥۔]

١١١٤۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ. قَالَا: جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَصَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجِيءَ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا)).

(۱۱۱۴) ابو ہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ (مسجد میں) پہنچے۔ نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: ''کیا تم نے آنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھی ہیں؟'' انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تب تم ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لو۔''

[یہ روایت حفص بن غیاث اور اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، مذکورہ بالا الفاظ کے بغیر دیکھئے سنن ابي داود: ١١١٦ وصحيح مسلم: ٨٧٥ وغیرہ۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَخَطِّي النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

باب: جمعہ کے دن (خطبہ کے دوران میں) لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کی ممانعت

١١١٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ. فَجَعَلَ يَتَخَطَّى النَّاسَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَآنَيْتَ)). [**صحيح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے سنن ابي داود: ١١١٨؛ سنن النسائي: ١٤٠٠؛ ابن خزيمة: ١٨١١؛ ابن حبان: ٥٧٢؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٨٨۔]

(۱۱۱۵) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی مسجد میں آیا اور (آگے جا کر بیٹھنے کے لیے) لوگوں کی گردنیں پھلانگنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ، تم نے دوسروں کو اذیت سے دوچار کیا اور دیر سے بھی آئے ہو۔''

١١١٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَخَطَّى

(۱۱۱۶) معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جمعہ کے دن (خطبے کے دوران میں) لوگوں کی گردنیں پھلانگیں، اسے جہنم کی طرف جانے کے لیے پل بنایا

رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ)).

جائے گا۔"

[ضعيف، سنن الترمذي: ٥١٣؛ مسند احمد: ٣/ ٤٣٧، رشدین بن سعد اور زبان بن فائد دونوں ضعیف ہیں۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُولِ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ.

باب: اس امر کا بیان کہ امام کے منبر سے اترنے کے بعد گفتگو کی جا سکتی ہے

١١١٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُكَلَّمُ فِي الْحَاجَةِ، إِذَا نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. [سنن ابي داود: ١١٢٠، یہ روایت معلول ہے، اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔]

(١١١٧) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن جب منبر سے نیچے تشریف لاتے تو آپ سے ضرورت کی بات کر لی جاتی تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

باب: نماز جمعہ کی قراءت کا بیان

١١١٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ. فَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ. فَصَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ، فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى. وَفِي الْآخِرَةِ، إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ.

(١١١٨) عبید اللہ بن ابی رافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مروان نے مدینہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کیا اور خود مکہ مکرمہ چلے گئے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز جمعہ پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں "اذا جاء ك المنافقون" یعنی سورۂ منافقون کی تلاوت کی۔

قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ. فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا. [صحيح مسلم: ٨٧٧ (٢٠٢٦)؛ سنن ابي داود: ١١٢٤؛ سنن الترمذي: ٥١٩۔]

عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں ان سے ملا اور عرض کیا کہ آپ نے وہ دو سورتیں پڑھی ہیں جو کوفہ میں علی رضی اللہ عنہ (نمازِ جمعہ میں) پڑھا کرتے تھے، تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی سورتیں پڑھتے سنا ہے۔

١١١٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ: أَنْبَأَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ

(١١١٩) عبید اللہ بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا: ہمیں یہ

قَالَ: كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: أَخْبِرْنَا، بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، مَعَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: كَانَ يَقْرَأُ فِيهَا ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾. [صحيح مسلم: ٨٧٨ (٢٠٢٨، ٢٠٣٠)؛ سنن ابي داود: ١١٢٣؛ سنن النسائي: ١٤٢٤۔]

بتلائیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن سورۂ جمعہ کے ساتھ دوسری کونسی سورت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

١١٢٠۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ أَبِي عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾. [**صحيح**، شواہد کے لیے دیکھئے حدیث سابق: ١١١٩۔]

(١١٢٠) ابو عنبہ خولانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز جمعہ میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً.

باب: اس امر کا بیان کہ جسے جمعہ کی ایک ہی رکعت ملے

١١٢١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى**)). [**صحيح**، ابن خزيمة: ١٨٥١، من طریق آخر، یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے سنن الدارقطني، ٢/ ١٢، ١٣ وغیرہ]

(١١٢١) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جسے نماز جمعہ کی ایک رکعت ملے، وہ اس کے ساتھ دوسری (رکعت) ملالے۔''

١١٢٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ**)). [صحيح بخاري: ٥٨٠؛ صحيح مسلم: ٦٠٧ (١٣٧١)؛ سنن ابي داود: ١١٢١؛ سنن النسائي: ١٤٢٦۔]

(١١٢٢) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے نماز کی ایک رکعت مل گئی، اسے (پوری نماز) مل گئی۔''

١١٢٣۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ

(١١٢٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے

بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ أَوْ غَيْرِهَا، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)).

[صحيح، شواہد کے لیے دیکھیے سنن النسائي: ٥٥٨؛ سنن الدارقطني، ٢/ ١٢۔]

فرمایا: ''جسے نماز جمعہ یا کسی دوسری نماز کی ایک رکعت مل گئی تو اسے وہ (پوری) نماز مل گئی۔''

بَابُ مَا جَاءَ مِنْ أَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ.

باب: اس امر کا بیان کہ کتنی دور سے جمعہ کے لیے آنا ضروری ہے

١١٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ قُبَاءَ كَانُوا يُجَمِّعُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. [اس حدیث کی سند حسن ہے، کیونکہ عبداللہ العمری عن نافع حسن الحدیث ہیں۔]

(١١٢٤) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ قباء کے رہنے والے لوگ جمعہ کے دن نماز جمعہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ادا کیا کرتے تھے۔

بَابٌ فِيمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ.

باب: بلا عذر جمعہ چھوڑنے پر وعید

١١٢٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ. قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنِي عُبَيْدَةُ بْنُ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ، وَكَانَ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، تَهَاوُنًا بِهَا، طُبِعَ عَلَى قَلْبِهِ)).

[حسن صحيح، سنن ابي داود: ١٠٥٢؛ سنن الترمذي: ٥٠٠؛ ابن خزيمة: ١٨٥٧؛ ابن حبان: ٥٥٣،٦٥؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٨٠۔]

(١١٢٥) ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غفلت اور سستی کی وجہ سے تین جمعے چھوڑ دے، اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔''

١١٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَسِيدِ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا [عَبْدُ] اللَّهِ بْنُ

(١١٢٦) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی بلا عذر تین جمعے چھوڑ دے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔''

وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ أَسِيدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ، ثَلَاثًا، مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ، طَبَعَ اللّٰهُ عَلَى قَلْبِهِ))**. [**حسن صحيح**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ١٦٥٧؛ مسند احمد، ٢/ ٣٣٢؛ ابن خزيمة: ١٨٥٦۔]

١١٢٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((أَلَا هَلْ عَسَى أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَّخِذَ الصُّبَّةَ مِنَ الْغَنَمِ عَلَى رَأْسِ مِيلٍ أَوْ مِيلَيْنِ، فَيَتَعَذَّرَ عَلَيْهِ الْكَلَأُ، فَيَرْتَفِعَ. ثُمَّ تَجِيءُ الْجُمُعَةُ فَلَا يَجِيءُ وَلَا يَشْهَدُهَا. وَتَجِيءُ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا. وَتَجِيءُ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا. حَتَّى يُطْبَعَ عَلَى قَلْبِهِ))**. [ابن خزيمة: ١٨٥٩؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٩٢ یہ روایت معدی بن سلیمان کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۱۲۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آگاہ رہو! ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی بکریوں کا ریوڑ لیے ایک دو میل کے فاصلے پر ہو، اسے (ان کے لیے) گھاس نہ ملے تو وہ مزید دور چلا جائے حتی کہ جمعہ کا دن آئے اور وہ جمعے کے لیے حاضر نہ ہو، پھر جمعہ آئے اور وہ جمعہ کے لیے نہ آئے، اسی طرح تیسرا جمعہ آ جائے اور وہ پھر بھی نہ آئے حتی کہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اس کے دل پر مہر لگا دی جائے۔''

١١٢٨۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ، فَبِنِصْفِ دِينَارٍ))**. [**ضعيف**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ١٦٦٢؛ والمجتبیٰ: ١٣٧٣، قتادہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(۱۱۲۸) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی نے جان بوجھ کر (بلا عذر) جمعہ چھوڑ دیا، وہ ایک دینار صدقہ کرے۔ اگر دینار کی استطاعت نہ ہو تو نصف دینار (ہی) صدقہ کر دے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ.

باب: جمعے سے پہلے نماز (سنن ونوافل) پڑھنے کا بیان

١١٢٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ مُبَشِّرِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعُوفِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(۱۱۲۹) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ سے پہلے چار رکعات پڑھا کرتے تھے اور ان میں (سلام کا) فاصلہ نہیں کرتے تھے۔ (بلکہ ایک ہی سلام سے ادا کرتے

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا، لَا يَفْصِلُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ. [ضعيف جدًا، المعجم الكبير للطبراني، ١٢/ ١٢٩ عطیہ العوفی اور حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہیں اور مبشر بن عبید کذاب ہے۔لہٰذا یہ سند موضوع ہے]

تھے۔)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

باب: جمعے کے بعد نماز (سنن ونوافل) پڑھنے کا بیان

١١٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ، إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ، انْصَرَفَ، فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

[صحيح مسلم: ٨٨٢ (٢٠٣٩)؛ سنن الترمذي: ٥٢٢-]

(۱۱۳۰) نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد گھر جا کر دو رکعات پڑھا کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

١١٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ.

[صحيح مسلم: ٨٨٢ (٢٠٤١)؛ سنن الترمذي: ٥٢١-]

(۱۱۳۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

١١٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، فَصَلُّوا أَرْبَعًا)). [صحيح مسلم: ٨٨١ (٢٠٣٦، ٢٠٣٧)-]

(۱۱۳۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جمعہ کے بعد نماز (نوافل) ادا کرو تو چار رکعات پڑھا کرو۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِلَقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَالِاحْتِبَاءِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ.

باب: جمعہ کے دن نماز سے پہلے (مسجد میں) حلقے بنا کر اور گوٹ مار کر بیٹھنے (کی ممانعت) کا بیان

١١٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ،

(۱۱۳۳) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن نماز سے پہلے مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُحَلَّقَ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

[**حسن**، دیکھیے حدیث:۷۴۹۔]

۱۱۳۴ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْإِحْتِبَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، يَعْنِي وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ. [**حسن**، المعجم الكبير للطبراى، ۲۰/ ۱۸۰، من طريق آخر شواہد کے لیے دیکھیے:سنن ابي داود: ۱۱۱۰ وسنده حسن، سنن الترمذي: ۵۱۴۔]

(۱۱۳۴) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن (دورانِ خطبہ میں) یعنی جب امام خطبہ دے رہا ہو تو گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

باب: جمعہ کے دن اذان کا بیان

۱۱۳۵ـ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: مَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ. إِذَا خَرَجَ أَذَّنَ، وَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ. وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ كَذَلِكَ. فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ، وَكَثُرَ النَّاسُ، زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى دَارٍ فِي السُّوقِ، يُقَالُ لَهَا الزَّوْرَاءُ. فَإِذَا خَرَجَ أَذَّنَ وَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ۱۰۸۷؛ سنن الترمذي: ۵۱۶؛ سنن النسائي: ۱۳۹۳، نیز دیکھیے صحیح بخاري: ۹۱۶۔]

(۱۱۳۵) سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا تو ایک ہی مؤذن تھا۔ آپ جب (خطبہ دینے کے لیے) تشریف لاتے تو وہ اذان کہتا اور جب (خطبہ سے فارغ ہو کر) منبر سے نیچے تشریف لاتے تو وہ اقامت کہتا۔ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما دونوں کے زمانوں میں ایسے ہی ہوتا رہا۔ جب عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور لوگوں کی تعداد (آبادی) بڑھ گئی تو انہوں نے ''زوراء'' کے مقام پر بازار میں ایک گھر کی چھت پر تیسری اذان کا اضافہ کیا۔ جب عثمان رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے تشریف لاتے تو (حسبِ معمول) وہ اذان کہتا اور جب (خطبہ سے فارغ ہو کر) منبر سے نیچے تشریف لاتے تو اقامت کہتا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ وَهُوَ يَخْطُبُ.

باب: جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کی طرف منہ کر کے بیٹھنا چاہیے

۱۱۳۶ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ،

(۱۱۳۶) ثابت کا بیان ہے کہ نبی ﷺ جب (خطبہ دینے کے لیے) منبر پر کھڑے ہوتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے چہرے آپ

عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، اسْتَقْبَلَهُ أَصْحَابُهُ بِوُجُوهِهِمْ.

[یہ روایت ثابت ابوعدی (مجهول الحال) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

کی طرف کر لیتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى فِي الْجُمُعَةِ.

باب: جمعہ کے دن میں وہ خاص گھڑی جس میں (قبولیتِ دعا کی) امید ہے

۱۱۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ، قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ))** وَقَلَّلَهَا بِيَدِهِ. [صحيح بخاري: ٦٤٠٠؛ صحيح مسلم: ٨٥٢ (١٩٦٩، ١٩٧٠).]

(۱۱۳۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس وقت کوئی مسلمان آدمی کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے کسی بھلائی کی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اسے وہ چیز عطا کر دے گا۔ ساتھ آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ مختصر سی گھڑی ہے۔''

۱۱۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **((فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ مِنَ النَّهَارِ، لَا يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أُعْطِيَ سُؤْلَهُ))** قِيلَ: أَيُّ سَاعَةٍ؟ قَالَ: **((حِينَ تُقَامُ الصَّلَاةُ إِلَى الِانْصِرَافِ مِنْهَا))**. [**ضعيف جدا**، سنن الترمذي: ٤٩٠؛ مسند عبد بن حميد: ٢٩١ کثیر بن عبداللہ بن عمرو المزنی متروک ہے، وحديث مسلم: ٨٥٣ (١٩٧٥) يغني عنه.]

(۱۱۳۸) عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جمعہ کے دن میں ایک ایسی (مبارک) گھڑی ہے کہ بندہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگے، اللہ اسے اس کی مطلوبہ چیز دے دے گا۔'' پوچھا گیا کہ وہ ساعت کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز (جمعہ) کھڑی ہونے سے فارغ ہونے تک۔''

۱۱۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: قُلْتُ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ: إِنَّا لَنَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ: فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا قَضَى لَهُ حَاجَتَهُ. قَالَ عَبْدُاللَّهِ: فَأَشَارَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوْ بَعْضُ

(۱۱۳۹) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا: ہم اللہ کی کتاب (تورات) میں یہ بات پاتے ہیں کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی (مبارک) گھڑی ہے کہ اس میں کوئی مومن بندہ نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز طلب کرے تو اللہ اس کی حاجت بر آری فرماتا ہے۔

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میری

سَاعَةٍ. فَقُلْتُ: صَدَقْتَ، أَوْ بَعْضُ سَاعَةٍ. قُلْتُ: أَيُّ سَاعَةٍ هِيَ؟ قَالَ: ((هِيَ آخِرُ سَاعَاتِ النَّهَارِ)). قُلْتُ: إِنَّهَا لَيْسَتْ سَاعَةَ صَلَاةٍ قَالَ: ((بَلَى. إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا صَلَّى ثُمَّ جَلَسَ، لَا يَحْبِسُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ)). [**حسن صحيح**، مسند احمد، ٥/ ٤٥١-]

طرف اشارہ کیا کہ ساعت سے بھی کم۔ میں نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا، یا ساعت سے بھی کم ہے۔ میں نے پوچھا: وہ ساعت کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''دن کی آخری گھڑی ہے۔'' میں نے عرض کیا: وہ تو نماز کا وقت نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، تاہم مومن بندہ جب نماز پڑھ کر وہاں بیٹھا رہے اور اسے نماز کے علاوہ دوسری کوئی چیز روکنے والی نہ ہو تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ.

باب: بارہ رکعت سنت کا بیان

١١٤٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ ثَابَرَ عَلَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ، بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ. أَرْبَعٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٤١٤؛ سنن النسائي: ١٧٩٦-]

(۱۱۴۰) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (دن رات میں) بارہ رکعات (سنت) پر مداومت اختیار کرے، اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر کر دیا جاتا ہے۔ ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں، عشاء کے بعد دو رکعتیں اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں۔''

١١٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٤١٥؛ سنن النسائي: ١٨٠٣، نیز دیکھئے صحیح مسلم: ٧٢٨ (١٦٩٤، ١٦٩٥)؛ سنن ابي داود: ١٢٥٠-]

(۱۱۴۱) ام المومنین سیدہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دن رات میں بارہ رکعات (سنت مؤکدہ) پڑھے، اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر کر دیا جاتا ہے۔''

١١٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ،

(۱۱۴۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دن میں بارہ رکعات (سنت مؤکدہ) پڑھے، اس کے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى، فِي يَوْمٍ، ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ. رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ أَظُنُّهُ قَالَ قَبْلَ الْعَصْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ أَظُنُّهُ قَالَ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ)). [**ضعيف**، سنن النسائي: ١٨١٢ والكبرىٰ: ١٤٧٨، محمد بن سلیمان ضعیف راوی ہے۔]

لیے جنت میں ایک گھر تعمیر کر دیا جاتا ہے۔ فجر سے پہلے دو رکعتیں، ظہر سے پہلے دو اور ظہر کے بعد دو رکعتیں اور غالباً آپ نے فرمایا: عصر سے پہلے دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں اور غالباً یہ بھی فرمایا کہ عشاء کے بعد دو رکعتیں۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

باب: فجر سے پہلے دو رکعتوں کا بیان

١١٤٣ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

[**صحيح**، مسند احمد، ٢/ ١١، رقم: ٤٥٩٢ من حديث عمرو به، نیز دیکھئے صحيح مسلم: ٧٢٣ (١٦٨٠)؛ سنن النسائي: ١٧٦٢؛ مسند حمیدی: ٢٨٨۔]

(۱۱۴۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب صبح صادق طلوع ہو جاتی تو نبی ﷺ دو رکعتیں (سنت) پڑھتے تھے۔

١١٤٤ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ، كَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ. [صحيح بخاري: ٩٩٥؛ صحيح مسلم: ٧٤٩ (١٧٦١)؛ سنن الترمذي: ٤٦١۔]

(۱۱۴۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اذان سنتے ہی صبح (کی فرض نماز) سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

١١٤٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا نُودِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، قَبْلَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الصَّلَاةِ.

[صحيح بخاري: ٦١٨، ١١٧٣؛ صحيح مسلم: ٧٢٣ (١٦٧٦)؛ سنن الترمذي: ٤٣٣؛ سنن النسائي: ٥٨٤۔]

(۱۱۴۵) ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب صبح کی اذان ہوتی تو رسول اللہ ﷺ (فرض) کے لیے جانے سے پہلے مختصر سی دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

١١٤٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ

(۱۱۴۶) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ جب وضو کرتے تو دو رکعتیں پڑھتے، پھر (فرض) نماز

عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ. [یہ روایت ابو اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

کے لیے (مسجد میں) تشریف لے جاتے تھے۔

١١٤٧۔ حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو، أَبُو عَمْرٍو: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ. [**ضعيف الاسناد**، مسند احمد، ١/ ٧٧ رقم: ٥٦٩؛ المصنف لعبدالرزاق: ٤٧٧٢، حارث الاعور ضعیف اور ابو اسحاق مدلس ہیں۔]

(١١٤٧) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ اقامت کے وقت (فرض نماز) سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

باب: فجر کی دو رکعت (سنت) میں قراءت کا بیان

١١٤٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

[صحيح مسلم: ٧٢٦ (١٦٩٠)؛ سنن ابي داود: ١٢٥٦؛ سنن النسائي: ٩٤٦۔]

(١١٤٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فجر سے پہلی دو رکعتوں (سنتوں) میں ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھی۔

١١٤٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ شَهْرًا. فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾. [سنن الترمذي: ٤١٧؛ سنن النسائي: ٩٩٣ یہ روایت سفیان اور ابو اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١١٤٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، میں نے ایک ماہ تک نبی ﷺ (کی نماز) کا مشاہدہ کیا۔ آپ فجر سے پہلی دو رکعتوں (سنتوں) میں ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

١١٥٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

(١١٥٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں (سنتیں) پڑھتے

شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ. وَكَانَ يَقُولُ: ((نِعْمَ السُّورَتَانِ هُمَا، يُقْرَأُ بِهِمَا فِي رَكْعَتَي الْفَجْرِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾.)) [مسند احمد، ٦/ ٢٣٩؛ ابن خزيمة: ١١١٤؛ ابن حبان: ٢٤٦١ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ جریری مختلط ہیں اور ان سے یزید بن ہارون کا سماع اختلاط کے بعد ہے۔]

اور فرماتے تھے: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ یہ دو سورتیں کتنی اچھی ہیں جو فجر کی سنتوں میں پڑھی جاتی ہیں۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ.

باب: جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ دوسری کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں

١١٥١ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ الْقَاسِمِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، أَبُو بِشْرٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ. قَالَا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ)).

(١١٥١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ دوسری کوئی نماز نہیں ہوتی۔"

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ. [صحيح مسلم: ٧١٠ (١٦٤٤)؛ سنن ابي داود: ١٢٦٦؛ سنن الترمذي: ٤٢١؛ سنن النسائي: ٨٦٦.]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہی حدیث اپنے شیخ محمود بن غیلان سے یزید بن ہارون کے طریق سے بھی روایت کی ہے۔

١١٥٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ. فَلَمَّا صَلَّى قَالَ لَهُ:

(١١٥٢) عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز (فجر) کے دوران میں ایک آدمی کو فجر سے پہلی سنتیں پڑھتے دیکھا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اس سے فرمایا: "تم نے اپنی دو نمازوں میں سے کس کا اعتبار کیا

((بِأَيِّ صَلَاتَيْكَ اعْتَدَدْتَ؟)). [صحيح مسلم: ٧١٢ (١٦٥١)؛ سنن ابي داود: ١٢٦٥؛ سنن النسائي: ٨٦٩-]

ہے؟"

١١٥٣- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ. قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ وَقَدْ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ، وَهُوَ يُصَلِّي. فَكَلَّمَهُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ. فَلَمَّا انْصَرَفَ أَحَطْنَا بِهِ نَقُولُ لَهُ: مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: قَالَ لِي: ((يُوشِكُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ الْفَجْرَ أَرْبَعًا)). [صحيح بخاري: ٦٦٣؛ صحيح مسلم: ٧١١ (١٦٤٩)؛ سنن النسائي: ٨٦٨-]

(١١٥٣) عبداللہ بن مالک، ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نماز فجر کی اقامت ہو چکی تھی، رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو آپ نے اس سے کچھ فرمایا، مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے کیا فرمایا تھا۔ جب وہ آدمی نماز سے فارغ ہوا تو ہم اس کے گرد جمع ہو گئے اور ہم اس سے پوچھنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھ سے کیا فرمایا تھا؟ اس نے بتایا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا تھا: "ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص فجر کی چار رکعات پڑھ رہا ہو۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَتَى يَقْضِيهِمَا.

باب: جس شخص کی فجر کی سنتیں رہ جائیں، وہ انہیں کب پڑھے

١١٥٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَصَلَاةَ الصُّبْحِ مَرَّتَيْنِ؟)) فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا. قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٢٦٧؛ سنن الترمذي: ٤٢٢؛ ابن خزيمة: ١١١٦؛ ابن حبان: ٢٦٤؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٧٤، ٢٧٥-]

(١١٥٤) قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا نماز فجر دوبارہ پڑھ رہے ہو؟" تو اس آدمی نے عرض کیا: میں فجر سے پہلے والی دو رکعتیں (سنتیں) نہیں پڑھ سکا تھا۔ میں نے وہ اب پڑھی ہیں تو نبی ﷺ خاموش ہو گئے۔

١١٥٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَامَ عَنْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. فَقَضَاهُمَا بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ. [**صحيح**، ابن حبان: ٢٦٥٢-]

(١١٥٥) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سو گئے اور فجر کی سنتیں نہ پڑھ سکے تو آپ نے طلوع آفتاب کے بعد ان کی قضا دی۔

بَابُ فِي الْأَرْبَعِ الرَّكَعَاتِ قَبْلَ الظُّهْرِ.

باب: ظہر سے پہلے چار رکعات (سنتوں) کا بیان

١١٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَرْسَلَ أَبِي إِلَى عَائِشَةَ أَيُّ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ أَنْ يُوَاظِبَ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ. يُطِيلُ فِيهِنَّ الْقِيَامَ، وَيُحْسِنُ فِيهِنَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

[**ضعيف**، مسند احمد، ٦/ ٤٣، قابوس ضعیف راوی ہے۔]

(١١٥٦) قابوس اپنے والد ابوظبیان حصین بن جندب سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف کسی کو بھیج کران سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس نماز پر ہمیشگی اختیار کرنے کو زیادہ پسند کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھتے تھے جن میں قیام بہت طویل ہوتا اور رکوع وسجود خوب اچھی طرح کرتے تھے۔

١١٥٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ الضَّبِّيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ قَرْثَعٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ. لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ. وَقَالَ: ((إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ)). [سنن ابي داود: ١٢٧٠؛ ابن خزيمة: ١٢١٤، یہ روایت عبیدہ بن معتب کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١١٥٧) ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سورج ڈھل جاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے اوران میں سلام کا فاصلہ نہیں کرتے تھے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب سورج ڈھلتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔''

بَابُ مَنْ فَاتَتْهُ الْأَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ.

باب: جس شخص کی ظہر سے پہلی چار سنتیں چھوٹ جائیں تو وہ کب پڑھے

١١٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَزَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ. قَالُوا: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَاتَتْهُ الْأَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ، صَلَّاهَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: لَمْ يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا قَيْسٌ عَنْ شُعْبَةَ.

(١١٥٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر سے پہلی چار سنتیں (کسی وجہ سے) رہ جاتیں تو آپ وہ ظہر سے بعد والی دوسنتوں کے بعد پڑھ لیتے تھے۔

امام ابوعبداللہ (ابن ماجہ) رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس حدیث کو شعبہ سے قیس بن ربیع کے سوا اور کسی نے بیان نہیں کیا۔

[ضعيف، سنن الترمذي: ٤٢٦، قیس بن ربیع الاسدی ضعیف ہے۔]

بَابُ فِيمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الظُّهْرِ.

باب: جس شخص کی ظہر سے بعد والی دو سنتیں رہ جائیں تو وہ کب پڑھے

١١٥٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: أَرْسَلَ مُعَاوِيَةُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ فَسَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ. فَقَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ يَتَوَضَّأُ فِي بَيْتِي لِلظُّهْرِ، وَكَانَ قَدْ بَعَثَ سَاعِيًا. وَكَثُرَ عِنْدَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ. وَقَدْ أَهَمَّهُ شَأْنُهُمْ، إِذْ ضُرِبَ الْبَابُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ جَلَسَ يَقْسِمُ مَا جَاءَ بِهِ. قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى الْعَصْرِ. ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلِي فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: ((شَغَلَنِي أَمْرُ السَّاعِي أَنْ أُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ. فَصَلَّيْتُهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ)). [منكر، مسند احمد، ٦/ ٣٠٣، رقم: ٢٦٥٨٦ یزید بن ابی زیاد ضعیف راوی ہیں۔]

(۱۱۵۹) عبداللہ بن حارث کا بیان ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کسی کو روانہ کیا۔ میں بھی اس کے ساتھ گیا، اس نے ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں نماز ظہر کے لیے وضو کر رہے تھے۔ اس سے قبل آپ نے ایک شخص (زکوٰۃ وصدقات کی) وصولی کے لیے بھیجا ہوا تھا۔ بہت سے مہاجرین آپ کے پاس جمع تھے، اور آپ ان کے بارے میں کافی فکر مند تھے۔ اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔ آپ باہر تشریف لے گئے، ظہر کی نماز پڑھائی، پھر وہیں بیٹھ کر آیا ہوا مال (مستحقین میں) تقسیم کرنے لگے۔ آپ اس کام میں اس قدر مصروف ہوئے کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ اس کے بعد آپ میرے گھر تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر فرمایا: ''میں زکوٰۃ وصدقات لانے والے کے کام میں اتنا مصروف رہا کہ یہ دو سنتیں ظہر کے بعد نہیں پڑھ سکا تھا۔ میں نے وہ دو رکعتیں اب عصر کے بعد پڑھی ہیں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا.

باب: ظہر سے پہلے چار رکعت اور بعد میں چار رکعت (سنت) پڑھنے کا بیان

١١٦٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ: حَدَّثَنَا [مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ] الشُّعَيْثِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)). [صحيح، سنن

(۱۱۶۰) ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعات اور اس کے بعد چار رکعات پڑھے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔''

الترمذي: ٤٢٧؛ سنن النسائي: ١٨١٨-]

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ.

باب: دن کے اوقات میں کون سی نفل نماز پڑھنا مستحب ہے

١١٦١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَأَبِي، وَإِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُولِيِّ، قَالَ: سَأَلْنَا عَلِيًّا، عَنْ تَطَوُّعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالنَّهَارِ فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَهُ. فَقُلْنَا: أَخْبِرْنَا بِهِ نَأْخُذْ مِنْهُ مَا اسْتَطَعْنَا. قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ يُمْهِلُ. حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا، يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ بِمِقْدَارِهَا مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ هَا هُنَا، يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ، قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَا هُنَا، يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مِقْدَارَهَا مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ هَا هُنَا قَامَ فَصَلَّى أَرْبَعًا. وَأَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ. وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا. وَأَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ. يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ. وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ.

قَالَ عَلِيٌّ: فَتِلْكَ سِتَّ عَشْرَةَ رَكْعَةً. تَطَوُّعُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالنَّهَارِ. وَقَلَّ مَنْ يُدَاوِمُ عَلَيْهَا.

قَالَ وَكِيعٌ: زَادَ فِيهِ أَبِي: فَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ: يَا أَبَا إِسْحَقَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِحَدِيثِكَ هَذَا مِلْءَ مَسْجِدِكَ هَذَا ذَهَبًا. [**حسن**، سنن الترمذي: ٥٩٨، ٥٩٩؛ سنن النسائي: ٧٧٥-]

(۱۱۶۱) عاصم بن ضمرہ سلولی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، ہم نے علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی دن کی نفلی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: تم اسے ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہم نے کہا: آپ بیان تو کیجیے، ہم حسبِ استطاعت عمل کر لیں گے۔ (علی رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب نمازِ فجر پڑھ لیتے تو ٹھہر جاتے حتی کہ سورج مشرق کی طرف اتنا بلند ہو جاتا جتنا عصر کے وقت مغرب کی طرف بلند ہوتا ہے، پس آپ اٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر ٹھہر جاتے حتی کہ سورج مشرق کی طرف اتنا بلند ہو جاتا جتنا ظہر کے وقت مغرب کی طرف ہوتا ہے، تو آپ اٹھ کر چار رکعتیں پڑھتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو ظہر سے پہلے چار رکعتیں (سنت) پڑھتے، اور دو رکعتیں اس کے بعد پڑھتے اور عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتے، اور ہر دو رکعت کے بعد مقرب فرشتوں، انبیاء اور ان کی اتباع کرنے والے مسلمانوں اور مومنوں پر سلام بھیجنے کے ذریعے سے فاصلہ کرتے تھے۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کل سولہ رکعتیں ہوئیں جو رسول اللہ ﷺ کی یومیہ نفل نماز تھی اور بہت کم لوگ ہیں جو اس پر مداومت اختیار کرتے ہیں۔

امام وکیع (راویٔ حدیث) نے فرمایا: میرے والد نے اس (حدیث) میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ حبیب بن ابی ثابت نے کہا: ابو اسحاق! اگر اس حدیث کے عوض مجھے آپ کی یہ مسجد بھر سونا ملے تو مجھے پسند نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ

باب: مغرب سے پہلے دو رکعتوں (سنتوں)

الْمَغْرِبِ.

کا بیان

١١٦٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ، عَنْ كَهْمَسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: ((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ)) قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: ((لِمَنْ شَاءَ)). [صحيح بخاري: ٦٢٧؛ صحيح مسلم: ٨٣٨ (١٩٤٠)؛ سنن ابي داود: ١٢٨٣؛ سنن الترمذي: ١٨٥؛ سنن النسائي: ٦٨٢ـ]

(۱۱۶۲) عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، اللہ کے نبی ﷺ نے تین بار فرمایا: ''ہر دو اذانوں (اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ہے۔ آپ نے تیسری بار فرمایا: جو کوئی (پڑھنا) چاہے۔''

١١٦٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنْ كَانَ الْمُؤَذِّنُ لَيُؤَذِّنُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيُرَى أَنَّهَا الْإِقَامَةُ، مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يَقُومُ فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ. [صحيح، مسند احمد، ٣/ ٢٨٢، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے، دیکھئے صحيح بخاري: ٦٢٥ـ]

(۱۱۶۳) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ کے عہد میں جب مؤذن اذان کہتا تو مغرب سے پہلے دو رکعتیں (سنت) ادا کرنے کے لیے لوگ اس کثرت سے کھڑے ہوتے کہ محسوس ہوتا (فرض نماز کے لیے) اقامت کہی جا چکی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

باب: مغرب کے بعد دو رکعتوں (سنتوں) کا بیان

١١٦٤ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

[صحيح مسلم: ٧٣٠ (١٦٩٩)؛ سنن ابي داود: ١٢٥١؛ سنن الترمذي: ٣٧٥، ٤٣٦؛ مسند احمد، ٦/ ٣٠ـ]

(۱۱۶۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ مغرب کی نماز پڑھتے، پھر میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

١١٦٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ،

(۱۱۶۵) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں بنی عبدالاشہل کے قبیلے کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ہمیں ہماری مسجد میں مغرب کی نماز پڑھائی، پھر فرمایا:

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ. فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ فِي مَسْجِدِنَا. ثُمَّ قَالَ: ((ارْكَعُوا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فِي بُيُوتِكُمْ)).

[حسن، المعجم الكبير للطبراني: ٤/ ٢٥١؛ مسند احمد، ٥/ ٤٢٧؛ ابن خزيمة: ١٢٠٠-]

"تم یہ دو رکعتیں (سنت) اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔"

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

باب: مغرب کے بعد والی دو رکعت (سنت) میں قراءت کا بیان

١١٦٦ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرٍّ وَأَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ ﴿قُلْ يَآ يُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾. [سنن الترمذي: ٤٣١، عبدالملک بن الولید ضعیف ہے، لہٰذا یہ روایت اپنے تمام شواہد کے ساتھ ضعیف ہی ہے۔]

(١١٦٦) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مغرب کے بعد والی دو رکعتوں (سنتوں) میں ﴿قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّتِّ الرَّكْعَاتِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

باب: مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھنے کا بیان

١١٦٧ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْعُكْلِيُّ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي خَثْعَمٍ [الْيَمَامِيُّ] أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ، عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً)). [ضعيف جداً، سنن الترمذي: ٤٣٥ عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر الحدیث ہے۔]

(١١٦٧) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان کوئی نامناسب بات نہ کرے تو اس کی یہ چھ رکعتیں بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ.

باب: نماز وتر کا بیان

١١٦٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ [أَبِي مُرَّةَ] الزَّوْفِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((**إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ، لَهِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ، جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ**)).

[سنن ابي داود: ١٤١٨؛ سنن الترمذي: ٤٥٢، یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

۱۱۶۸: خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک ایسی نماز سے نوازا ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، اور وہ نماز وتر ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے عشاء کی نماز سے طلوعِ فجر تک مقرر کیا ہے۔''

١١٦٩ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: إِنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ. وَلَا كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوبَةِ. وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْتَرَ، ثُمَّ قَالَ: ((**يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا. فَإِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ**)).

[سنن ابي داود: ١٤١٦؛ سنن الترمذي: ٤٥٣؛ سنن النسائي: ١٦٧٦ یہ روایت ابواسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، البتہ اس مفہوم کی حدیث کے لیے دیکھئے، مسند احمد، ١/ ١٠٧ وسنده حسن۔]

(۱۱۶۹) عاصم بن ضمرہ سلولی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وتر لازمی نہیں ہے اور نہ یہ تمہاری فرض نمازوں کی طرح ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے وتر پڑھا ہے، پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: ''اے اہلِ قرآن! وتر پڑھا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر (اکیلا) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔''

١١٧٠ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ. فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ**)). فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: ((**لَيْسَ لَكَ وَلَا لِأَصْحَابِكَ**)).

[سنن ابي داود: ١٤١٧، یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ ابو عبیدہ کا اپنے والد سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔]

(۱۱۷۰) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ وتر (اکیلا) ہے، وتر کو پسند کرتا ہے۔ اے قرآن والو! نماز وتر پڑھا کرو۔'' یہ سن کر ایک اعرابی نے کہا: رسول اللہ ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ حکم تیرے لیے اور تیرے ساتھیوں کے لیے نہیں ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقْرَأُ فِي الْوِتْرِ.

باب: نماز وتر میں قراءت کا بیان

١١٧١ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ طَلْحَةَ وَزُبَيْدٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَقُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٤٢٣؛ سنن النسائي: ١٧٠٠؛ مسند عبد بن حميد: ١٧٦؛ ابن حبان: ٢٤٣٦]

(١١٧١) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾، ﴿قُلْ يَآأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

١١٧٢ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِـ ﴿**سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى**﴾ وَ ﴿**قُلْ يَآ أَيُّهَا الْكَافِرُونَ**﴾ وَ ﴿**قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ**﴾.

(١١٧٢) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾، ﴿قُلْ يَآ أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو بَكْرٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ. قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٤٦٢؛ سنن النسائي: ١٧٠٣؛ سنن الدارمي: ١٥٩٤ـ]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مفہوم کی ایک حدیث اپنے شیخ احمد بن منصور ابوبکر کے طریق سے بھی روایت کی ہے۔

١١٧٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَأَبُو يُوسُفَ الرَّقِّيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْدَلَانِيُّ. قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَائِشَةَ، بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِـ ﴿**سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى**﴾، وَفِي الثَّانِيَةِ ﴿**قُلْ يَآ أَيُّهَا الْكَافِرُونَ**﴾، وَفِي الثَّالِثَةِ ﴿**قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ**﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ. [سنن ابي داود: ١٤٢٤؛ سنن

(١١٧٣) عبدالعزیز بن جریج رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: رسول اللہ ﷺ وتروں میں کونسی سورتیں پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ دوسری رکعت میں ﴿قُلْ يَآ أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ اور تیسری رکعت میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ اور معوذتین، یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے تھے۔

الترمذي: ٤٦٣ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ خصیف ضعیف اور عبدالعزیز بن جریج کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ

باب: ایک رکعت وتر پڑھنے کا بیان

١١٧٤ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى. وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ. [صحيح، دیکھئے حدیث:۱۱۴۴۔]

(۱۱۷۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو (نماز تہجد) دو دو رکعت کر کے پڑھتے تھے اور ایک وتر پڑھا کرتے تھے۔

١١٧٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى. وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ)). قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ غَلَبَتْنِي عَيْنِي أَرَأَيْتَ إِنْ نِمْتُ قَالَ: اجْعَلْ أَرَأَيْتَ عِنْدَ ذَلِكَ النَّجْمِ. فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا السِّمَاكُ. ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى. وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ قَبْلَ الصُّبْحِ)). [صحيح مسلم: ٧٥٢ (١٧٥٧، ١٧٥٨) سنن النسائي: ١٦٩٠-]

(۱۱۷۵) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کی نماز دو دو رکعت اور وتر ایک رکعت ہے۔'' ابومجلز (راوئ حدیث) کہتے ہیں: میں نے کہا: اگر میری آنکھ لگ جائے، اگر میں سو جاؤں تو؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اپنی اگر مگر کو اس ستارے پر پھینکو۔ میں (ابومجلز) نے سر اوپر اٹھایا تو مجھے سماک نامی ستارہ نظر آیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہی حدیث دوبارہ بیان کی تو کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور وتر صبح صادق سے پہلے ایک رکعت ہے۔''

١١٧٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ. قَالَ: سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَجُلٌ فَقَالَ: كَيْفَ أُوتِرُ؟ قَالَ: أَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ. قَالَ: إِنِّي أَخْشَى أَنْ يَقُولَ النَّاسُ: الْبُتَيْرَاءُ. فَقَالَ: سُنَّةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ. يُرِيدُ: هَذِهِ سُنَّةُ [اللَّهِ] وَرَسُولِهِ ﷺ.

[ضعيف، ابن خزيمة: ١٠٧٤ یہ سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۱۷۶) مطّلب بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میں وتر کس طرح، یعنی کتنے پڑھا کروں؟ انہوں نے فرمایا: ایک وتر پڑھ لیا کرو۔ اس نے کہا: مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ کہیں گے یہ دُم کٹی نماز ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ اللہ اور اس کے رسول کی سنت ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا مقرر کردہ طریقہ ہے۔

١١٧٧ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ

(۱۱۷۷) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور ایک وتر پڑھا

عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ ثِنْتَيْنِ، وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ. [صحيح مسلم: ١٧٧ (٧٣٦)؛ سنن ابي داود: ١٣٣٦؛ سنن الترمذي: ٤٤٠، ٤٤١؛ سنن النسائي: ١٦٩٧-]

کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ.

باب: نماز وتر میں دعائے قنوت کا بیان

١١٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: عَلَّمَنِي جَدِّيْ، رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ ((اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِيْمَنْ عَافَيْتَ. وَتَوَلَّنِي فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ. وَاهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ. وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ. وَبَارِكْ لِي فِيْمَا أَعْطَيْتَ. إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ. إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ. سُبْحَانَكَ رَبَّنَا تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٤٢٥، ١٤٢٦؛ سنن الترمذي: ٤٦٤؛ سنن النسائي: ١٧٤٦؛ ابن خزيمة: ١٠٩٥، ١٠٩٦؛ ابن حبان: ٩٤٥-]

(١١٧٨) حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، مجھے میرے نانا رسول اللہ ﷺ نے قنوت وتر میں پڑھنے کے لیے یہ کلمات سکھائے تھے: ((اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِيْمَنْ عَافَيْتَ. وَتَوَلَّنِي فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ. وَاهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ. وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ. وَبَارِكْ لِي فِيْمَا أَعْطَيْتَ. إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ. إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ. سُبْحَانَكَ رَبَّنَا تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ)) ''یا اللہ! تو نے اپنے جن بندوں کو عافیت سے نوازا، مجھے بھی (ان میں شامل فرما کر) عافیت بخش، اور اپنے جن بندوں سے محبت رکھتا ہے (ان میں شامل فرما کر) مجھ سے بھی محبت رکھ، اور جنہیں تو نے ہدایت سے سرفراز کیا، مجھے بھی (ان میں شامل فرما کر) ہدایت عطا فرما اور تو نے جو بھی فیصلہ کیا ہے مجھے اس کے شر سے محفوظ رکھ اور تو نے جو کچھ بھی عطا کیا ہے اس میں میرے لیے برکت فرما۔ بلاشبہ تو ہی فیصلے کرتا ہے، تیرے مقابلے میں کوئی فیصلہ نہیں چلتا اور جسے تو اپنا بنالے وہ کبھی ذلیل ورسوا نہیں ہوتا۔ اے ہمارے رب! تو پاک ہے، تو ہی برکتوں والا اور رفعتوں والا ہے۔''

١١٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُوْ عُمَرَ، حَفْصُ بْنُ [عَمْرٍو]: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ، فِيْ آخِرِ الْوِتْرِ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ. وَأَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ

(١١٧٩) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ وتروں کے آخر میں یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ. وَأَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ. وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ. لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ. أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)) ''یا اللہ! میں تیری ناراضی سے بچنے کے لیے تیری خوشنودی کی پناہ میں آتا ہوں، اور میں تیری

عُقُوبَتِكَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ. لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ. أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ)). [صحيح، سنن ابي داود: ١٤٢٧؛ سنن الترمذي: ٣٥٦٦؛ سنن النسائي: ١٧٤٨؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٣٠٦۔]

گرفت سے بچنے کے لیے تیری درگزر کی پناہ میں آتا ہوں اور میں تیرے غیض وغضب سے بچنے کے لیے تیری رحمت چاہتا ہوں۔ میں تیری حمد وستائش کا حق ادا نہیں کرسکتا، تو ویسا ہی ہے جیسے تونے اپنی ثناء فرمائی ہے۔''

بَابُ مَنْ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الْقُنُوتِ.

باب: قنوت میں ہاتھ نہ اٹھانے کا بیان

١١٨٠۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا عِنْدَ الْإِسْتِسْقَاءِ. فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. [صحيح بخاري: ٣٥٦٥؛ صحيح مسلم: ٨٩٦(٢٠٧٥)؛ سنن ابي داود: ١١٧١۔]

(۱۱۸۰) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ اپنی کسی دعا میں ہاتھ (اتنے) بلند نہ کرتے تھے مگر دعائے استسقاء میں، آپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے حتی کہ بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

[بَابُ] مَنْ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ.

باب: دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے اور (بعد از دعا) چہرے پر ہاتھ پھیرنے کا بیان

١١٨١۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ فَادْعُ بِبَاطِنِ كَفَّيْكَ. وَلَا تَدْعُ بِظُهُورِهِمَا. فَإِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ**)). [ضعيف، صالح بن حسان متروک ہے، نیز دیکھئے حدیث: ۹۵۹۔]

(۱۱۸۱) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو ہتھیلیوں سے، یعنی سیدھے ہاتھوں دعا کیا کرو اور ان کی پشت سے، یعنی الٹے ہاتھوں دعا مت کیا کرو۔ پس جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیا کرو۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ.

باب: دعائے قنوت رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں

١١٨٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ فَيَقْنُتُ

(۱۱۸۲) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز وتر میں دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

قَبْلَ الرُّكُوعِ. [صحيح، دیکھیے حدیث:۱۱۸۲۔]

١١٨٣ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ [بْنِ مَالِكٍ] قَالَ سُئِلَ، عَنِ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَقَالَ: كُنَّا نَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ. [صحيح، المصنف لعبدالرزاق: ٤٩٦٦ـ]

(۱۱۸۳) حمید کا بیان ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز فجر میں دعائے قنوت کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ہم قنوت رکوع سے پہلے بھی پڑھ لیتے تھے اور رکوع کے بعد بھی۔

١١٨٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ الْقُنُوتِ، فَقَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ. [صحيح بخاري: ١٠٠١؛ صحيح مسلم: ٦٧٧ (١٥٤٦)؛ سنن ابي داود: ١٤٤٤؛ سنن النسائي: ١٠٧٢ـ]

(۱۱۸۴) محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے قنوت رکوع کے بعد پڑھی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ آخِرَ اللَّيْلِ.

باب: رات کے آخری حصے میں وتر پڑھنے کا بیان

١١٨٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ، عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ. مِنْ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ، وَانْتَهَى وِتْرُهُ، حِينَ مَاتَ، فِي السَّحَرِ. [صحيح مسلم: ٧٤٥ (١٧٣٧)؛ سنن الترمذي: ٤٥٦؛ سنن النسائي: ١٦٨٢ـ]

(۱۱۸۵) مسروق رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کی بابت پوچھا (کہ آپ نمازِ وتر کس وقت پڑھتے تھے) تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر ادا کیے ہیں، رات کے ابتدائی حصے میں رات کے درمیانی حصے میں اور وفات کے قریب (عموماً) آپ کے وتر رات کے آخری حصے میں ہوتے تھے۔

١١٨٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. مِنْ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ، وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ. [حسن صحيح، مسند احمد، ١/ ١٣٧،

(۱۱۸۶) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے ہیں۔ رات کے ابتدائی حصے میں (یعنی عشاء کے بعد)، رات کے درمیانی حصے میں اور آپ کی نمازِ وتر سحر تک بھی پہنچی۔

١٤٣؛ مسند عبد بن حميد: ٧٢؛ مسند ابي يعلى: ٣٢٢؛ ابن خزيمة: ١٠٨٠-]

١١٨٧ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ خَافَ مِنكُمْ أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَلْيُوتِرْ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ لِيَرْقُدْ. وَمَنْ طَمِعَ مِنكُمْ أَنْ يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ. فَإِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ. وَذٰلِكَ أَفْضَلُ)). [صحيح مسلم: ٧٥٥ (١٧٦٦)؛ سنن الترمذي: ٤٥٥-]

(١١٨٧) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی کو اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہ ہو سکے گا تو اسے چاہیے کہ وہ رات کے ابتدائی حصے میں (نماز عشاء کے بعد) ہی وتر پڑھ لے۔ اور جسے پوری امید ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہو جائے گا، وہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھے، کیونکہ رات کے آخری حصے میں تلاوت سننے کے لیے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔“

بَابُ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرٍ أَوْ نَسِيَهُ.

باب: اگر نیند یا نسیان کے باعث وتر رہ جائیں تو وہ کس وقت ادا کرے

١١٨٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ [الْمَدَنِيُّ]، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ نَسِيَهُ، فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ، أَوْ ذَكَرَهُ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٤٣١؛ سنن الترمذي: ٤٦٥؛ سنن الدارقطني، ١/ ١٧١؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٣٠٢-]

(١١٨٨) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نیند کے غلبے یا نسیان کی وجہ سے کسی کے وتر رہ جائیں تو وہ صبح کے وقت یا یاد آنے پر پڑھ لے۔“

١١٨٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا)).

(١١٨٩) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صبح (صادق طلوع) ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔“

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ حَدِيثَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاهٍ. [صحيح مسلم: ٧٥٤ (١٧٦٤، ١٧٦٥)].

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ محمد بن یحییٰ نے فرمایا: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کی بیان کردہ روایت ضعیف ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ وَخَمْسٍ وَسَبْعٍ وَتِسْعٍ.

باب: تین، پانچ، سات اور نو رکعات وتر پڑھنے کا بیان

۱۱۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**الْوِتْرُ حَقٌّ. فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِخَمْسٍ. وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٤٢٢؛ سنن النسائي: ١٧١٢؛ ابن حبان: ٢٤١٠؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٠٢۔]

(۱۱۹۰) ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وتر حق ہے۔ پس جو شخص پانچ وتر پڑھنا چاہے وہ (پانچ) پڑھ لے، جو تین وتر پڑھنا چاہے وہ (تین) پڑھ لے اور جو ایک وتر پڑھنا چاہے وہ (ایک) پڑھ لے۔''

۱۱۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ [بْنِ أَوْفَى]، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْتِينِي، عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ. فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ فِيمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ. فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ. لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ. فَيَدْعُو رَبَّهُ. فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ. ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ. ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ. ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ، وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُو رَبَّهُ وَيُصَلِّي عَلَى نَبِيِّهِ. ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا. ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ. فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً. فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَخَذَ اللَّحْمَ، أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، بَعْدَ مَا سَلَّمَ. [صحيح مسلم: ٧٤٦ (١٧٣٩، مختصرًا)؛ سنن ابي داود: ١٣٤٢، ١٣٤٣؛ سنن الترمذي: ٤٤٥؛ سنن النسائي: ١٣١٦۔]

(۱۱۹۱) سعد بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: اے ام المومنین! آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے وتر سے متعلق آگاہ فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے مسواک اور وضو کے لیے پانی تیار رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ جس وقت چاہتا آپ کو رات کے کسی حصے میں اٹھا دیتا۔ آپ مسواک اور وضو کرتے، پھر نو رکعات (ایک ہی سلام سے) ادا فرماتے۔ آپ (پہلے) تشہد کے لیے آٹھویں رکعت میں ہی بیٹھتے۔ آپ اپنے رب سے دعائیں کرتے، ذکر الٰہی کرتے، اللہ تعالیٰ کی حمد اور دعائیں کرتے، پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہوتے، نویں رکعت پڑھتے، پھر تشہد میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی حمد کرتے، اپنے رب سے دعائیں کرتے اور اس کے نبی پر درود بھیجتے، پھر سلام پھیرتے جو ہمیں سنائی دیتا۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے۔ یہ گیارہ رکعتیں ہوئیں۔ جب رسول اللہ ﷺ عمر رسیدہ ہو گئے اور جسم بھاری ہو گیا تو آپ سات وتر پڑھتے اور سلام کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

۱۱۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ

(۱۱۹۲) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِسَبْعٍ أَوْ بِخَمْسٍ. لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ وَلَا كَلَامٍ. [**صحيح**، سنن النسائي: ١٧١٥؛ مسند احمد، ٦/ ٢٩٠۔]

اللہ ﷺ سات یا پانچ وتر (ایک ہی سلام سے) پڑھتے تھے۔ ان کے درمیان سلام یا کلام کے ذریعے سے فاصلہ نہیں کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ فِي السَّفَرِ.

باب: سفر میں وتر ادا کرنے کا بیان

١١٩٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ. لَا يَزِيدُ عَلَيْهِمَا. وَكَانَ يَتَهَجَّدُ مِنَ اللَّيْلِ. قُلْتُ: وَكَانَ يُوتِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ. [**ضعيف جدًا**، مسند احمد، ٢/ ٨٦، رقم: ٥٥٩٠ جابر الجعفی متہم بالکذب ہے۔]

(١١٩٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں (فرض نماز کی) دو رکعتیں ادا کرتے، اس سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے اور آپ رات کو تہجد بھی پڑھتے تھے۔ میں (سالم) نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ (سفر میں) وتر بھی پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

١١٩٤۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَا: سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ. وَهُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ. وَالْوِتْرُ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ. [**ضعيف جدًا**، مسند احمد، ، ١/ ٢٤١، رقم: ٢١٥٦ جابر الجعفی متہم بالکذب ہے۔]

(١١٩٤) عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر کی (فرض) نماز دو رکعتیں مقرر کی ہے۔ یہ مکمل نماز ہے، ناقص نہیں۔ اور سفر میں وتر ادا کرنا بھی سنت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ جَالِسًا.

باب: وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھنے کا بیان

١١٩٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مُوسَى الْمَرَئِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ. [سنن الترمذي: ٤٧١؛ مسند احمد، ٦/ ٢٨٩۔ یہ روایت

(١١٩٥) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ وتروں کے بعد بیٹھ کر ہلکی سی دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

حسن بصری اور میمون بن موسیٰ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

١١٩٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ. ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ. فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، قَامَ فَرَكَعَ. [صحيح مسلم: ٧٣٨ (١٧٢٤)؛ سنن ابي داود: ١٣٤٠۔]

(١١٩٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک وتر ادا کرتے۔ بعد ازاں آپ دو رکعتیں پڑھتے، ان میں قراءت بیٹھ کر کرتے (لیکن) جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الضَّجْعَةِ بَعْدَ الْوِتْرِ وَبَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

باب: وتر اور فجر کی دو سنتوں کے بعد لیٹنے کا بیان

١١٩٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا كُنْتُ أُلْفِي أَوْ أَلْقَى النَّبِيَّ ﷺ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَّا وَهُوَ نَائِمٌ عِنْدِي. قَالَ وَكِيعٌ: تَعْنِي بَعْدَ الْوِتْرِ. [صحيح بخاري: ١١٣٣؛ صحيح مسلم: ٧٤٢ (١٧٣١)؛ سنن ابي داود: ١٣١٨۔]

(١١٩٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو رات کے آخری حصے میں اپنے ہاں سویا ہوا پاتی تھی۔

امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان کی مراد یہ ہے کہ آپ وتر کے بعد (کچھ دیر کے لیے) سو جاتے تھے۔

١١٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ.

[**حسن صحيح**، سنن النسائي: ١٧٦٣؛ مسند احمد، ٦/ ٤٨]

(١١٩٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ فجر کی دو سنتیں ادا کرنے کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے تھے۔

١١٩٩ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ. [**حسن صحيح**، دیکھیے حدیث سابق: ١١٩٨۔]

(١١٩٩) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی دو سنتیں پڑھ لیتے تو (ذرا) لیٹ جاتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ.

باب: اس امر کا بیان کہ سواری پر وتر پڑھے جاسکتے ہیں

١٢٠٠ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ. فَتَخَلَّفْتُ فَأَوْتَرْتُ. فَقَالَ: مَا خَلَفَكَ؟ قُلْتُ: أَوْتَرْتُ. فَقَالَ: أَمَا لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى بَعِيرِهِ. [صحيح بخاري: ٩٩٩؛ صحيح مسلم: ٧٠٠ (١٦١٥)؛ سنن الترمذي: ٤٧٢؛ سنن النسائي: ١٦٨٩.]

(١٢٠٠) سعید بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، میں (ایک سفر میں) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا، میں ان سے پیچھے رہ گیا اور وتر ادا کر لیے (میں جب ان سے جا ملا) تو انہوں نے پوچھا، تم پیچھے کیوں رہ گئے تھے؟ میں نے عرض کیا: میں نے (سواری سے نیچے اتر کر) وتر ادا کیے ہیں، تو انہوں نے فرمایا: کیا تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اسوۂ حسنہ نہیں؟ میں نے عرض کیا: بالکل ہے۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ پر ہی وتر پڑھ لیتے تھے۔

١٢٠١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَسْفَاطِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

[**صحيح بما قبله**، قيام الليل للمروزي ص: ٢٧٨]

(١٢٠١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ أَوَّلَ اللَّيْلِ.

باب: رات کے ابتدائی حصے میں وتر پڑھنے کا بیان

١٢٠٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ: ((أَيَّ حِينٍ تُوتِرُ؟)) قَالَ: أَوَّلَ اللَّيْلِ، بَعْدَ الْعَتَمَةِ. قَالَ: ((فَأَنْتَ يَا عُمَرُ؟)) فَقَالَ: آخِرَ اللَّيْلِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَّا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ، فَأَخَذْتَ بِالْوُثْقَى. وَأَمَّا أَنْتَ يَا عُمَرُ، فَأَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ)).

(١٢٠٢) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا، آپ وتر کس وقت پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: عشاء کے بعد رات کے ابتدائی حصے میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عمر رضی اللہ عنہ! آپ؟'' انہوں نے کہا: رات کے آخری حصے میں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر! آپ نے اطمینان بخش و مضبوط طریقہ اپنا رکھا ہے، اور عمر! آپ نے ہمت و قوت والا طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔''

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں یہ حدیث ابوداود سلیمان بن

عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [**حسن صحيح**، مسنداحمد، ٣/ ٢٠٩؛ مسند ابي يعلىٰ: ١٨٢١-]

توبہ نے ایک دوسری سند سے عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کی۔

بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ.

باب: نماز میں سہو ہو جانے کا بیان

١٢٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَالْوَهْمُ مِنِّي، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: ((**إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ. أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ. فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ**)) ثُمَّ تَحَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. [صحيح بخاري: ٤٠١؛ صحيح مسلم: ٥٧٢ (١٢٧٤)؛ سنن ابي داود: ١٠٢٠؛ سنن النسائي: ١٢٤٣-]

(۱۲۰۳) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی تو اس میں کمی بیشی ہوگئی۔ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ (راویٔ حدیث) نے کہا: (کمی یا زیادتی کے بارے میں) مجھے وہم ہوا ہے۔ آپ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز میں کچھ اضافہ ہوگیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں ایک انسان ہی ہوں، جس طرح تم بھول جاتے ہو (بعض اوقات) میں بھی بھول جاتا ہوں۔ جب تم میں سے کسی کو (نماز میں) نسیان ہو جائے تو وہ بیٹھ کر دو سجدے کر لیا کرے۔'' پھر نبی ﷺ نے (قبلے کی طرف) منہ کر کے دو سجدے کیے۔

١٢٠٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى: حَدَّثَنِي عِيَاضٌ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ: أَحَدُنَا يُصَلِّي فَلَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى. فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٠٢٩؛ سنن الترمذي: ٣٩٦؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٥٠٠؛ مسند احمد، ٣/ ٢١-]

(۱۲۰۴) عیاض بن ہلال انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ہم میں سے کوئی آدمی نماز پڑھتا ہے، پھر اسے یاد نہیں رہتا کہ وہ کتنی (رکعتیں) نماز پڑھ چکا ہے (تو وہ کیا کرے؟) ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے، پھر اسے یاد ہی نہ رہے کہ کتنی (رکعتیں) نماز پڑھ چکا ہے تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔''

بَابُ مَنْ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا وَهُوَ سَاهٍ.

باب: اس امر کا بیان کہ جو شخص بھول کر ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لے

١٢٠٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنِي

(۱۲۰۵) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ نمازِ ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ سے عرض کیا

الْحَكَمُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا. فَقِيلَ لَهُ. أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) فَقِيلَ لَهُ. فَثَنَى رِجْلَهُ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. [صحيح بخاري: ٤٠٤؛ صحيح مسلم: ٥٧٢ (١٢٨١)؛ سنن ابي داود: ١٠١٩؛ سنن الترمذي: ٣٩٢؛ سنن النسائي: ١٢٥٦-]

گیا: کیا نماز (کی رکعات) میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بات کیا ہے؟'' آپ کو اصل صورت حال سے آگاہ کیا گیا تو آپ نے اپنا پاؤں موڑا، یعنی قبلہ رو ہو کر دو سجدے کیے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ قَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ سَاهِيًا.

باب: جو شخص دو رکعتوں کے بعد بھول کر (تشہد کے لیے بیٹھے بغیر) کھڑا ہو جائے

١٢٠٦ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةً، أَظُنُّ أَنَّهَا الْعَصْرُ. فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّانِيَةِ قَامَ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ. فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. [صحيح بخاري: ٨٢٩؛ صحيح مسلم: ٥٧٠ (١٢٦٩)؛ سنن ابي داود: ١٠٣٤، ١٠٣٥؛ سنن الترمذي: ٣٩١؛ سنن النسائي: ١١٧٨-]

(۱۲۰۶) ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک نماز پڑھائی جو غالباً عصر کی نماز تھی۔ آپ دو رکعت کے بعد (تشہد کے لیے) بیٹھنے سے پہلے ہی کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کیے۔

١٢٠٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَابْنُ فُضَيْلٍ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ ابْنَ بُحَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فِي ثِنْتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ نَسِيَ الْجُلُوسَ. حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَ، سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ. [**صحيح**، دیکھیے حدیث سابق: ۱۲۰۶-]

(۱۲۰۷) ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ ظہر کی نماز میں دو رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے اور تشہد کے لیے بیٹھنا بھول گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے، سوائے سلام کے تو آپ نے سہو کے دو سجدے کیے اور سلام پھیر دیا۔

١٢٠٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ

(۱۲۰۸) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی دو رکعتوں کے بعد (تشہد کے لیے بیٹھے

شُبَيْلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ. فَإِذَا اسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ١٠٣٦؛ مسند احمد، ٤/ ٢٤٧

یہ حدیث شواہد و متابعت کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے معانی الآثار للطحاوی: ١/ ٤٤٠۔]

بغیر) اٹھ کھڑا ہوا اور ابھی مکمل کھڑا نہ ہوا ہو تو اسے (یاد آنے پر) بیٹھ جانا چاہیے۔ اگر وہ مکمل کھڑا ہو چکا ہو تو (یاد آنے پر) نہ بیٹھے۔ (بلکہ سلام سے پہلے) سہو کے دو سجدے کر لے۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَرَجَعَ إِلَى الْيَقِينِ.

باب: نماز میں شک ہونے کی بنا پر یقین کی طرف رجوع کرنے کا بیان

١٢٠٩- حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الرَّقِّيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ [أَحْمَدَ] الصَّيْدَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الثِّنْتَيْنِ وَالْوَاحِدَةِ، فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً. وَإِذَا شَكَّ فِي الثِّنْتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهَا ثِنْتَيْنِ. وَإِذَا شَكَّ فِي الثَّلَاثِ وَالْأَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا. ثُمَّ لِيُتِمَّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ حَتَّى يَكُونَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ. ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٣٩٨؛ مسند احمد، ١/ ١٩٠؛ مسند ابي يعلى: ٨٣٩؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٣٢٤۔]

(١٢٠٩) عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جب تم میں سے کسی کو دو اور ایک رکعت میں شک گزرے (کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا ایک؟) تو وہ ایک شمار کرے، اور جب اسے دو یا تین میں شک ہو تو وہ دو شمار کرے، اور جب تین یا چار میں شک ہو تو وہ تین رکعات شمار کرے۔ پھر اپنی بقیہ نماز پوری کرے حتی کہ اضافے کا شک رہ جائے (اور کمی کا وہم زائل ہو جائے) پھر بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے دو سجدے کر لے۔"

١٢١٠- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُلْغِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ. فَإِذَا اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً، كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً. وَإِنْ

(١٢١٠) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز (کی تعداد رکعات) میں شک گزرے تو وہ شک زائل کر کے یقین پر بنا کر لے، اور جب اسے نماز مکمل ہو جانے کا یقین ہو جائے تو (تشہد کے بعد سلام سے پہلے) دو سجدے کر لے۔ اگر اس کی نماز مکمل ہو چکی تھی تو یہ زائد رکعت نفل شمار ہو گی اور اگر اس کی نماز واقعی ناقص تھی تو وہ

كَانَتْ نَاقِصَةً، كَانَتِ الرَّكْعَةُ لِتَمَامِ صَلَاتِهِ، وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ رَغْمَ أَنْفِ الشَّيْطَانِ)). [صحيح مسلم: ٥٧١ (١٢٧٢)؛ سنن ابي داود: ١٠٢٤، ١٠٢٦؛ سنن النسائي: ١٢٣٩-]

اس رکعت سے پوری ہو جائے گی، اور یہ دو سجدے شیطان کی ناک خاک آلود کرنے کا باعث ہوں گے۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَتَحَرَّى الصَّوَابَ.

باب: جسے نماز میں شک گزرے، وہ صحیح صورت معلوم کرنے کی کوشش کرے

١٢١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ شُعْبَةُ: كَتَبَ إِلَيَّ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ . قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةً لَا نَدْرِي أَزَادَ أَوْ نَقَصَ. فَسَأَلَ. فَحَدَّثْنَاهُ فَثَنَى رِجْلَهُ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ . ثُمَّ سَلَّمَ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَأَنْبَأْتُكُمُوهُ. وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ. فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي. وَأَيُّكُمْ مَا شَكَّ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذَلِكَ مِنَ الصَّوَابِ، فَيُتِمَّ عَلَيْهِ وَيُسَلِّمْ وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ)). [صحيح بخاري: ٤٠١؛ صحيح مسلم: ٥٧٢ (٢١٧٤) نیز دیکھئے حدیث: ۱۲۰۳-]

(۱۲۱۱) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز پڑھائی، ہمیں یہ معلوم نہیں کہ اس میں کمی سرزد ہوئی یا اضافہ ہوا، تو (نماز کے بعد) آپ نے دریافت فرمایا، ہم نے آپ کو بتا دیا، پھر آپ اپنے پاؤں موڑ کر قبلہ رخ ہو گئے اور دو سجدے کر کے سلام پھیرا۔ پھر آپ نے ہماری طرف منہ کر کے فرمایا: "اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو میں تمھیں اس سے آگاہ کر دیتا۔ میں بھی ایک انسان ہی ہوں۔ جس طرح تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔ جب میں بھول جاؤں تو تم مجھے یاد دلا دیا کرو اور تم میں سے جسے بھی نماز میں شک گزرے تو وہ صحیح صورت معلوم کرنے کی کوشش کرے، پھر اس (یقینی صورت) کے مطابق اپنی نماز مکمل کرے، سلام پھیر دے اور دو سجدے کر لے۔"

١٢١٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ [مِسْعَرٍ]، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ)).

قَالَ الطَّنَافِسِيُّ: هَذَا الْأَصْلُ، وَلَا يَقْدِرُ أَحَدٌ يَرُدُّهُ.

[**صحیح**، دیکھئے حدیث سابق: ۱۲۰۳، ۱۲۱۱]

(۱۲۱۲) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کسی کو نماز میں شک گزرے تو وہ صحیح صورت معلوم کرنے کی پوری کوشش کرے، پھر دو سجدے کر لے۔"

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ علی بن محمد طنافسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہی بات درست ہے جس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔

بَابُ فِيمَنْ سَلَّمَ مِنْ ثِنْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ

باب: اس امر کا بیان کہ جو شخص سہواً دو یا

سَاهِيًا.

تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے

١٢١٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ. قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَهَا فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقَصُرَتْ أَوْ نَسِيتَ؟ قَالَ: **((مَا قَصُرَتْ وَمَا نَسِيتُ))** قَالَ: إِذًا، فَصَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ. قَالَ: **((أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟))** قَالُوا: نَعَمْ. فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٠١٧؛ ابن خزيمة: ١٠٣٤۔]

(۱۲۱۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھول گئے اور دو رکعتوں پر ہی سلام پھیر دیا۔ ایک آدمی جسے لوگ ذوالیدین کہتے تھے، نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہ نماز کم ہوئی ہے اور نہ میں بھولا ہوں۔'' عرض کیا: تو پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپ نے (دوسرے صحابہ سے) دریافت کیا: ''کیا ایسے ہی ہے جیسے ذوالیدین کہہ رہا ہے؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تب آپ نے آگے بڑھ کر دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیرا، پھر سہو کے دو سجدے کیے۔

١٢١٤ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ سَلَّمَ. ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ يَسْتَنِدُ إِلَيْهَا. فَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ يَقُولُونَ: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ. وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. فَهَابَاهُ أَنْ يَقُولَا لَهُ شَيْئًا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ طَوِيلُ الْيَدَيْنِ، يُسَمَّى ذَا الْيَدَيْنِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: **((لَمْ تَقْصُرْ وَلَمْ أَنْسَ))** قَالَ: فَإِنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ. فَقَالَ: **((أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟))** فَقَالُوا: نَعَمْ. فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ سَلَّمَ. ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. ثُمَّ سَلَّمَ.

[صحيح بخاري: ٤٨٢؛ صحيح مسلم: ٥٧٣ (١٢٨٨)]

(۱۲۱۴) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دن کے پچھلے پہر کی دو نمازوں میں سے ایک نماز (ظہر یا عصر) کی دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ مسجد میں ایک لکڑی تھی نبی ﷺ اس سے ٹیک لگایا کرتے تھے۔ پھر آپ اٹھ کر اس کی طرف چلے۔ جلدی جانے والے لوگ چل دیئے اور کہنے لگے کہ نماز کم ہوگئی ہے۔ نمازیوں میں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے مگر انہوں نے کچھ کہنے کی جسارت نہ کی۔ لوگوں میں ایک آدمی جس کے ہاتھ ذرا لمبے تھے اور انہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نماز کم ہوئی ہے اور نہ میں بھولا ہوں۔'' ذوالیدین نے عرض کیا: آپ نے دو ہی رکعتیں پڑھائی ہیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا ایسے ہی ہے جیسے ذوالیدین کہہ رہا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر دو رکعتیں (مزید) پڑھائیں، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔

١٢١٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَأَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ

(۱۲۱۵) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ. ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ. فَقَامَ الْخِرْبَاقُ، رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ، فَنَادَى: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجُرُّ إِزَارَهُ. فَسَأَلَ، فَأُخْبِرَ. فَصَلَّى تِلْكَ الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ. ثُمَّ سَلَّمَ. ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. ثُمَّ سَلَّمَ.

[صحيح مسلم: ٥٧٤ (١٢٩٣)؛ سنن ابي داود: ١٠١٨؛ سنن النسائي: ١٢٣٨۔]

نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا، پھر اٹھ کر حجرے میں تشریف لے گئے۔ لمبے ہاتھوں والے ایک آدمی جن کا نام خرباق رضی اللہ عنہ تھا۔ انہوں نے آپ ﷺ کو (باہر ہی سے) آواز دی کہ اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم ہوگئی ہے؟ آپ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے غصے کی حالت میں باہر تشریف لائے اور (اس بارے میں) دریافت فرمایا، آپ کو بتایا گیا، پھر جو رکعت رہ گئی تھی وہ آپ نے پڑھائی، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ.

باب: سلام سے پہلے سجدۂ سہو کرنے کا بیان

١٢١٦۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَقَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَيَدْخُلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ حَتَّى لَا يَدْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ. فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ يُسَلِّمْ))**.

[**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ١٠٣٢۔]

(۱۲۱۶) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو شیطان آکر اس کے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے (اور اسے خیالات میں مشغول کر دیتا ہے) یہاں تک کہ اسے یاد ہی نہیں رہتا کہ اس نے نماز میں اضافہ کیا ہے یا کمی۔ جب ایسی صورت پیش آجائے تو اسے چاہیے کہ وہ سلام سے پہلے دو سجدے کر لے، پھر سلام پھیر دے۔''

١٢١٧۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَقَ: أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ بَيْنَ ابْنِ آدَمَ وَبَيْنَ نَفْسِهِ. فَلَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى. فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ))**. [**حسن صحيح**، مسند احمد، ٢/ ٤٨٣]

(۱۲۱۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ شیطان (نماز کے دوران میں آکر) انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ نمازی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب ایسی صورت پیش آجائے تو اسے سلام سے پہلے دو سجدے کر لینے چاہیے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ.

باب: سلام کے بعد سجدۂ سہو کرنے کا بیان

۱۲۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ. وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ ذَلِكَ. [**صحيح**، مسند حميدى: ٩٦؛ مسند احمد، ٢/ ٤٨٣؛ ابن خزيمة: ١٠٥٨-]

(۱۲۱۸) علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سہو کے دو سجدے سلام کے بعد کیے تھے اور بیان کیا کہ بلاشبہ نبی ﷺ نے بھی ایسے ہی کیا تھا۔

۱۲۱۹- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ سَالِمٍ الْعَنْسِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**فِي كُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ، بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ**)). [**حسن**، سنن ابي داود: ١٠٣٨-]

(۱۲۱۹) ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''ہر سہو میں سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے ہیں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ عَلَى الصَّلَاةِ.

باب: نماز پر بنا کرنے کا بیان

۱۲۲۰- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى التَّيْمِيُّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ وَكَبَّرَ. ثُمَّ أَشَارَ إِلَيْهِمْ، فَمَكَثُوا. ثُمَّ انْطَلَقَ فَاغْتَسَلَ، وَكَانَ رَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً. فَصَلَّى بِهِمْ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((**إِنِّي خَرَجْتُ إِلَيْكُمْ جُنُبًا. وَإِنِّي نَسِيتُ حَتَّى قُمْتُ فِي الصَّلَاةِ**)). [**حسن صحيح**، یہ حدیث متابعت وشواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھیے مسند احمد، ٢/ ٤٤٨؛ سنن الدارقطني، ١/ ٣٦١؛ السنن الكبرى للبيهقي، ٢/ ٣٩٧ وغیرہ۔]

(۱۲۲۰) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے اور اللہ اکبر کہہ دیا، پھر آپ نے صحابہ کو (نماز میں اسی طرح کھڑے رہنے کا) اشارہ کیا تو وہ کھڑے رہے۔ آپ نے جا کر غسل کیا اور (جب واپس تشریف لائے تو) آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پس آپ نے نماز پڑھائی اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: ''میں جنابت کی حالت میں تمہاری طرف آ گیا تھا اور میں بھول گیا، یہاں تک کہ میں نماز میں کھڑا ہو گیا۔''

١٢٢١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَنْ أَصَابَهُ قَيْءٌ أَوْ رُعَافٌ أَوْ قَلَسٌ أَوْ مَذْيٌ، فَلْيَنْصَرِفْ، فَلْيَتَوَضَّأْ. ثُمَّ لِيَبْنِ عَلَى صَلَاتِهِ، وَهُوَ فِي ذَلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ))**. [**ضعيف**، سنن الدارقطني، ١/ ١٥٤ اسماعیل بن عیاش مدلس ہیں، نیز ان کی غیر شامیوں سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔]

(۱۲۲۱) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے (دوران نماز میں) قے آجائے یا نکسیر پھوٹے یا کوئی چیز پیٹ میں (تیزابیت کی وجہ) سے منہ تک آجائے یا مذی خارج ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ (نماز چھوڑ کر) چلا جائے، وضو کرے، پھر اپنی نماز پر بنا کرے، بشرطیکہ اس دوران میں کسی سے کوئی بات نہ کی ہو۔“

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَحْدَثَ فِي الصَّلَاةِ كَيْفَ يَنْصَرِفُ.

باب: جسے نماز کے دوران میں حدث لاحق ہو جائے، وہ نماز چھوڑ کر کس طرح جائے؟

١٢٢٢ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ بْنِ عَبِيدَةَ بْنِ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: **((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَأَحْدَثَ، فَلْيُمْسِكْ عَلَى أَنْفِهِ، ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ))**.

۱۲۲۲: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کے دوران میں کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک پکڑے، پھر (باہر) چلا جائے۔“

حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. [**صحيح**، عمر بن علی مدلس اور عمر بن قیس متروک ہے، لیکن ان کی متابعت اور شواہد موجود ہیں۔ دیکھیے: سنن ابي داود: ١١١٤؛ سنن الدارقطني، ١/ ١٥٧، ١٥٨؛ ابن خزيمة: ١٠١٩؛ ابن حبان: ٢٢٣٨؛ المستدرك للحاكم، ١/ ١٨٤۔]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ حرملہ بن یحییٰ کے طریق سے بھی اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْمَرِيضِ.

باب: بیمار آدمی کی نماز کا بیان

١٢٢٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنِ ابْنِ

(۱۲۲۳) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے ناسور (بواسیر) کا عارضہ تھا۔ میں نے نبی ﷺ سے نماز کے بارے

بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كَانَ بِي النَّاصُورُ. فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ. فَقَالَ: ((صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا. فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ، فَعَلَى جَنْبٍ)). [صحيح بخاري: ١١١٧، ١١١٦، ١١١٥؛ سنن ابي داود: ٩٥٢؛ سنن الترمذي: ٣٧٢۔]

میں دریافت کیا (کہ میں نماز کس طرح پڑھا کروں؟) آپ نے فرمایا: ”کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو۔ اگر کھڑے ہونے کی استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لیا کرو اور اگر بیٹھنے کی بھی استطاعت نہ ہو تو پہلو کے بل (لیٹ کر نماز) پڑھ لیا کرو۔“

١٢٢٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي حَرِيزٍ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى جَالِسًا عَلَى يَمِينِهِ، وَهُوَ وَجِعٌ.

[**ضعيف الاسناد جدا**، المعجم الكبير للطبراني، ٢٢/٤٦ جابر الجعفی متہم بالکذب ہے۔]

(۱۲۲۴) وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے دائیں طرف جھک کر بیٹھے ہوئے نماز پڑھی، اور آپ بیمار تھے۔

بَابٌ فِي صَلَاةِ النَّافِلَةِ قَاعِدًا.

باب: نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا بیان

١٢٢٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي ذَهَبَ بِنَفْسِهِ ﷺ مَا مَاتَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ. وَكَانَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا. [**صحيح**، سنن النسائي: ١٦٥٥، ١٦٥٦ والكبرى: ١٢٦٨؛ ابن حبان: ٢٥٠٧۔]

(۱۲۲۵) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے نبی ﷺ کو وفات دی! آپ ﷺ اس وقت تک فوت نہیں ہوئے جب تک آپ اکثر (نفلی) نماز بیٹھ کر نہ پڑھنے لگے۔ نبی ﷺ کو اعمال میں سے وہ صالح عمل زیادہ پسند تھا جس پر انسان ہمیشگی اختیار کرے، اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔

١٢٢٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ. فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً. [صحيح بخاري: ١١١٩؛ صحيح مسلم: ٧٣١ (١٧٠٤، ١٧٠٥)؛ سنن ابي داود: ٩٥٤؛ سنن الترمذي: ٣٧٤؛ سنن النسائي: ١٦٤٩۔]

(۱۲۲۶) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ (نماز میں) بیٹھ کر قراءت کرتے، پھر جب آپ رکوع کرنا چاہتے تو اتنی دیر کے لیے کھڑے ہو جاتے جتنی دیر میں آدمی چالیس آیات پڑھ لے۔

١٢٢٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

(۱۲۲۷) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں

بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ إِلَّا قَائِمًا. حَتَّى دَخَلَ فِي السِّنِّ. فَجَعَلَ يُصَلِّي جَالِسًا. حَتَّى إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ قِرَاءَتِهِ أَرْبَعُونَ آيَةً، أَوْ ثَلَاثُونَ آيَةً، قَامَ فَقَرَأَهَا وَسَجَدَ.

[صحيح بخاري: ١١١٨؛ صحيح مسلم: ٧٣١، (١٧٠٤)، نیز دیکھئے حدیث سابق:١٢٢٦۔]

نے رسول اللہ ﷺ کو رات کی نماز کھڑے ہو کر ہی پڑھتے دیکھا ہے حتی کہ آپ عمر رسیدہ ہو گئے، پھر بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔ جب تیس یا چالیس آیات کے برابر قراءت باقی رہ جاتی تو آپ کھڑے ہو جاتے اور قراءت مکمل کر کے سجدہ کرتے۔

١٢٢٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا. وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا. فَإِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا. وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا. [صحيح مسلم: ٧٣٠ (١٦٩٩)؛ سنن ابي داود؛ ١٢٥١؛ سنن الترمذي: ٣٧٥۔]

(١٢٢٨) عبداللہ بن شقیق عقیلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا (کہ آپ کا کیا معمول تھا؟) تو انہوں نے فرمایا: آپ رات کو بہت دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور (کبھی) بہت دیر تک بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر قراءت کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ.

باب: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ملتا ہے

١٢٢٩۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا قُطْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي جَالِسًا. فَقَالَ: ((صَلَاةُ الْجَالِسِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ)). [**صحيح**، یہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے، لیکن شواہد کے ساتھ صحیح ہے، دیکھئے صحيح مسلم: ٧٣٥ (١٧١٥)؛ سنن ابي داود: ١٩٥٠؛ سنن النسائي: ١٦٦٠ وغیرہ۔]

(١٢٢٩) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے کہ نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ''کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز (اجر و ثواب میں) آدھی ہے۔''

١٢٣٠۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(١٢٣٠) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ نے کچھ لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا، آپ نے فرمایا: ''کھڑے ہو کر نماز

أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فَرَأَى أُنَاسًا يُصَلُّوْنَ قُعُودًا. فَقَالَ: ((صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ)).

[**صحيح**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ١٢٧٣؛ مسند احمد، ٣/ ٢١٤.]

پڑھنے والے سے بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز (اجر و ثواب میں) آدھی ہے۔''

١٢٣١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي قَاعِدًا. قَالَ: ((مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ. وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ. وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ)).

[صحيح بخاري: ١١١٥، ١١١٦؛ سنن ابي داود: ٩٥١؛ سنن الترمذي: ٣٧١؛ سنن النسائي: ١٦٦١.]

(١٢٣١) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا جو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ آپ نے فرمایا: ''جو آدمی کھڑے ہو کر نماز پڑھے وہ افضل ہے۔ جو بیٹھ کر نماز پڑھے، اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر نماز پڑھے اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے بھی آدھا ثواب ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ.

باب: بیماری کے ایام میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا بیان

١٢٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ. ح: و: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ: لَمَّا ثَقُلَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ. فَقَالَ: ((مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ. تَعْنِي رَقِيقٌ. وَمَتَى مَا يَقُوْمُ مَقَامَكَ يَبْكِي فَلَا يَسْتَطِيعُ. فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ. فَقَالَ: ((مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ)) قَالَتْ: فَأَرْسَلْنَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ. فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ

(١٢٣٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مرض الموت میں مبتلا ہوئے۔ ابو معاویہ نے کہا: جب آپ بیمار ہوئے (نماز کا وقت ہوا تو) بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کی اطلاع دینے کے لیے آئے تو آپ نے فرمایا: ''ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔'' ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو بکر رضی اللہ عنہ تو رقیق القلب ہیں۔ وہ آپ کی جگہ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوں گے تو (رقت کی وجہ سے) رونے لگیں گے اور نماز نہیں پڑھا سکیں گے، اگر آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں تو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں گے۔ آپ نے (دوبارہ) فرمایا: ''ابو بکر سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ تم تو یوسف علیہ السلام کی ساتھ والیاں ہو۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف (نبی ﷺ کا) پیغام بھجوا دیا،

مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً. فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ. وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ. فَلَمَّا أَحَسَّ بِهِ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ. فَأَوْمَى إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ مَكَانَكَ. قَالَ، فَجَاءَ حَتَّى أَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ. فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْتَمُّ بِالنَّبِيِّ ﷺ. وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِأَبِي بَكْرٍ. [صحيح بخاري: ٦٦٤؛ صحيح مسلم: ٤١٨ (٩٤١)؛ سنن النسائي: ٨٣٤-]

انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کی۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کو کچھ افاقہ محسوس ہوا تو آپ دو آدمیوں کا سہارا لے کر نماز کے لیے تشریف لائے۔ (کمزوری کی وجہ سے آپ کے لیے قدم اٹھانا مشکل تھا جس بنا پر) آپ کے قدموں سے زمین پر لکیر بن رہی تھی۔ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آپ کی موجودگی کا احساس ہوا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ اپنی جگہ رکے رہیں۔ آپ تشریف لائے حتی کہ ان دونوں نے آپ کو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔ پھر (نماز اس طرح ادا کی گئی کہ) ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی اقتدا کر رہے تھے اور (باقی) لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

١٢٣٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ. فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ. فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خِفَّةً. فَخَرَجَ. وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ. فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ. فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، أَيْ كَمَا أَنْتَ. فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ، إِلَى جَنْبِهِ. فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ. [صحيح بخاري: ٦٨٣؛ صحيح مسلم: ٤١٨ (٩٤٣)؛ سنن الترمذي: ٣٦٧٢-]

(۱۲۳۳) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری کے دنوں میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نمازیں پڑھائیں۔ چنانچہ وہ نمازیں پڑھاتے رہے، پھر (جس دن) رسول اللہ ﷺ نے افاقہ محسوس کیا تو آپ (نماز کے لیے مسجد میں) تشریف لائے۔ اس وقت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کرا رہے تھے۔ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ آپ اپنی جگہ ٹھہرے رہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں ان کے برابر بیٹھ گئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے اور (باقی) لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے۔

١٢٣٤- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، مِنْ كِتَابِهِ فِي بَيْتِهِ، قَالَ سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ أَنْبَأَنَا عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ. ثُمَّ أَفَاقَ. فَقَالَ: **((أَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ؟))** قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: **((مُرُوا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ.**

(۱۲۳۴) سالم بن عبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیماری کے عالم میں رسول اللہ ﷺ پر بے ہوشی طاری ہوگئی، پھر افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ”کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”بلال رضی اللہ عنہ سے کہو، وہ اذان کہیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ”کیا نماز کا وقت ہو

وَمُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ، فَأَفَاقَ. فَقَالَ: ((أَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ. وَمُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ. فَأَفَاقَ، فَقَالَ: ((أَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ. وَمُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبِيْ رَجُلٌ أَسِيْفٌ. فَإِذَا قَامَ ذٰلِكَ الْمُقَامَ يَبْكِيْ، لَا يَسْتَطِيْعُ. فَلَوْ أَمَرْتَ غَيْرَهُ. ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ. فَأَفَاقَ، فَقَالَ: ((مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ. وَمُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ. أَوْ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ)) قَالَ، فَأُمِرَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ. وَأُمِرَ أَبُوْ بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ. ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَجَدَ خِفَّةً، فَقَالَ: ((انْظُرُوْا لِيْ مَنْ أَتَّكِئُ عَلَيْهِ)) فَجَاءَتْ بَرِيْرَةُ وَرَجُلٌ آخَرُ، فَاتَّكَأَ عَلَيْهِمَا. فَلَمَّا رَآهُ أَبُوْ بَكْرٍ، ذَهَبَ لِيَنْكِصَ. فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ، أَنِ اثْبُتْ مَكَانَكَ. ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِ أَبِيْ بَكْرٍ. حَتَّى قَضَى أَبُوْ بَكْرٍ صَلَاتَهُ. ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ.

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. لَمْ يُحَدِّثْ بِهِ غَيْرُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ. [**صحيح**، شمائل ترمذي: ٣٩٧؛ صحيح ابن خزيمة: ١٥٤١-]

چکا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''بلال سے کہو، وہ اذان کہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اس کے بعد آپ پر دوبارہ بے ہوشی طاری ہوگئی۔ افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ''کیا نماز کا وقت ہو چکا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''بلال رضی اللہ عنہ سے کہو، وہ اذان کہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: میرے ابا جان تو انتہائی رفیق القلب ہیں۔ جب وہ اس جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے لگیں گے اور نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ اگر آپ کسی دوسرے کو (نماز پڑھانے کا) حکم دے دیں، پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ افاقہ ہونے پر آپ نے فرمایا: ''بلال رضی اللہ عنہ سے کہو، وہ اذان کہہ دیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ تم تو یوسف علیہ السلام کی ساتھ والیاں ہو۔'' سالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تو انہوں نے اذان کہی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تو انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پھر (جب) رسول اللہ ﷺ کو افاقہ محسوس ہوا تو آپ نے فرمایا: ''کسی کو دیکھو جو مجھے سہارا دے سکے۔'' چنانچہ بریرہ رضی اللہ عنہا آ گئیں اور ایک دوسرا آدمی آیا۔ آپ ان دونوں کے سہارے سے (مسجد کی طرف) چلے۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے انہیں اشارہ کر دیا کہ وہ اپنی جگہ پر ہی ٹھہریں۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے حتی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی۔

امام ابوعبداللہ (ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اسے نصر بن علی کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔

١٢٣٥ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ

(١٢٣٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب رسول

إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْأَرْقَمِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيهِ، كَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ. فَقَالَ: ((ادْعُوا لِيْ عَلِيًّا)) قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ نَدْعُو لَكَ أَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ: ((ادْعُوهُ)) قَالَتْ حَفْصَةُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ نَدْعُو لَكَ عُمَرَ؟ قَالَ: ((ادْعُوهُ)) قَالَتْ أُمُّ الْفَضْلِ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ نَدْعُو لَكَ الْعَبَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا اجْتَمَعُوا رَفَعَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ. فَنَظَرَ فَسَكَتَ. فَقَالَ عُمَرُ: قُوْمُوْا عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. ثُمَّ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ. فَقَالَ: ((مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ حَصِرٌ. وَمَتَى لَا يَرَاكَ، يَبْكِيْ، وَالنَّاسُ يَبْكُوْنَ. فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ. فَخَرَجَ أَبُوْ بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ. فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فِيْ نَفْسِهِ خِفَّةً. فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ. وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ. فَلَمَّا رَآهُ النَّاسُ سَبَّحُوا بِأَبِيْ بَكْرٍ. فَذَهَبَ لِيَسْتَأْخِرَ. فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَيْ مَكَانَكَ. فَجَاءَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فَجَلَسَ عَنْ يَمِيْنِهِ. وَقَامَ أَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ يَأْتَمُّ بِالنَّبِيِّ ﷺ، وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِأَبِيْ بَكْرٍ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَخَذَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَيْثُ كَانَ بَلَغَ أَبُوْ بَكْرٍ.

قَالَ وَكِيْعٌ: وَكَذَا السُّنَّةُ.

قَالَ: فَمَاتَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ ذَلِكَ.

[مسند احمد، ۱/ ۲۳۱؛ مسند ابي يعلى: ۲۷۰۸ یہ روایت ابواسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ مسند احمد، ۱/ ۲۰۹ میں اس کا شاہد بھی قیس بن ربیع کی وجہ سے ضعیف ہے، لہٰذا اسے قوی کہنا

اللہ ﷺ مرض الموت میں مبتلا ہوئے، آپ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا: "علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔" عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلا لیں؟ آپ نے فرمایا: "بلا لو۔" ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! عمر رضی اللہ عنہ کو بلا لیں؟ آپ نے فرمایا: "بلا لو۔" ام فضل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! عباس رضی اللہ عنہ کو بلا لیں؟ آپ نے فرمایا: "ہاں۔" جب یہ سب لوگ جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر دیکھا اور خاموش ہو گئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اٹھ جاؤ۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کی اطلاع دینے کے لیے حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: "ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔" عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابوبکر رضی اللہ عنہ تو نرم دل آدمی اور کم گو ہیں۔ جب وہ آپ کو (جائے نماز پر) نہیں پائیں گے تو رونے لگیں گے اور (اس طرح) دوسرے لوگ بھی رونے لگیں گے۔ اگر آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں! چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جا کر لوگوں کو نماز پڑھائی۔ رسول اللہ ﷺ نے افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر تشریف لائے (کمزوری کی بنا پر) آپ کے قدموں سے زمین پر لکیر بنتی جا رہی تھی۔ جب لوگوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (آگاہ کرنے کے لیے) سبحان اللہ، سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ اپنی جگہ پر ٹھہریں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان کی دائیں جانب بیٹھ گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے اور وہ نبی ﷺ کی اقتدا کر رہے تھے اور باقی لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا کر رہے تھے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قراءت

غلط ہے، نیز یہ صحیح بخاری (۶۸۷) کی حدیث کے بھی مخالف ہے۔]

وہیں سے شروع کی جہاں ابو بکر رضی اللہ عنہ پہنچ چکے تھے۔ وکیع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہی سنت ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اسی بیماری میں ہوئی تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِهِ.

۱۲۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ صَلَّى بِهِمْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَكْعَةً. فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ. فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُتِمَّ الصَّلَاةَ. قَالَ: ((**وَقَدْ أَحْسَنْتَ. كَذٰلِكَ فَافْعَلْ**)). [صحيح مسلم: ۲۷۴ (۶۳۰)؛ سنن النسائي: ۱۰۸؛ مسند احمد، ۴/ ۲۴۸۔]

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے ایک آدمی کی اقتدا میں نماز پڑھنے کا بیان

(۱۲۳۶) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (قافلے سے) پیچھے رہ گئے۔ ہم قافلے والوں کے پاس پہنچے تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ انہیں ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کو محسوس کیا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ نماز مکمل کریں۔ (نماز کے بعد) آپ نے فرمایا: ''تم نے بہت اچھا کیا، ایسا ہی کیا کرو۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ.

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُوْدُوْنَهُ. فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ جَالِسًا. فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا. فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((**إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ. فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا. وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا. وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا**)). [صحيح بخاري: ۶۸۸، ۱۱۱۳؛ صحيح مسلم: ۴۱۲ (۹۲۶)]

باب: امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے

(۱۲۳۷) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے۔ آپ کے صحابہ میں سے لوگ آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور انہوں نے آپ کی اقتدا میں کھڑے ہو کر نماز شروع کی۔ آپ نے انہیں (نماز میں) بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا: ''امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ جب وہ (رکوع سے یا سجدے سے) اٹھے تو تم اٹھو۔ وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ

(۱۲۳۸) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گرے اور آپ کا جسم دائیں طرف سے زخمی ہو گیا۔

النَّبِيَّ ﷺ صُرِعَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ. فَدَخَلْنَا نَعُودُهُ. وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ. فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا، وَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا. فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: ((**إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ. فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا. وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا. وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا. وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعِينَ**)). [صحيح بخاري: ٨٠٥؛ صحيح مسلم: ٤١١ (٩٢١)؛ سنن النسائي: ٧٩٥]

ہم آپ کی تیمارداری کے لیے حاضر ہوئے۔ نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپ کی اقتدا میں بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ نے نماز پڑھ لی تو فرمایا: ''امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ جب وہ ''اللہ اکبر'' کہے تو تم ''اللہ اکبر'' کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب وہ ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہے تو تم ''ربنا ولک الحمد'' کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو، اور جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

١٢٣٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ. فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا. وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا. وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. وَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا. وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا**)). [**صحيح**، المصنف لابن ابي شيبة، ١/ ٢٢٧؛ مسند احمد، ٢/ ٢٣٠، ٤١١؛ مسند ابي يعلى: ٥٩٠٩.]

(١٢٣٩) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر (اللہ اکبر) کہے تو تم تکبیر کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب وہ ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہے، تو تم ''ربنا ولک الحمد'' کہو، اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

١٢٤٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ [الْمِصْرِيُّ]: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَبُو بَكْرٍ يُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ. فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا. فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُودًا. فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: ((**إِنْ كِدْتُمْ أَنْ تَفْعَلُوا فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ. يَقُومُونَ عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ. فَلَا تَفْعَلُوا. ائْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا. وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا**)). [صحيح مسلم: ٤١٣ (٩٢٨)؛ سنن ابي داود: ٦٠٦؛ سنن النسائي: ١٢٠١.]

(١٢٤٠) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے تو ہم نے آپ کے پیچھے نماز ادا کی، جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے، ابو بکر رضی اللہ عنہ تکبیر کہہ کر لوگوں کو آپ کی تکبیر سنا رہے تھے، یعنی وہ مکبّر تھے۔ آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو ہمیں کھڑے دیکھا، آپ نے ہمیں (بیٹھ جانے کا) اشارہ کیا اور ہم بیٹھ گئے، لہٰذا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''تم تو فارسیوں اور رومیوں کی طرح عمل کرنے لگے تھے۔ ان کے بادشاہ بیٹھے ہوتے اور وہ ان کے سامنے کھڑے رہتے ہیں۔ تم اس طرح نہ کیا کرو۔ اپنے اماموں کی اقتدا کرو۔ اگر امام کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے

ہو کر نماز پڑھو، وہ بیٹھ کر پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔‘‘

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ.

باب: نماز فجر میں دعائے قنوت کا بیان

١٢٤١ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ، قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ هَاهُنَا بِالْكُوفَةِ، نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِينَ. فَكَانُوا يَقْنُتُونَ فِي الْفَجْرِ؟ فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٤٠٢، ٤٠٣؛ سنن النسائي: ١٠٨١؛ مسند احمد، ٣/ ٤٧٢ـ]

(۱۲۴۱) ابو مالک سعد بن طارق اشجعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم سے عرض کیا: ابا جان! آپ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتدا میں نمازیں ادا کر چکے ہیں۔ آپ نے یہاں کوفہ میں تقریباً پانچ سال علی رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں بھی نمازیں پڑھی ہیں۔ کیا یہ لوگ نماز فجر میں قنوت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: بیٹا! یہ بدعت ہے۔

١٢٤٢ ـ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ [بَكْرٍ] الضَّبِّيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى، زُنْبُورٌ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: نُهِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ. [**موضوع**، سنن الدارقطني، ٢/ ٣٨؛ الضعفاء للعقيلي، ٣/ ٣٦٧ عنبسہ بن عبدالرحمٰن متروک متہم بالکذب ہے۔]

(۱۲۴۲) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو نماز فجر میں قنوت پڑھنے سے منع کر دیا گیا تھا۔

١٢٤٣ ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ. يَدْعُو عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، شَهْرًا. ثُمَّ تَرَكَ. [صحيح بخاري: ٤٠٨٩؛ صحيح مسلم: ٦٧٧ (١٥٥٤)؛ سنن النسائي: ١٠٧٨ـ]

(۱۲۴۳) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں قنوت فرماتے تھے۔ (جس میں) ایک عرب قبیلے کے لیے بددعا کرتے رہے تھے۔ پھر آپ نے اسے ترک کر دیا۔

١٢٤٤ ـ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ

(۱۲۴۴) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب صبح کی نماز (میں رکوع) سے سر اٹھایا تو فرمایا: ’’یا اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ کے کمزور

مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ. اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ)). [صحيح بخاري: ٢٦٠٠؛ صحيح مسلم: ٦٧٥ (١٥٤١)؛ سنن النسائي: ١٠٧٤۔]

مسلمانوں کو (کفار کی گرفت سے) نجات دے۔ یا اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت کر دے اور ان پر عہدِ یوسف علیہ السلام کے سالوں کی طرح (قحط و بدحالی کے) سال مسلّط فرما۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ.

باب: حالتِ نماز میں سانپ اور بچھو کو مار دینے کا بیان

١٢٤٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ: الْعَقْرَبِ وَالْحَيَّةِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٩٢١؛ سنن الترمذي: ٣٩٠؛ سنن النسائي: ١٢٠٣؛ ابن خزيمة: ٨٦٩؛ ابن حبان: ٥٢٨؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٥٦؛ ابن الجارود: ٢١٣۔]

(١٢٤٥) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ نماز میں اَسْوَدَین، یعنی بچھو اور سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

١٢٤٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الدَّهَّانُ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَدَغَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَقْرَبٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ. فَقَالَ: ((لَعَنَ اللَّهُ الْعَقْرَبَ. مَا تَدَعُ الْمُصَلِّيَ وَغَيْرَ الْمُصَلِّي. اقْتُلُوهَا فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ)). [**صحيح**، المعجم الاوسط للطبراني، ٧/ ٢٢١، ح: ٧٣٢٩؛ الكامل لابن عدى، ٢/ ٢١٣۔]

(١٢٤٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک بچھو نے آپ کو ڈنک مارا۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی لعنت ہو بچھو پر، یہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نمازی کو۔ اسے حِل و حرم (حدودِ حرم میں یا جہاں بھی پاؤ) مار دیا کرو۔''

١٢٤٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ: حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَتَلَ عَقْرَبًا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ.

(١٢٤٧) ابن ابی رافع رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچھو کو مار ڈالا، جبکہ آپ نماز ادا کر رہے تھے۔

[**ضعیف**، مندل بن علی العنزی اور محمد بن عبیداللہ دونوں ضعیف ہیں۔]

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ.

باب: فجر اور عصر کے بعد (نفلی) نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان

١٢٤٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ. وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ [خُبَيْبِ] بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَلَاتَيْنِ: عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. [صحيح بخاري: ٥٨٤؛ صحيح مسلم: ١٥١١ (٣٨٠٣)]

(۱۲۴۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو نمازوں کے پڑھنے سے منع فرمایا ہے، یعنی فجر کے بعد نماز پڑھنے سے حتی کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد حتی کہ سورج غروب ہو جائے۔

١٢٤٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ))**. [صحيح بخاري: ١٩٩٥ـ]

(۱۲۴۹) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں، اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں۔''

١٢٥٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ، فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ))**. [صحيح بخاري: ٥٨١؛ صحيح مسلم: ٨٢٦ (١٩٢١)؛ سنن ابي داود: ١٢٧٦؛ سنن الترمذي: ١٨٣؛ سنن النسائي: ٥٦٢ـ]

(۱۲۵۰) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، میرے سامنے کئی اچھے (معتبر) لوگوں نے گواہی دی، جن میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں اور میرے نزدیک ان میں سب سے زیادہ مقبول و معتبر عمر رضی اللہ عنہ ہی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَاتِ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ.

باب: جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

١٢٥١ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، [عَنْ شُعْبَةَ]، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أُخْرَى؟ قَالَ: ((**نَعَمْ. جَوْفُ اللَّيْلِ الْأَوْسَطُ. فَصَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتَّى يَطْلُعَ الصُّبْحُ. ثُمَّ انْتَهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَمَا دَامَتْ كَأَنَّهَا حَجَفَةٌ حَتَّى تُبَشْبِشَ. ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتَّى يَقُومَ الْعَمُودُ عَلَى ظِلِّهِ. ثُمَّ انْتَهِ حَتَّى تَزِيغَ الشَّمْسُ فَإِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ نِصْفَ النَّهَارِ. ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ. ثُمَّ انْتَهِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَتَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ**)).

[سنن النسائي: ٥٨٥؛ مسند احمد، ٤/ ١١١ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ عبدالرحمٰن بن البیلمانی ضعیف راوی ہے۔]

(۱۲۵۱) عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا: کیا کوئی وقت اللہ کے ہاں دوسرے اوقات سے زیادہ پسندیدہ بھی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، رات کا درمیانی حصہ، تم صبح صادق ہونے تک جتنی چاہو نماز پڑھ سکتے ہو۔ پھر (نماز فجر کے بعد) سورج طلوع ہونے تک ٹھہر جاؤ، اور جب تک وہ ڈھال کی مانند رہے حتی کہ اچھی طرح نمایاں ہو جائے، پھر جتنی چاہو نماز پڑھ سکتے ہو یہاں تک کہ ستون اپنے سائے پر سیدھا کھڑا ہو جائے، پھر (نماز پڑھنے سے) رک جاؤ حتی کہ سورج ڈھل جائے، کیونکہ نصف النہار (عین دوپہر) کے وقت جہنم کی آگ کو تیز کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد نماز عصر تک جتنی چاہو نماز پڑھ سکتے ہو، پھر (نماز پڑھنے سے) رکے رہو حتی کہ سورج غروب ہو جائے، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب اور طلوع ہوتا ہے۔“

١٢٥٢ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَأَلَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ أَمْرٍ أَنْتَ بِهِ عَالِمٌ وَأَنَا بِهِ جَاهِلٌ. قَالَ: ((**وَمَا هُوَ؟**)). قَالَ: هَلْ مِنْ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَاعَةٌ تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ. إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ، فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَيِ الشَّيْطَانِ. ثُمَّ صَلِّ فَالصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى تَسْتَوِيَ الشَّمْسُ عَلَى رَأْسِكَ كَالرُّمْحِ. فَإِذَا كَانَتْ عَلَى رَأْسِكَ كَالرُّمْحِ فَدَعِ الصَّلَاةَ. فَإِنَّ تِلْكَ**

(۱۲۵۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے ایک ایسی بات دریافت کرنا چاہتا ہوں جسے آپ جانتے ہیں اور میں اس سے لاعلم ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”وہ کیا بات ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: کیا رات اور دن میں کوئی وقت ایسا بھی ہے جس میں نماز پڑھنا مکروہ (ممنوع) ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، جب تم صبح کی نماز سے فارغ ہو جاؤ تو نماز چھوڑ دو حتی کہ سورج طلوع ہو جائے، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، پھر (نفلی) نماز پڑھو، کیونکہ نماز (کے وقت) میں (فرشتے) حاضر ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے، یہاں تک کہ سورج تمہارے سر پر نیزے کی طرح

السَّاعَةَ تُسْجَرُ فِيهَا جَهَنَّمُ وَتُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُهَا، حَتَّى تَزِيغَ الشَّمْسُ عَنْ حَاجِبِكَ الْأَيْمَنِ. فَإِذَا زَالَتْ فَالصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ. ثُمَّ دَعِ الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ)). [**صحيح**، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٢/ ٤٥٥؛ مسند ابي يعلى: ٦٥٨١؛ ابن خزيمة: ١٢٧٥؛ ابن حبان: ١٥٤٢۔]

سیدھا کھڑا ہو جائے۔ جب وہ تمہارے سر پر نیزے کی طرح سیدھا ہو تو نماز چھوڑ دو، کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتی کہ سورج تمہاری دائیں طرف ڈھل جائے۔ جب وہ ڈھل جائے تو (تم نماز پڑھ سکتے ہو، کیونکہ) نماز کے وقت میں (فرشتے) حاضر ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے حتی کہ تم عصر کی نماز پڑھ لو، پھر نماز چھوڑ دو، یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔''

١٢٥٣۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ أَوْ قَالَ يَطْلُعُ مَعَهَا قَرْنَا الشَّيْطَانِ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا. فَإِذَا كَانَتْ فِي وَسَطِ السَّمَاءِ قَارَنَهَا. فَإِذَا دَلَكَتْ أَوْ قَالَ زَالَتْ فَارَقَهَا. فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا. فَإِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا فَلَا تُصَلُّوا هَذِهِ السَّاعَاتِ الثَّلَاثَ)).

[سنن النسائي: ٥٦٠؛ مسند احمد، ٤/٣٤٨، ٣٤٩ یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے]

(۱۲۵۳) ابوعبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔'' یا آپ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ شیطان کے دو سینگ بھی ظاہر ہوتے ہیں، جب سورج ذرا بلند ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ اور جب (سورج نصف النہار کے وقت) آسمان کے درمیان آتا ہے تو وہ اس کے نزدیک ہو جاتا ہے۔ جب وہ ڈھل جاتا ہے تو جدا ہو جاتا ہے۔ جب وہ غروب کے قریب ہوتا ہے تو شیطان پھر اس کے نزدیک ہو جاتا ہے اور جب وہ غروب ہو جاتا ہے تو وہ اس سے الگ ہو جاتا ہے، لہٰذا تم ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھا کرو۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ فِي كُلِّ وَقْتٍ

باب: مکہ مکرمہ میں ہر وقت نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان

١٢٥٤۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى. أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٨٩٤؛ سنن الترمذي: ٨٦٨؛ سنن النسائي: ٢٩٢٧۔]

(۱۲۵۴) جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بنو عبد مناف! کوئی آدمی رات اور دن کے کسی بھی حصے میں اس گھر (بیت اللہ) کا طواف کرنا اور نماز پڑھنا چاہے تو تم اسے منع نہ کرنا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي[هَا] إِذَا أَخَّرُوا

باب: جب لوگ نماز میں تاخیر کریں تو پھر

الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا.

کیا کرنا چاہیے

١٢٥٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَعَلَّكُمْ سَتُدْرِكُونَ أَقْوَامًا يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ وَقْتِهَا. فَإِنْ أَدْرَكْتُمُوهُمْ فَصَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ لِلْوَقْتِ الَّذِي تَعْرِفُونَ. ثُمَّ صَلُّوا مَعَهُمْ وَاجْعَلُوهَا سُبْحَةً**)).

[**حسن صحيح**، سنن النسائي: ٧٨٠؛ مسند احمد، ١/ ٣٧٩؛ ابن خزيمة: ١٦٤٠۔]

(۱۲۵۵) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شاید تم (مستقبل میں) ایسے لوگوں کو پاؤ جو نماز کو بے وقت (تاخیر سے) پڑھا کریں۔ اگر تم ایسے لوگوں کو پاؤ تو تم نماز اپنے گھروں میں اس وقت پڑھ لیا کرو جو تمہیں معلوم ہو، پھر ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو اور اسے نفل سمجھنا۔“

١٢٥٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا. فَإِنْ أَدْرَكْتَ الْإِمَامَ يُصَلِّي بِهِمْ فَصَلِّ مَعَهُمْ، وَقَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ. وَإِلَّا فَهِيَ نَافِلَةٌ لَكَ**)). [صحيح مسلم: ٦٤٨ (١٤٦٥)؛ سنن ابي داود: ٤٣١؛ سنن الترمذي: ١٧٦۔]

(۱۲۵۶) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم نماز اس کے مقرر وقت پر پڑھو۔ پھر اگر تم امام کو نماز پڑھاتے ہوئے پاؤ تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو۔ تم اس سے قبل (بروقت) نماز ادا کر کے اپنی نماز محفوظ کر چکے، ورنہ (دوبارہ پڑھنے کی صورت میں) تمہارے لیے وہ نفل ہو گی۔“

١٢٥٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى، عَنْ أَبِي أُبَيٍّ ابْنِ امْرَأَةِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، يَعْنِي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**سَيَكُونُ أُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ. يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا. فَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٣٣؛ مسند احمد، ٥/ ٣١٥۔]

(۱۲۵۷) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مستقبل میں ایسے حکمران بھی ہوں گے جنہیں (دیگر امور) چیزیں نماز سے مشغول (غافل) کر دیں گی اور وہ نمازوں کو ان کے اصل اوقات سے مؤخر کر دیا کریں گے۔ (ایسی صورت میں تم وقت پر نماز پڑھ لینا اور) ان کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز کو نفل سمجھنا۔“

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ.

باب: نماز خوف کا بیان

١٢٥٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(۱۲۵۸) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز خوف کے بارے میں فرمایا: ”امام اپنے پاس موجود

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فِيْ صَلاَةِ الْخَوْفِ: ((أَنْ يَكُوْنَ الْإِمَامُ يُصَلِّي بِطَائِفَةٍ مَعَهُ. فَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَةً وَاحِدَةً. وَتَكُوْنُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ. ثُمَّ يَنْصَرِفُ الَّذِيْنَ سَجَدُوْا السَّجْدَةَ مَعَ أَمِيْرِهِمْ. ثُمَّ يَكُوْنُوْنَ مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا. وَيَتَقَدَّمُ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا فَيُصَلُّوْا مَعَ أَمِيْرِهِمْ سَجْدَةً وَاحِدَةً. ثُمَّ يَنْصَرِفُ أَمِيْرُهُمْ وَقَدْ صَلَّى صَلَاتَهُ. وَيُصَلِّي كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ بِصَلَاتِهِ سَجْدَةً لِنَفْسِهِ. فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ، فَرِجَالاً أَوْ رُكْبَانًا)).

قَالَ: يَعْنِي بِالسَّجْدَةِ الرَّكْعَةَ. [**صحيح**، مسند احمد، ٢/ ١٣٢؛ سنن الدارقطني، ٢/ ٥٩؛ ابن حبان: ٢٨٨٧۔]

گروہ کو نماز پڑھائے۔ وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں، اور (اس دوران میں) دوسرا گروہ ان کے اور دشمن کے درمیان رہے۔ پھر جنہوں نے اپنے امیر (امام) کے ساتھ ایک رکعت پڑھی، وہ ان لوگوں کی جگہ پر چلے جائیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور وہ لوگ آجائیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی، لہٰذا وہ اپنے امیر (امام) کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں۔ پھر ان کا امیر (امام) سلام پھیر دے، کیونکہ وہ اپنی نماز پوری کر چکا ہے۔ اور دونوں گروہوں میں سے ہر ایک، ایک ایک رکعت اپنے طور پر پڑھ لیں۔ اگر خوف اس سے بھی شدید ہو تو (جس طرح بھی ممکن ہو نماز پڑھ لیں) پیدل یا سوار۔''

١٢٥٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ أَنَّهُ قَالَ، فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، قَالَ: يَقُوْمُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ. وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ. وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ. وَوُجُوْهُهُمْ إِلَى الصَّفِّ. فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً. وَيَرْكَعُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ وَيَسْجُدُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِيْ مَكَانِهِمْ. ثُمَّ يَذْهَبُوْنَ إِلَى مُقَامِ أُولَئِكَ. وَيَجِيْءُ أُولَئِكَ. فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً. وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ. فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ. ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ.

(١٢٥٩) سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نماز خوف کے بارے میں فرمایا: امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو جائے، ایک گروہ اس کے ساتھ (امام کی اقتدا میں) نماز شروع کرے اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہے، ان کے چہرے صف کی طرف ہوں گے۔ وہ (امام) انہیں ایک رکعت پڑھائے اور یہ لوگ اپنی جگہ پر ایک رکوع اور دو سجدے کریں (یعنی دوسری رکعت اکیلے اکیلے پڑھ لیں) پھر ان کی جگہ (دشمن کے سامنے) چلے جائیں، اور دوسرے گروہ کے لوگ آئیں (اور امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائیں) وہ انہیں ایک رکوع اور دو سجدے، یعنی ایک رکعت پڑھائے گا۔ اس طرح امام کی دو رکعتیں ہو جائیں گی اور ان کی ایک۔ یہ لوگ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) ایک رکوع اور دو سجدے ادا کر کے (اپنی نماز مکمل کر لیں)۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: فَسَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ. فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

محمد بن بشار نے فرمایا: میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے اس حدیث کی بابت پوچھا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث شعبہ عن عبدالرحمٰن بن القاسم عن ابیہ عن صالح بن خوات عن سہل بن ابی

بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ.

قَالَ: قَالَ لِي يَحْيَى: اكْتُبْهُ إِلَى جَنْبِهِ. وَلَسْتُ أَحْفَظُ الْحَدِيْثَ، وَلكِنْ مِثْلُ حَدِيْثِ يَحْيَى. [صحيح بخاري: ٤١٣١؛ صحيح مسلم: ٨٤٢ (١٩٤٨)]

خثمہ عن النبی ﷺ کے طریق سے بیان کی، یحییٰ بن سعید کی حدیث کی طرح۔

یحییٰ بن سعید قطان نے مجھے کہا کہ اس حدیث کو یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث کے ساتھ ہی لکھ لو مجھے حدیث یاد نہیں، البتہ وہ یحییٰ کی حدیث کے مثل ہی ہے۔

١٢٦٠ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ. فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيعًا. ثُمَّ سَجَدَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ، وَالصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُونَهُ، وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ. حَتَّى إِذَا نَهَضَ سَجَدَ أُولَئِكَ بِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ. ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ. حَتَّى قَامُوْا مَقَامَ أُولَئِكَ. وَتَخَلَّلَ أُولَئِكَ حَتَّى قَامُوْا مَقَامَ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ. فَرَكَعَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ جَمِيْعًا. ثُمَّ سَجَدَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلُونَهُ. فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ سَجَدَ أُولَئِكَ سَجْدَتَيْنِ. وَكُلُّهُمْ قَدْ رَكَعَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. وَسَجَدَ طَائِفَةٌ بِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ. وَكَانَ الْعَدُوُّ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ. [صحيح مسلم: ٨٤٠ (١٩٤٥، ١٩٤٦)؛ سنن النسائي: ١٥٤٩-]

(۱۲۶۰) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز خوف پڑھائی، آپ نے ان سب کے ساتھ (قیام اور) رکوع کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کیا اور آپ کے قریب والی صف نے بھی سجدہ کیا اور دوسری صف والے کھڑے رہے حتی کہ جب آپ ﷺ (سجدوں کے بعد، دوسری رکعت کے لیے) اٹھے تو دوسری صف والوں نے اپنے طور پر دو دو سجدے کر لیے۔ پھر اگلی صف والے پیچھے ہو گئے، یہاں تک کہ ان (پچھلی صف والوں) کی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور وہ (پچھلی صف والے) ان کے درمیان سے گزر کر اگلی صف والوں کی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ نبی ﷺ نے ان سب کے ساتھ (قیام اور) رکوع کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے قریب والی صف نے سجدہ کیا۔ جب انہوں نے (سجدوں سے) سر اٹھایا تو انہوں (پچھلی صف والوں) نے دو دو سجدے کر لیے، ان سب لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ رکوع کیا اور ایک گروہ نے (ایک رکعت کے) سجدے اپنے طور پر کیے۔ اس وقت دشمن قبلے کی طرف، یعنی مسلمانوں کے سامنے تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ.

باب: سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز کا بیان

١٢٦١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ**

(۱۲۶۱) ابو مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورج اور چاند کو کسی انسان کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، جب تم یہ کیفیت دیکھو تو نماز پڑھو۔“

أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ. فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقُومُوا فَصَلُّوا)).

[صحيح بخاري: ١٠٤١؛ صحيح مسلم: ٩١١ (٢١١٤)؛ سنن النسائي: ١٤٦٣ـ]

١٢٦٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَأَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَجَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ. قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ. حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ. فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي حَتَّى انْجَلَتْ. ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنَ الْعُظَمَاءِ. وَلَيْسَ كَذَلِكَ. إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ. فَإِذَا تَجَلَّى اللَّهُ لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ)). [سنن النسائي: ١٤٨٦؛ ابن خزيمة: ١٤٠٣؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٣/ ٣٣٣، یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، ابو قلابہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا، نیز یہ روایت علامہ البانی کے نزدیک بھی بعض زیادت کے ساتھ منکر ہے۔]

(۱۲۶۲) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوگیا۔ آپ گھبرائے ہوئے اپنی چادر کو سنبھالتے ہوئے (اپنے گھر سے) باہر نکلے حتی کہ مسجد میں آ گئے اور سورج کے روشن ہونے تک نماز پڑھتے رہے۔ پھر فرمایا: ”بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ سورج اور چاند کو کسی بڑی شخصیت کے وفات پانے پر گرہن لگتا ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا (بلکہ) جب اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق پر تجلّی فرماتا ہے تو وہ چیز اس کے حضور عاجزی کا اظہار کرتی ہے۔“

١٢٦٣ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ وَهْبٍ. أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ. فَقَامَ فَكَبَّرَ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ. فَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيلَةً. ثُمَّ كَبَّرَ. فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)). ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى. ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ

(۱۲۶۳) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں سورج کو گرہن لگا۔ رسول اللہ ﷺ (گھر سے) نکل کر مسجد تشریف لائے۔ آپ اللہ اکبر کہہ کر نماز میں کھڑے ہو گئے، لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنا لیں۔ آپ نے قیام میں طویل قراءت کی، پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا۔ پھر آپ نے ”سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد“ کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھایا اور قراءت شروع کر دی اور (دوبارہ) طویل قراءت کی جو بہر حال پہلی قراءت سے کچھ مختصر تھی۔ پھر آپ نے اللہ اکبر کہہ کر ایک طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے قدرے مختصر تھا۔ پھر آپ نے ”سمع اللہ لمن حمدہ

الْأَوَّلِ. ثُمَّ قَالَ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ. فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ. ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ. ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ. لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ. فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ)).
[صحيح بخاري: ١٠٤٦؛ صحيح مسلم: ٩٠١ (٢٠٩١)؛ سنن ابي داود: ١١٨٠؛ سنن النسائي: ١٤٧٣۔]

ربنا ولک الحمد'' کہہ کر دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کیا۔ اس طرح آپ نے (دو رکعتوں میں) چار رکوع اور چار سجدے کیے۔ آپ کے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے پہلے سورج خوب روشن ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم سورج اور چاند گرہن دیکھو تو نماز کی طرف لپک کر جاؤ۔''

١٢٦٤ ۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْكُسُوفِ، فَلَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا. [سنن ابي داود: ١١٨٤؛ سنن الترمذي: ٥٦٢؛ سنن النسائي: ١٤٨٥؛ ابن خزيمة: ١٣٩٧؛ ابن حبان: ٢٨٥١؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٣٢٩ یہ حدیث حسن ہے، لہٰذا اسے ضعیف کہنا درست نہیں، آخر الذکر تینوں ائمہ اس حدیث کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ نیز سفیان ثوری اس روایت میں منفرد نہیں، بلکہ ایک جماعت نے ان کی متابعت کی ہے۔]

(١٢٦٤) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز کسوف پڑھائی، ہمیں آپ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

١٢٦٥ ۔حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ: قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْكُسُوفِ. فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ. ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ. ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ. ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ. ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ. ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ. ثُمَّ رَفَعَ. فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ. ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ. ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ فَأَطَالَ

(١٢٦٥) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کسوف پڑھائی تو آپ نے طویل قیام کیا، پھر رکوع کیا تو وہ بھی طویل تھا۔ رکوع سے اٹھ کر آپ نے (دوبارہ) طویل قیام کیا، پھر طویل رکوع کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا، پھر سجدہ کیا تو بہت لمبا سجدہ کیا۔ پھر سجدے سے سر اٹھا کر دوسرا سجدہ بھی طویل کیا۔ پھر (دوسری رکعت کے لیے) اٹھے اور طویل قیام کیا، پھر طویل رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھا کر طویل قیام کیا، پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا۔ پھر سجدہ کیا اور

الْقِيَامَ. ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ. ثُمَّ رَفَعَ. ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ. ثُمَّ رَفَعَ. ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ. ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: ((لَقَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتَّى لَوِ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا لَجِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِنْ قِطَافِهَا. وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ: أَيْ رَبِّ وَأَنَا فِيهِمْ)).

قَالَ نَافِعٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: ((وَرَأَيْتُ امْرَأَةً تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ لَهَا. فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قَالُوا: حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا. لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خِشَاشِ الْأَرْضِ)). [صحيح بخاري: ٧٤٥؛ سنن النسائي: ١٤٩٩-]

طویل سجدہ کیا، پھر سجدے سے سر اٹھا کر دوسرا سجدہ بھی طویل کیا، پھر نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''جنت میرے اس قدر قریب ہوگئی تھی کہ اگر میں جرأت کرتا تو اس کا خوشہ توڑ کر تمہارے پاس لے آتا اور جہنم میرے اس قدر قریب ہوئی کہ میں نے کہا: اے میرے رب! میں ان کے درمیان موجود ہوں (کیا اس کے باوجود ان پر عذاب آنے والا ہے؟)''

نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: غالباً (ابن ابی ملیکہ نے) یہ بھی بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے ایک عورت کو دیکھا جسے اس کی ایک بلّی اپنے پنجوں سے نوچتے ہوئے زخمی کر رہی تھی۔ میں نے دریافت کیا: اس کی کیا وجہ ہے؟ تو (فرشتوں نے) کہا: اس نے اس بلی کو بند (قید) کر دیا تھا حتی کہ یہ بھوک سے مرگئی، اس نے نہ خود اسے کھانا دیا اور نہ اسے آزاد ہی کیا تاکہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ.

باب: نماز استسقاء کے احکام ومسائل

١٢٦٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الْأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي؟ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَرَسِّلًا مُتَضَرِّعًا. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ. وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ. [**حسن**، سنن ابي داود: ١١٦٥؛ سنن الترمذي: ٥٥٨؛ سنن النسائي: ١٥٠٧؛ ابن خزيمة: ١٤٠٥؛ ابن حبان: ٦٠٣؛ المستدرك للحاكم: ٣٢٦/١-]

(١٢٦٦) اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مجھے شہر کے ایک حاکم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا، تاکہ میں ان سے نماز استسقاء کے متعلق پوچھ کر آؤں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہیں مجھ سے خود پوچھنے میں کیا مانع تھا؟ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازحد انکساری کے ساتھ، سادہ لباس میں، انتہائی خشوع وخضوع کے ساتھ آہستہ آہستہ عاجزی سے چلتے ہوئے گئے، پھر آپ نے دو رکعتیں اسی طرح پڑھائیں جس طرح عید کی پڑھی جاتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کے اس خطبے کی طرح خطبہ نہیں دیا تھا۔

١٢٦٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ

(١٢٦٧) عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نماز استسقاء کے لیے عیدگاہ کی

تَمِيمٍ يُحَدِّثُ أَبِي، عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي. فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے قبلہ رو ہو کر اپنی چادر کو پلٹا اور دو رکعتیں پڑھائیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں یہ حدیث محمد بن صبّاح نے انہیں سفیان نے اور انہوں نے یحییٰ بن سعید کے طریق سے اسی طرح روایت کی ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو: أَجَعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ، أَوِ الْيَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ؟ قَالَ: لَا. بَلِ الْيَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ.

مسعودی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ابو بکر بن محمد بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ چادر الٹانے سے کیا مراد ہے؟ اوپر والے حصے کو نیچے کرنا یا دایاں حصہ بائیں طرف کرنا؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ دایاں حصہ بائیں طرف کیا تھا۔

[صحيح بخاري: ١٠١٢؛ صحيح مسلم: ٧٩٤ (٢٠٧٠)؛ سنن ابي داود: ١١٦١، ١١٦٢؛ سنن الترمذي: ٥٥٦؛ سنن النسائي: ١٥٠٦، ١٥١١-]

١٢٦٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِي، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ. ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللَّهَ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ. ثُمَّ قَلَبَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ.

(١٢٦٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء کے لیے باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے اذان اور اقامت کے بغیر ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، پھر ہمیں خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور آپ اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے قبلہ رخ ہو گئے۔ پھر آپ نے اپنی چادر کو الٹاتے ہوئے اس کا دایاں حصہ بائیں جانب اور اس کا بایاں حصہ دائیں جانب کر لیا۔

[**ضعيف**، مسند احمد، ٢/٣٢٦؛ ابن خزيمة: ١٤٠٩، ١٤٢٢ نعمان بن راشد زہری سے روایت میں ضعیف ہیں اور زہری مدلس ہیں۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ.

باب: نماز استسقاء میں دعا کا بیان

١٢٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ

(١٢٦٩) شرحبیل بن سمط رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِكَعْبٍ: يَا كَعْبُ بْنَ مُرَّةَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ وَاحْذَرْ. قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ اسْتَسْقِ اللَّهَ. فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ: **((اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مَرِيئًا مَرِيعًا طَبَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ))**. قَالَ، فَمَا جَمَّعُوا حَتَّى أُحْيُوْا. قَالَ، فَأَتَوْهُ فَشَكَوْا إِلَيْهِ الْمَطَرَ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ: تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ. فَقَالَ: **((اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا))**، قَالَ: فَجَعَلَ السَّحَابُ يَنْقَطِعُ يَمِينًا وَشِمَالًا. [مسند احمد، ٤/ ٢٣٥؛ مسند عبد بن حميد: ٣٧٢؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٣٢٨۔ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، سالم بن ابی جعد نے شرحبیل سے نہیں سنا۔]

کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے کعب بن مرہ! آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سنائیں اور خوب احتیاط کریں (کہ اس میں کوئی کمی بیشی نہ ہو) انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے اللہ سے پانی کی دعا کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی: **((اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مَرِيئًا مَرِيعًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ))** ''یا اللہ! ہم پر ایسی بارش نازل فرما جو خوش گوار ہو، برکتوں سے بھرپور اور رزق میں اضافہ کرنے والی ہو، سارے علاقے میں برسنے والی ہو، جلدی آئے، اس کے آنے میں دیر نہ ہو، ہمارے حق میں مفید ہو، ضرر رساں نہ ہو۔'' کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابھی وہ لوگ نماز جمعہ سے فارغ بھی نہیں ہوئے تھے کہ بارش برسنے لگی۔ انہوں نے کہا: (پورا ہفتہ اتنی بارش ہوئی کہ) لوگوں نے آکر کثرت باران کی شکایت کی اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے تو مکانات گرنے لگے ہیں۔ آپ نے فرمایا: **((اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا))** ''یا اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا (اب) اور ہم پر نہ برسا۔'' کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (آپ کی دعا فوراً قبول ہوئی اور) بادل پھٹ کر دائیں بائیں بکھر گئے۔

١٢٧٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ، أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! لَقَدْ جِئْتُكَ مِنْ عِنْدِ قَوْمٍ مَا يَتَزَوَّدُ لَهُمْ رَاعٍ، وَلَا يَخْطِرُ لَهُمْ فَحْلٌ. فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ قَالَ: **((اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا طَبَقًا مَرِيعًا غَدَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ))** ثُمَّ نَزَلَ. فَمَا يَأْتِيهِ أَحَدٌ مِنْ وَجْهٍ مِنَ الْوُجُوهِ إِلَّا قَالُوا:

(١٢٧٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں ایسے لوگوں کی طرف سے نمائندہ بن کر آپ کی خدمت میں آیا ہوں جن کا کوئی چرواہا سفر خرچ نہیں لیتا (کیونکہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے جنگلوں میں کہیں گھاس باقی نہیں رہی) اور نہ کوئی سانڈ دم ہلاتا ہے (کیونکہ وہ بھی کمزور ہو گئے ہیں) پس آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے، اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: **((اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا طَبَقًا مَرِيعًا غَدَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ))** ''یا اللہ! ہم پر ایسی بارش

قَدْ أُحْيِينَا. [**ضعيف**، تهذيب الكمال للمزي، ٢٦/ ٥٧٥ حبیب بن ابی ثابت مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

برسا جس سے ہماری فریاد رسی ہو جائے، خوش گوار ہو، ہر طرف برسنے والی ہو، برکتوں سے بھرپور اور رزق میں اضافہ کرنے والی ہو، بڑے بڑے قطرے والی ہو جس سے ہر طرف جل تھل ہو جائے۔ جلدی برسے، اس کے آنے میں تاخیر نہ ہو۔'' پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ اس کے بعد ہر طرف سے آنے والوں نے یہی کہا کہ ہمارے ہاں بارش ہوئی ہے۔

١٢٧١ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَرَكَةَ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى حَتَّى رَأَيْتُ، أَوْ رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. قَالَ مُعْتَمِرٌ أُرَاهُ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ. [مسند احمد، ٢/ ٢٣٥، ٣٧٠؛ ابن خزيمة: ١٤١٣، یہ روایت سلیمان التیمی کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۲۷۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بارش کے لیے دعا کرتے ہوئے ہاتھوں کو اس قدر بلند کیا کہ مجھے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔
معتمر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ یہ غالباً نماز استسقاء کا واقعہ ہے۔

١٢٧٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا أَبُوْ النَّضْرِ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَقِيلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ. فَمَا نَزَلَ حَتَّى جَيَّشَ كُلُّ مِيزَابٍ بِالْمَدِينَةِ فَأَذْكُرُ قَوْلَ الشَّاعِرِ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ... ثِمَالُ الْيَتَامَى، عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ. [**حسن**، مسند احمد، ٢/ ٩٣، رقم: ٥٦٧٣؛ بخاري: ١٠٠٩ (تعليقًا)]

۱۲۷۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، مجھے کبھی شاعر کا شعر یاد آ جاتا اور میں رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھتا، جب کہ آپ منبر پر تشریف فرما ہوتے (اور بارش کی دعا کرتے۔) ابھی آپ منبر سے نیچے نہیں اترتے تھے کہ مدینہ منورہ کے ہر مکان کا پرنالہ پورے زور سے بہنے لگتا تو مجھے شاعر کا یہ شعر یاد آ جاتا:
وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ، ثِمَالُ الْيَتَامَى، عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ سفید رنگ والے (نبی کریم ﷺ) کے چہرے کے وسیلے سے بارش مانگی جاتی ہے۔ یہ یتیموں کا نگہبان اور بیواؤں کا محافظ ہے۔
یہ ابو طالب کا کلام ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ.

باب: نماز عیدین کے احکام و مسائل

١٢٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى

۱۲۷۳: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے عید کی نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔ آپ کو محسوس ہوا کہ عورتوں تک آواز نہیں پہنچی، چنانچہ آپ ان

قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، ثُمَّ خَطَبَ ، فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ. فَأَتَاهُنَّ فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ . وَبِلَالٌ قَائِلٌ بِيَدَيْهِ هَكَذَا . فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخُرْصَ وَالْخَاتَمَ وَالشَّيْءَ. [صحيح بخاري: ٩٨، ١٤٤٩؛ صحيح مسلم: ٨٨٤ (٢٠٤٥)؛ سنن ابي داود: ١١٤٢، ١١٤٣؛ سنن النسائي: ١٥٧٠-]

کی طرف گئے اور انہیں وعظ ونصیحت کی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں کو اس طرح کیا ہوا تھا، یعنی پھیلایا ہوا تھا، تو عورت اپنی بالی، انگوٹھی اور ایسی چیز جو وہ صدقہ کرنا چاہتی تھی، اس (کپڑے) میں ڈالتی گئیں۔

١٢٧٤ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ. [صحيح بخاري: ٩٦٢؛ صحيح مسلم: ٨٨٤(٢٠٤٥)]

(١٢٧٤) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عید کے دن (عید کی نماز) اذان اور اقامت کے بغیر پڑھائی تھی۔

١٢٧٥ ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ. وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ. قَالَ: أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْعِيدِ. فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ. أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ عِيدٍ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ بِهِ وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَأُ بِهَا. فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ. فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ، فَبِقَلْبِهِ. وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ)). [صحيح مسلم: ٤٩(١٧٧)؛ سنن ابي داود: ١١٤٠؛ سنن الترمذي: ٢١٧٢؛ سنن النسائي: ٥٠٢٣، ٥٠٢٤]

١٢٧٥: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مروان نے عید کے دن منبر نکلوایا (اور اسے عید گاہ میں رکھوا دیا) اور اس نے نماز (عید) سے پہلے خطبہ شروع کر دیا۔ تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: مروان! آپ نے خلافِ سنت کام کیا ہے۔ آپ نے عید کے دن (خطبہ دینے کے لیے) منبر رکھوایا ہے، حالانکہ اس سے پہلے (رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کے ادوار میں) یہ نہیں رکھوایا جاتا تھا۔ اور آپ نے نماز سے پہلے خطبہ شروع کر دیا، حالانکہ عید کے دن ابتدا خطبے سے نہیں ہوتی تھی۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو آدمی برائی (کسی غلط کام) کو دیکھے اگر وہ اسے اپنے ہاتھ سے تبدیل کرنے (روکنے) کی طاقت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ اسے تبدیل کرے۔ اگر اتنی استطاعت نہ ہو تو اپنی زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اپنے دل میں اسے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

١٢٧٦ ـ حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(١٢٧٦) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ یہ سب حضرات عید کی نماز

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، يُصَلُّونَ الْعِيدَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. [صحيح بخاري: ٩٦٣؛ صحيح مسلم: ٨٨٨ (٢٠٥٢)؛ سنن الترمذي: ٥٣١؛ سنن النسائي: ١٥٦٥-]

خطبے سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ يُكَبِّرُ الْإِمَامُ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ.

باب: امام عیدین کی نماز میں کتنی (زائد) تکبیرات کہے

١٢٧٧ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ، فِي الْأُولَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

[**صحيح بما بعده**، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٣/ ٢٨٨؛ المستدرك للحاكم، ٣/ ٦٠٧-]

(۱۲۷۷) رسول اللہ ﷺ کے موذن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدین کی پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

١٢٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي صَلَاةِ الْعِيدِ سَبْعًا وَخَمْسًا.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ١١٥١، و سنده حسن-]

(۱۲۷۸) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز عید میں سات اور پانچ تکبیرات کہیں۔

١٢٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ سَبْعًا فِي الْأُولَى. وَخَمْسًا فِي الْآخِرَةِ. [**صحيح بما قبله وما بعده**، سنن الترمذي: ٥٣٦؛ مسند عبد بن حميد: ٢٩٠؛ ابن خزيمة: ١٤٣٨-]

(۱۲۷۹) کثیر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (عبداللہ بن عمرو بن عوف) سے اور وہ ان کے دادا (عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عیدین کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں۔

١٢٨٠ - حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ.

(۱۲۸۰) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں میں رکوع

وَعُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى سَبْعًا وَخَمْسًا. سِوَى تَكْبِيرَتَيِ الرُّكُوعِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١١٤٩؛ مسند احمد، ٦/ ٦٥، ٧٠؛ سنن الدارقطني، ٢/ ٤٦؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٩٨۔ شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

کی تکبیروں کے سوا سات اور پانچ تکبیریں کہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ.

باب: عیدین کی نمازوں میں قراءت کا بیان

١٢٨١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ بِـ ﴿**سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى**﴾ وَ ﴿**هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ**﴾.

[صحيح مسلم: ٨٧٨ (٢٠٢٨)؛ سنن ابي داود: ١١٢٢؛ سنن الترمذي: ٥٣٣؛ سنن النسائي: ١٤٢٥۔]

(١٢٨١) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدین میں ﴿**سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى**﴾ اور ﴿**هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ**﴾ کی قراءت کرتے تھے۔

١٢٨٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ يَوْمَ عِيدٍ. فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ؟ قَالَ: بِقَافْ وَاقْتَرَبَتْ. [صحيح مسلم: ٨٩٢ (٢٠٥٩)؛ سنن ابي داود: ١١٥٤؛ سنن الترمذي: ٥٣٤، ٥٣٥؛ سنن النسائي: ١٥٦٨۔]

(١٢٨٢) عبیداللہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ عید کے دن (نماز عید پڑھانے کے لیے) شہر سے باہر (عید گاہ میں) تشریف لے گئے۔ آپ نے ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کسی شخص کو بھیج کر ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ آج کے دن کن سورتوں کی قراءت کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: سورۂ ق اور سورۂ قمر۔

١٢٨٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ بِـ ﴿**سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى**﴾ وَ ﴿**هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ**﴾. [**صحيح بما قبله،**

(١٢٨٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ عیدین میں ﴿**سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى**﴾ اور ﴿**هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ**﴾ کی قراءت کرتے تھے۔

المصنف لابن ابي شيبة ، ٢/ ٧٧؛ مسند عبد بن حميد: ٦٨٧ـ]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ فِي الْعِيدَيْنِ.

باب: عیدین کے خطبے کا بیان

١٢٨٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ. قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا كَاهِلٍ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، فَحَدَّثَنِي أَخِي عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ، وَحَبَشِيٌّ آخِذٌ بِخِطَامِهَا. [حسن، سنن النسائي: ١٥٧٤؛ مسند احمد، ٤/ ٣٠٦؛ ابن حبان: ٣٨٧٤ـ]

(۱۲۸۴) اسماعیل بن ابی خالد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں ابو کاہل رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے۔ میرے بھائی نے ان سے روایت کی، انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ اونٹنی پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور ایک حبشی نے اونٹنی کی مہار تھام رکھی تھی۔

١٢٨٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَائِذٍ، هُوَ أَبُو كَاهِلٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ حَسْنَاءَ، وَحَبَشِيٌّ آخِذٌ بِخِطَامِهَا.

[حسن، دیکھئے حدیث سابق: ۱۲۸۴ـ]

(۱۲۸۵) ابو کاہل قیس بن عائذ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ ایک خوبصورت اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور ایک حبشی نے اس کی مہار تھام رکھی تھی۔

١٢٨٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَجَّ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى بَعِيرِهِ. [سنن النسائي: ٣٠١٠، یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ سلمہ بن نبیط نے یہ حدیث اپنے والد سے نہیں سنی بلکہ رجل من الحي سے سنی ہے اور رجل مجہول ہے۔]

(۱۲۸۶) سلمہ بن نبیط اپنے والد نبیط بن شُریط رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حج کیا اور فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔

١٢٨٧ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ الْمُؤَذِّنِ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَبِّرُ بَيْنَ أَضْعَافِ الْخُطْبَةِ. يُكْثِرُ التَّكْبِيرَ فِي خُطْبَةِ الْعِيدَيْنِ.

[ضعيف، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٣/ ٢٩٩؛ المستدرك للحاكم، ٣/ ٦٠٧ عبدالرحمٰن بن سعد ضعیف اور اس کا باپ دادا دونوں مجہول ہیں۔]

(۱۲۸۷) رسول اللہ ﷺ کے موذن سعد القرظ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ عیدین کے خطبے کے دوران میں کثرت سے تکبیرات کہا کرتے تھے۔

١٢٨٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي

(۱۲۸۸) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن (شہر سے باہر عید گاہ میں) تشریف لے جاتے،

أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيْدِ. فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقِفُ عَلَى رِجْلَيْهِ فَيَسْتَقْبِلُ النَّاسَ وَهُمْ جُلُوسٌ. فَيَقُوْلُ: ((تَصَدَّقُوْا. تَصَدَّقُوْا)) فَأَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ، بِالْقُرْطِ وَالْخَاتَمِ وَالشَّيْءِ. فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ يُرِيْدُ أَنْ يَبْعَثَ بَعْثًا يَذْكُرُهُ لَهُمْ. وَإِلَّا انْصَرَفَ. [صحيح بخاري: ٣٠٤، ٩٥٦؛ صحيح مسلم: ٨٨٩ (٢٠٥٣)؛ سنن النسائي: ١٥٧٧-]

لوگوں کو دو رکعتیں (نماز عید) پڑھاتے، پھر سلام پھیر کر اپنے قدموں پر کھڑے ہو جاتے اور لوگوں کی طرف رخ کر لیتے، اور لوگ بیٹھے رہتے، آپ فرماتے: ''(لوگو!) صدقہ کرو، صدقہ کرو۔'' تو (مردوں کی نسبت) عورتیں زیادہ صدقہ کرتیں وہ اپنی بالیاں، انگوٹھیاں اور اس قسم کی اشیاء پیش کر دیتیں۔ اگر آپ نے کوئی لشکر روانہ کرنا ہوتا تو اس کے متعلق بھی لوگوں کے سامنے ذکر فرماتے، ورنہ (خطبہ کے بعد) واپس تشریف لے آتے۔

١٢٨٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَحْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى. فَخَطَبَ قَائِمًا ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً ثُمَّ قَامَ. [**منکر**، ابو بحر اور اسماعیل بن مسلم مکی دونوں ضعیف اور ابو الزبیر مدلس ہیں۔]

(١٢٨٩) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن (عید گاہ کی طرف) تشریف لے گئے۔ آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا، پھر (تھوڑا سا) بیٹھے، پھر کھڑے ہوئے (اور دوسرا خطبہ دیا)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي انْتِظَارِ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

باب: نماز عید کے بعد خطبے کا انتظار کرنا

١٢٩٠۔ حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، وَعَمْرُو بْنُ رَافِعٍ الْبَجَلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: حَضَرْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَصَلَّى بِنَا الْعِيْدَ، ثُمَّ قَالَ: ((**قَدْ قَضَيْنَا الصَّلَاةَ. فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَجْلِسَ. لِلْخُطْبَةِ فَلْيَجْلِسْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ١١٥٥؛ سنن النسائي: ١٥٧٢؛ ابن خزيمة: ١٤٦٢-]

(١٢٩٠) عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عید میں حاضر ہوا۔ آپ نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی، پھر فرمایا: ''ہم نے نماز پڑھ لی ہے، لہٰذا جو کوئی خطبے کے لیے بیٹھنا چاہتا ہے، بیٹھ جائے اور جو جانا چاہتا ہے وہ جا سکتا ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا.

باب: عید سے پہلے یا بعد میں (نفل) نماز پڑھنے کا بیان

١٢٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فَصَلَّى بِهِمُ الْعِيدَ. لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا.

[صحيح بخاري: ٩٦٤؛ صحيح مسلم: ٨٨٤ (٢٠٥٧)؛ سنن ابي داود: ١١٥٩؛ سنن الترمذي: ٥٣٧؛ سنن النسائي: ١٥٨٨-]

(۱۲۹۱) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نمازعید کے لیے) شہر سے باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے لوگوں کو نمازعید پڑھائی (لیکن) آپ نے اس سے پہلے یا بعد میں (نفلی) نماز نہیں پڑھی۔

١٢٩٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الطَّائِفِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فِي عِيدٍ. [**حسن صحيح**، مسند احمد، ٢/ ١٨٠، رقم: ٦٨٨-]

(۱۲۹۲) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن (نمازعید) سے پہلے یا بعد میں (نفلی) نماز نہیں پڑھی۔

١٢٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الرَّقِّيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدِ شَيْئًا. فَإِذَا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. [مسند احمد، ٣/ ٢٨؛ مسند بزار: ٦٥٢ یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عقیل کے ضعف کے وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۲۹۳) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازعید سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ جب آپ نمازعید کے بعد گھر تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا.

باب: نمازعید ادا کرنے کے لیے پیدل جانے کا بیان

١٢٩٤ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا، وَيَرْجِعُ مَاشِيًا.

[یہ روایت عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۲۹۴) سعد القرظ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمازعید کے لیے پیدل تشریف لے جاتے اور پیدل ہی واپس آیا کرتے تھے۔

١٢٩٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ

(۱۲۹۵) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ. وَعُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا، وَيَرْجِعُ مَاشِيًا. [یہ روایت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر کے ضعف کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔]

(نماز) عید کے لیے پیدل تشریف لے جاتے اور واپس بھی پیدل ہی آتے تھے۔

١٢٩٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْعِيدِ.

[سنن الترمذي: ٥٣٠ یہ روایت حارث الاعور متروک کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔]

(١٢٩٦) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نماز عید کے لیے پیدل جانا سنت ہے۔

١٢٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ: حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي الْعِيدَ مَاشِيًا. [یہ روایت مندل العنزی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٢٩٧) ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز عید کے لیے پیدل جاتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ يَوْمَ الْعِيدِ مِنْ طَرِيقٍ وَالرُّجُوعِ مِنْ غَيْرِهِ.

باب: عید کے دن (نماز عید کے لیے) ایک راستے سے جانا اور واپسی پر دوسرے راستے سے واپس آنا چاہیے

١٢٩٨- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيدَيْنِ سَلَكَ عَلَى دَارِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ. ثُمَّ عَلَى أَصْحَابِ الْفَسَاطِيطِ. ثُمَّ انْصَرَفَ فِي الطَّرِيقِ الْأُخْرَى. طَرِيقِ بَنِي زُرَيْقٍ. ثُمَّ يَخْرُجُ عَلَى دَارِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَدَارِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى الْبَلَاطِ. [**ضعیف**، عبدالرحمٰن بن سعد ضعیف اور اس کا باپ و دادا دونوں مجہول ہیں۔]

(١٢٩٨) سعد القرظ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب عیدین کے لیے تشریف لے جاتے تو سعید بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس سے، پھر خیموں والوں کے پاس سے گزر کر جاتے اور واپسی پر قبیلہ بنو زریق کے راستے سے ہوتے ہوئے عمار بن یاسر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے گھر کے پاس سے گزر کر میدان کے راستے سے آتے۔

١٢٩٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ:

(١٢٩٩) نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ، وَيَرْجِعُ فِي أُخْرَى. وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١١٥٦؛ مسند احمد، ٢/ ١٠٩-]

کے لیے ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس آتے تھے۔آپ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی ایسے ہی کرتے تھے۔

١٣٠٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ: حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِي الْعِيدَ مَاشِيًا، وَيَرْجِعُ فِي غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي ابْتَدَأَ فِيهِ. [یہ روایت مندل کی وجہ سے ضعیف ہے، دیکھئے حدیث: ١٢٩٧-]

(١٣٠٠) ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز عید کے لیے پیدل تشریف لے جاتے اور جس راستے سے جاتے اس کے علاوہ دوسرے راستے سے واپس آتے تھے۔

١٣٠١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيدِ رَجَعَ فِي غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي أَخَذَ فِيهِ.

[صحيح بخاري: ٩٨٦ (تعليقًا)؛ سنن الترمذي: ٥٤١؛ ابن خزيمة: ١١٠٨؛ ابن حبان: ٢٨١٥؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٩٦-]

(١٣٠١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز عید کے لیے تشریف لے جاتے تو واپسی پر اس راستے کے علاوہ دوسرے راستے سے آیا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّقْلِيسِ يَوْمَ الْعِيدِ.

باب: عید کے دن اظہارِ مسرت اور دف بجانے کا جواز

١٣٠٢- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: شَهِدَ عِيَاضٌ الْأَشْعَرِيُّ عِيدًا بِالْأَنْبَارِ، فَقَالَ: مَا لِي لَا أَرَاكُمْ تُقَلِّسُونَ كَمَا كَانَ يُقَلَّسُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [**ضعيف**، المعجم الكبير، ١٧/ ٣٧١، مغیرہ اور شریک القاضی دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(١٣٠٢) عامر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ عیاض اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ انبار (شہر) میں عید منائی۔انہوں نے کہا: کیا بات ہے کہ میں تم لوگوں کو اس طرح گاتے بجاتے نہیں دیکھ رہا جس طرح رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں گایا بجایا جاتا تھا۔

١٣٠٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ،

(١٣٠٣) قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: مَا كَانَ شَيْءٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ. إِلَّا شَيْءٌ وَاحِدٌ. فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُقَلَّسُ لَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ.

کے زمانے میں جو جو کام سرانجام دیئے جاتے تھے، میں وہ سب ہوتے دیکھتا ہوں سوائے ایک چیز کے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عید الفطر کے دن گانا بجانا ہوتا تھا۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ دِيزِيلَ: حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ عَامِرٍ، نَحْوَهُ. [**ضعيف**، مسند احمد، ۳/ ۴۲۲ ابو اسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

ابوالحسن بن سلمہ القطّان نے کہا: ہمیں یہ حدیث ابن دیزیل سے انہوں نے آدم سے، انہوں نے شیبان سے انہوں نے جابر سے اور انہوں نے عامر سے روایت کی ہے۔ نیز ابوالحسن بن سلمہ القطّان نے یہی حدیث اسرائیل عن جابر کے طریق سے اور ابراہیم بن نصر سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے شریک سے انہوں نے ابواسحاق سے اور انہوں نے عامر سے اسی طرح بیان کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ.

باب: عید کے دن برچھی ہمراہ لے جانے کا بیان

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى فِي يَوْمِ الْعِيدِ. وَالْعَنَزَةُ تُحْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَإِذَا بَلَغَ الْمُصَلَّى، نُصِبَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَيُصَلِّي إِلَيْهَا. وَذَلِكَ أَنَّ الْمُصَلَّى كَانَ فَضَاءً. لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ يُسْتَتَرُ بِهِ. [صحيح بخاري: ۹۷۳؛ صحيح مسلم: ۵۰۱ (۱۱۱۵)؛ سنن ابي داود: ۶۸۷-]

(۱۳۰۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن صبح کو عیدگاہ کی طرف تشریف لے جاتے تو آپ کے آگے آگے برچھی اٹھا کر لے جائی جاتی۔ آپ جب عیدگاہ میں پہنچ جاتے تو اسے (برچھی کو) آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا اور آپ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھاتے، کیونکہ عیدگاہ ایک کھلا میدان تھا، اس میں کوئی چیز ایسی نہ تھی جسے سترہ بنایا جاتا۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى يَوْمَ عِيدٍ أَوْ غَيْرَهُ، نُصِبَتِ الْحَرْبَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَيُصَلِّي إِلَيْهَا، وَالنَّاسُ مِنْ خَلْفِهِ.
قَالَ نَافِعٌ: فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ. [صحيح بخاري:

(۱۳۰۵) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ عید کے دن یا کسی دوسرے دن نماز پڑھتے تو آپ کے سامنے برچھی زمین میں نصب کر دی جاتی اور آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے۔
نافع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی لیے امراء نے بھی یہ طریقہ اختیار کیا

٤٩٤ ، نیز دیکھئے حدیث:١٣٠٤۔]

ہے۔

١٣٠٦۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْعِيدَ بِالْمُصَلَّى مُسْتَتِرًا بِحَرْبَةٍ .[صحيح، السنن الكبرى للنسائي: ١٧٧٠؛ ابن خزيمة: ٨٠٩۔]

(١٣٠٦) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید گاہ میں ایک چھوٹے نیزے کو سترہ بنا کر عید کی نماز پڑھائی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ.

باب: عیدین میں خواتین کا عید گاہ میں جانے کا بیان

١٣٠٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ. قَالَ، قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: فَقُلْنَا: أَرَأَيْتَ إِحْدَاهُنَّ لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: ((**فَلْتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا**)). [صحيح مسلم: ٨٩٠ (٢٠٥٦)؛ سنن الترمذي: ٥٤٠۔]

(١٣٠٧) ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں عورتوں کو بھی لے جائیں۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو (وہ کیا کرے؟) آپ نے فرمایا: ''اس کی بہن اسے اپنی چادر اوڑھا دے۔''

١٣٠٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**أَخْرِجُوا الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ. لِيَشْهَدْنَ الْعِيدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ. وَلْيُجْتَنِبْنَ الْحُيَّضُ مُصَلَّى النَّاسِ**)). [صحيح بخاري: ٩٧٤؛ صحيح مسلم: ٨٩٠ (٢٠٥)؛ سنن ابي داود: ١١٣٦، ١١٣٧؛ سنن النسائي: ١٥٦٠۔]

(١٣٠٨) ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نوجوان اور باپردہ خواتین کو بھی ساتھ لایا کرو، تاکہ وہ بھی عید اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو جائیں اور حائضہ عورتیں لوگوں (عورتوں) کی نماز والی جگہ سے الگ رہیں۔''

١٣٠٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخْرِجُ بَنَاتِهِ وَنِسَاءَهُ فِي الْعِيدَيْنِ. [ضعيف، مسند احمد،

(١٣٠٩) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ عیدین میں اپنی بیٹیوں اور اپنی عورتوں کو بھی (عید گاہ) لے جایا کرتے تھے۔

۱/ ۲۳۱؛ المصنف لابن ابي شيبة، ۲/ ۱۸۲ حجاج بن ارطاۃ ضعیف راوی ہے۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ فِي يَوْمٍ

باب: جب ایک دن میں دو عیدیں جمع ہو جائیں

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ الشَّامِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ: هَلْ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِيدَيْنِ فِي يَوْمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: صَلَّى الْعِيدَ. ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ. ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ۱۰۷۰؛ سنن النسائي: ۱۵۹۲؛ ابن خزيمة: ۱٤٦٤۔]

(۱۳۱۰) ایاس بن ابی رملہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک آدمی کو سنا، وہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھ رہا تھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کوئی ایسا موقع بھی پایا کہ ایک ہی دن میں دو عیدیں (عید اور جمعہ) جمع ہوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اس نے پوچھا: پھر رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے عید کی نماز پڑھائی، بعد ازاں جمعہ کے بارے میں آپ نے اجازت دے دی، پھر فرمایا: ''جو آدمی جمعہ پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے۔''

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي مُغِيرَةُ الضَّبِّيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: **((اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا. فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ. وَإِنَّا مُجَمِّعُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)).**

(۱۳۱۱) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن دو عیدیں (عید اور جمعہ) اکٹھی ہوگئی ہیں۔ جو آدمی چاہے اسے (نماز عید) جمعہ سے کفایت کرے گی اور ہم ان شاء اللہ جمعہ پڑھیں گے۔''

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيرَةَ الضَّبِّيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. [سنن ابي داود: ۱۰۷۳ یہ روایت مغیرہ بن مقسم کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز بقیہ نے سماع مسلسل کی صراحت نہیں کی۔]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں یہ حدیث محمد بن یحییٰ نے یزید بن عبدربہ سے، انہوں نے بقیہ سے، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے مغیرہ ضبّی سے، انہوں نے عبدالعزیز بن رُفیع سے، انہوں نے ابو صالح سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کی۔

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا مِنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ

(۱۳۱۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دو عیدیں (عید اور جمعہ ایک دن میں) اکٹھی ہو

عُمَرَ قَالَ: اجْتَمَعَ عِيْدَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ شَاءَ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَأْتِهَا. وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتَخَلَّفَ فَلْيَتَخَلَّفْ)).

[یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ جبارہ بن مغلس اور مندل بن علی دونوں ضعیف راوی ہیں۔]

گئیں۔ آپ نے لوگوں کو نماز (عید) پڑھائی، پھر فرمایا: ''جو آدمی جمعہ کے لیے آنا چاہے تو آجائے اور جو پیچھے رہنا چاہے پیچھے رہ جائے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيْدِ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا كَانَ مَطَرٌ.

باب: بارش کی صورت میں نماز عید مسجد میں ادا کرنے کا بیان

١٣١٣ ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي فَرْوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا يَحْيَى عُبَيْدَ اللّٰهِ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيْدٍ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ١١٦٠ عیسیٰ مجہول اور عبیداللہ التیمی مستور ہے۔]

(١٣١٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عید کے دن بارش ہوگئی تو آپ نے لوگوں کو مسجد میں نماز (عید) پڑھائی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ السِّلَاحِ فِي يَوْمِ الْعِيْدِ.

باب: عید کے دن ہتھیار زیب تن کرنے کا بیان

١٣١٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا نَائِلُ بْنُ نَجِيْحٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُلْبَسَ السِّلَاحُ فِي بِلَادِ الْإِسْلَامِ فِي الْعِيْدَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنُوْا بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ. [**ضعيف جدًا**، سلسلة ضعيفه: ٥٦٤٥ نائل بن نجیح ضعیف اور اسماعیل بن زیاد متروک ہے۔]

(١٣١٤) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عیدین کے موقع پر دارالاسلام میں مسلح ہونے سے منع فرمایا ہے، اِلّا یہ کہ وہ دشمن کے بالمقابل ہوں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِغْتِسَالِ فِي الْعِيْدَيْنِ.

باب: عیدین کے موقع پر غسل کرنے کا بیان

١٣١٥ ـ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ تَمِيْمٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ

(١٣١٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن غسل کیا کرتے تھے۔

الْأَضْحَى. [ضعيف جدا، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٣/ ٢٧٨ حجاج بن تمیم ضعیف اور جبارہ متہم بالکذب ہے۔]

١٣١٦ ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ الْفَاكِهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَدِّهِ الْفَاكِهِ بْنِ سَعْدٍ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ. وَكَانَ الْفَاكِهُ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالْغُسْلِ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ. [موضوع، عبدالله بن احمد (زوائد المسند ٤/ ٧٨ عبدالرحمٰن بن عقبہ مجہول اور یوسف بن خالد کذاب ہے۔]

(١٣١٦) فاکہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور عرفہ کے دن غسل کیا کرتے تھے اور فاکہ رضی اللہ عنہ اپنے اہل وعیال کو ان دنوں میں غسل کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

بَابٌ: فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ.

باب: نماز عیدین کے وقت کا بیان

١٣١٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّاسِ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى، فَأَنْكَرَ إِبْطَاءَ الْإِمَامِ، وَقَالَ: إِنْ كُنَّا لَقَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هَذِهِ، وَذَلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ. [صحيح، سنن ابي داود: ١١٣٥؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٣/ ٢٨٢؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٩٥.]

(١٣١٧) یزید بن خُمیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کے دن لوگوں کے ساتھ (عیدگاہ کی طرف) گئے۔ انہوں نے امام کی طرف سے تاخیر کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا: ہم تو اس وقت تک نماز (عید) سے فارغ ہو جایا کرتے تھے۔ اس وقت نفل نماز کا وقت ہو چکا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ.

باب: رات کی نماز دو دو رکعت کر کے پڑھنے کا بیان

١٣١٨ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى. [صحيح، دیکھئے حدیث: ١١٤٤۔]

(١٣١٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز دو دو رکعت کر کے پڑھتے تھے۔

١٣١٩ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

(١٣١٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔“

قَالَ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى)). [صحيح بخاري: ٩٩٠؛ صحيح مسلم: ٧٤٩ (١٧٤٨)؛ سنن ابي داود: ١٣٢٦؛ سنن النسائي: ١٦٧٠-]

١٣٢٠ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ. وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَعَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ: ((**يُصَلِّي مَثْنَى مَثْنَى. فَإِذَا خَافَ الصُّبْحَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ**)). [صحيح بخاري: ١١٣٧؛ صحيح مسلم: ٧٤٩ (١٧٤٩)]

(۱۳۲۰) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''نمازی دو دو رکعتیں پڑھتا رہے، جب صبح صادق طلوع ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔''

١٣٢١ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ. [یہ روایت اعمش اور حبیب بن ابی ثابت دونوں کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۳۲۱) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ رات کی نماز دو دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى.

باب: رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو رکعت کر کے پڑھنے کا بیان

١٣٢٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٢٩٥؛ سنن الترمذي: ٥٩٧؛ سنن النسائي: ١٦٦٧؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٢/ ٤٨٧؛ ابن خزيمة: ١٢١٠-]

(۱۳۲۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو رکعت ہے۔''

١٣٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا

(۱۳۲۳) ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ الْفَتْحِ، صَلَّى سُبْحَةَ الضُّحَى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ. سَلَّمَ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ. [سنن ابي داود: ۱۲۹۰؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ۳/ ٤٨؛ ابن خزيمة: ۱۲۳٤، اس حدیث کی سند حسن ہے۔]

اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن نماز چاشت کی آٹھ رکعات ادا کیں اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرا۔

۱۳۲٤۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ السَّعْدِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((**فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ تَسْلِيمَةٌ**)). [**ضعيف**، السنن الكبرىٰ للبيهقي، ۲/ ۸۵، ابوسفیان طریق بن شہاب السعدی ضعیف ہے۔]

(۱۳۲۴) ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر دو رکعت میں سلام ہے۔''

۱۳۲٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْعَمْيَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ -يَعْنِي ابْنَ أَبِي وَدَاعَةَ- قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى. وَتَشَهَّدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ. وَتَبَاءَسُ وَتَمَسْكَنُ وَتُقْنِعُ. وَتَقُولُ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي. فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ، فَهِيَ خِدَاجٌ**)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ۱۲۹٦؛ مسند احمد، ٤/ ١٦٧ عبداللہ بن نافع بن عمیاء ضعیف ہے۔]

(۱۳۲۵) مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کی (نفل) نماز دو دو رکعت ہے، اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی و مسکینی کا اظہار ہے، اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرو، یا اللہ! مجھے بخش دے، جس نے ایسا نہ کیا، اس کی نماز ناقص ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ.

باب: قیام رمضان، یعنی نمازِ تراویح کا بیان

۱۳۲٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ صَامَ**

(۱۳۲۶) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایمان کی حالت میں، اجر وثواب کی غرض سے ماہِ رمضان کا قیام کیا، اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے

رَمَضَانَ وَقَامَهُ إِيمَاناً وَاحْتِسَاباً، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). [حسن صحيح، سنن الترمذي: ٦٨٣۔]

جاتے ہیں۔''

١٣٢٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَمَضَانَ. فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنْهُ. حَتَّى بَقِيَ سَبْعُ لَيَالٍ. فَقَامَ بِنَا لَيْلَةَ السَّابِعَةِ حَتَّى مَضَى نَحْوٌ مِنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ. ثُمَّ كَانَتِ اللَّيْلَةُ السَّادِسَةُ الَّتِي تَلِيهَا. فَلَمْ يَقُمْهَا. حَتَّى كَانَتِ الْخَامِسَةُ الَّتِي تَلِيهَا، ثُمَّ قَامَ بِنَا حَتَّى مَضَى نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ. فَقَالَ: ((إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ، فَإِنَّهُ يَعْدِلُ قِيَامَ لَيْلَةٍ)) ثُمَّ كَانَتِ الرَّابِعَةُ الَّتِي تَلِيهَا، فَلَمْ يَقُمْهَا. حَتَّى كَانَتِ الثَّالِثَةُ الَّتِي تَلِيهَا. قَالَ: فَجَمَعَ نِسَاءَهُ وَأَهْلَهُ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ. قَالَ: فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ. قِيلَ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُورُ. قَالَ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنْ بَقِيَّةِ الشَّهْرِ. [صحيح، سنن ابي داود: ١٣٧٥؛ سنن الترمذي: ٨٠٦؛ سنن النسائي: ١٣٦٥؛ ابن خزيمة: ٢٢٠٦؛ ابن حبان: ٢٥٤٧؛ ابن الجارود: ٤٠٣۔]

(١٣٢٧) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ماہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں روزے رکھے۔ آپ نے ہمیں قیام نہ کرایا حتی کہ سات راتیں باقی رہ گئیں تو آپ نے ساتویں رات کو تقریباً ایک تہائی رات تک قیام کرایا، پھر اس کے بعد چھٹی رات آئی تو آپ نے ہمیں قیام نہ کرایا۔ پھر اس کے بعد پانچویں رات آئی تو آپ نے ہمیں تقریباً آدھی رات تک قیام کرایا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کاش آپ ہمیں اس رات کے بقیہ حصے کا قیام بھی کرادیں۔ آپ نے فرمایا: ''جو شخص امام کے ساتھ اس کے نماز سے فارغ ہونے تک قیام کرتا ہے تو وہ پوری رات کے قیام کے برابر ہی ہوتا ہے۔'' اس کے بعد چوتھی رات آئی تو آپ نے ہمیں قیام نہ کرایا حتی کہ جب اس کے بعد تیسری رات آئی تو آپ نے اپنی خواتین اور اہلِ خانہ کو جمع کیا اور لوگ بھی (کثیر تعداد میں) جمع ہو گئے تو آپ نے ہمیں (ساری رات) اس قدر طویل قیام کرایا کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ شاید آج فلاح نہ کر سکیں گے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: فلاح سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے کہا: سحری کا کھانا۔ پھر ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس کے بعد مہینے کی بقیہ راتوں میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قیام نہ کرایا۔

١٣٢٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَعُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيِّ. عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، وَالْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ، كِلَاهُمَا عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ: لَقِيتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

(١٣٢٨) نضر بن شیبان کا بیان ہے کہ میری ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے عرض کیا: آپ مجھے اپنے والد (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) سے کوئی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے ماہ رمضان کے بارے میں ان سے سنی ہو۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ میرے والد محترم نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ رمضان کا ذکر کرتے

فَقُلْتُ: حَدِّثْنِي بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيكَ يَذْكُرُهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ. قَالَ: نَعَمْ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: ((شَهْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ. فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)). [**ضعيف**، سنن النسائي: ٢٢٠٩؛ مسند احمد، ١/ ١٩١، ١٩٤ نضر بن شیبان ضعیف ہے۔]

ہوئے فرمایا: ”یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیے ہیں اور میں نے تمہارے لیے اس (مہینے کی راتوں) کا قیام سنت ٹھہرایا ہے۔ جس شخص نے ایمان کی حالت میں اجر وثواب کی غرض سے اس کے روزے رکھے اور قیام کیا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے گا جس طرح اپنی ولادت کے دن تھا۔“

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ.

باب: قیام اللیل (تہجد) کا بیان

١٣٢٩ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِاللَّيْلِ بِحَبْلٍ فِيهِ ثَلَاثُ عُقَدٍ. فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ. فَإِذَا قَامَ فَتَوَضَّأَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ. فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا، فَيُصْبِحُ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ قَدْ أَصَابَ خَيْرًا. وَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ، أَصْبَحَ كَسِلًا خَبِيْثَ النَّفْسِ لَمْ يُصِبْ خَيْرًا)). [**صحيح**، مسند احمد، ٢/ ٢٥٣؛ طحاوى: ١/ ١٤٥۔]

١٣٢٩: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان رات کو تم میں سے کسی کے سر کے پچھلے حصے پر رسّی سے تین گرہیں لگا دیتا ہے، اگر وہ بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کو یاد کر لے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر جب وہ اٹھ کر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے تو اس کی تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ چنانچہ وہ صبح کو چاق وچوبند اور ہشّاش بشّاش ہوتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھلائی کی توفیق مل گئی ہوتی ہے۔ اگر وہ آدمی یہ کام نہ کرے تو وہ صبح کو سست ہوتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھلائی کی توفیق نہیں ملی ہوتی۔“

١٣٣٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ: ((ذٰلِكَ الشَّيْطَانُ بَالَ فِي أُذُنَيْهِ)). [صحيح بخاري: ٣٢٧٠؛ صحيح مسلم: ٧٧٤ (١٨١٧)؛ سنن النسائي: ١٦٠٩۔]

(١٣٣٠) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جو ساری رات صبح تک سویا رہا۔ آپ نے فرمایا: ”شیطان نے اس شخص کے کانوں میں پیشاب کر دیا تھا۔“

١٣٣١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُوْمُ

(١٣٣١) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم فلاں آدمی کی طرح نہ ہو جانا۔ وہ رات کو قیام کیا کرتا تھا، پھر اس نے قیام اللیل (تہجد کو) ترک کر دیا۔“

اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ)). [صحيح بخاري: ٥١٩٩؛ صحيح مسلم: ١١٥٩ (٢٧٣٣)؛ سنن النسائي: ١٧٦٥۔]

١٣٣٢۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَدَثَانِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لِسُلَيْمَانَ: يَا بُنَيَّ! لَا تُكْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ. فَإِنَّ كَثْرَةَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ تَتْرُكُ الرَّجُلَ فَقِيرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))**. [**ضعيف**، المعجم الصغير للطبراني: ١/ ١٢١، ح: ٣٣٧ یوسف بن محمد بن المنکد رضعیف ہے۔]

(۱۳۳۲) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سلیمان بن داود علیہ السلام کی والدہ نے سلیمان علیہ السلام سے کہا: بیٹے! رات کو زیادہ نہ سویا کرو، کیونکہ رات کو زیادہ سونا انسان کو قیامت کے دن مفلس کر دے گا۔''

١٣٣٣۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُوسَى أَبُو يَزِيدَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ، حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ))**.

[یہ روایت موضوع ہے۔ اصل میں یہ قول شریک القاضی کا ہے، جسے ثابت بن موسیٰ (متہم بالکذب) نے مرفوعاً بیان کیا ہے۔]

(۱۳۳۳) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رات کو کثرت سے نوافل کا اہتمام کرے، دن کے وقت اس کا چہرہ انتہائی خوبصورت ہوتا ہے۔''

١٣٣٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ. وَقِيلَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ. فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ. فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ، أَنْ قَالَ: **((يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ،**

(۱۳۳۴) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ آپ کی طرف لپک کر گئے اور لوگ (ایک دوسرے کو) کہنے لگے کہ اللہ کے رسول تشریف لائے ہیں۔ میں بھی آپ کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے وہاں جا پہنچا۔ جب میں نے آپ کے چہرۂ انور کو دیکھا تو میں جان گیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے آدمی کا نہیں ہو سکتا۔ آپ نے سب سے پہلے یہ فرمایا: ''لوگو! سلام کو عام کرو، کھانا کھلایا کرو۔ اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو تم نماز پڑھا کرو، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٤٨٥؛ سنن الدارمي: ١٤٦٨؛ المستدرك للحاكم، ٣/ ١٣۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَيْقَظَ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ.

باب: رات کو (نماز تہجد کے لیے) اپنے گھر والوں کو جگانے کا بیان

١٣٣٥۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ، كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ**)).

[سنن ابي داود: ١٣٠٩ یہ روایت اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٣٣٥) ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی رات کو (تہجد کے لیے) بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی جگائے، پھر وہ دونوں دو رکعت نماز (نفل) ادا کریں تو ان کا شمار ان مردوں اور عورتوں میں کر دیا جاتا ہے جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے ہیں۔''

١٣٣٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ. فَإِنْ أَبَتْ رَشَّ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ. رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى. فَإِنْ أَبَى رَشَّتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ**)). [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ١٣٠٨؛ سنن النسائي: ١٦١١؛ ابن خزيمة: ١١٤٨؛ ابن حبان: ٢٥٦٧؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٠٩۔]

(١٣٣٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے، پھر وہ بھی نماز پڑھے۔ اور اگر وہ (خاتون جاگنے سے) انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے، پھر وہ بھی نماز پڑھے، اگر وہ (خاوند جاگنے سے) انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔''

بَابُ فِي حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ.

باب: خوبصورت آواز میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا بیان

١٣٣٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ

(١٣٣٧) عبدالرحمٰن بن سائب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ سعد بن

ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَقَدْ كُفَّ بَصَرُهُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنِ أَخِي. بَلَغَنِي أَنَّكَ حَسَنُ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **((إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحَزَنٍ، فَإِذَا قَرَأْتُمُوهُ فَابْكُوا. فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا. وَتَغَنَّوْا بِهِ. فَمَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِهِ، فَلَيْسَ مِنَّا))**. [**ضعيف**، مسند ابي يعلىٰ: ٦٨٩؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ١٠/ ٢٣١ اسماعيل بن رافع متروک راوی ہے۔]

ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت ان کی بینائی ختم ہو چکی تھی۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے پوچھا، تم کون ہو؟ میں نے اپنا تعارف کرایا تو انہوں نے فرمایا: ''برادر زادے، خوش آمدید! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم انتہائی خوش الحانی سے قرآن مجید پڑھتے ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''یہ قرآن غم (رقت انگیزی) کے ساتھ نازل ہوا ہے۔ تم جب اس کی تلاوت کرو تو رویا کرو۔ اگر رونا نہ آئے تو تکلف سے رویا کرو اور عمدہ آواز کے ساتھ اس کی تلاوت کیا کرو۔ جو آدمی اسے عمدہ آواز سے نہ پڑھے، وہ ہم میں سے نہیں۔''

١٣٣٨ - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَابِطٍ الْجُمَحِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ أَبْطَأْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ: **((أَيْنَ كُنْتِ؟))** قُلْتُ: كُنْتُ أَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِكَ لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَ قِرَاءَتِهِ وَصَوْتِهِ مِنْ أَحَدٍ. قَالَتْ فَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهُ حَتَّى اسْتَمَعَ لَهُ. ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: **((هَذَا سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي أُمَّتِي مِثْلَ هَذَا))**. [**صحيح**، مسند احمد، ٦/ ١٦٥؛ المستدرك للحاكم، ٣/ ٢٢٦۔]

(١٣٣٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ایک رات عشاء کے بعد مجھے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے میں کچھ دیر ہو گئی۔ میں آئی تو آپ نے دریافت فرمایا: ''آپ کہاں تھیں؟'' میں نے عرض کیا: میں آپ کے ایک صحابی کی قراءت سن رہی تھی۔ میں نے اس جیسی عمدہ قراءت اور خوبصورت آواز کسی کی نہیں سنی۔ ام المومنین فرماتی ہیں: آپ اٹھے اور میں بھی اٹھ کر آپ کے ساتھ گئی حتی کہ آپ نے بھی اس آدمی کی قراءت سنی۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''یہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں اس طرح کے لوگ پیدا فرمائے۔''

١٣٣٩ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ، الَّذِي إِذَا سَمِعْتُمُوهُ يَقْرَأُ، حَسِبْتُمُوهُ يَخْشَى اللَّهَ))**.

(١٣٣٩) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمدہ آواز میں تلاوت کرنے والا (درحقیقت) وہ آدمی ہے جس کی قراءت سن کر تم سمجھو کہ وہ اللہ کا خوف رکھتا ہے۔''

[یہ روایت ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع اور عبداللہ بن جعفر کے ضعف کی بنا پر ضعیف ہے۔]

١٣٤٠ - حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ مَيْسَرَةَ، مَوْلَى فَضَالَةَ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَلَّهُ أَشَدُّ أَذَنًا إِلَى الرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ، مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ إِلَى قَيْنَتِهِ))**. [**ضعيف**، مسند احمد، ٦/ ١٩، ٢٠؛ ابن حبان: ٧٥٤ یہ انقطاع اور ولید بن مسلم کے سماع مسلسل نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٣٤٠) فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ خوبصورت اور بلند آواز سے قرآن پڑھنے والے کی قراءت، اس سے کہیں زیادہ توجہ سے سنتا ہے جس قدر توجہ اور دل جمعی سے آقا اپنی لونڈی سے گانے سنتا ہے۔''

١٣٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ فَسَمِعَ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَقِيلَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ. فَقَالَ: **((لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ))**. [**حسن صحيح**، المصنف لابن ابي شيبة، ١٠/ ٤٦٣؛ مسند احمد، ٢/ ٣٥٤؛ شرح السنة للبغوى: ١٢١٩-]

(١٣٤١) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے کسی آدمی کی قراءت کی آواز سنی۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' آپ کو بتایا گیا کہ یہ عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''انہیں آلِ داود علیہ السلام جیسی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔''

١٣٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ الْيَامِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْسَجَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ [بْنَ عَازِبٍ] يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٤٦٨؛ سنن النسائي: ١٠١٦؛ ابن خزيمة: ١٥٥١؛ ابن حبان: ٧٤٩؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٥٧١، ٥٧٢-]

(١٣٤٢) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید کو اپنی آوازوں (کی خوش الحانی) کے ساتھ مزیّن کیا کرو۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ.

باب: جو شخص نیند کی وجہ سے رات کے اذکار و وظائف نہ کر سکے تو وہ کیا کرے؟

١٣٤٣ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِاللَّهِ أَخْبَرَاهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ نَامَ، عَنْ حِزْبِهِ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ**)). [صحيح مسلم: ٧٤٧ (١٧٤٥)؛ سنن ابي داود: ١٣١٣؛ سنن الترمذي: ٥٧١؛ سنن النسائي: ١٧٩١۔]

(۱۳۴۳) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نیند کی وجہ سے اذکار و وظائف نہ پڑھ سکے، یا اس کا کچھ حصہ رہ جائے، پھر اس نے انہیں فجر اور ظہر کے درمیانی وقت میں پڑھ لیا، اس کے لیے اتنا (اجر) لکھا جائے گا، گویا اس نے رات ہی کو پڑھا۔“

١٣٤٤ـ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ، وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ فَيُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ حَتَّى يُصْبِحَ، كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى. وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ**)). [**صحيح**، سنن النسائي: ١٧٨٨؛ ابن خزيمة: ١١٧٢؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٣١١ یہ موقوفاً صحیح ہے۔]

(۱۳۴۴) ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی (سونے کے لیے) اپنے بستر پر آئے اور اس کا ارادہ ہو کہ وہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا (لیکن) اس پر نیند غالب آ جائے (اور وہ نہ اٹھ سکے) حتی کہ صبح ہو جائے۔ اس کے لیے اس کی نیند اس پر اس کے رب کی طرف سے صدقہ (انعام) ہے۔“

بَابُ فِي كَمْ يُسْتَحَبُّ يُخْتَمُ الْقُرْآنُ.

باب: اس امر کا بیان کہ کتنے عرصے میں قرآن ختم کرنا مستحب ہے

١٣٤٥ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى الطَّائِفِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ جَدِّهِ أَوْسِ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ. فَنَزَلُوا الْأَحْلَافُ عَلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ. وَأَنْزَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ بَنِي

(۱۳۴۵) اوس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم قبیلۂ ثقیف کے ایک وفد کی صورت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے (قریش کے) حلیفوں کو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرایا اور رسول اللہ ﷺ نے بنو مالک کو اپنے ایک حجرے میں ٹھہرایا۔ آپ ہر رات نماز عشاء کے بعد ہمارے پاس تشریف لاتے اور قدموں پر کھڑے کھڑے ہم

مَالِكٍ فِي قُبَّةٍ لَهُ. فَكَانَ يَأْتِينَا كُلَّ لَيْلَةٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَيُحَدِّثُنَا قَائِمًا عَلَى رِجْلَيْهِ، حَتَّى يُرَاوِحَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ. وَأَكْثَرُ مَا يُحَدِّثُنَا مَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ قُرَيْشٍ. وَيَقُولُ: ((وَلَا سَوَاءَ. كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ مُسْتَذَلِّينَ. فَلَمَّا خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَتْ سِجَالُ الْحَرْبِ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ. نُدَالُ عَلَيْهِمْ وَيُدَالُونَ عَلَيْنَا)). فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ أَبْطَأَ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَأْتِينَا فِيهِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ أَبْطَأْتَ عَلَيْنَا اللَّيْلَةَ. قَالَ: ((إِنَّهُ طَرَأَ عَلَيَّ حِزْبِي مِنَ الْقُرْآنِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَخْرُجَ حَتَّى أُتِمَّهُ)).

قَالَ أَوْسٌ: فَسَأَلْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كَيْفَ تُحَزِّبُونَ الْقُرْآنَ؟ قَالُوا: ثَلَاثٌ وَخَمْسٌ وَسَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ، وَثَلَاثَ عَشْرَةَ وَحِزْبُ الْمُفَصَّلِ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ١٣٩٣؛ مسند احمد، ٤/ ٩ عثمان بن عبداللہ مستور ہے۔]

سے محو کلام رہتے۔ (بعض اوقات گفتگو طویل ہو جاتی تو) آپ ستانے اور آرام کے لیے کبھی ایک ٹانگ پر دباؤ ڈال لیتے اور کبھی دوسری پر۔ آپ کو اپنی قوم قریش کی طرف سے جس رویے کا سامنا کرنا پڑا، آپ اکثر وبیشتر اس کا تذکرہ کرتے اور فرماتے: ''ہم اور وہ برابر نہ تھے۔ ہم ان کے مقابلے میں کمزور اور بے اختیار ہوتے تھے، پھر جب ہم مدینہ آ گئے تو ہمارے اور ان کے درمیان برابر کی ٹکر ہونے لگی۔ کبھی ہمیں ان پر غلبہ حاصل ہو جاتا اور کبھی وہ ہمیں نقصان پہنچا جاتے۔''

(اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس جس وقت آیا کرتے تھے، ایک رات آپ ذرا دیر سے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آج رات ہمارے ہاں دیر سے تشریف لائے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میری معمول کی تلاوت قرآن پوری نہیں ہوئی تھی۔ اسے پورا کیے بغیر آنا مجھے اچھا نہ لگا۔''

اوس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام سے پوچھا: آپ لوگ قرآن مجید کے حصوں کو (تلاوت کے لیے) کس طرح مقرر کرتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ پہلی تین سورتیں (یعنی سورۂ بقرہ، آل عمران اور نساء کا ایک حصہ) اس سے آگے پانچ سورتیں (یعنی سورۂ مائدہ سے سورۂ توبہ تک کا دوسرا حصہ) اس سے آگے سات سورتیں (یعنی سورۂ یونس سے النحل تک تیسرا حصہ) اس سے آگے نو سورتیں (یعنی سورۂ بنی اسرائیل سے الفرقان تک کا چوتھا حصہ) اس سے آگے گیارہ سورتیں (یعنی سورۂ شعراء سے سورۂ یٰسین تک پانچواں حصہ) اس سے آگے تیرہ سورتیں (یعنی سورۂ والصافات سے سورۂ حجرات تک چھٹا حصہ) اور اس سے آگے مفصّل کا (یعنی سورۂ قٓ سے سورۃ الناس تک کا ساتواں حصہ)

١٣٤٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا

(١٣٤٦) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: جَمَعْتُ الْقُرْآنَ فَقَرَأْتُهُ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنِّي أَخْشَى أَنْ يَطُولَ عَلَيْكَ الزَّمَانُ، وَأَنْ تَمَلَّ فَاقْرَأْهُ فِي شَهْرٍ**)). فَقُلْتُ: دَعْنِي أَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِي وَشَبَابِي. قَالَ: ((**فَاقْرَأْهُ فِي عَشَرَةٍ**)) قُلْتُ: دَعْنِي أَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِي وَشَبَابِي. قَالَ: ((**فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ**)) قُلْتُ: دَعْنِي أَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِي وَشَبَابِي. فَأَبَى. [السنن الكبرىٰ للنسائي: ٨٠٦٤؛ مسند احمد، ٢/ ١٦٣؛ المصنف لعبدالرزاق: ٥٩٥٦؛ ابن حبان: ٧٥٦، ٧٥٧، یہ روایت یحییٰ بن حکیم (مستور) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

نے مکمل قرآن مجید حفظ کیا تو میں نے مکمل قرآن مجید ایک ہی رات میں پڑھ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تمہارے متعلق اندیشہ ہے کہ طویل وقت گزرنے کے بعد تم (اسی طرح تسلسل کے ساتھ پڑھنے میں) اکتاہٹ محسوس کرنے لگو گے، لہٰذا تم ایک مہینے میں (پورے قرآن کی) تلاوت کرلیا کرو۔'' میں نے عرض کیا: آپ مجھے اپنی طاقت اور بھرپور جوانی سے فائدہ اٹھالینے دیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر دس دنوں میں (پورا قرآن) پڑھ لیا کرو۔'' میں نے عرض کیا: آپ مجھے اپنی طاقت اور بھرپور جوانی سے فائدہ اٹھالینے دیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر سات دنوں میں (پورے قرآن) کی تلاوت مکمل کرلیا کرو۔'' میں نے عرض کیا: آپ مجھے اپنی طاقت اور بھرپور جوانی سے فائدہ اٹھالینے دیں (اور اس سے بھی پہلے پورے قرآن کی تلاوت مکمل کرنے کی اجازت مرحمت فرمادیں) تو آپ نے انکار کردیا۔

١٣٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٣٩٤؛ سنن الترمذي: ٢٩٤٩؛ ابن حبان: ٧٥٨۔]

(١٣٤٧) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے تین دن سے کم مدت میں (مکمل) قرآن مجید پڑھا، اس نے قرآن مجید کو سمجھا ہی نہیں۔''

١٣٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ [سَعْدِ] بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ حَتَّى الصَّبَاحِ. [**صحيح**، سنن النسائي: ١٦٤٢۔]

(١٣٤٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نہیں جانتی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے (کبھی ایک رات میں، یعنی) صبح تک پورا قرآن پڑھا ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ.

باب: رات کی نماز (تہجد) میں قراءت کا بیان

١٣٤٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ وَأَنَا عَلَى عَرِيشِي. [**حسن صحيح**، سنن النسائي: ١٠١٤؛ مسند احمد، ٦/ ٣٤١، ٣٤٣-]

(۱۳۴۹) ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں اپنے گھر کی چھت پر ہوتی تھی کہ مجھے رات کو نبی ﷺ کی تلاوت کی آواز سنائی دیا کرتی تھی۔

١٣٥٠ - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، أَبُو بِشْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِآيَةٍ حَتَّى أَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا. وَالْآيَةُ: ﴿**إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ**﴾. (٥/ المائدة:١١٨) [**حسن**، سنن النسائي: ١٠١١؛ مسند احمد، ٥/ ١٥٦، ١٧٠-]

(۱۳۵۰) ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (ایک دفعہ) نبی ﷺ نے قیام میں ایک ہی آیت بار بار پڑھتے ہوئے صبح کر دی۔ وہ آیت یہ تھی: ﴿**إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ**﴾ ''اگر تو انہیں سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو بے شک تو ہی غالب، بڑی حکمت والا ہے۔''

١٣٥١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى. فَكَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ سَأَلَ. وَإِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ اسْتَجَارَ. وَإِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَنْزِيهُ اللَّهِ سَبَّحَ. [**صحيح**، دیکھئے حدیث:٨٩٧]

(۱۳۵۱) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی۔ جب آپ کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں رحمت کا ذکر ہوتا تو آپ (اللہ سے اس کی رحمت کی) دعا مانگتے اور جب آپ کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں عذاب (سزا) کا ذکر ہوتا تو آپ (عذاب سے) پناہ مانگتے۔ اور جب آپ کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی و بزرگی کا ذکر ہوتا تو آپ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے تھے۔

١٣٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي لَيْلَى. قَالَ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا. فَمَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ، فَقَالَ: ((**أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ. وَوَيْلٌ لِأَهْلِ النَّارِ**)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٨٨١؛ مسند احمد، ٤/ ٣٤٧ محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی ضعیف ہے۔]

(۱۳۵۲) ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ آپ رات کے وقت نفلی نماز پڑھ رہے تھے۔ (دورانِ تلاوت میں) آپ ایک آیت پر پہنچے جس میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ذکر تھا، آپ نے فرمایا: ((**أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ وَوَيْلٌ لِأَهْلِ النَّارِ**)) ''میں جہنم سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں اور اہلِ جہنم کے لیے تو ہلاکت و تباہی ہے۔''

١٣٥٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا. [صحيح بخاري: ٥٠٤٥؛ سنن ابي داود: ١٤٦٥ـ]

(۱۳۵۳) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی تلاوت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ اپنی آواز کو قدرے (دراز) طول دیا کرتے تھے۔

١٣٥٤ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ أَوْ يُخَافِتُ بِهِ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا خَافَتَ. قُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي هَذَا الْأَمْرِ سَعَةً. [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٢٢٦؛ سنن النسائي: ٢٢٢؛ مسند احمد، ٦/ ٤٧ـ]

(۱۳۵۴) غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کی تلاوت جہراً کرتے تھے یا سراً؟ انہوں نے فرمایا: آپ کبھی جہراً تلاوت کرتے تھے اور کبھی سراً۔ میں نے کہا: اللہ اکبر! اللہ کا شکر ہے جس نے اس میں وسعت (گنجائش) رکھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ.

باب: جب آدمی رات کو (قیام کے لیے) جاگے تو دعا مانگنے کا بیان

١٣٥٥ ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ. أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ. وَلَكَ الْحَمْدُ. أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ. وَلَكَ الْحَمْدُ. أَنْتَ مَالِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ. وَلَكَ الْحَمْدُ. أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ. اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ. فَاغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ. وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا

(۱۳۵۵) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز (تہجد) کے لیے بیدار ہوتے تو یہ دعا کرتے: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ. أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ. وَلَكَ الْحَمْدُ. أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ. وَلَكَ الْحَمْدُ. أَنْتَ مَالِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ. وَلَكَ الْحَمْدُ. أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ. اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ. فَاغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ. وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ. أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

أَعْلَنْتُ. أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ)).

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلُ، خَالُ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، سَمِعَ طَاوُسًا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِلتَّهَجُّدِ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [صحيح بخاري: ١١٢٠؛ صحيح مسلم: ٧٦٩ (١٨٠٩)؛ سنن النسائي: ١٦٢٠-]

وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ)) ''یا اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ تو ہی آسمانوں، زمین اور ان کے اندر رہنے والوں کے لیے نور ہے، ہر قسم کی حمد وثنا تیرے لیے ہے، تمام آسمانوں، زمین اور ان کے اندر رہنے والوں کو تو ہی کنٹرول کرنے والا ہے، تمام تعریفوں کا تو ہی حق دار ہے، تمام آسمانوں، زمین اور ان کے رہنے والوں کا تو ہی مالک ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، تو ہی حق ہے، تیرا وعدہ (بھی) حق ہے۔ تیری ملاقات (بھی) سچ ہے، تیرے فرمان سچے ہیں۔ جنت حق ہے، اور جہنم (بھی) حق ہے۔ قیامت حق ہے۔ تمام انبیاء حق ہیں اور محمد ﷺ حق ہیں۔ یا اللہ! میں تیرا مطیع ہوا، تجھ پر ایمان لایا، میرا تجھ پر ہی توکل (اعتماد) ہے، میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔ میں تیری ہی توفیق سے (اپنے مخالفوں کا) مقابلہ کرتا ہوں، میں اپنے تمام امور کے فیصلے تیری ہی طرف لوٹاتا ہوں۔ میں نے آج سے پہلے جو گناہ کیے یا آئندہ کروں، جو پوشیدہ طور پر کیے یا علانیہ طور پر کیے، میرے سب گناہ معاف فرما دے۔ بھلائی میں آگے کرنے والا یا پیچھے ہٹانے والا تو ہی ہے۔ صرف تو ہی معبود (برحق) ہے، تیرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں۔ نیکی کی توفیق اور گناہ سے بچنے کی طاقت دینے والا بھی تو ہی ہے۔''

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ حدیث ابوبکر بن خلاد باہلی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی سند سے بیان کی ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب رات کو تہجد کے لیے اٹھتے .... پھر اسی طرح بیان کیا جس طرح مذکورہ حدیث ہے۔

١٣٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ:

(۱۳۵۶) عاصم بن حمید رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: نبی ﷺ قیام اللیل کی ابتدا کس عمل سے کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ

مَاذَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْتَتِحُ بِهِ قِيَامَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ. كَانَ يُكَبِّرُ عَشْرًا. وَيَحْمَدُ عَشْرًا. وَيُسَبِّحُ عَشْرًا. وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا. وَيَقُولُ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي)) وَيَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيقِ الْمُقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

[**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٧٦٦؛ سنن النسائي: ١٦١٨؛ ابن حبان: ٢٦٠٢۔]

سے ایسی بات کے بارے میں پوچھا ہے کہ جس کے متعلق مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ دس دفعہ "اللہ اکبر" دس دفعہ "الحمد للّٰہ" اور دس دفعہ "سبحانَ اللّٰہ" اور دس بار "استغفر اللہ" کہا کرتے تھے، اور فرماتے: ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَاھْدِنِی وَارْزُقْنِی وَعَافِنِی)) "یا اللہ! میری مغفرت فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے روزی عطا فرما، اور مجھے (ہر قسم کی پریشانیوں و بیماریوں سے) عافیت میں رکھ۔" اور آپ قیامت کے دن (حشر میں) کھڑے ہونے کی تنگی سے اللہ کی پناہ طلب کرتے تھے۔

١٣٥٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: بِمَا كَانَ يَسْتَفْتِحُ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ. اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ)).

قَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ: احْفَظُوهُ ـ جِبْرَئِيلُ ـ مَهْمُوزَةً. فَإِنَّهُ كَذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [صحيح مسلم: ٧٧٠ (١٨١١)؛ سنن ابي داود: ٧٦٧، ٧٦٨؛ سنن الترمذي: ٣٤٢٠؛ سنن النسائي: ١٦٦٢۔]

(١٣٥٧) ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: نبی ﷺ جب رات کو نماز تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو کس دعا سے نماز شروع کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ فرماتے تھے: ((اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ. اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ)) "اے اللہ! جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! اے آسمانوں اور زمین کے خالق، اے ہر پوشیدہ و ظاہر سب چیزوں سے باخبر! اپنے بندوں میں تو فیصلہ کرے گا، جس میں وہ اختلاف کرتے تھے، حق کے جن مسائل میں لوگوں کے مابین اختلاف ہوا ہے، ان کے بارے میں تو ہی اپنے حکم (اور فضل) سے میری رہنمائی فرما، بے شک تو ہی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔"

عبدالرحمٰن بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یاد رکھو! اس روایت میں جبرئیل کا لفظ مہموز، یعنی ہمزہ کے ساتھ ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ سے یہ لفظ (اس دعا میں) اسی طرح روایت ہوا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ.

باب: قیام اللیل کی رکعات کا بیان

١٣٥٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ. قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي، مَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ، إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً. يُسَلِّمُ فِي كُلِّ اثْنَتَيْنِ. وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ. وَيَسْجُدُ فِيهِنَّ سَجْدَةً، بِقَدْرِ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً، قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ. فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ الْأَوَّلِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ١٣٣٦]

(۱۳۵۸) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سے صبح صادق تک گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔ آپ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور (آخر میں) ایک وتر پڑھتے تھے۔ آپ ان رکعات میں سجدہ (اس قدر طویل) کرتے کہ آپ کے سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی پچاس آیات پڑھ سکتا تھا۔ پھر جب مؤذن نماز فجر کی پہلی اذان کہہ کر خاموش ہو جاتا تو آپ اٹھ کر ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لیتے تھے۔

١٣٥٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. [صحيح مسلم: ٧٣٧ (١٧٢٠)؛ سنن ابي داود: ١٣٣٨؛ سنن الترمذي: ٤٥٩.]

(۱۳۵۹) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ رات کو تیرہ رکعت نماز پڑھتے تھے۔

١٣٦٠ـ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٤٤٣؛ سنن النسائي: ١٧٢٦.]

(۱۳۶۰) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کو نو رکعات پڑھتے تھے۔

١٣٦١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ، أَبُو عُبَيْدٍ [الْمَدَنِيُّ]: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ اللَّهِ

(۱۳۶۱) عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ کی رات کی نماز تیرہ رکعتیں ہوتی تھیں۔ ان میں سے آٹھ رکعات

بْنَ عُمَرَ، عَنْ صَلاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاللَّيْلِ. فَقَالَا: ثَلاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. مِنْهَا ثَمَانٍ. وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ. [**صحیح**، یہ حدیث اپنے کثیر شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔]

(نفل) تین وتر اور دو رکعتیں طلوع فجر کے بعد پڑھتے تھے۔

۱۳۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُالسَّلَامِ بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نَافِعِ بْنِ ثَابِتٍ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ. قَالَ: قُلْتُ، لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اللَّيْلَةَ. قَالَ: فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ، أَوْ فُسْطَاطَهُ. فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ، طَوِيْلَتَيْنِ، طَوِيْلَتَيْنِ. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ أَوْتَرَ. فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

[صحيح مسلم: ٧٦٥ (١٨٠٤)؛ سنن ابي داود: ١٣٦٦-]

(۱۳۶۲) زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے سوچا کہ میں ضرور آج رات رسول اللہ ﷺ کی نماز (کی تعداد وکیفیت) دیکھوں گا۔ چنانچہ میں آپ کی چوکھٹ یا خیمے کے دروازے پر سر رکھ کر لیٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ اٹھے، پہلے آپ نے ہلکی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ نے دو رکعتیں بہت ہی طویل پڑھیں۔ اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں جو ان سے قدرے مختصر تھیں، پھر ان سے بھی مختصر دو رکعتیں ادا کیں۔ بعد ازاں آپ نے وتر پڑھا، یہ کل تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

۱۳۶۳- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ نَامَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهِيَ خَالَتُهُ. قَالَ، فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ. وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا. فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ. حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ، اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ. فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ، عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ. ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ. ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ. ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي.

(۱۳۶۳) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ وہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سوئے اور وہ ان کی خالہ تھیں۔ انہوں نے کہا: میں سرہانے کے عرض میں لیٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ اس کے طول میں لیٹ گئے۔ نبی ﷺ سو گئے حتی کہ جب آدھی رات ہوئی، یا اس سے کچھ پہلے یا کچھ بعد کا وقت ہوا تو نبی ﷺ بیدار ہو گئے۔ آپ اپنے ہاتھ چہرے پر پھیر کر نیند دور کرنے لگے، پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت کیں۔ پھر آپ ایک لٹکائے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے۔ اس سے وضو کیا اور بہت ہی اچھا وضو کیا، پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دی۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے بھی کھڑے ہو کر سارے کام اسی طرح کیے جس طرح آپ نے کیے تھے، پھر

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ. ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ. فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي. وَأَخَذَ أُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ أَوْتَرَ. ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

[صحيح بخاري: ١٨٣؛ صحيح مسلم: ٧٦٣ (١٧٨٩)؛ سنن ابي داود: ١٣٦٤؛ سنن النسائي: ١٦٢١۔]

میں جا کر آپ کے پہلو میں (بائیں طرف) کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے کان کو مروڑا۔ (اور مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا) آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد وتر ادا کیا، پھر آپ لیٹ گئے۔ حتی کہ مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر آپ نے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھیں، پھر نماز (فجر) پڑھنے کے لیے (گھر سے مسجد میں) تشریف لے گئے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيِّ سَاعَاتِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ.

باب: اس امر کا بیان کہ رات کی کون سی گھڑی افضل ہے

١٣٦٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ. قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَسْلَمَ مَعَكَ؟ قَالَ: ((**حُرٌّ وَعَبْدٌ**)) قُلْتُ: هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ أُخْرَى؟ قَالَ: ((**نَعَمْ. جَوْفُ اللَّيْلِ الْأَوْسَطُ**)). [یہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھیے رقم: ۱۲۵۱]

(۱۳۶۴) عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے ساتھ (یعنی آپ کی دعوت پر) کس کس نے اسلام قبول کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”آزاد اور غلام نے۔“ میں نے (پھر) عرض کیا: کوئی ساعت دوسری ساعت کی نسبت ایسی ہے جس میں قربِ الٰہی زیادہ ہوتا ہو؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔ رات کا درمیانی حصہ۔“

١٣٦٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، وَيُحْيِي آخِرَهُ. [صحيح بخاري: ١١٤٦؛ صحيح مسلم: ٧٣٩ (١٧٢٨)؛ سنن النسائي: ١٦٤١۔]

(۱۳۶۵) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے پہلے حصے میں سو جاتے اور اس کے آخری حصے میں (عبادت کے لیے) بیدار ہو جاتے تھے۔

١٣٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ. وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، كُلَّ لَيْلَةٍ، فَيَقُولُ: مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ)) فَلِذَلِكَ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ عَلَى أَوَّلِهِ.

[صحيح بخاري: ١١٤٥؛ صحيح مسلم: ٨٥٨ (١٧٧٢)؛ سنن ابي داود: ١٣١٥؛ سنن الترمذي: ٣٤٩٨-]

(۱۳۶۶) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہر رات کو جب رات کا آخری تہائی وقت ہوتا ہے تو (آسمان دنیا پر) نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کروں؟ ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی بخشش کا طلب گار ہو کہ میں اس کے گناہ معاف کر دوں؟ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) حتیٰ کہ صبح صادق طلوع ہو جاتی ہے۔''

اسی لیے سلف صالحین رات کے پہلے حصے کی نسبت آخری حصے میں نماز پڑھنا زیادہ پسند کرتے تھے۔

١٣٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يُمْهِلُ. حَتَّى إِذَا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ نِصْفُهُ أَوْ ثُلُثَاهُ، قَالَ: لَا يَسْأَلَنَّ عِبَادِي غَيْرِي. مَنْ يَدْعُنِي أَسْتَجِبْ لَهُ. مَنْ يَسْأَلْنِي أُعْطِهِ. مَنْ يَسْتَغْفِرْنِي أَغْفِرْ لَهُ. حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ)). [**صحيح**، عمل اليوم والليلة للنسائي: ٤٧٥؛ مسند احمد، ٤/ ١٦-]

(۱۳۶۷) رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ جب آدھی یا دو تہائی رات گزر جاتی ہے تو فرماتا ہے: میرے بندے میرے سوا کسی سے ہرگز نہ مانگیں۔ جو مجھ سے دعا مانگے گا میں اس کی دعا قبول کروں گا۔ جو مجھ سے مانگے گا میں اسے عطا کروں گا۔ جو مجھ سے بخشش طلب کرے گا میں اسے بخش دوں گا۔ (یہ سلسلہ اسی طرح پوری رات رہتا ہے) حتیٰ کہ صبح صادق طلوع ہو جاتی ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُرْجَى أَنْ يَكْفِيَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ.

باب: اگر قیام اللیل رہ جائے تو کس عمل سے اس کی تلافی کی امید ہو سکتی ہے

١٣٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، مَنْ

(۱۳۶۸) ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو شخص رات کے وقت انہیں پڑھ لے، وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔''

حفص بن غیاث رحمہ اللہ نے اپنی حدیث میں مزید بیان کیا کہ عبدالرحمن بن یزید نے فرمایا: میری ملاقات ابومسعود رضی اللہ عنہ سے

قَرَأَهُمَا، فِي لَيْلَةٍ، كَفَتَاهُ)).
قَالَ حَفْصٌ، فِي حَدِيثِهِ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ فَحَدَّثَنِي بِهِ. [صحيح بخاري: ٤٠٠٨؛ صحيح مسلم: ٨٠٧ (١٨٨٠، ١٨٧٨)؛ سنن ابي داود: ١٣٩٧؛ سنن الترمذي: ٢٨٨١۔]

ہوئی اور وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

١٣٦٩۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ، كَفَتَاهُ)). [**صحيح**، دیکھئے حدیث سابق: ١٣٦٨۔]

(١٣٦٩) ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے، وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَلِّي إِذَا نَعَسَ.

باب: جب نمازی اونگھنے لگے تو وہ کیا کرے

١٣٧٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ. فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ، لَعَلَّهُ يَذْهَبُ فَيَسْتَغْفِرُ، فَيَسُبُّ نَفْسَهُ)).

[صحيح بخاري: ٢١٢؛ صحيح مسلم: ٧٨٦ (١٨٣٥)؛ سنن ابي داود: ١٣١٠؛ سنن الترمذي: ٣٥٥۔]

(١٣٧٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو اونگھ آنے لگے تو اسے چاہیے کہ سو جائے۔ یہاں تک کہ نیند جاتی رہے، اگر وہ اونگھتے ہوئے نماز پڑھے گا تو کیا معلوم وہ اپنے لیے مغفرت طلب کرے (لیکن نیند کی وجہ سے) اپنے آپ کو بد دعا دینے لگے۔''

١٣٧١۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى حَبْلًا مَمْدُودًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ. فَقَالَ: ((مَا هَذَا الْحَبْلُ؟)) قَالُوا: لِزَيْنَبَ. تُصَلِّي فِيهِ. فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ. فَقَالَ: ((حُلُّوهُ. حُلُّوهُ. لِيُصَلِّ

(١٣٧١) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک دفعہ) مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے دو ستونوں کے درمیان ایک رسّی بندھی دیکھی۔ آپ نے فرمایا: ''یہ رسّی کیسی ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ یہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی ہے۔ وہ یہاں نماز پڑھتی ہیں، جب تھک جاتی ہیں تو اس کے ساتھ لٹک جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے کھول دو، اسے کھول دو۔

أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ. فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ)). [صحيح بخاري: ١١٥٠؛ صحيح مسلم: ٧٨٤ (١٨٣١، ١٨٣٢)؛ سنن النسائي: ١٦٤٤-]

تم اس وقت تک نماز پڑھو جب تک تمہاری طبیعت اس کے لیے آمادہ ہو۔ جب کوئی تھک جائے تو بیٹھ جایا کرے۔''

١٣٧٢- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ النَّضْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ، فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ، اضْطَجَعَ)).

[**صحيح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے، دیکھئے صحيح مسلم: ٧٨٧ (١٨٣٦) وسنن ابي داود: ١٣١١؛ مسند احمد، ٢/٣١٨-]

(١٣٧٢) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص رات کو (عبادت کے لیے) اٹھے اور اس کی زبان پر قرآن پڑھنا مشکل ہو اور اسے یہ بھی پتہ نہ چلے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو وہ لیٹ جائے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

باب: مغرب اور عشاء کے درمیان (نفلی) نماز کا بیان

١٣٧٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ [الْمَدَنِيُّ]، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى، بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، عِشْرِينَ رَكْعَةً، بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)). [**موضوع**، سلسلة ضعيفه للالباني: ٤٦٧- یعقوب بن ولید متہم بالکذب ہے۔]

(١٣٧٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی نماز مغرب اور عشاء کے درمیان بیس رکعت (نفل) نماز پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔''

١٣٧٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. وَأَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ. قَالَا: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي خَثْعَمٍ الْيَمَامِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ، بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَمْ يَتَكَلَّمْ بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ، عُدِلَتْ لَهُ عِبَادَةَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً)). [**ضعيف جدا**، دیکھئے حدیث: ١١٦٧-]

(١٣٧٤) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھے اور ان کے درمیان کوئی غیر مناسب بات نہ کرے تو اس کے لیے یہ نماز بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوگی۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ.

باب: گھر میں نفل نماز ادا کرنے کا بیان

١٣٧٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: خَرَجَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى عُمَرَ. فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَيْهِ، قَالَ لَهُمْ: مِمَّنْ أَنْتُمْ؟ قَالُوا: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ. قَالَ: فَبِإِذْنٍ جِئْتُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ. [قَالَ] فَسَأَلُوهُ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ. فَقَالَ عُمَرُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((**أَمَّا صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ فَنُورٌ. فَنَوِّرُوا بُيُوتَكُمْ**)).

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

[**ضعیف**، عاصم بن عمرو کی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہوتی ہے۔ دوسری سند میں عمیر مستور اور ابو اسحاق مدلس ہیں۔]

(١٣٧٥) عاصم بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ عراق کے کچھ لوگ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب وہ ان کے ہاں پہنچے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: آپ حضرات کن لوگوں میں سے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہم اہل عراق میں سے ہیں۔ انہوں نے پوچھا: کیا آپ لوگ اجازت لے کر آئے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ (عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے) کہا: ان لوگوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے گھر میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''آدمی کا گھر میں نماز ادا کرنا نور ہے، لہٰذا تم اپنے گھروں کو منور کیا کرو۔''

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد محمد بن ابی الحسین نے یہ حدیث عبداللہ بن جعفر سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے، انہوں نے زید بن ابی اُنیسہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عاصم بن عمرو سے انہوں نے عمیر مولیٰ عمر بن خطاب سے اور انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کی۔

١٣٧٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ، فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ مِنْهَا نَصِيبًا. فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا**)). [صحيح مسلم: ٧٧٨ (١٨٢٢)؛ مسند احمد، ٣/ ١٥؛ ابن خزيمة: ١٢٠ـ]

(١٣٧٦) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص (مسجد میں فرض) نماز پوری کر لے تو اسے اس کا ایک حصہ اپنے گھر کے لیے بھی رکھنا چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر و بھلائی عطا فرمائے گا۔''

١٣٧٧ـ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ. قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

(١٣٧٧) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔''

بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَتَّخِذُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا)). [صحيح بخاري: ٤٣٢؛ صحيح مسلم: ٧٧٧ (١٨٢٠)؛ سنن ابي داود: ١٠٤٣، ١٤٤٨۔]

١٣٧٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَرَامِ بْنِ [حَكِيمٍ] عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيُّمَا أَفْضَلُ؟ الصَّلَاةُ فِي بَيْتِي أَوِ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: ((أَلَا تَرَى إِلَى بَيْتِي؟ مَا أَقْرَبَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ. فَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ. إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً)).

[**صحيح**، مسند احمد، ٤/ ٣٤٢؛ ابن خزيمة: ١٢٠٢۔]

(۱۳۷۸) عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ گھر میں نماز ادا کرنا افضل ہے یا مسجد میں؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم میرا گھر نہیں دیکھتے، وہ مسجد سے کتنا قریب ہے؟ مجھے فرض نماز کے علاوہ (نفل نماز) مسجد کے بجائے اپنے گھر میں پڑھنا زیادہ پسند ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الضُّحَى.

باب: نمازِ ضحیٰ (چاشت) کا بیان

١٣٧٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: سَأَلْتُ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَالنَّاسُ مُتَوَافِرُونَ، أَوْ مُتَوَافُونَ، عَنْ صَلَاةِ الضُّحَى فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِرُنِي أَنَّهُ صَلَّاهَا، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، غَيْرَ أُمِّ هَانِئٍ فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّهُ صَلَّاهَا ثَمَانَ رَكَعَاتٍ.

[**صحيح**، دیکھئے حدیث: ٦١٤۔]

(۱۳۷۹) عبداللہ بن حارث رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں جبکہ صحابہ کرام کی کثیر تعداد موجود تھی میں نے نمازِ ضحیٰ کے بارے میں پوچھا تو مجھے ام ہانی رضی اللہ عنہا کے سوا دوسرا کوئی شخص ایسا نہ ملا جو مجھے بتاتا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ نماز پڑھی ہے۔ پس انہوں نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز چاشت کی آٹھ رکعات پڑھی تھیں۔

١٣٨٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ)).

(۱۳۸۰) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو آدمی نماز چاشت کی بارہ رکعات پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا ایک محل بنادے گا۔''

[**ضعيف**، سنن الترمذي: ٤٧٣ موسیٰ بن انس مجہول اور محمد بن اسحاق مدلس ہیں۔]

١٣٨١ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَتْ: نَعَمْ. أَرْبَعًا. وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ.

[صحيح مسلم: ٧١٩ (١٦٦٣)]

(١٣٨١) معاذہ عدویہ رحمہا اللہ کا بیان ہے کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا نبی ﷺ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، چار رکعات اور اس سے زیادہ (بھی) پڑھ لیتے تھے، جتنا اللہ چاہتا۔

١٣٨٢ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ**)). [**ضعيف**، سنن الترمذي: ٤٧٦؛ مسند احمد، ٢/ ٤٤٣ نہاس بن قہم ضعیف راوی ہے۔]

(١٣٨٢) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی نماز چاشت کے دوگانہ پر مداومت اختیار کرے، اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔“

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِخَارَةِ.

باب: نماز استخارہ کا بیان

١٣٨٣ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ، كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ. يَقُولُ: ((**إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ. وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ. وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ. فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ. وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ. وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ فَيُسَمِّيهِ، مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أَوْ خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ. وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ، يَقُولُ مِثْلَ**

(١٣٨٣) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں دعائے استخارہ اس طرح (اہتمام سے) سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: ”جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ فرض کے علاوہ دو رکعت (نفل) ادا کرے، پھر یوں کہے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ. وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ. وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ. فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ. وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ. وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ فَيُسَمِّيهِ، مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أَوْ خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ. وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ، يَقُولُ مِثْلَ مَا قَالَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى وَإِنْ كَانَ شَرًّا لِي، فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ

مَا قَالَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى وَإِنْ كَانَ شَرًّا لِي، فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُمَا كَانَ. ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ)). [صحيح بخاري: ١١٦٢؛ سنن ابي داود: ١٥٣٨؛ سنن الترمذي: ٤٨٠؛ سنن النسائي: ٣٢٥٥-]

لِي الْخَيْرَ حَيْثُمَا كَانَ. ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ)) ''یا اللہ! میں تیرے علم کے واسطے سے تجھ سے بھلائی کا طلب گار ہوں، تیری قدرت کی برکت سے طاقت مانگتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضلِ عظیم کا سائل ہوں، بے شک تو قدرتوں کا مالک اور میں سراپا محتاج ہوں۔ تو (ہر چیز کے بارے میں) جانتا ہے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔ اور تُو پوشیدہ چیزوں کو بھی جانتا ہے۔ یا اللہ! اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام (وہ جس کام کا ارادہ کرے یہاں اس کا نام لے) میرے لیے، میرے دین، معاش اور انجام کار میں بہتر ہے یا یہ کام میرے لیے جلد یا دیر سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے اور میرے لیے اس میں برکت فرما اور اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام (وہ جس کام کا ارادہ کرے یہاں اس کا نام لے) میرے لیے بہتر نہیں تو اسے مجھ سے اور مجھے اس سے دور رکھ اور میرے لیے خیر مقدر کر دے، وہ جہاں کہیں بھی ہو اور پھر مجھے اس پر راضی اور مطمئن کر دے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْحَاجَةِ.

١٣٨٤ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْعَبَّادَانِيُّ، عَنْ فَائِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللَّهِ، أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ، فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ لِيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ. سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ. أَسْأَلُكَ أَلَّا تَدَعَ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ. وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا لِي. ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهَ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا

باب: نمازِ حاجت کا بیان

(۱۳۸۴) عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک دن) ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے یا مخلوقات میں سے کسی سے کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے، پھر یوں کہے: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ. سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ. أَسْأَلُكَ أَلَّا تَدَعَ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ. وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا لِي.)) ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ حلیم و کریم ہے۔ پاک ہے اللہ جو عرشِ عظیم کا

وَالْآخِرَةِ مَا شَاءَ. فَإِنَّهُ يُقَدَّرُ)). [**ضعيف جدا**، سنن الترمذي: ٤٧٩ فائد بن عبدالرحمٰن ضعیف راوی ہے۔]

رب ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ یا اللہ! میں تجھ سے ان باتوں کا سوال کرتا ہوں جو تیری رحمت کا موجب ہیں اور (ایسے امور کا) جو تیری مغفرت کو لازم کر دیں۔ ہر نیکی کی توفیق اور ہر گناہ سے سلامتی کی دعا کرتا ہوں۔ میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ میرا ہر گناہ بخش دے، میرا ہر غم دور کر دے اور میری ہر وہ حاجت پوری کر دے جو تیری رضا کے مطابق ہو۔'' پھر دنیا و آخرت کی جو حاجت چاہے، اللہ سے مانگ لے، وہ اس کے مقدر میں ہو جائے گی۔''

١٣٨٥ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ)) فَقَالَ: ادْعُهْ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ. وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ. ((**اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ، وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى. اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ**)).

قَالَ أَبُو إِسْحَقَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٣٥٧٨؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٦٥٨؛ مسند احمد، ٤/ ١٣٨؛ ابن خزيمة: ١٢١٩ ـ]

(١٣٨٥) عثمان بن حُنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینے آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے شفا دے۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کو مؤخر کر دوں اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور اگر چاہو تو دعا کر دوں۔'' اس نے کہا: آپ دعا کر دیں، تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ خوب اچھی طرح وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے، پھر یوں دعا کرے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ، وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى. اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ)) ''یا اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں اور میں نبیٔ رحمت محمد ﷺ کے ذریعے سے اپنے اس کام کے سلسلے میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں، تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو۔ یا اللہ! نبی ﷺ کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔''
ابو اسحاق نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ التَّسْبِيحِ.

باب: نماز تسبیح کا بیان

١٣٨٦ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَبُو عِيسَى الْمَسْرُوقِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى أَبِي

(١٣٨٦) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''چچا جان! کیا میں آپ کو تحفہ نہ دوں؟ کیا آپ کو فائدہ نہ پہنچاؤں؟ کیا میں آپ سے صلہ رحمی نہ کروں؟

بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: ((يَا عَمِّ أَلَا أَحْبُوكَ، أَلَا أَنْفَعُكَ، أَلَا أَصِلُكَ)) قَالَ: بَلَى. يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! قَالَ: ((فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ. تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ. فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ. ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا. ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا. ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا. ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا. ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا. ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُومَ. فَتِلْكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ. وَهِيَ ثَلَاثُمِائَةٍ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ. فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ، غَفَرَهَا اللَّهُ لَكَ)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ يَقُولُهَا فِي يَوْمٍ؟ قَالَ: ((قُلْهَا فِي جُمُعَةٍ. فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُلْهَا فِي شَهْرٍ)) حَتَّى قَالَ: ((فَقُلْهَا فِي سَنَةٍ)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٤٨٢]

انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ضرور کریں۔ آپ نے فرمایا: ''آپ چار رکعات پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سی سورت پڑھیں، جب قراءت پوری ہو جائے تو رکوع سے پہلے پندرہ دفعہ یہ کلمات پڑھیں: "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" پھر رکوع کریں (اور رکوع کی تسبیحات مکمل کرنے کے بعد) یہی کلمات دس بار کہیں۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر (متعلقہ اذکار پڑھنے کے بعد) یہی کلمات دس بار کہیں۔ پھر سجدہ کریں (تو سجدے کی تسبیحات کے بعد) یہی کلمات دس بار کہیں۔ پھر (پہلے سجدے سے) سر اٹھا کر (جلسے میں) دس بار یہی کلمات کہیں۔ پھر (دوسرے) سجدے میں یہی کلمات دس بار کہیں۔ پھر (دوسرے سجدے سے) سر اٹھا کر اور کھڑے ہونے سے پہلے (جلسہ استراحت میں) یہی کلمات دس بار کہیں۔ یہ ایک رکعت میں پچھتر اور چار رکعات میں تین سو تسبیحات ہوئیں۔ اگر آپ کے گناہ صحرائے عالج کی ریت کے ذروں کے برابر بھی ہوئے تو اس نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ وہ (تمام گناہ) بخش دے گا۔'' عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! جو شخص روزانہ یہ عمل نہ کر سکے تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: ''ہفتے میں ایک بار پڑھ لیا کریں۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو مہینے میں ایک بار پڑھ لیں۔'' حتی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سال میں ایک بار پڑھ لیں۔''

١٣٨٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ النَّيْسَابُورِيُّ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: ((يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ، أَلَا أَمْنَحُكَ، أَلَا أَحْبُوكَ، أَلَا أَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ. إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَقَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ، وَخَطَأَهُ

(١٣٨٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے عباس! اے میرے چچا جان! کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو ہدیہ پیش نہ کروں؟ کیا میں آپ کو تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس اعمال نہ بتاؤں جن پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے پچھلے، پرانے نئے، غلطی سے کیے ہوئے اور جان بوجھ کر کیے ہوئے، چھوٹے بڑے، پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف کر دے گا۔

وَعَمْدَهُ، وَصَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ، وَسِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ. عَشْرُ خِصَالٍ، أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ. تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ. فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ قُلْتَ وَأَنْتَ قَائِمٌ. سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ. خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً. ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُ، وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا. ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا. ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا. ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا. ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا. ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا. فَذَلِكَ خَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ. تَفْعَلُ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ. إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ. فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً. فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً. فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً)).

[صحيح، سنن ابي داود: ١٢٩٧؛ ابن خزيمة: ١٢١٦-]

وہ دس اعمال یہ ہیں: آپ چار رکعتیں پڑھیں، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھیں۔ جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ دفعہ یہ تسبیح پڑھیں: "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" پھر آپ رکوع کریں اور (رکوع کی تسبیحات کے بعد) حالتِ رکوع میں یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر آپ رکوع سے سر اٹھا کر (متعلقہ اذکار کے بعد) یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر آپ سجدہ کریں اور (سجدے کی تسبیحات کے بعد) دس مرتبہ یہ کلمات کہیں۔ پھر آپ (پہلے) سجدے سے سر اٹھا کر (جلسے میں) دس بار یہی کلمات کہیں۔ پھر (دوسرا) سجدہ کریں اور (دوسرے) سجدے میں (تسبیحات کے بعد) دس مرتبہ یہی کلمات کہیں۔ پھر سجدوں سے سر اٹھا کر (جلسۂ استراحت میں) یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ اس طرح یہ ہر رکعت میں پچھتر تسبیحات ہوں گی۔ آپ چاروں رکعتوں میں اسی طرح کریں۔ ہو سکے تو یہ عمل روزانہ کر لیا کریں ورنہ ہفتے میں ایک مرتبہ کریں۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو مہینے میں ایک مرتبہ یہ عمل کر لیا کریں۔ اگر مہینے میں بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک بار ہی کر لیں۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ.

باب: شعبان کی نصف (پندرہویں) رات کا بیان

١٣٨٨- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي سَبْرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا. فَإِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا. فَيَقُولُ: أَلَا مِنْ

(١٣٨٨) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب شعبان کی نصف (پندرہویں) رات ہو تو اس رات کا قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو۔ اللہ تعالیٰ اس رات سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کوئی مغفرت چاہنے والا ہے میں اسے بخش دوں؟ کوئی رزق کا طلب گار ہے میں اسے رزق عطا کروں؟ کوئی (پریشانی و بیماری میں) مبتلا ہے کہ میں اسے عافیت عطا کروں؟ (یہ سلسلہ) صبح

مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهُ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا، حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ)).

[**موضوع**، تهذيب الكمال للمزي، ٣٣/ ١٠٧ ابن ابی سبرۃ متہم بالکذب ہے۔]

صادق طلوع ہونے تک رہتا ہے۔''

١٣٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْخُزَاعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبُو بَكْرٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا حَجَّاجٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ. فَخَرَجْتُ أَطْلُبُهُ. فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ، رَافِعٌ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ أَكُنْتِ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ؟)) قَالَتْ، قَدْ قُلْتُ: وَمَا بِي ذَلِكَ. وَلَكِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ. فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعَرِ غَنَمِ كَلْبٍ)). [**ضعيف**، سنن الترمذي: ٧٣٩؛ مسند احمد، ٦/ ٢٣٨ حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے، نیز انقطاع بھی ہے۔]

(١٣٨٩) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو (بستر پر موجود) نہ پایا، تو میں آپ کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ بقیع میں ہیں۔ آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا ہوا ہے۔ آپ نے (مجھے دیکھ کر) فرمایا: ''عائشہ! کیا تمہیں یہ اندیشہ تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: مجھے اس بات کا اندیشہ نہیں تھا، البتہ میں نے گمان کیا کہ آپ اپنی کسی دوسری زوجہ محترمہ کے ہاں نہ چلے گئے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''شعبان کی نصف (پندرہویں) رات کو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ (لوگوں کی) مغفرت فرماتا ہے۔''

١٣٩٠ - حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرْزَبٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ. فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ. إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ)).

١٣٩٠: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شعبان کی نصف (پندرہویں) رات کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر (خصوصی) توجہ فرماتا ہے، اور اپنی تمام مخلوق کی بخشش فرما دیتا ہے، سوائے مشرک اور (مسلمان بھائی سے) بغض رکھنے والے کے۔''

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ، النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

[ضحاک بن ایمن، زبیر بن سلیم اور عبدالرحمٰن بن عرزب سب مجہول ہیں،

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنے استاذ محمد بن اسحاق کے طریق سے بھی روایت کی ہے اور اس میں ضحاک بن عبدالرحمٰن اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے درمیان عبدالرحمٰن (والد ضحاک) کا واسطہ بھی ذکر کیا ہے۔

لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ وَالسَّجْدَةِ عِنْدَ الشُّكْرِ.

باب: شکر کے موقع پر نماز پڑھنے اور سجدہ کرنے کا بیان

١٣٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَتْنِي شَعْثَاءُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى، يَوْمَ بُشِّرَ بِرَأْسِ أَبِي جَهْلٍ، رَكْعَتَيْنِ. [ضعيف، سنن الدارمی: ١٤٧٠؛ تهذيب الكمال للمزي، ٣٥/ ٢٠٦ شعثاء مجہولہ ہے۔]

(۱۳۹۱) عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ کو ابوجہل کا سر قلم ہونے کی بشارت دی گئی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

١٣٩٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا أَبِي: أَنْبَأَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بُشِّرَ بِحَاجَةٍ، فَخَرَّ سَاجِدًا. [حسن، یہ حدیث شواہد کی بنا پر حسن ہے۔]

(۱۳۹۲) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ایک کام ہو جانے کی بشارت دی گئی تو آپ سجدے میں گر گئے۔

١٣٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَرَّ سَاجِدًا. [صحيح بخاري: ٤٤١٨؛ سنن ابي داود: ٢٦٠٥؛ سنن الترمذي: ٣١٠٢۔]

(۱۳۹۳) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی تو وہ سجدے میں گر گئے۔

١٣٩٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَاهُ أَمْرٌ يَسُرُّهُ أَوْ يُسَرُّ بِهِ، خَرَّ سَاجِدًا، شُكْرًا لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. [حسن، سنن ابي داود: ٢٧٧٤؛ سنن الترمذي: ١٥٧٨۔]

(۱۳۹۴) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کے پاس کوئی خوش خبری آتی یا آپ کسی بات پر خوش ہوتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدے میں گر جاتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الصَّلَاةَ كَفَّارَةٌ.

باب: اس امر کا بیان کہ نماز گناہوں کا

کفارہ ہے

١٣٩٥ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ، عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا، يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ. وَإِذَا حَدَّثَنِي عَنْهُ غَيْرُهُ، اسْتَحْلَفْتُهُ. فَإِذَا حَلَفَ صَدَّقْتُهُ. وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا، فَيَتَوَضَّأُ، فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ. ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ مِسْعَرٌ: ثُمَّ يُصَلِّي وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ)).** [**حسن**، سنن ابي داود: ١٥٢١؛ سنن الترمذي: ٤٠٦؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٤١٤.]

(١٣٩٥) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتا مجھے اس سے فائدہ پہنچاتا اور جب مجھے کوئی دوسرا آدمی حدیث بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا۔ جب وہ قسم کھاتا تو میں اسے سچ جانتا۔ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ابوبکر نے سچ ہی کہا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جس کسی آدمی سے گناہ سرزد ہو جائے، وہ خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعتیں ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے۔''

١٣٩٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ [عَبْدِ الرَّحْمٰنِ] أَظُنُّهُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ، فَفَاتَهُمُ الْغَزْوُ. فَرَابَطُوا. ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ أَبُو أَيُّوبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ. فَقَالَ عَاصِمٌ: يَا أَبَا أَيُّوبَ فَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ. وَقَدْ أُخْبِرْنَا أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي الْمَسَاجِدِ الْأَرْبَعَةِ، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ. فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي أَدُلُّكَ عَلَى أَيْسَرَ مِنْ ذَلِكَ. إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **((مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ، وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ))** أَكَذَلِكَ يَا عُقْبَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ. [**حسن**، سنن النسائي: ١٤٤؛ مسند احمد، ٥/ ٥٢٣.]

(١٣٩٦) عاصم بن سفیان ثقفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مسلمانوں نے سلاسل کے مقام پر کفار سے جنگ کی تو یہ حضرات اس غزوے میں شریک نہ ہو سکے۔ یہ لوگ مورچہ زن ہو گئے (لیکن دوبارہ لڑائی نہ ہوئی) پھر یہ لوگ واپس سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، اس وقت وہاں ابو ایوب اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما بھی تشریف فرما تھے۔ عاصم بن سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابوایوب! ہم تو اس سال جہاد میں شرکت سے رہ گئے۔ ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ جو آدمی چار مساجد (مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور مسجد قباء) میں نماز پڑھ لے، اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: برادر زادے! میں تمہیں اس سے بھی آسان عمل بتاتا ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو شخص وضو کرے جس طرح حکم دیا گیا ہے اور اس طرح نماز ادا کرے

جس طرح حکم دیا گیا ہے تو اس کے گزشتہ (گناہ کے) عمل معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' عقبہ! کیا یہ بات اسی طرح ہے؟ تو انہوں نے (بھی تصدیق کرتے ہوئے) کہا: جی ہاں۔

١٣٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ أَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ: قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ بِفِنَاءِ أَحَدِكُمْ نَهْرٌ يَجْرِي يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، مَا كَانَ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ؟)) قَالَ: لَا شَيْءَ. قَالَ: (([فَإِنَّ] الصَّلَاةَ تُذْهِبُ الذُّنُوبَ كَمَا يُذْهِبُ الْمَاءُ الدَّرَنَ)). [**صحيح**، مسند احمد، ١/ ٧١، ٧٢؛ مسند عبد بن حميد: ٥٦؛ مسند بزار: ٣٥٦۔]

(١٣٩٧) عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''بتاؤ! اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو اس (کے جسم) پر میل میں سے کچھ باقی رہے گا؟'' عرض کیا: کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''نماز گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہے جس طرح پانی میل کچیل کو دور کر دیتا ہے۔''

١٣٩٨ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ، يَعْنِي مَا دُونَ الْفَاحِشَةِ. فَلَا أَدْرِي مَا بَلَغَ. غَيْرَ أَنَّهُ دُونَ الزِّنَا. فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ. فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ﴾. (١١/ هود: ١١٤) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلِي هَذِهِ؟ قَالَ: ((لِمَنْ أَخَذَ بِهَا)). [صحيح بخاري: ٥٢٦؛ صحيح مسلم: ٢٧٦٣ (٧٠٠١)؛ سنن الترمذي: ١٣١٣۔]

(١٣٩٨) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے ایسی ناروا حرکت کی جو زنا سے کم تر تھی۔ مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ وہ حرکت کیا تھی، تاہم زنا نہیں کیا تھا۔ اس نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ﴾ ''دن کے دونوں طرفوں (حصوں) میں بھی نماز قائم کریں اور کچھ رات کی گھڑیوں میں بھی۔ بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ نصیحت ہے ذکر کرنے والوں کے لیے۔'' اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم صرف میرے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہر اس آدمی کے لیے ہے جو بھی اس پر عمل کرے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَرْضِ الصَّلَوَاتِ

باب: پانچ نمازوں کی فرضیت اور ان کی

الْخَمْسِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا. محافظت کا بیان

١٣٩٩ـ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَرَضَ اللَّهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً. فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ. حَتَّى آتِيَ عَلَى مُوسَى. فَقَالَ مُوسَى: مَاذَا افْتَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ. فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ. فَرَاجَعْتُ رَبِّي. فَوَضَعَ عَنِّي شَطْرَهَا. فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ. فَرَاجَعْتُ رَبِّي. فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ. لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ. فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى. فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ. فَقُلْتُ: قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي)). [صحيح بخاري: ٣٤٩، ١٦٣٦؛ صحيح مسلم: ١٦٣ (٤١٥)؛ سنن النسائي: ٤٥٠۔]

(۱۳۹۹) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے پہلے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں۔ میں یہ حکم لے کر واپس آیا۔ جب میرا موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزر ہوا تو انہوں نے پوچھا، آپ کے رب نے آپ کی امت پر کونسی چیز فرض کی ہے؟ میں نے کہا: مجھ پر (اور میری امت پر دن رات میں) پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: آپ اپنے رب کی طرف واپس جائیں (اور اس میں تخفیف کی درخواست کریں) کیونکہ آپ کی امت اس حکم کو بجالانے کی طاقت نہیں رکھتی۔ میں اپنے رب کی طرف واپس گیا تو اس نے ان میں سے کچھ حصہ (یا نصف) معاف کردیں۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں بتایا تو انہوں نے کہا: آپ دوبارہ اپنے رب کی طرف جائیں۔ آپ کی امت اس حکم کو پورا نہ کرسکے گی۔ میں اپنے رب کی طرف واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اب یہ (تعداد میں) پانچ ہیں اور یہ ثواب میں پچاس کے برابر ہیں۔ میرا فرمان تبدیل نہیں ہوتا۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو انہوں نے فرمایا: آپ (اب بھی) اپنے رب کے پاس جائیں (اور مزید تخفیف کی درخواست کریں) تو میں نے کہا: مجھے (بار بار جانے اور تخفیف کی درخواست کرنے میں) اپنے رب سے حیا آتی ہے۔''

١٤٠٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُصْمٍ، أَبِي عُلْوَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُمِرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ بِخَمْسِينَ صَلَاةً. فَنَازَلَ رَبَّكُمْ أَنْ يَجْعَلَهَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ. [**صحيح بما قبله**، مسند احمد، ١/ ٣١٥۔]

(۱۴۰۰) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ (ابتدا میں) تمہارے نبی ﷺ کو (دن رات میں) پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا تھا۔ انہوں نے تمہارے رب سے درخواست کر کے انہیں پانچ کروالیا۔

١٤٠١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ

(۱۴۰۱) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر

مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنِ الْمُخْدَجِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ. فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يَنْتَقِصْ مِنْهُنَّ شَيْئًا، اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ. فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَهْدًا أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. وَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ قَدِ انْتَقَصَ مِنْهُنَّ شَيْئًا، اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ، لَمْ يَكُنْ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ. إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٤٢٠؛ سنن النسائي: ٤٦٢؛ مسند احمد، ٥/ ٢١٥۔]

(دن رات میں) پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جو شخص انہیں بجا لائے اور انہیں معمولی سمجھتے ہوئے ان میں کچھ کمی (کوتاہی) نہ کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے وعدہ کرے گا کہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا، اور جو شخص انہیں اس طرح لے کر آئے کہ ان کے حق کو معمولی سمجھتے ہوئے ان میں کمی (کوتاہی) کی تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عہد نہیں ہو گا۔ اگر (اللہ تعالیٰ) چاہے اسے عذاب دے، اور اگر چاہے بخش دے۔''

١٤٠٢۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ، دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ. ثُمَّ عَقَلَهُ. ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ. قَالَ فَقَالُوا: هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ. فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((**قَدْ أَجَبْتُكَ**)) فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي سَائِلُكَ وَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ. فَلَا تَجِدَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ. فَقَالَ: ((**سَلْ مَا بَدَا لَكَ**)) قَالَ لَهُ الرَّجُلُ: نَشَدْتُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ. آللَّهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**اللَّهُمَّ نَعَمْ**)) قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**اللَّهُمَّ نَعَمْ**)) قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**اللَّهُمَّ نَعَمْ**)) قَالَ: فَأَنْشُدُكَ

(۱۴۰۲) انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک شتر سوار آدمی آیا اور اس نے مسجد میں اپنے اونٹ کو بٹھا دیا۔ اس نے اس کا گھٹنا باندھا اور صحابہ کرام سے پوچھا: تم میں محمد ﷺ کون ہیں؟ اس وقت رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کی محفل میں ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔ انہوں نے کہا: یہ سفید فام جو ٹیک لگائے ہوئے تشریف فرما ہیں۔ اس آدمی نے کہا: اے عبدالمطلب کے بیٹے! نبی ﷺ نے فرمایا: ''(جو کہنا چاہتے ہو کہو) جواب دوں گا۔'' اس آدمی نے کہا: اے محمد ﷺ! میں آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں اور میرے سوال میں قدرے درشتی (سختی) ہوگی، آپ میرے سوالات اور میرے انداز کو محسوس نہ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔'' اس نے کہا: میں آپ کو آپ کے اور آپ سے پہلے لوگوں کے رب کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب لوگوں کی طرف (رسول بنا کر) مبعوث کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ گواہ ہے (واقعی بات) ایسے ہی ہے۔'' اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ دن رات میں پانچ نمازیں ادا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے

بِاللَّهِ، آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ نَعَمْ)) فَقَالَ الرَّجُلُ: آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ. وَأَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي. وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ، أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ. [صحيح بخاري: ٦٣؛ سنن ابي داود: ٤٨٦؛ سنن النسائي: ٢٠٩٣-]

فرمایا: ''اللہ گواہ ہے (واقعی بات) اسی طرح ہے۔'' اس نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ سال کے اس مہینے (رمضان المبارک) کے روزے رکھیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ گواہ ہے، ہاں یہی حکم ہے۔'' اس نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے مالداروں سے صدقہ (زکوٰۃ) وصول کر کے ہمارے غریبوں میں تقسیم فرمائیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ گواہ ہے۔ ہاں (واقعی یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے)'' پھر اس آدمی نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو دین وشریعت لائے ہیں، میں اس پر ایمان لاتا ہوں۔ میں اپنے پیچھے اپنی قوم کا پیغام رساں) ہوں۔ میں قبیلہ بنو سعد بن بکر کا ایک فرد ہوں اور میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے۔

١٤٠٣۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ: حَدَّثَنَا ضُبَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السُّلَيْكِ: أَخْبَرَنِي دُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: إِنَّ أَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: افْتَرَضْتُ عَلَى أُمَّتِكَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ. وَعَهِدْتُ عِنْدِي عَهْدًا أَنَّهُ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ. وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ، فَلَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِي)). [سنن ابي داود: ٤٣٠ یہ روایت ضبارہ (مستور) اور زہری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٤٠٣) ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: میں نے آپ کی امت پر (دن رات میں) پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے اپنے آپ سے عہد کیا ہے کہ جو آدمی انہیں بروقت پابندی سے پڑھے گا میں اسے جنت میں داخل کروں گا، اور جو آدمی ان (نمازوں) کی ادائیگی پابندی سے نہیں کرے گا، اس کے لیے میرے ہاں کوئی عہد نہیں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ.

باب: مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

١٤٠٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ [الْمَدَنِيُّ]، أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ.

(١٤٠٤) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا، مسجد حرام کے سوا،

وَعُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)).

دوسری کسی مسجد میں پڑھی جانے والی ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔"

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. [صحيح بخاري: ١١٩٠؛ صحيح مسلم: ١٣٩٤ (٣٣٧٤)]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنے استاد ہشام بن عمار کے طریق سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

١٤٠٥ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا، أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ. إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)). [صحيح مسلم: ١٣٩٥ (٣٣٧٩، ٣٣٨٠)]

(١٤٠٥) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا، مسجد حرام کے سوا، دوسری کسی بھی مسجد میں پڑھی جانے والی ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔"

١٤٠٦ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ. إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ)). [**صحيح**، مسند احمد، ٣/ ٣٤٣؛ مشكل الآثار للطحاوي: ٥٩٩۔]

(١٤٠٦) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا، مسجد حرام کے سوا، دوسری کسی بھی مسجد میں پڑھی جانے والی ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا، دوسری کسی بھی مسجد میں پڑھی جانے والی ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

باب: مسجد بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

١٤٠٧ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ، عَنْ أَخِيهِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ، عَنْ مَيْمُونَةَ، مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ

(١٤٠٧) نبی ﷺ کی خادمہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں بیت المقدس کے بارے میں بتائیں۔ آپ نے فرمایا: "وہ نشر (قیامت) اور (لوگوں کو قبروں سے اٹھا کر) جمع کیے جانے کی سرزمین ہے۔

اللّٰهِ! أَفْتِنَا فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ. قَالَ: ((أَرْضُ الْمَحْشَرِ وَالْمَنْشَرِ. ائْتُوهُ فَصَلُّوا فِيهِ. فَإِنَّ صَلَاةً فِيهِ كَأَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ)) قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَتَحَمَّلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: ((فَتُهْدِي لَهُ زَيْتًا يُسْرَجُ فِيهِ. فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَهُوَ كَمَنْ أَتَاهُ)). [**منكر**، مسند احمد، ٦/ ٤٦٣؛ مسند ابي يعلى: ٧٠٨٨۔اس میں انقطاع کی علاوہ کئی علتیں ہیں۔]

وہاں جا کر اس میں نماز پڑھو، کیونکہ اس میں ایک نماز ادا کرنا ہزار نمازوں کی طرح ہے۔'' میں نے عرض کیا: اگر میں سفر کر کے وہاں نہ جا سکوں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''تم اس (مسجد) کے لیے تیل بھیج سکتی ہو جس سے وہاں چراغ جلائے جائیں۔ جس نے یہ کام کیا، وہ ایسے ہی ہے جیسے وہ اس (مسجد) میں جا پہنچا۔''

١٤٠٨۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ الْجَهْمِ الْأَنْمَاطِيُّ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ [السَّيْبَانِيِّ]، يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا فَرَغَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ مِنْ بِنَاءِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، سَأَلَ اللّٰهَ ثَلَاثًا: حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ، وَمُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ، وَأَلَّا يَأْتِيَ هٰذَا الْمَسْجِدَ أَحَدٌ، لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِيهِ، إِلَّا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَّا اثْنَتَانِ فَقَدْ أُعْطِيَهُمَا. وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ أُعْطِيَ الثَّالِثَةَ)). [**صحيح**، سنن النسائي: ٦٩٤؛ مسند احمد، ٢/ ١٧٦؛ ابن خزيمة: ١٣٣٤۔]

(١٤٠٨) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب سلیمان بن داود علیہ السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کیں: ایسا فیصلہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے موافق ہو، ایسی حکومت کہ ان کے بعد کسی کو ویسی حکومت نہ ملے اور جو شخص اس مسجد (بیت المقدس) میں نماز ادا کرنے کے لیے آئے، وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے جس طرح وہ شکم مادر سے جنم کے دن تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو چیزیں تو انہیں مل چکیں اور مجھے امید ہے کہ تیسری بھی مل گئی ہوگی۔''

١٤٠٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي هٰذَا، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى)).

[صحيح بخاري: ١١٨٩؛ صحيح مسلم: ١٣٩٧ (٣٣٨٤)؛ سنن ابي داود: ٢٠٣٣؛ سنن النسائي: ٧٠١۔]

(١٤٠٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کجاوے کس کر (ثواب کی نیت سے) صرف تین مساجد کی طرف سفر کرنے کی اجازت ہے: مسجد حرام، میری یہ مسجد (مسجد نبوی)، اور مسجد اقصیٰ۔''

١٤١٠۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ

(١٤١٠) ابوسعید اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کجاوے کس کر (ثواب کی

أَبِي سَعِيدٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَإِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى، وَإِلَى مَسْجِدِي هَذَا**)) [صحيح بخاري: ۱۱۹۷؛ صحيح مسلم: ۸۲۷ (۳۲۶۱)؛ سنن الترمذي: ۳۲٦۔]

نیت سے) صرف تین مساجد کی طرف سفر کرنے کی اجازت ہے: مسجد حرام کی طرف، مسجد اقصیٰ کی طرف اور میری مسجد، یعنی مسجد نبوی کی طرف۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ.

باب: مسجد قباء میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

۱٤۱۱۔حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَبْرَدِ، مَوْلَى بَنِي خَطْمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الْأَنْصَارِيَّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((**صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ۳۲٤؛ مسند ابي يعلى: ۷۱۷۲۔]

(۱۴۱۱) اُسید بن ظُہیر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسجد قباء میں ایک نماز ادا کرنا (ثواب میں) ایک عمرے کے برابر ہے۔''

۱٤۱۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ. قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكَرْمَانِيُّ. قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ [سَهْلِ] بْنِ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ: قَالَ [سَهْلُ] بْنُ حُنَيْفٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءٍ، فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً، كَانَ لَهُ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ**)).

[**صحيح**، سنن النسائي: ۷۰۰؛ مسند احمد، ۳/ ٤۸۷۔]

(۱۴۱۲) سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اپنے گھر میں وضو کرے، پھر مسجد قباء میں آکر ایک نماز پڑھے، اسے ایک عمرے کے برابر ثواب ملتا ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ.

باب: جامع مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۱٤۱۳۔حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا رُزَيْقٌ أَبُوْ عَبْدِ اللَّهِ الْأَلْهَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((صَلَاةُ

(۱۴۱۳) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا، ایک نماز (کا ثواب) ہی ہے۔ قبیلوں یا محلوں کی مساجد میں نماز ادا کرنا پچیس

الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ صَلَاةً، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجَمَّعُ فِيهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلَاةٍ. وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِينَ أَلْفِ صَلَاةٍ. وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ أَلْفِ صَلَاةٍ. وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ)). [ضعيف، ابوخطاب دمشقی مجہول ہے۔]

نمازوں کے برابر ہے، جامع مسجد میں نماز ادا کرنا پانچ سو نمازوں کے برابر ہے، مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کرنا پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے، میری اس مسجد یعنی مسجد نبوی میں نماز ادا کرنا پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجدِ حرام میں نماز ادا کرنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ شَأْنِ الْمِنْبَرِ.

١٤١٤ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جِذْعٍ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيشًا. وَكَانَ يَخْطُبُ إِلَى ذَلِكَ الْجِذْعِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: هَلْ لَكَ أَنْ نَجْعَلَ لَكَ شَيْئًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَرَاكَ النَّاسُ وَتُسْمِعَهُمْ خُطْبَتَكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَصَنَعَ لَهُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ. فَهِيَ الَّتِي أَعْلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ، وَضَعُوهُ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي هُوَ فِيهِ. فَلَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُومَ إِلَى الْمِنْبَرِ، مَرَّ إِلَى الْجِذْعِ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ إِلَيْهِ. فَلَمَّا جَاوَزَ الْجِذْعَ، خَارَ حَتَّى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ. فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْجِذْعِ. فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ. فَكَانَ إِذَا صَلَّى، صَلَّى إِلَيْهِ. فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ وَغُيِّرَ، أَخَذَ ذَلِكَ الْجِذْعَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ. وَكَانَ عِنْدَهُ فِي بَيْتِهِ حَتَّى بَلِيَ. فَأَكَلَتْهُ الْأَرَضَةُ وَعَادَ رُفَاتًا. [مسند احمد، ٥/ ١٣٧؛ سنن الدارمی: ٣٦ یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عقیل کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

باب: منبر کی ابتدا کا بیان

(۱۴۱۴) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ (کھجور کے) ایک تنے کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھتے تھے، جبکہ مسجد (نبوی) چھپر کی صورت میں تھی، اور اسی تنے سے ٹیک لگا کر آپ خطبہ دیا کرتے تھے۔ ایک صحابی نے عرض کیا: کیا آپ کے لیے ایسی چیز تیار کر دیں جس پر آپ جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہو جایا کریں تا کہ سب لوگ آپ کو دیکھ لیا کریں اور آپ انہیں (خطبہ بآسانی) سنا سکیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انہوں نے آپ کے لیے (منبر کے) تین زینے بنا دیئے۔ وہی تیسرا زینہ اب (موجود) منبر کا سب سے بالائی حصہ ہے۔ منبر تیار ہونے پر جب اسے لا کر مسجد میں رکھا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا تو اس تنے کے پاس سے گزرے جس پر ٹیک لگا کر آپ خطبہ دیتے تھے۔ آپ جب تنے سے آگے بڑھ گئے تو وہ (غمِ فراق کی وجہ سے) پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ یہاں تک کہ اس کی آواز پھٹ گئی۔ آپ نے جب تنے کی آواز سنی تو آپ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرنے لگے حتی کہ وہ خاموش ہو گیا، پھر آپ دوبارہ منبر پر تشریف لے گئے۔ آپ جب نماز ادا فرماتے تو اسی کی طرف منہ کیا کرتے تھے۔ جب (جدید تعمیر کے لیے) مسجد کو منہدم کیا گیا تو وہ تنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لے لیا۔ وہ ان کے پاس ان کے گھر ہی میں رہا

یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہو گیا، اسے دیمک چاٹ گئی اور وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔

١٤١٥ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ. فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ ذَهَبَ إِلَى الْمِنْبَرِ. فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ. فَقَالَ: ((**لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ**)). [**صحيح**، مسند احمد، ١/ ٢٤٩؛ سنن الدارمی: ٣٩، ٤٠؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ٢/ ٥٥٨۔]

(۱۴۱۵) عبداللہ بن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کھجور کے ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔ جب آپ نے منبر بنوایا اور آپ خطبہ دینے کے لیے منبر کی طرف بڑھے تو وہ تنا زار و قطار رونے لگا۔ آپ اس کے پاس آئے اور اسے اپنے سینے کے ساتھ لگایا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: ''اگر میں اسے گلے سے نہ لگالیتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔''

١٤١٦ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ هُوَ؟ فَأَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلُوهُ. فَقَالَ: مَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ. عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ، نَجَّارٌ. فَجَاءَ بِهِ. فَقَامَ عَلَيْهِ حِينَمَا وُضِعَ. فَاسْتَقْبَلَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ. فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَرَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ. ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ فَقَامَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ. [صحيح بخاري: ٣٧٧؛ صحيح مسلم: ٥٤٤ (١٢١٦، ١٢١٧)]

(۱۴۱۶) ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کی بابت اختلاف ہوا کہ وہ کس لکڑی سے بنا ہوا ہے؟ تو لوگ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے اور اس بارے میں ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: اس بات کو مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی فرد اب باقی نہیں رہا۔ وہ غابہ کے جھاؤ سے بنایا گیا تھا۔ اسے فلاں خاتون کے فلاں غلام بڑھئی نے تیار کیا تھا۔ وہ اسے لے کر حاضر ہوا۔ جب منبر کو اس کے مقام پر رکھا گیا اور آپ اس پر کھڑے ہوئے۔ آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور لوگ (اقتدا میں) آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ آپ نے قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر آپ نے (رکوع سے) سر اٹھایا، آپ الٹے پاؤں پیچھے ہٹے (اور منبر سے نیچے اترے) حتی کہ آپ نے زمین پر سجدے کیے۔ پھر دوبارہ منبر پر تشریف لے گئے۔ آپ نے قراءت کی، اس کے بعد رکوع کیا، پھر (رکوع سے) کھڑے ہو گئے۔ پھر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے (اور منبر سے نیچے اترے) حتی کہ آپ نے زمین پر سجدے کیے۔

١٤١٧ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ

(۱۴۱۷) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَقُوْمُ إِلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ أَوْ قَالَ إِلَى جِذْعٍ ثُمَّ اتَّخَذَ مِنْبَرًا. قَالَ فَحَنَّ الْجِذْعُ؛ قَالَ جَابِرٌ: حَتَّى سَمِعَهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، حَتَّى أَتَاهُ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فَمَسَحَهُ فَسَكَنَ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ لَمْ يَأْتِهِ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. [صحيح، مسند احمد، ٣/ ٣٠٦؛ ابن حبان: ٦٥٠٨-]

(خطبہ دینے کے لیے) ایک درخت کی جڑ کے ساتھ یا فرمایا: ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے۔ پھر آپ نے منبر بنوالیا تو وہ تنا (غم فراق کے باعث) زاروقطار رونے لگا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (وہ اس قدر بلند آواز سے رویا کہ) مسجد میں موجود سب لوگوں نے اس کی آواز سنی۔ بالآخر رسول اللہ ﷺ اس کے قریب آئے اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ بعض راویوں کا بیان ہے کہ اگر آپ اس کے پاس نہ آتے تو وہ قیامت تک روتا رہتا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طُوْلِ الْقِيَامِ فِي الصَّلَوَاتِ.

باب: نمازوں میں طویل قیام کرنے کا بیان

١٤١٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: صَلَّيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ. قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ الْأَمْرُ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَتْرُكَهُ. [صحيح بخاري: ١١٣٥؛ صحيح مسلم: ٧٧٣ (١٨١٥)]

(۱۴۱۸) عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نماز (تہجد) ادا کی۔ آپ نے اس قدر طویل قیام کیا کہ میں نے ایک برے کام کا ارادہ کیا۔ (ابووائل نے کہا:) میں نے عرض کیا: وہ (ارادہ) کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ کو نماز میں کھڑا رہنے دوں۔

١٤١٩ ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، سَمِعَ الْمُغِيْرَةَ يَقُوْلُ: قَامَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ. فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ. قَالَ: ((أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا)). [صحيح بخاري: ٤٨٣٦؛ صحيح مسلم: ٢٨١٩ (٧١٢٤)؛ سنن الترمذي: ٤١٢؛ سنن النسائي: ١٦٤٥-]

(۱۴۱۹) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (رات کا) قیام (اس قدر طویل) کیا کہ آپ کے قدم مبارک متورّم ہو گئے۔ آپ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں (پھر اس قدر مشقت کیوں؟) آپ نے فرمایا: ''کیا میں (اپنے رب کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

١٤٢٠ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ. فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ

(۱۴۲۰) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ (اس قدر طویل) نماز پڑھتے کہ آپ کے قدم مبارک متورّم ہو جاتے۔ آپ سے عرض کیا گیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا

لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ. قَالَ: ((أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا)). [**صحيح**، شمائل ترمذي: ٢٦٢۔]

میں (اپنے رب کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

١٤٢١۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، أَبُو بِشْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طُولُ الْقُنُوتِ)). [صحيح مسلم: ٧٥٦ (١٧٦٨)؛ سنن الترمذي: ٣٨٧۔]

(۱۴۲۱) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(جس نماز میں) لمبا قنوت، یعنی طویل قیام ہو۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ السُّجُودِ.

باب: زیادہ سجدے کرنے کا بیان

١٤٢٢۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيَّانِ. قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ أَنَّ أَبَا فَاطِمَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَسْتَقِيمُ عَلَيْهِ وَأَعْمَلُهُ. قَالَ: ((**عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ. فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ بِهَا عَنْكَ خَطِيئَةً**)). [**حسن صحيح**، المعجم الكبير للطبراني، ٢٢/ ٣٢١، ٣٢٢؛ مسند احمد، ٣/ ٤٢٨۔]

(۱۴۲۲) ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جسے میں اختیار کروں اور عمل کرتا رہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تم کثرت سے سجدے کیا کرو، کیونکہ تم اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے جو بھی سجدہ کرو گے، اس کے ذریعے سے اللہ تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور اس کی وجہ سے تمہارا ایک گناہ معاف کر دے گا۔''

١٤٢٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ: حَدَّثَهُ مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ: لَقِيتُ ثَوْبَانَ فَقُلْتُ لَهُ: حَدِّثْنِي حَدِيثًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ. قَالَ: فَسَكَتَ. ثُمَّ عُدْتُ فَقُلْتُ مِثْلَهَا. فَسَكَتَ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. فَقَالَ لِي: عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ لِلَّهِ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((**يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا، دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً**)).

(۱۴۲۳) معدان بن ابی طلحہ یعمری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میری ملاقات ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے عرض کیا: آپ مجھے کوئی حدیث سنائیں، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ پہنچائے۔ وہ خاموش رہے، میں نے اپنی بات دوبارہ کہی تو وہ خاموش رہے۔ تین دفعہ ایسے ہی ہوا۔ آخر کار انہوں نے مجھ سے فرمایا: اللہ کے لیے (کثرت سے) سجدے کیا کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتا ہے تو اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔''

قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ. [صحيح مسلم: ٤٨٨ (١٠٩٣)؛ سنن الترمذي: ٣٨٨، ٣٨٩؛ سنن النسائي: ١١٤٠-]

معدان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پھر میری ملاقات ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے ان سے بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے اسی طرح کا جواب دیا۔

١٤٢٤- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الْمُرِّيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَمَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً. فَاسْتَكْثِرُوا مِنَ السُّجُودِ))**. [**صحيح**، حلية الاولياء، ٥/ ١٣٠-]

(١٤٢٤) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ ریز ہوتا ہے تو اللہ اس کے عوض میں اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیتا اور اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے، لہٰذا تم کثرت سے سجدے کیا کرو۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَوَّلِ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ.

باب: اس امر کا بیان کہ بندے سے سب سے پہلے نماز کا محاسبہ ہوگا

١٤٢٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ الضَّبِّيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ: إِذَا أَتَيْتَ أَهْلَ مِصْرِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ فَإِنْ أَتَمَّهَا، وَإِلَّا قِيلَ: انْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَإِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ أُكْمِلَتِ الْفَرِيضَةُ مِنْ تَطَوُّعِهِ. ثُمَّ يُفْعَلُ بِسَائِرِ الْأَعْمَالِ الْمَفْرُوضَةِ مِثْلُ ذَلِكَ))**. [سنن ابي داود: ٨٦٤؛ مسند احمد، ٢/ ٢٩٠؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٦٢ یہ روایت علی بن زید بن جدعان کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٤٢٥) انس بن حکیم ضبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: جب تم اپنے شہر والوں کے ہاں جاؤ تو انہیں بتانا کہ میں (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''قیامت کے دن مسلمان بندے سے سب سے پہلے فرض نماز کا محاسبہ ہوگا۔ اگر اس نے اس (فریضے) کو پورا کیا ہوگا تو ٹھیک، ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا جائے گا: دیکھو کیا اس کے کچھ نوافل بھی ہیں؟ اگر اس کے نفل ہوئے، اس کے نفل کے ذریعے سے فرائض (کی کمی) کو پورا کیا جائے گا، پھر (دوسرے) تمام فرض اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔''

١٤٢٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ

(١٤٢٦) تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا

دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَنْبَأَنَا حُمَيْدٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ. فَإِنْ أَكْمَلَهَا كُتِبَتْ لَهُ نَافِلَةً. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَكْمَلَهَا، قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ لِمَلَائِكَتِهِ: انْظُرُوا، هَلْ تَجِدُونَ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَأَكْمِلُوا بِهَا مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيضَتِهِ. ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذٰلِكَ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٨٦٦؛ مسند احمد، ٤/ ١٠٣؛ سنن الدارمي: ١٣٦٢۔]

حساب لیا جائے گا۔ اگر اس نے اس (فریضے) کو پورا کیا ہوگا تو اس کی (باقی نمازوں) کو اضافی (نفل) لکھا جائے گا اور اگر اس کے فرائض میں کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا: دیکھو کیا تمھیں میرے بندے کے کچھ نوافل ملتے ہیں؟ پھر (اگر ہوں تو) ان کے ذریعے سے فرائض کی کمی کوتاہی کو پورا کر دو۔ بعد ازاں (دوسرے) اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ النَّافِلَةِ حَيْثُ تُصَلَّى الْمَكْتُوبَةُ.

باب: جس جگہ فرض نماز ادا کی جائے وہاں نفل نماز پڑھنے کا بیان

١٤٢٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمٰعِيلَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ، إِذَا صَلَّى، أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ، أَوْ عَنْ يَمِينِهِ، أَوْ عَنْ شِمَالِهِ**)) يَعْنِي السُّبْحَةَ. [سنن ابي داود: ١٠٠٦؛ مسند احمد، ٢/ ٤٢٥ یہ روایت لیث بن ابی سلیم کے ضعف اور ابراہیم بن اسماعیل (مجہول) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٤٢٧) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ جب نماز پڑھنے لگے تو آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہو جائے۔" یعنی (فرائض کے بعد) سنن و نوافل پڑھنے کے لیے۔

١٤٢٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي مُقَامِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْمَكْتُوبَةَ، حَتَّى يَتَنَحَّى عَنْهُ**))

(١٤٢٨) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "امام جس جگہ فرض نماز پڑھائے، وہیں (نوافل یا سنتیں) ادا نہ کرے حتی کہ وہاں سے ذرا ہٹ جائے۔"

حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنے استاد کثیر بن عبید الحمصی

أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

[سنن ابي داود: ٦١٦، یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، عطاء الخراسانی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔]

کے طریق سے بھی روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوْطِينِ الْمَكَانِ فِي الْمَسْجِدِ يُصَلَّى فِيهِ.

باب: مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے ایک جگہ خاص کر لینے کا بیان

١٤٢٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ، وَعَنْ فِرْشَةِ السَّبُعِ، وَأَنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ كَمَا يُوطِنُ الْبَعِيرُ. [سنن ابي داود: ٨٦٢، یہ روایت تمیم بن محمود کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۴۲۹) عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین کاموں سے منع فرمایا ہے: کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے، (نماز میں) درندے کی طرح بازو پھیلانے سے، اور اس بات سے کہ آدمی نماز کے لیے کسی جگہ کو اپنے لیے خاص کر لے، جس طرح (باڑے میں) اونٹ اپنے لیے جگہ مقرر کر لیتا ہے۔"

١٤٣٠ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي إِلَى سُبْحَةِ الضُّحَى فَيَعْمِدُ إِلَى الْأُسْطُوَانَةِ، دُونَ [الْمُصْحَفِ]، فَيُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهَا. فَأَقُولُ لَهُ: أَلَا تُصَلِّي هَا هُنَا؟ وَأُشِيرُ إِلَى بَعْضِ نَوَاحِي الْمَسْجِدِ. فَيَقُولُ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَحَرَّى هٰذَا الْمَقَامَ. [صحيح بخاري: ٥٠٢؛ صحيح مسلم: ٥٠٩ (١١٣٦)]

(۱۴۳۰) یزید بن ابی عبید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نماز ضحیٰ (چاشت) پڑھنے کے لیے آتے تو اس ستون کی طرف جاتے جو مصحف (والی جگہ) کے قریب ہے۔ وہ اس کے نزدیک نماز ادا کرتے۔ میں مسجد کے بعض اطراف کی طرف اشارہ کر کے کہتا: آپ اِدھر اُدھر نماز کیوں نہیں پڑھ لیتے؟ وہ فرماتے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اہتمام کے ساتھ اس جگہ نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيْنَ تُوضَعُ النَّعْلُ إِذَا خُلِعَتْ فِي الصَّلَاةِ.

باب: نماز کے وقت اگر جوتے اتارے جائیں تو انہیں کہاں رکھا جائے؟

١٤٣١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

(۱۴۳۱) عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے فتح

بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ، فَجَعَلَ نَعْلَيْهِ، عَنْ يَسَارِهِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٦٤٨؛ سنن النسائي: ٧٧٧؛ مسند احمد، ٣/ ٤١٠؛ ابن خزيمة: ١٠١٤-]

مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے نماز پڑھی تو اپنے جوتے (اتار کر) اپنی بائیں طرف رکھے۔

١٤٣٢- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**أَلْزِمْ نَعْلَيْكَ قَدَمَيْكَ. فَإِنْ خَلَعْتَهُمَا فَاجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْكَ. وَلَا تَجْعَلْهُمَا، عَنْ يَمِينِكَ، وَلَا عَنْ يَمِينِ صَاحِبِكَ، وَلَا وَرَاءَكَ، فَتُؤْذِيَ مَنْ خَلْفَكَ**)).

[**ضعيف جدًا**، المصنف لعبدالرزاق: ١٥١٩ عبداللہ بن سعید متروک راوی ہے۔]

(۱۴۳۲) **ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:** ''تم اپنے جوتے اپنے پاؤں میں (پہنے) رکھو۔ اگر انہیں اتارو تو اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لو۔ تم اپنے جوتے اپنی دائیں جانب یا اپنے ساتھی کی دائیں جانب نہ رکھو اور نہ اپنے پیچھے ہی رکھو کہ اپنے پیچھے والے کو ایذا دو گے۔''